# مہرشی بالمیکی رامائین

بزبان سلیس اُردو



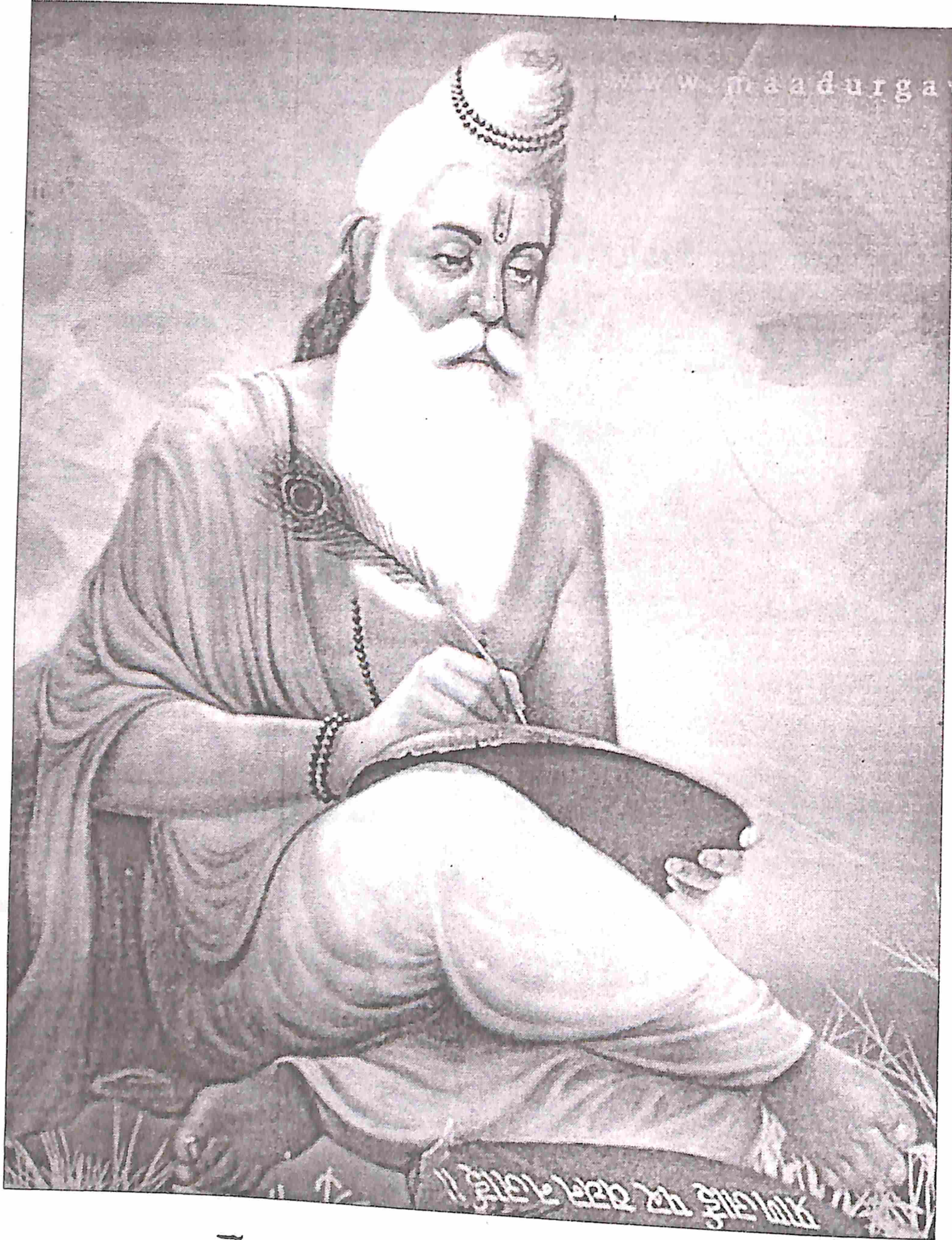
مُترجم و مُصنف : ایڈوکیٹ مکھن لعل ٹھسو وِشنو پاد





# مہرشی بالمیکی رامائین

بزبان سلیس اُردو



مُترجم و مُصنف : ایڈووکیٹ مکھن لعل ٹھُسو وِشنو پادؔ

## فہرست

# اوم

کتاب کا نام : مہرشی بالمیکی رامائین (سلیس اُردو)
مُترجم و مُصنف : ایڈوکیٹ مکھن لعل ٹھُسو وِشنو پاد
سن اِشاعت : ۲۰۱۸
تعداد : ایک ہزار
قیمت : انمول
مطبوعہ :
دام : ۲۰۰ روپے (اصل خرچہ)

## حرفِ اول/تمہید

شریمد بھگوت گیتا بزبان اُردو کا مُطالعہ عرصہ دراز سے کرتا آیا ہوں۔ ترجمہ مہابھارت بزبان اُردو کا بھی بہت پہلے مُطالعہ کر چُکا ہوں۔ پھر شریمد بھاگوت کے اُردو ترجمہ کا استفادا کرنے کے بعد اشتیاق ہوا کہ اُردو زبان میں ترجمہ رامائین سے بھی فیض یاب ہو جاؤں۔ چنانچہ بازار میں کوئی ایسی کِتاب دستیاب نہ ہونے کی وجہ سے انٹرنیٹ کی طرف رجوع کیا۔ جہاں صِرف بکھرے ہوئے چند اقتباسات ملنے کے بعد بالمیکی رامائین اُردو کے دستیاب ہونے کا انکشاف ہوا۔ چنانچہ بغیر کوئی وقت ضائع کئے کتاب منگائی اور مُطالعہ شروع کیا مگر اُسکی زبان خالص ہندی پائی۔ بے شک اُردو رسم الخط میں۔ جو کہ اُردو جاننے والے پڑھ تو سکیں گے مگر سمجھنے سے قاصِر۔ ہندی زبان میں لِکھے بالمیکی رامائین کے ساتھ اُس کتاب کا تقابلی جائزہ لینے کے بعد پایا کہ اُس کتاب میں نہ صرف ہندی الفاظ کا غلبہ ہے بلکہ ہو بہوُ ہندی زبان اُردو رسم الخط میں ہے۔ اِسطرح سے نہ اُردو جاننے والے اسکو سمجھ سکتے ہیں اور نہ ہندی جاننے والے اسکو پڑھ سکتے ہیں، دونوُں کو اِس کتاب کا کوئی فائدہ نہ ہے۔ سلیس اُردو زبان میں ترجمہ کِئے ہوئے مدلل اور مُکمل رامائین کے دستیاب ہونے کی اَشد ضرورت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے یہ حقیر کوشش کی گئی ہے۔ جو ہر اُردو/ ہندوستانی جاننے والا آسانی سے مُطالعہ کر کے فیض یاب ہو سکتا ہے۔ ایسا میرا یقین ہے۔ اپنی طرف سے کوشش کی ہے کہ ترجمہ قابلِ فہم سلیس اُردو میں ہو، مگر انسان غلطی کا پُتلا ہے اس بات کو نظر میں رکھتے ہوئے التماس ہے کہ جہاں بھی غلطی نظر آئے درگذر کریں۔ ☆☆☆

مُترجم

ایڈووکیٹ مکھن لعل ٹھُسو وِشنو پاد

موبائیل: 9797620620

۹۷۹۷۶۲۰۶۲۰

## اُتر کانڈ

# پیش لفظ

ایڈوکیٹ مکھن لعل ٹھُسو کا سلیس اُردو میں ترجمہ کیا ہوا بالمیکی رامائین نظروں سے گذرا۔ یہ اُردو زبان جاننے والوں کے لئے عموماً اور صرف اُردو زبان ہی جاننے والوں کے لئے خصوصاً ایک بے نظیر سرمایہ ہے دھارمِک رغبت رکھنے والوں کے لئے اس گرنتھ کا گھر میں رکھنا اور مُلاحظِہ کرتے رہنا سُودمند ہوگا۔ ٹھُسو صاحب کِسی تعارُف کے محتاج نہیں ہیں۔ ایک سرکردہ وکیل اور ممتاز قانون دان ہونے کے ساتھ ساتھ اعلیٰ پایہ کے سماجی رُکن بھی ہیں۔ کشمیری پنڈتوں کے جبراً وطن بدر کیئے جانے سے پہلے آل سٹیٹ کشمیر پنڈت کانفرنس سناتن دھرم یودک سبھا کے سینئر وائس پریذیڈنٹ رہے ہیں جب ڈاکٹر ایس این پشن پرزیڈنٹ تھے اور پھر جموّں آکر بے گھر کشمیری بھائیوں کی تشکیل دی ہوئی آل انڈیا کشمیری سماج مائیگرینٹ ایکشن کمیٹی کے پرزیڈنٹ کی حثیت سے برادری کی خدمت میں مصرُوف رہے۔ مابعد مائیگرنٹ ایکشن کمیٹی کے آل انڈیا کشمیری سماج کے ساتھ ذم ہونے کے بعد اب کشمیری ہندو کانفرنس کے پرزیڈنٹ کے طور سماج سیوا میں مصرُوفِ عمل ہیں۔ اِسطرح سے اپنی گوناگوں مصرُوفیات کے باوجُود یہ گرنتھ تیار کرنا قابلِ داد ہونے کے علاوہ قابلِ ستائش بھی ہے۔ میں اسکے لئے ٹھُسو صاحب کو مبارک باد دیتا ہوں۔

کِتاب کا ملاُحظہ بغور کرنے پر یہ بات عیاں ہے کہ مُصنف نے سخت محنت اور جانفشانی سے کام لیکر صاف اور سلیس ہندوستانی/اُردو میں نہایت لگن سے ترجمہ کیا ہے۔

شری ''رام کتھا'' دُنیا بھر کے ادَب میں اپنے قسم کا نرِالا تجربہ ہے یہ دِلفریب گتھا شاعری کا ہی نمونہ نہیں بلکہ تمام اِنسانی قدروں کو سنوارنے کا ایک بیش قیمت خزانہ ہے۔

آدرش گرہستھ جیون، آدرش راج دھرم، صاف شفاف گھریلو زندگی، شوہر اور بیوی کا رِشتہ، بھائی، بھائی کا رشتہ بادشاہ اور رعایا کا رشتہ، اس کے علاوہ گیان، تیاگ، ویراگ اور نیک نیتی کی بیش قیمت جانکاری، پوُری کی پوُری اور ساری کی ساری اِس کتاب سے بے حد آسان اور خوش آئیندہ طریقے سے مِلتی ہے۔ اس کے علاوہ اس کتاب میں ہمیں بھگوان کے انسان کے رُوپ میں اوتار لے کر اِنسان کی طرح آدرش زندگی بِتانے کا انمول راز دِکھائی پڑتا ہے۔ امیر، غریب، عورت،

مرد، بچے، بوڑھے سب اس رامائین کا مزہ پڑھ کر لیتے ہیں اور اَن پڑھ لوگ بھی اِس کِتاب کو سینہ بہ سینہ سجنو کئے ہوئے ہر طرح ملیں گے۔

اِس گرنتھ کو لوگ نہایت ہی عِزت اور مان دیتے ہیں۔ لازمی ہے کہ یہ کتاب لگ بھگ دُنیا کی ہر زبان میں چھپی ہے۔ اور اِس کتاب کو بہت سے لوگوں نے مختلف طریقوں سے عوام کے سامنے لایا ہے۔ ٹھُسو صاحب کا ترجمہ آپ کے سامنے ہے یہ نہایت ہی عُمدہ اور سلیس زبان میں لکھا گیا ہے۔ اِسطرح رامائین کی ایک اور چھپائی خوش آئیندہ بات ہے اُردو زبان جاننے والوں کے پاس ایسے ترجمہ کم ہی ملتے ہیں۔ بنیادی کہانی کے ساتھ بغیر کسی چھیڑ چھاڑ کے ترجمہ کارنے بے حد کارآمد کوشش کی ہے اور ایک انمول خزانے کو لوگوں تک پہنچانے کا شُبھ کام کیا ہے۔ یہ جُرت مندانہ قدم ہے۔ اور اُمید ہے کہ لوگ اِس کِتاب کا پڑھکر کہانی اور زبان دونوں کا بھرپور لُطف اُٹھائیں گے اور اچھے اقدار کو اپنے میں لانے کی کوشش کر کے اس کتاب کے بنیادی مقصد کو حاصل کرینگے۔ ☆☆☆

پیارے لال کول (بڈگامی)

# مہرشی بالمیک......تعارف

مہرشی بالمیک ''پرَ چیتا'' کے بیٹے تھے۔ پرَ چیتا وشِشٹھ نارد، پُلستیہ وغیرہ کے بھائی تھے۔ پرچیتا کا دُوسرا نام ورُدن بھی تھا جوکہ ''برہَما جی'' کے بیٹے تھے۔ بالمیک جی ورُون کے دسویں بیٹے تھے اور اُنکا نام ''اگنی شرما'' یا ''رتنا کر'' تھا۔ بتایا جاتا ہے کہ جب رتنا کر ایک چھوٹے بچے تھے تبھی پریاگ کے نزدیک ایک جنگل میں رہنے والی بھیلنی (چنڈالنی) اُنہیں چُرا کرلے گئی تھی اسکے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی اِس لئے اُس نے بڑے پیار سے اُنکا پالن پوش کیا، اُس علاقہ میں رہنے والا بھَیل فِرقہ بڑا بے رحم تھا۔ کھیتی باڑی میں اُسکی کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ جنگلی جانوروں کا شِکار کر کے اُنکو مار کر کھالینا اور بھولے بھٹکے مُسافروں کو لوُٹ لینا ہی اُسکا پیشہ تھا۔ لوُٹ مار کرتے وقت مُسافروں کو جان سے مار دینے میں بھی ان بھَیلوں کو کوئی جھجک نہیں تھی، اُنکی صُحبت میں رہ کر رتنا کر یعنی بالمیک بھی اُن ہی کے برابر شِکاری اور لُٹیرا بن گیا تھا، جنگل میں رہنے والے دیگر بھَیلوں کی طرح وہ بھی شروع شروع میں بہت زیادہ ظالم نِڈر، ہُشت پُشت طاقتور اور بُرے کاموں کے گُنہگار تھے۔ دِن بھر جنگل میں گھوُم پھر کر جنگلی جانوروں کا شکار کرنا بھولے بھٹکے یاتریوں کو لوُٹنا اور مزاحمت کرنے والوں کو بے دردی سے ہلاک کرنا اُنکا پیشہ تھا۔ جوان ہونے پر ایک چنڈالنی سے اُنکی شادی ہوئی۔ اُس سے اُنکے بہت سارے بیٹے اور بیٹیاں پیدا ہوئیں۔ جب کُنبہ بڑھنے لگا تو اُسکے پالن پوسن کے لئے وہ اور زیادہ لوٹ مار اور قتل کرنے لگے۔ نتیجہ یہ کہ کُنبہ کے بڑھنے کے ساتھ ساتھ اُنکے گُناہوں میں بھی اِضافہ ہونے لگا۔ اِسی طرح سے اُنکی زندگی غلط راستے پر چلی جارہی تھی۔ کہ ایک دِن کچھ فقیروں کی ٹولی اس راستے سے نِکلی جدھر ''رتنا کر'' لُٹیرے کی صورت میں مُسافروں کو لوٹنے کے لئے گھات لگا کر بیٹھے تھے۔ جونہی وہ ٹولی اُنکے پاس پہنچی اُنہوں نے اُس پر حملہ بولا اور گرج کر بولے ''جو کچھ تُم لوگوں کے پاس ہے چُپ چاپ نِکالو اور میرے حوالے کردو۔ وَرنہ میں تُم میں سے ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑونگا۔ کُچھ بھی چھُپانے کی کوشش نہ کرنا''۔ رتنا کر کی بات سُن کر وہ سادھو (فقیر) زیادہ پریشان نہ ہوئے۔ اُنکے سربراہ بولے ''بھائی ہمارے پاس جو کچھ ہے وہ ہم تُمہیں خوشی سے دیدینگے لیکن تُم ہماری ایک بات کا جواب دو''۔ رتنا کر نے کہا جلدی پوچھو لیکن اس بیچ میں میرے ساتھ کوئی چالاکی کرنے

کی کوشش مت کرنا۔ اگر تُم نے چالاکی کی تو مُجھے تمہیں موت کے گھاٹ اُتارنے میں ایک لمحہ بھی نہیں لگے گا۔ پُوچھو کیا پُوچھنا ہے۔'' فقیر نے کہا ''صِرف ہمیں یہ بتادو کہ تُم یہ ظالم کام کِس کے لئے کرتے ہو۔ اور اِس ظالم کام کی سزا جو تُمہیں ملے گی اُس میں وہ بھی حصہ دار ہونگے یا تمہیں اکیلے ہی اِس کی سزا بھگتنی پڑیگی۔''

سادھُو (فقیر) کی بات سُن کر رتنا کر نے کہا ''میری بیوی، میرے بچے، ماں باپ وغیرہ ہیں انکے ہی پالن پوسن کے لئے میں کام کرتا ہوں۔ اب رہی ظالم کام کی سزا کی بات۔ اس بارے میں تو میں نے اُن سے کبھی نہ پوچھا ہے۔ نہ کبھی خود بھی سوچا ہے۔ فقیر نے کہا ''تو تم اُن سے پوچھ کر آؤ کہ اس کام کی جو سزا ملیگی اس میں وہ بھی حِصہ دار ہونگے یا نہیں۔ اگر وہ کہیں گے ہاں تو تم ہمارا سب کچھ لے لینا۔ ورنہ لوٹ مار کا یہ دَھندا چھوڑ دو۔ اور اِس گنہگار کام سے باز آجاؤ''۔ یہ بات سُن کر رتنا کر نے کہا ''تُم مجھے بے وقوف سمجھتے ہو۔ میں اُدھر پوچھنے جاؤں اِدھر تُم رفو چکر ہو جاؤ۔ تُمہاری یہ چال نہیں چلے گی۔'' فقیروں نے جواب دیا۔ ''بھائی ہماری بھاگنے کی خواہش نہیں ہے۔ اگر تمیں ہم پر بھروسہ نہیں ہے تو ہمیں ان درختوں سے باندھ کر جاؤ تا کہ ہم بھاگ نہ سکیں۔ لیکن تُم اُن کا جواب ضُرور لیکر آؤ۔ ہم فقیر ہیں جھوٹ نہیں بولتے ہیں نہ دھوکہ کرتے ہیں۔''

سادھوُں (فقیروں) کو باندھ کر رتنا کر اپنے اہلِ عیال کے پاس پُہنچے۔ اُن کا سوُال سُنکر اُنکی بیوی اور ماں نے کہا ''کِسی کے کام کا پھَل دوسرا کیسے بھوگ سکتا ہے۔ ہر آدمی اپنے کرموں کا پھَل بھوگتا ہے۔ اِس لئے تُمہارے کرموں کا پھَل تُم ہی بھُگت لو گے۔ ہم نہیں''۔ جب رتنا کر کو یہ معلوُم ہو گیا کہ اُنکے گُناہوں کی سزا اکیلے اُنہی کو بھگتنی ہوگی تو وہ بہت دُکھی ہو گئے اور فقیروں کے سامنے گڑگڑا کر بولے ''آپ لوگ کوئی ایسا عِلاج بتائیے جِس سے میں اِن گُناہوں سے چھٹکارا پاسکوُں۔ اب میں یہ گُنہگار کام کبھی نہیں کروں گا۔ فقیروں نے اُنہیں 'تمسا'' ندی کے کِنارے پر جا کر رام رام کا جِپ کرنے کا مشورہ دیا۔ وہ رام رام بھُول کر مرامرا الفاظ کا جَپ کرنے لگے۔ لیکن تپسیا میں مست ہو کر اتنے لمبے عرصہ تک بیٹھے رہے کہ اُن کے چاروں طرف مٹی کا ایک بڑا ٹیلہ بن گیا اور کیڑوں نے اس میں اپنی باہیاں بنالیں۔ جب رتنا کر کے دِل میں اِلہامی روشنی

پیدا ہوئی تو وہ اُس مٹی کے ٹیلے یعنی بالمیک سے باہر نکل آئے اور ''بالمیک'' کے نام سے مشہور ہوئے۔

ایک دن بالمیک تمسا ندی کے کِنارے پر سیر کر رہے تھے کہ اُنہوں نے دیکھا کہ ایک کرونچ (سارس) کا جوڑا پیار کے کھیل میں مست تھا کہ ایک شِکاری کے تیر نے نَر کرونچ کو ہلاک کر ڈالا۔ اُسکے دَم توڑتے ہی مادہ کرونچ چیخ چیخ کر اسکے چاروں طرف گھومنے لگی۔ مہرشی نے دُکھی ہو کر شِکاری کو شاپ دیا۔

''ہے شِکاری! تُو نے جنسی جذبات میں مُبتلا کرونچ کو ماڈالا ہے۔ تو کبھی سُکھی نہیں ہوگا''۔ جب اُنکا دِل بہت دُکھی رہنے لگا تو انہوں نے ''برہما جی'' کی ترغیب سے اپنے دِلی سکون کے لئے شری رام چندر جی کی زندگی کا کردار شعر و شاعری کی صورت میں لِکھا۔ جو بالمیکی رامائین کے نام سے مشہور ہوا۔ ☆☆☆

# شری رام کے مِثالی کردار کا اختصار

مریادا پرشوتم شری رام کا کِردار مشہور ہے۔ رگھوکُل میں چکرَورتی مہاراج ''دَشرتھ'' بیٹا پانے کے لئے ہون کرنے کے صِلے میں انکی سب سے بڑی رانی کوشلیا سے شری رام، دوسری رانی سمترا سے لکشمن اور شترو گن اور سب سے چھوٹی رانی کیکئی سے بھَرت پیدا ہوئے۔

مہرشی وِشوامتر یگ (ہوَن) کی حِفاظت کرنے کے لئے شری رام و لکشمن چھوٹے چھوٹے لڑکوں کو مہاراج سے مانگ کر لے گئے اور اُن کو مختلف مُہلِک ہتھیاروں کی مہارَت دی۔ شیطان راکھشس ''تاڑکاسُر'' جو مہرشی کو ہوَن میں رُوکاوٹ ڈالتا تھا۔ اُسکو شری رام نے ہلاک کردیا۔ پھر مہرشی کے ساتھ ''مِتھلا'' جاتے ہوئے گوتم کی بیوی اہلیا کو شاپ سے آزاد کیا جو شاپ سے ایک پتھر بن چکی تھی۔ اور پھر جنک پُوری میں شِو دھنُش توڑ کر مہاراج جنک کی بیٹی سیتا جی سے شادی کی۔ باقی تینوں بھائیوں کی شادی بھی جنک پُوری میں ہی ہوئی۔

مہاراج دَشرتھ رام کو دلی عہد نامزد کرنے پر تیار ہوئے تو چھوٹی رانی کیکئی نے اپنے بیٹے بھَرت کے لئے راج اور شری رام کیلیئے چودہ سال کا بن باس مانگا۔ شری رام کے ساتھ سیتا جی اور لکشمن بھی جنگل گئے۔ مہاراج دشرتھ شری رام کی جُدائی میں سورگباش ہوئے۔ یہ سب تب ہوا جب بھَرت ننہال میں تھے۔ گھر واپس آ کر شری رام کو واپس لانے کے لئے اُنکے پاس جنگل گئے۔ لیکن جب شری رام نے اِنکار کیا تو اُنکی کھڑاؤں سر پر اُٹھا کے لے آئے۔ ایودھیا کے راج تخت پر وہ کھڑاؤں رکھ کر خود بھی تپسوی بن کر رہنے لگے۔ جنگل میں ریشیوں سے مِلتے، ظالم راکھشسوں کو ہلاک کرتے، شری رام ''پنچوٹی'' پہنچے جہاں راوَن کی بہن شورنپکھا مِلی۔ اُس نے اپنے ساتھ شادی کرنے پر آمادہ کرنے کی کوشش کی۔ جو نہ شری رام مانے اور نہ ہی لکشمن۔ اِس پر وہ جانکی کو کھانے دوڑی۔ تو لکشمن نے اُسکے ناک کان کاٹ لئے۔ اِسکی مدد کرنے آئے اسکے بھائی 'کھر' 'دوشن' اور 'تری شرا' چودہ ہزار راکھشسی فوج کے ساتھ شری رام نے نیست و نابود کر دیئے۔ شورپنکھا لنکا پہنچی۔ اُسکے اُکسانے پر راون ماریچ راکھشس کے ساتھ پنچوٹی آیا، فریبی ہرن بنکر ماریچ شری رام کو دُور تک لے گیا۔ سیتا جی نے ہٹ کر کے لکشمن جی کو بڑے بھائی کی تلاش میں بھیجدیا۔ تب راوَن نے سیتا جی کو اغوا کر کے لنکا پہنچایا۔ وہاں اُس

نے اُنہیں اشوک واٹیکا میں رکھا۔

جب شری رام لوٹے۔ جانکی کو نہ پا کر ڈھونڈنے جنگل میں چلے گئے۔ راون کے ذریعے مضروب کئے جٹایو کو سورگ لوک دیکر شبری سے ... ئے پمپا جھیل کے نزدیک پہنچے۔ یہاں ہنومان سے ملے۔ جنہوں نے سگریو سے دوستی کرائی۔ شری رام نے بالی کو ہلاک کرا کر سگریو کو کشکندھا کا راجہ بنایا۔ سگریو کے بھیجے وانر سیتاجی کی کھوج میں نکلے۔ ہنومان جی لنکا میں سیتاجی کو دیکھکر لنکا جلا کر لوٹ آئے۔ اطلاع پا کر شری رام نے وانر ریچھ فوج لیکر لنکا پر چڑھائی کی۔ سمندر پر نل نیل کے ذریعے پُل بنوایا۔ اور جنگ میں راون اسکے بھائیوں کنبھ کرن سمیت اور بیٹوں کو ہلاک کر کے، پناہ میں آئے راون کے چھوٹے بھائی وبھیشن کو لنکا کا راجہ بنایا۔ اور خود پشپک وِمان میں بیٹھکر ایودھیا لوٹ آئے وہاں راج سمبھالا۔

شری رام نے ایک دن جاسوس سے سُنا کہ کوئی دھوبی اپنی بیوی کو جو رات بھر کسی رشتہ دار کے گھر بلا اجازت رہ کر آئی تھی ڈانٹتا ہوا کہہ رہا تھا کہ لنکا میں رہی سیتا کو رام نے گھر میں رکھ لیا ہے۔ لیکن میں ایسا نہیں کرونگا۔ اپنی کسی غلطی سے رعایا کا کردار نہ بگڑے۔ اس لئے شری رام نے جانکی کو جنگل میں بھیجدیا۔ جو کہ اس وقت حاملہ تھی۔ جنگل میں مہا ریشی بالمیک کے آشرم میں وہ رہیں۔ وہاں اُنکو دو بیٹے لو، کُش پیدا ہوئے۔

رشی مُنیوں کے استدعا پر مدھو کے بیٹے "لون" راکھش کو شری رام نے شترگھن کو بھیجکر ہلاک کروایا۔ اور ہون کرنے میں لگ گئے۔ اشومیدھ یگ میں سیتاجی کے بدلے اُنکی سونے کی مورتی بنوا کر رکھی۔ لوکُش نے وہاں رام کہانی کا گانا گایا اپنے بیٹوں کو پہچان کر شری رام نے سیتاجی کو اجلاس میں بُلایا اور سب کے سامنے سیتاجی کو حلف لینے کے لئے کہا۔ اُنہوں نے حلف لیا کہ اگر میں دل، آواز اور بدن سے صرف شری رگھوناتھ کی ہوں تو زمین مجھے جگہ دے۔ اچانک زمین پھٹ گئی اور سیتا کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ شری رگھوناتھ جی نے اپنے اور بھائیوں کے بیٹوں میں راج تقسیم کیا۔ آخرکار تمام ایودھیا کے رہنے والوں کے ساتھ پشپک وِمان میں "بیکنٹھ دام" چلے گئے جنکو بھی شری رام کا دیدار ملا تھا وہ سب جانور، پرندے، پتنگ، کیڑے، انسان، رشی، مُنی، غرضیکہ تمام جاندار بیکنٹھ پہنچ گئے۔ ☆☆☆

# رامائین

## بال کانڈ (باب)

ایک دِن مہرشی بالمیک اپنے آشرم میں بیٹھے ہوئے پرَم پِتا پرماتما کا منّن کر رہے تھے۔ تبھی پرَم پربھوُ بھگت مہرشی نارَد بھگوان کے نام کی ستائش کرتے ہوئے اور وُنیا کی سُورلہری گُنجاتے ہوئے بالمیک کے آشرم میں پہنچے۔ اپنے یہاں نارَد جی کو تشریف لائے دیکھ کر ریشی شریشٹھ بالمیک بہت خوش ہوئے اور اُنکی ہر طرح سے عزت افزائی کر کے انہیں بیٹھنے کے لئے مُناسب نِشت عطا کی۔ پھر نارَد جی سے خبر خریت پوچھ کر مُنی راج بھگوت چرچا کرنے لگے۔ اچانک اُنہوں نے سوال کیا'' ہے مُنّیوں میں اعلیٰ ترین نارد جی! آپ تمام کائینات اور ہر سُو گھومتے رہتے ہیں۔ اِس لئے مہربانی کر کے یہ بتائیے کہ اِس وقت ساری دُنیا اور نو دیپوں میں ایسا کونسا بے مِثال ہونہار۔ عالِم۔ دوسروں کا بھلا کرنے والا علِم میں بے مِثال۔ دَھرم کرنے والا اور تمام اچھے صِفات سے مُکمل اِنسان ہے۔ جو اِنسانیت کا ہی نہیں کائنات اور ذی روح کی بھلائی کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتا ہو۔ جِس نے اپنی تمام خواہشات کو طاقت اور اعلیحدگی سے اپنے من کو قابُو کر لیا ہو۔ جو کبھی غُرور اور غُصہ جیسی بُری عادتوں کے زیرِ اثر نہ ہوا ہو۔ اگر ایسا کوئی شخص آپکو کہیں نظر آیا ہو تو مہربانی کر کے اُسکا پُورا پُورا حال مُجھے جوں کے توں سُنائیے۔ اِسکی نیک کہانی سن کر میں بامُراد ہونا چاہتا ہوں۔

مہرشی بالمیک کا سوال سُن کر تینوں لوکوں کی سیر کرنے والے نارَد جی نے کہا۔ جن صِفات کا ذِکر کیا ہے۔ ایسے صِفات سے بھرپُور شخص کا اس دُنیا میں مِلنا بہت ہی مُشکل ہے۔ پھر بھی ایک بے حد عالیشان شخص کے کِردار کا آپکے سامنے بیان کرتا ہوں۔ اُس میں آپ کے بتائے ہوئے سبھی صِفات ہی نہیں بلکہ ایسے بھی صِفات ہیں جنکا آپ نے ذکر نہیں کیا ہے۔ اور جو عام آدمی کے اندازے سے باہر ہیں۔ ایسے عظیم اور پُر جلال شخصیت کا نام '' شری رام چندر جی '' ہے۔ اُنہوں نے ویوسوت منُو کے خاندان میں مہاراجہ '' ایکشواکُو '' کے کُل میں جنم لیا ہے۔ وہ بے حد صابر، شاندار، عالم پُر ہِمت، عالیشان، عقلمند، بہت ہی خوبصورت، محنت کش، بُرے لوگوں کو سمہار کرنے والے۔ جنگ اور نیتی میں تاک۔

دھرماتما۔ مریاداپرشوتم۔ رعایا کو سکھ دینے والے۔ سب شاشتروں کے جاننے والے۔ اور مُکمل اور غیر معمولی صلاحیت کے مالِک ہیں اِس یگ میں اُن جیسا صابر۔ بہادر۔ طاقتور۔ محنتی۔ سچا۔ گائے برہمن سادھو، ہر ایک کو پالنے والا۔ دُشمنوں اور بُری عقل والے راکشسوں کو نابود کرنے والا۔ بے مثال دُنیاوی سُکھ کو چھوڑنے والا اور مہربان ڈھونڈنے سے بھی نہیں مِلے گا۔ دیکھنے میں وہ بہت ہی خوبصورت، کامدیو کو بھی شرمندہ کرنے والے، کونپل سے بھی نرم۔ میدان جنگ میں خنجر سے بھی سخت ہیں۔ شاعر کی تمام مشابہت اُنکی شخصیت کے سامنے معمُولی ظاہر ہوتی ہیں جیسا اُنکا دِل صاف ہے۔ چال وچلن چمکدار ہے۔ ویسا ہی اُنکا شریر شفاف اور پُر رونق ہے۔ اُنکا دِل سمندر سے بھی زیادہ گہرا اور خیالات ہمالیہ سے بھی بلند ہیں''۔

نارد جی کے ذریعہ شری رام چندر جی کا صاف سُتھرا بیان (تعریف) سُن کر بالمیک جی بہت زیادہ مُتاثر ہوئے اُنہوں نے نارد جی سے استدعا کی ''کہ مُنی راج مہربانی کر کے مُجھے ایسے عظیم شخص کا مُکمل کِردار اور کام کاج وضاحت سے سُنائے اُنہیں سُن کر میں اپنی زندگی مُبارک کرنا چاہتا ہوں'' یہ سُن کر نارد مُنی نے بھگوان رام کی مُکمل کہانی مہاریشی بالمیک کو تفصیل سے سُنائی۔ اُنہوں نے بتایا کہ کِس طرح اُیودھیا کے راجہ دَشرتھ کے چار لڑکے رام۔ بھرت۔ لچھمن اور شترگھن پیدا ہوئے۔ جِن میں سے رام اور لچھمن کو مُنی وِشوامترا اپنے یگ کی حِفاظت کے لئے اپنے ساتھ آشرم میں لے گئے۔ پھر وہ راجہ جنک کا مقرر کردہ شِو دھنش اور سیتا سوئمبر میں شرکت کرنے کے لئے جنک پُوری گئے۔ سیتا سے شادی کر کے جب وہ وہاں سے ایودھیا لوٹے تو رعایا کی بھلائی کے لئے راجا دشرتھ نے اُنہیں یُوراج کا مُقام دینا چاہا۔ تبھی رام کی سوتیلی ماں کیکئی نے پہلے ہی حاصِل شدہ وعدہ کو پورا کرنے کی مانگ کر کے رام کو ''ون واس'' دِلایا۔

سیتا اور لچھمن نے اُنکا ساتھ دیا۔ بیٹے کی جُدائی کے غم میں مہاراجہ دشرتھ نے اپنی جان دے دی۔ شرنگوتر پور میں رہائش کر کے رام راکشسوں کا خاتمہ کرتے ہوئے آگے بڑھے۔ راستے میں جِس طرح راوَن نے سیتا کو چھین لیا۔ ہنومان سُگریو وغیرہ سے مِلاپ ہوا۔ اور اسکے بعد جس طرح رام نے بالی کو مار ڈالا۔ اور پھر لنکاپتی راون کو معہ تمام خاندان نیست نابود کر کے اُنہوں نے راوَن کے بھائی وبھیشن کو لنکا کا راج سونپا اور خود سیتا کو ساتھ لیکر ایودھیا لوٹ آئے۔ یہ ساری رام کتھا اُنہوں نے تفصیل سے سنائی۔ یہ سُن کر مہرشی بالمیک بہت خوش ہوئے۔ اُنہوں نے بہت ہی عِزت افزائی اور پوجا کر کے نارد جی کو رُخصت کیا۔

مہرشی نارد جی کے چلے جانے پر بالمیک جی اپنے چیلوں کے ساتھ سیر کرتے ہوئے ''تمسا ندی'' کے کنارے پر پہنچے۔ بہت دیر تک وہ کل کل کرتی ہوئی اس مُقدس ندی کی دل رُبا چھٹا کو دیکھتے رہے۔ پھر وہ اپنے ایک اعلیٰ شاگرد ''بھاردواج منی'' سے کہنے لگے ''اِس ندی کا پانی صاف وشفاف ہے بالکل ایسا ہی جیسا کہ تپسیا کرنے والے بھگوان کے بھگتوں کا من صاف وشفاف ہوتا ہے۔ اِس کے پُرسکون پانی کو دیکھ کر تو ہمارے من میں اس میں نہا کر اپنے جسم کی تھکان مِٹانے کی خواہش زور دیتی ہے۔ اِسلئے تم اپنے ہاتھ کا گھڑا ایک طرف رکھ کر ہمیں ولکل دو تا کہ ہم نہا سکیں۔

مُنی راج اُس مقدس ندی کے کنارے درختوں پر کُلرو کرتے ہوئے پرندوں کی دِل لُبھانے والی باتیں سُنتے رہے اور ٹھنڈی فرحت بخش دھیمی دھیمی ہوا کے میٹھے جھونکوں سے لبریز ہونے والی نہروں کا ناچ دیکھتے رہے۔ اِسی وقت انکی نظر سہنرے پنکھوں والی مچھلیوں پر پڑی جو ٹھنڈے پانی میں اٹھکلیاں کر رہی تھیں۔ ندی کنارے پاس ہی کرونچ کا ایک جوڑا آپس میں دِل بہلائی کر رہا تھا۔ مہرشی بھی اپنی سُدھ بدھ کھو کر قدرت کے اس چھوٹے سے جاندار جوڑے کی پُرمسرت کھیل دیکھ رہے تھے۔ تبھی اچانک کِسی ظالم شِکاری نے نر کرونچ کو ایسا تیر مارا کہ اُسکے جسم سے خون کی دھارا بہنے لگی۔ وہ وہیں زمین پر گر کر بے سُدھ ہو گیا اور تھوڑی ہی دیر میں تڑپ تڑپ کر اُس نے اپنی جان دی۔ کرونچ کو اِس طرح مرتے دیکھ کر اسکی ساتھی مادی دُکھی ہو کر گریہ زاری کرتی ہوئی اُسکے چاروں طرف چکر لگا لگا کر اپنی لاچاری اور غم گینی ظاہر کرنے لگی۔ تھوڑی دیر پہلے اپنے محبوب کے ساتھ عاشقی کرنے والی اب وہ بچھڑ چکی تھی۔ اس نظارے کو دیکھ کر بالمیک کا مَن ہمدردی سے بھر گیا۔ اُنکی آنکھوں سے آنسوں ٹپکنے لگے۔ وہ اپنے غُصے کو نہ روک سکے اُنہوں نے بُرے الفاظ میں شکاری کو شاپ دیا'' ہے شکاری! تو نے اِس بے گُناہ عاشقِ پرندے کا چین چھینا ہے اور اِسکے ساتھی کو مار ڈالا ہے۔ میں تجھے شاپ دیتا ہوں کہ تو بھی اِسی طرح اپنے پیاروں کی جُدائی میں تڑپتا رہے گا اور تجھے کبھی سُکھ شانتی نصیب نہ ہوگی۔

اگر چہ منی راج نے تمسا ندی میں نہا لیا۔ تو بھی اُنکے دِل کو سکون نہیں مِلا۔ دِل میں ایک قسم کی پریشانی سی بنی رہی۔ رہ رہ کر کرونچ کا رونا اُنکے کانوں میں گونجنے لگتا اور کرونچ کا مُردہ جسم بار بار اُنکے خیالوں میں اُبھر آتا۔ اُٹھتے، بیٹھتے، چلتے، پھرتے ہر لمحہ اُنکی نظروں کے سامنے وہ بے رحم نظارہ اُبھر آتا۔ اور وہ بے چین ہو جاتے۔ انہوں نے اپنے دِماغ سے اس بے رحم نظارے کو ہٹانے کے لئے مُطالعہ، دھارمک گفتگو۔ روحانی غور وخوض۔ ویدا اور ویدوں کی چرچا کا سہارا لیا۔ لیکن اُنکے من کو

شانتی نہ ملی اور نہ دِل کا غم مِٹا۔ بار بار غمگین ہو کر وہ یہی سوچتے کہ ایسا کیوں اور کیسے ہو گیا کئی دِن تک وہ اِسی فِکر میں اُلجھے رہے۔ ایک دِن جب وہ اِسی حالت میں لیٹے ہوئے تھے۔ تبھی اُنکے آشرم میں برہما جی تشریف لائے۔ مہرشی بالمیک نے اُٹھ کر برہما جی کا سواگت کیا۔ اُنہیں آسن دے کر اُنکی اعلیٰ عِزت افزائی کی۔ اگر چہ وہ برہما جی سے بات چیت کرتے رہے مگر اُنکے دِل و دِماغ میں بار بار اُس بے گناہ کرونچ کے قتل اور کرونچی کے دِلدوز افسوس کرنے کے عمل کا نظارہ اُبھر آتا تھا۔ جس سے اُنکی انجانے ہی گہری سانس نِکل جاتی تھی۔ والمیک جی کی یہ حالت برہما جی سے چھپی نہ رہی اِسلئے اُنہوں نے مہرشی سے پوچھا ''مہرشی! کیا بات ہے؟ آج آپ بے حد فِکر مند اور پریشان دکھائی دے رہے ہیں آپ تو ہمیشہ پُرسکون رہنے والے مہان تپسوی ہیں۔ آج آپکی یہ حالت کیوں ہو رہی ہے۔ برہما جی کے سوال کے جواب میں بالمیک جی نے انہیں وہ ساری بات کہہ سنائی جس طرح شکاری نے کرونچ پرندے کو مارا تھا اور جس طرح اسکی شریک حیات اپنے ساتھی کے غم میں تکلیف سے تڑپنے لگی تھی۔ اُسکے بعد وہ بولے ''برہما جی جس وقت سے میں نے اس مادہ پرندے کو پریشان ہو کر گریہ زاری کرتے دیکھا ہے۔ اُسی لمحہ سے میرا من بے چین ہے اور عقل بیکار ہو گئی ہے۔ کِسی کام میں یہاں تک کہ پوجا پاٹھ میں بھی دِل لگتا نہیں۔ میری سمجھ میں یہ نہیں آ رہا ہے کہ اِس بے رحم نظارے کو کیسے بھُول جاؤں۔ اِسلئے آپ ہی کوئی ایسا حل بتائیے جس سے میرے دِل کو سکوُن ملے۔

بالمیک جی کی غمزدہ آواز سُن کر برہما جی نے کہا ''اے مُنی راج! آپکے من کی بے چینی دُور کرنے کا ایک ہی حل ہے آپ بھگوان رام کے قابل تعریف کِردار کا گُن گان کریں۔ اُس سے آپ کے پریشان دِل کو ضُرور تسکین مِلے گا۔ آپ نے ابھی مجھے بتایا تھا کہ مہرشی نارد جی نے آپکو بھگوان شری رام کا جیون اور کِردار مُفصل طور سنایا تھا۔ اُسی کا ذکر آپ شعر و شاعری میں کریں۔ اِس سے آپکے پریشان دِل کی پریشانی ہی نہ صِرف دُور ہو گی بلکہ اِسے پڑھ کر اور اِسکا اعادہ کر کے دُنیا کے لوگوں کا بھی بھلا ہو گا۔ میں آپکو وردان دیتا ہوں کہ اس عُمدہ اور مُقدس رام کِردار کو لِکھنے سے دُنیا میں آپکی شہرت اور نیک نامی ہمیشہ رہے گی جب تک سورج اور چاند رہیں گے۔ آپکا لِکھا ہوا یہ ''شاہکار مثنوی'' عقیدت مندوں اور عالموں کی محفِل میں شہرت پاتا رہے گا۔

برہما جی کی تجویز کو سنجیدگی کے ساتھ تسلیم کر کے اُن کے چلے جانے کے بعد دِلی لگن سے بالمیک جی نے شری رام کا کردار لکھنے کا آغاز کیا اور اس میں محوٗ ہو گئے۔ ☆☆☆

# آغازِ اِتہاس

کُل کُل کرتی سُر یوندی کے کِنارے پر کوشل نام کا ایک دِلکش پردیش ہے اِسکی راجدھانی ''ایودھیا'' بہت ہی خوبصُورت دِلکش اور دَھن دولت سے مالا مال ہے۔ اِس خوبصورت شہر کی تعمیر ''ویوسوت'' خاندان کے ''مہاراجا منوٗ'' نے کی تھی۔ اِس خاندان میں بہت سے شُہرت یافتہ راجہ مہاراجہ ہوئے۔ اُن میں ایک نہایت ہی بہادُر دَم خَم والا اور شاندار راجا دَشرتھ تھے۔ وہ چاروں وید جاننے والے، بہادُر، جنگجو، دھرماتما، دیالو اور رعایا پرور تھے۔ اُنکے راج میں رِعایا سب طرح سے سُکھ اور چین سے مالا مال تھی۔ دھن دولت کی کِسی کے پاس کمی نہ تھی۔ چوری لُوٹ کھسُوٹ اور بداِخلاقی کے واقعات سُننے کو بھی نہیں ملتے تھے۔ سب رِعایا، سچائی، ایشور بھگتی اور اپنے روزمرّہ کاموں میں مصروف رہتے تھے۔ کِسی میں بھی کِسی کے خلاف رنجیدگی یا دُشمنی نہیں تھی۔

ایک دِن نہانے دھونے سے فارغ ہوکر جب مہاراج آیئنے میں اپنا چہرا دیکھ رہے تھے تو اُنہوں نے دیکھا کہ اُنکے خوبصُورت کالے بالوں میں ایک سفید بال چمک رہا تھا۔ وہ ٹھنڈی سانس لیکر سوچنے لگے ''میرے بالوں میں چمکتا یہ سفید بال مُجھے اطلاع دے رہا ہے کہ اب جوانی میرا ساتھ چھوڑنے کی تیاری کر رہی ہے۔ اب میری زندگانی کا خاتمہ نزدیک آرہا ہے۔ لیکن ابھی تک میرے گھر اور خاندان کے چراغ کی تلاش نہیں ہوئی ہے۔ ابھی تک میرا کوئی بیٹا پیدا نہیں ہوا۔ کیا سوٗریہ کُل کا نام میری زِندگی کے ساتھ ہی ختم ہوگا۔ میرے مرنے کے بعد میری پرجا کی سار سمبھال کون کرے گا۔ کیا مہاراج منو، ایکشواکو اور آجکی خاندانی روایت میرے ساتھ ہی ختم ہو جائے گی۔ مُجھ سے وہ غریب لوگ اچھے اور سُکھی ہیں جنکے گھروں میں سنتان کی کِل کاریاں گونجتی ہیں۔ بچوں کی توتلی بولی جنکے دِل کو لبھاتی ہیں۔ بھلا اُس بہت بڑے راجیہ سے مُجھ بےاولاد کو کیا فائدہ۔

مہاراج دَشرتھ بہت دیر تک اِس قسم کے خیالوں میں ڈوبتے تیرتے رہے۔ پھر اچانک اُنہیں یاد آیا کہ اولاد حاصل کرنے کے لئے میں کوئی وید شاستر کے مُطابق یگ کیوں نہ کروں۔ مُمکن ہے میرے اِس مذہبی مُقدس مشق سے بھگوان کی مُجھ پر مہربانی ہوگی اور میری یہ خواہش پوری ہو جائے۔ یہ سوچ کر انہوں نے اپنے کُل گورو وشیشٹھ جی کو بُلا کر

اُنکے سامنے اپنی خواہش ظاہر کی اور کہا ''ہے گورودیو' یہ تو آپ جانتے ہیں کہ اولاد نہ ہونے کے وجہ سے میرا من کِتنا دُکھی رہتا ہے۔ میں دیکھتا ہوں کہ میری اس شاندار سلطنت کی دیکھ بھال کرنے والا ابھی تک کوئی حقدار پیدا نہیں ہوا ہے اور میری جوانی اب ختم ہو چکی ہے اسلئے۔ میرا خیال اولاد حاصل کرنے کے لئے ''پُتر یشٹھ یگ'' کرنے کا ہے۔ آپکو دَھرم شاستروں کی بخوبی جانکاری ہے۔ اِس لئے اِس بارے میں اپنی منظوری دیکر مُجھے اِحسان مند کیجئے اور مناسب طریقہ کار بتائے۔

وِشیشٹھ جی بولے'' راجن آپکا خیال نہایت مُناسب اور دُرست ہے۔ مُجھے یقین ہے 'پتر یشٹھ یگ' کے کرنے سے آپکی آرزو ضُرور پوری ہوگی۔ اِس کے لئے تُمہیں اشومیدھ یگ کرنا ہوگا۔ اِس لئے تُم جلد ہی یگ کی سامگری جمع کرنے کا انتظام کرو۔ اور ایک خوبصورت صحت مند کالے رنگ کا گھوڑا چھوڑ کر ''سریوندی'' کے جنوبی کنارے پر یگ بھومی بناؤ۔

گُورودیو کی منظوری اور اجازت حاصِل ہوتے ہی مہاراج دَشرتھ نے اپنے سب منتریوں کو بُلا کر ویسی ہی صورت حال تیار کرنے کا حکم دیا جیسا کہ وِشیشٹھ جی نے انہیں تجویز کیا تھا اِسکے بعد انہوں نے محلوں میں جا کر اپنی رانیوں کوشلیا، کیکئی اور سمترا کو یہ خوش خبری سُنائی اور اُن سے کہا کہ تم سب یگ کی ہدایت لینے کی تیاری کرو۔ مہاراج کی بات سُنتے ہی سبھی رانیوں کے من کے مور اولاد پیدا ہونے کے خیال سے مسرُور ہو کے ناچ اٹھے۔ ☆☆☆

# رام۔ بھرت۔ لچھمن اور شتروگن کی پیدائش

مہاراج کے حُکم کے مُطابق ایودھیا کے جملہ وزیروں نے شاندار یگ کی ساری سامگری جمع کر کے سریوندی کے کنارے یگ بھوُمی کی تعمیر کردی۔ اور ''شیام کرن گھوڑا'' چترنگنی فوج کے ساتھ چھوڑ دیا گیا۔

یگ شالا کی دِلکش سجاوٹ دیکھتے ہی دیکھتے تعمیر ہوئی۔ یگ انجام دینے کے لئے مُختلف ممالک سے مُنیوی۔ تپسوی۔ عالم۔ رشی مُنیوں اور وید وِگ پر کانڈ پنڈتوں کو بُلایا گیا۔ یگ میں سب لوگ اِکٹھے ہوئے۔ تو مہاراجہ دشرتھ اپنے گورُو ویشِشٹھ جی وزیروں اور بہت سارے رشیوں کے ساتھ ''یگ منڈپ'' میں تشریف لائے۔ اُن میں سب سے آگے گورُو ویشیشٹھ جی کے ساتھ مہاراج کے خاص دوست انگ دیش کے مہاراجہ ''بھوبھ باد'' کے داماد ''شرنگ ریشی'' تھے۔ اِن کے منڈپ میں اپنی اپنی نِشست پر تشریف رکھنے کے بعد ضابط کے مُطابق اس شاندار یگ کی شروعات ہوئی۔ چاروں طرف دھوپ دیپ کی خوشبو پھیلنے لگی۔ اور ویدوں کی رچاؤں کا اونچی آواز میں پاٹھ ہونے لگا۔ یگ ختم ہونے پر راجہ دَشرتھ نے یگ کرنے والے پروہتوں کو مخاطب ہو کر کہا ''ہے رتوجو! آپ سب لوگ تکلیف اُٹھا کر یہاں تشریف لائے اور اپنی دِل کی گہرائیوں سے اِس یگ کو مکمل کیا۔ جِسکے لئے میں آپکا بہت ہی شُکر گزار ہوں۔ اِس شاندار یگ کے اختتام پر میں آپکو زمین کا دان دینا چاہتا ہوں۔ اِسلئے آپ لوگ جتنی اور جو زمین لینا چاہیں۔ بغیر کِسی جھجک کے مانگ لیں۔ میں خوشی خوشی آپکو انعام دونگا''

مہاراج کی بات سُن کر رِتوج بولے ''اَے راجن! ہم لوگ وید وغیرہ کے ماتحت اور دَھرم کے کاموں اور ایشور کی ارادھنا میں مشغول رہتے ہیں۔ زمین کو ہم کیا کریں؟۔ آپ مُلک کے محافظ اور رعایا کو پالنے والے ہیں۔ زمین کی حِفاظت اور دیکھ بھال کرنا بھی آپ ہی کا کام ہے۔ اِس پر راجا نے دھن دولت گائیں وغیرہ بطور تحفہ دیکر ریشیوں کو باعزت الوِداع کیا۔ اسکے بعد وہ یگ کے اگنی کے پرشاد ''چرُا'' کو لیکر اپنے محل کو گئے اور یہ پرشاد سبھی رانیوں میں تقسیم کیا۔ اِس پرشاد کو لیکر پرم پتا پرماتما کی مہربانی سے وہ سب رانیاں حاملہ (گربھوتی) ہوئیں۔

اسکے بعد وقت کا چکر قدرت کے دستوُر کے مُطابق چلتا رہا اور چیتر ماس آگیا شکلہ پکھ کی نومی تتھی تھی پُنر وسُو نکھتر میں

سوریہ۔ منگل۔ شنی۔ برہسپت اور شُکر کا اُدے ہوا۔ تو ہی مہاراجا دشرتھ کی بڑی رانی کوشلیا کے گربھ سے بھگوان شری رام چندر جی نے اس پرتھوی پر جنم لیا۔ جس نے بھی اِس بارونق، چمکدار، خوبصُورت، اِدبھوت، شیام ورن، نوزائد بچے کو دیکھا وہ آنند اور خوشی سے کِھل اُٹھا۔ اُسکے بعد نیک نکھتروں اور شبھ گھڑی میں مہارانی کیکئی نے بھَرت کو جنم دیا۔ پھر تیسری رانی سمترا کے گربھ سے دو بارونق بیٹوں کا جنم ہوا جنکے نام لچھمن اور شتروگن رکھے گئے۔ جب ان چاروں بیٹوں کے پیدا ہونے کی خبر مہا راجہ دشرتھ کو ملی تو اُن کا دِل خوشی سے پھولے نہ سمایا۔

تمام سلطنت میں خوشی کے گیت گائے جانے لگے۔ جگہ جگہ پر خوشیاں منائی جانے لگیں۔ گانے بجانے والے گانے لگے۔ اسپرائیں دِلفریب اداوؤں سے ناچنے لگیں۔ دیوتا لوگ آکاش میں وِمانوں میں بیٹھکر زمین پر پھولوں کی بارش کرنے لگے۔ راج دروازے پر مدح سر۔ اُچارن۔ آشیرواد دینے والے۔ برہمنوں اور مانگنے والوں کی بھیڑ لگ گئی مہاراج نے بھی کُھلے ہاتھوں سب کو خیرات دی۔ رعایا کو دھن دولت سے اور درباریوں کو رتن جواہرات اور سندات سے نوازا گیا۔ پھر مہرشی وشیشٹھ نے چاروں بیٹوں کا نام سنسکار کرایا اور اُنکے نام رام، بھَرت، لکشمن اور شتروگن رکھے گئے۔

رام چندر جس طرح عُمر میں چاروں بھائیوں سے بڑے تھے۔ اِسی طرح اَوصاف میں بھی اُن سب سے بڑھ چڑھ کر تھے۔ اپنی رِعایا میں وہ بہت ہی مقبول تھے۔ ہر طرح کی سواریوں کو چلانے اور ہاتھی گھوڑے کی سواری کرنے میں تو انہیں بہت ہی مہارت حاصل تھی۔ اپنے پِتا اور ماتاؤں کی خدمت میں تو لگاتار لگے رہتے تھے۔ باقی تین بھائی اُنکی تقلید کر کے ماتا پِتا کی سیوا کرنا اپنا فرض سمجھتے تھے۔ اِن چاروں بھائیوں میں بزرگوں کے لئے جتنی شردھا بھگتی تھی اُتنا ہی اُن میں آپسمیں پیار اور لگاؤ بھی تھا۔ جب وہ اپنے پِتا کے پاس احترام سے بیٹھتے تھے تو راجہ دَشرتھ کا دِل فخر اور مسّرت سے پھولے نہ سماتا تھا۔ ☆☆☆

# مہرشی وِشوامیتر کی تشریف آوری!

ایک دِن مہاراجہ دَشرتھ کا دربار لگا ہوا تھا۔ تمام منتری (وزیر) اور دَرباری موجود تھے۔ مہاراج کے دائیں طرف گُورو ویشِشٹھ جلوہ افروز تھے۔ مہاراج اُن سے کہنے لگے گُورودیو! جوں جوں وقت گذرتا جاتا ہے۔ میری عُمر بھی بڑھتی جاتی ہے اب بُڑھاپے کے آثار ظاہر ہونے لگے ہیں۔ اِنسان کی زندگی ایک بادل اور پانی کے بُلبلے کے برابر ہے۔ پتہ نہیں کب روح اِس جسم کو چھوڑ کر پرواز کریگی۔ میرے چاروں راج کمار اب سمجھدار ہونے لگے ہیں۔ میری دِلی خواہش ہے کہ میں اپنی آنکھوں کے سامنے اِنکی شادی ہوتے دیکھوں۔ اِسلئے میری آپ سے گذارش ہے کہ آپ اِن راجکماروں کے لائق ایسی کنیاؤں کی تلاش کرائیں جو اپنے اوصاف سے اُن کے لائق ہوں۔ اِس بارے میں چرچا اور آگے بڑھتی کہ اس سے پہلے ہی مُنی وشوامتر کی تشریف آوری کی خبر دربان نے دیدی۔ اُسی وقت راجہ دَشرتھ نے بیرونی دراوزے تک جا کر مُنی وشوامتر کا خوش آمدید کیا اور اُنہیں باعِزت دربار کے اندر لے آئے پھر مُناسب نشت عطا کر کے اُنکی مُناسب خاطِر تواضع کی۔ خیر و خیریت پوچھنے کے بعد راجہ دَشرتھ نے عاجزی سے مُنی راج سے پوچھا ''اے مُنی سریشٹھ! آپ نے کِس غرض سے یہاں آنے کی تکلیف کی ہے میرے لائق جو خدمت ہو بلا جھجک کہئے۔ آپکے حُکم کی تعمیل کر کے میں اپنے آپ کو بہت ہی قِسمت والا سمجھوں گا۔ کیونکہ آپکے قدموں کی متبرک گرد سے میراراج دربار ہی نہیں تمام ایودھیا پُوری کرتارک ہوگئی ہے۔

راجہ کے عاجزانہ الفاظ سُن کر مُنی وشوامتر بولے'' راجن! تُمہارے یہ عاجزی سے بھرے ہوئے الفاظ دراصل تمہارے خاندان کی روایت کے قابل ہی ہیں۔ سُوریہ کُل راجاؤں کو گائے۔ براہمن، رشی مُنیوں کے واسطے جو شاندار عقیدت رہی ہے وہ کِسی سے چھپی نہیں ہے۔ آج میں تمہارے پاس ایک خاص مقصد سے آیا ہوں۔ اگر زیادہ ہی صاف الفاظ میں کہوں تو میں تمہارے پاس تم سے کچھ مانگنے آیا ہوں۔ اگر میری خواہش کے مُطابق تُم مُجھے دینے کا وَعدہ کرو گے۔ تو ہی میں اپنی مانگ تُمہارے سامنے ظاہر کرونگا۔ یہ مانگ میں تُمہارے سامنے تبھی رکھوں گا جب تُم اِسے منظور کرنے کا وعدہ کرو گے۔ وہ کچھ غیر معمولی سی ہے''۔

وِشوامِتر کی بات سُن کر دَشرتھ بولے'' ہے برھم ریشی! آپ اپنی بات کہنے میں اتنی جھجک کیوں محسُوس کر رہے ہیں

صاف صاف حکم دیجئے۔ میرے الفاظ ہی میرا وعدہ ہے۔ اگر آپ حکم کریں تو میں اپنا سر بھی کاٹ کر آپکے قدموں میں رکھ سکتا ہوں۔ اور کسی چیز کی تو بساط ہی کیا ہے'' راجہ کی بات سُن کر وِشوامتر بولے ' راجن! بات یہ ہے کہ میں اپنے آشرم میں ایک ہوّن کر رہا ہوں جب ہوّن میں پورن آہوتی دینے کا وقت آتا ہے تب ''ماریچ'' اور ''سباہو'' نام کے راکھشس آکر خون اور گوشت وغیرہ ناپاک چیزیں ہون کی سامگری میں پھینک دیتے ہیں۔ اور اِس طرح ''ویدی' ناپاک کر دیتے ہیں جس سے ہوّن پُورا نہیں ہو پاتا کئی مہینوں سے وہ لگا تار ایسا کرتے چلے آرہے ہیں۔ جونہی ہوّن مُکمل ہونے کو ہوتا ہے۔ وہ آکر یگ میں بادا ڈال دیتے ہیں۔ ویسے میں اُنہیں اپنے ہمت سے یا شاپ دیکر نیست و نابوُد کر سکتا ہوں لیکن ہوَن کرتے وقت غُصہ کرنا منع ہے۔ اِسلئے مجبور ہوکر میں اُنکا کچھ نہیں بگاڑ سکتا ہوں۔ بہت سوچ سمجھ کر میں تمھارے پاس آیا ہوں۔ مین جانتا ہوں کہ تُم اپنے وقار کا پالن کرنے والے رشی منیوں کے خیر خواہ اور رعایا کو پالنے والے شاستر سے تعلق رکھنے والے راجہ ہو۔ تُمھاری اِس فرض شناسی کو دیکھتے ہوئے ہی میں تُم سے تُمھارے بڑے بیٹے رام کو مانگنے کے لئے آیا ہوں۔ تاکہ وہ میرے ساتھ آکر راکھشسوں سے ہون کی حفاظت کرے۔ اور میں اپنے ہوَن کی مشق بلا کِسی اڑچن کے پورا کرسکوں۔ میں جانتا ہوں کہ رام آسانی سے اُن دونوُں کا خاتمہ کرسکیں گے۔ مُجھے صِرف دس دِن کے لئے اُنکی خدمات کی ضرورت ہے۔ پھِر میں اُنکو بخریت آپکے پاس پہنچا دونگا۔ آپ اپنے دِل میں یہ شک نہ رکھیں کہ رام ابھی چھوٹا لڑکا ہے۔ اور وہ بہادر راکھشسوں کا مقابلہ کیسے کرسکیں گے۔ میں نے اپنے جوگ بل سے اُنکی طاقت اور سُکون کا اندازہ لگا لیا ہے۔ اِتنا کہہ کر مُنی چُپ ہوئے اور راجہ کے چہرے پر بدلتے ہوئے آثار کو پڑھنے لگے۔

وشوامتر کی بات سُن کر راجہ دَشرتھ کے چہرے پر گہری افسردگی کے بادل چھا گئے۔ ایک کے بعد دوُسرے خیالات اُٹھنے لگے۔ اور انہیں ایسا ظاہر ہونے لگا جیسے وہ بیہوش ہوتے جا رہے ہیں۔ اِنکا دِماغ خالی ہوگیا۔ تھوڑی دیر میں اُنہوں نے اپنے آپکو سمبھالا اور پھر دھیمی آواز میں بولے ''منی ور! رام ابھی بچہ ہے۔ اِسکے لئے راکھشسوں کا مقابلہ کرنا ممکن نہیں ہوسکے گا۔ اسلِئے آپ کے ہوّن کی حِفاظت کرنے کے لئے میں خود چلوں گا۔ میرے ساتھ بہادر جنگجوؤں کی فوج ہوگی جِسکا مقابلہ تینوں لوک میں کوئی نہیں کرسکتا۔ رام نے ابھی تک کِسی بھی راکھشس کے جادوُی داوٴ پیچ کو نہیں دیکھا ہے۔ اِسے اِس طرح کی لڑائی کا کوئی تجربہ نہیں ہے۔ دُوسری بات یہ ہے کہ رام ابھی تک کبھی بھی میری آنکھوں سے اوجھل نہیں ہوا

ہے۔ جب سے اِس نے جنم لیا ہے ہمیشہ میرے سامنے رہا ہے۔ اُسکی جدائی میں مَیں لمحہ بھر بھی زندہ نہیں رہ سکوں گا۔ اسلئے میں آپ سے یہ گذارش کرتا ہوں کہ مجھے خود چلنے کا حکم بخشیں۔

جب وِشوامتر نے راجہ کے بیٹے کے پیار میں الجھنے کی وجہ سے اپنے وعدہ سے مُنکر ہوتے دیکھا۔ تو اُنہوں نے ناک بھوں چڑھا کر تحکمانہ انداز میں کہا'' راجن تم اپنے وَعدہ سے اتنی جلدی اِنحراف کر سکتے ہو۔ ایسا تو میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔ کیا اب رگھوکُل میں وَعدہ پابند رہنے کی روایت ختم ہونے لگی ہے۔ اگر تم اپنا وعدہ پورا کرنے کو تیار نہ ہو تو لو میں جاتا ہوں۔ اگر مُجھے پہلے معلوم ہوتا کہ تم اپنی بات سے اتنی آسانی سے مُکر جاوٴ گے تو میں کبھی بھی تُمہارے سامنے اپنی مانگ نہیں رکھتا۔ یہ کہتے کہتے وہ غُصے سے لال پیلے ہو گئے۔

وِشوامتر کو اِس طرح غصے میں دیکھ کر سب درباری اور وزیر خوف زدہ ہو اُٹھے۔ اور اُنکا دِل کسی غیر معمولی واقعہ کے خیال سے کانپ اُٹھا۔ اِس غیر معمولی حالت کو دیکھ کر مہرشی وشیشٹھ نے مہاراج دشرتھ کو سمجھاتے ہوئے کہا۔ اے راجن! رگھوکُل کی مریادا وعدہ بندی اور سچائی ہر طرح سے ظاہر ہے۔ بیٹے کی چاہ میں پڑ کر تُم اس اُتم خیال کو اِس طرح مت مٹاوٴ۔ اِس بات کو کبھی مت بھولو کہ جو آدمی وَعدہ کر کے یا ذِمہ لیکر اس کام کو نہیں کرتا۔ تو اُسکے تمام نیک کام اور ہوَن وغیرہ کی مشق بے فائدہ ہو جاتے ہیں۔ اِسلئے میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں کہ تم بِلا کسی جھجک کے رام کو مُنی راج کے ساتھ بھیجدو۔ اِس بات کو اپنے دِل سے بھُلا دو کہ رام ابھی بچے ہیں۔ یا ہتھیار چلانے میں ماہر نہیں ہیں۔ جب وہ وشوامتر جی کے ساتھ جا رہے ہیں۔ تو انہیں کسی طرح کا خطرہ نہیں ہو سکتا۔ مہامُنی وشوامتر بہت بڑے عالم۔ ترکیب میں ماہر اور جنگی ہتھیاروں کی پہچان رکھنے والے ہیں۔ اِنکے ساتھ رہنے سے رام کو شستر اور شاستر دونوں ہی عِلموں میں مہارت حاصل ہو گی۔ دَر اصل تم نہیں جانتے جنگ کے عِلم اور شاستر گیان میں یہ بہت ہی ماہر ہیں۔ یہ سمجھ کر رام کو تُم اُنکے ساتھ بھیجدو۔ کیونکہ اُنکے ساتھ چلے جانے میں رام کی ہر طرح سے بھلائی ہو گی۔

گورو ویشِشٹھ کی بات سُنکر مہاراج تھوڑی دیر تک سوچتے رہے۔ پھر اپنے دِل کو تسلی دیکر اُنہوں نے رام کو بُلا بھیجا اِنکے ساتھ لچھمن بھی چلے آئے۔

راجہ دَشرتھ نے رام کو ساری بات کہہ سُنائی اور اُنہیں وِشوامتر کے ساتھ جانے کا حُکم دیا۔ جب رام پِتا کے حُکم کے

سامنے سرخم کر کے منی راج کے ساتھ چلنے لگے تو لکشمن نے بھی اُنکے ساتھ چلنے کی اِجازت وشوامتر سے مانگی۔اور پتا جی سے اِنکے ساتھ بھیجدینے کے لئے گذارش کرنے لگے۔ پتا جی اور مُنی دونوں سے اِجازت مِل جانے پر وہ بھی رام کے پیچھے پیچھے مُنی وِشوامتر کے ساتھ بزرگوں کا آشیرواد لے کر چل پڑے۔

ایودھیا نِواسیوں نے دیکھا سُست رفتار سے آگے آگے مُنی سریشٹھ وشوامتر چلے جا رہے تھے اور انکے پیچھے پیچھے کندوں پر دھنش اور ترکش میں بان رکھے دونوں بھائی رام اور لکشمن انکی تقلید کر رہے تھے۔ایسا ظاہر تھا مانو برہما جی کے پیچھے دونوں اشونی کمار چلے جا رہے ہیں۔اس وقت اُنکی شان قابل دید تھی۔بہت ہی با رونق دونوں بھائیوں کے ہاتھوں میں چھوٹے چھوٹے دھنش، ہاتھوں میں چھپکلی جیسے ایک جانور کی کھال کے دستانے، کمر میں چھوٹی چھوٹی مگر تیز دھار والی کرپانیں سجی تھیں۔ایسا لگ رہا تھا مانو کہ خود دلیری شریر دھارن کر چکی تھی۔

اِس طرح سے بیل اور جھاڑیوں کے بیچ سے ہوتے ہوئے چھ کوس لمبا راستہ طے کر کے جب وہ تینوں پاک ''سریو ندی'' کے جنوبی کِنارے پر پہنچے تو مُنی وِشوامتر نے پیار بھری میٹھی آواز میں کہا ''بچوا ب تم دونوں ''سریو'' کے پاک پانی سے آچمن کر کے ندی میں نہاؤ۔جِس سے تُمہاری راستے کی تھکاوٹ دُور ہو جائیگی۔اور تُمہارا جسم پھر سے پھُرتیلا ہو جائے گا۔اسکے بعد میں تُمہارا مُشاہدہ شروع کرونگا۔سب سے پہلے میں تمہیں ''بلا'' اور ''اتی بلا'' نام کے عِلم سکھاؤں گا۔اِس علم کے بارے میں جب رام نے اشتیاق ظاہر کیا۔تو وِشوامتر نے بتایا یہ دونوں عِلم مشکل ہیں۔جو اِن میں ماہر ہو جاتا ہے۔اُسکی گِنتی دُنیا کے اعلیٰ ترین لوگوں میں ہونے لگتی ہے۔عالموں نے ان عِلموں کو سارے عِلموں کی ماں کہا ہے۔اِن عِلموں کو حاصل کر کے تُم بھوک اور پیاس پر فتح حاصل کرو گے۔دُنیا میں بے نظیر شہرت کے مالک بنو گے۔اِن شاندار تعلیمات کی فضلیت خود برہما جی نے کی ہے۔تمہیں ہر طرح سے ان تعلیمات کو پانے کے حقدار سمجھ کر ہی میں گیان دے رہا ہوں۔جب دونوں بھائی سریو میں نہا دھو کر لوٹے تو وِشوامتر جی نے اُنہیں دونوں تعلیمات کی ہدایت دے دی۔ان تعلیمات کو پا کر اُنکے چہرے چمکدار نظر آنے لگے۔اُسکے بعد تینوں نے ''سریو'' کے کنارے پر ہی آرام کیا۔دونوں بھائی گُرو کی خدمت کرنے کے بعد گھاس کے بِستروں پر سو گئے۔☆☆☆

# کام دیو کا آشرم!

دوُسرے دن برہم مہورت میں اُٹھ کر مُنی وِشوامتر گھاس کے بستروں پر سوئے ہوئے رام اور لکشمن کے پاس جا کر بولے" ہے رام اور لکشمن! اُٹھو رات ختم ہو چکی ہے۔ تھوڑی دیر میں بھگوان بھون باسکر (سورج) مشرق میں اُگنے والے ہیں جسطرح وہ اندھیرے کو ختم کر کے ہر طرف روشنی پھیلائنگے۔ اُسی طرح تمہیں بھی اپنی طاقت سے راکھشسوں کا خاتمہ کرنا ہے۔ اِس لئے تم لوگ سویرے کے معمول کے کام سے فارغ ہو کر پوجا پاٹ کرو۔ اگنی ہوتری وغیرہ سے دیوتاؤں کو خوش کرو۔ اب سوتے رہنے کا وقت نہیں ہے۔ اِس لئے سُستی کو چھوڑ کر جلدی اُٹھو"۔

گُرو کا حکم پاتے ہی دونوں بھائی بستر چھوڑ کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ پھر نہانے دھونے سے فارغ ہو کر مُنی راج کے ساتھ گنگا کِنارے کی طرف چل دیئے۔ چلتے چلتے وہ تینوں اُس جگہ پر پہنچے جہاں سُر یو اور گنگا کا مُدھر سنگھم ہو رہا تھا۔ خاص کِنارے کے نزدیک ہی ریشی، منیوں اور تپسیوں کے شانت سُندر آشرم بنے ہوئے تھے۔ ایک آشرم کی خوبصورتی کو دیکھ کر رامچند ر ٹھٹھک گئے اور وِشوامتر سے بولے" ہے منی راج! یہ بہت ہی دِلکش نہایت سُندر آشرم کِس کا ہے؟ اِسوقت کون سے رشی اِسمیں رہائش کرتے ہیں؟ رام کا سوال سُن کر مُنی نے بتایا" ہے رام! اِس جگہ کی خاص اہمیت ہے۔ کِسی زمانے میں کیلاش پتی مہادیو نے یہاں گھور تپسیا کی تھی۔ اُن کی عظیم تپسیا کو دیکھ کر ساری دُنیا پریشان ہو اُٹھی تھی۔ خود دیوراج اِندر بھی اِس سے خوف ذدہ ہو گئے تھے۔ اِس لئے ہی اُنہوں نے مہادیو کی تپسیا میں رخنہ ڈالنے کا ارادہ کیا۔ اور اِس کام کو مُکمل کرنے کی ذمہ داری کام دیو پر چھوڑی۔ جب کام دیو نے شنکر جی کی تپسیا میں رخنہ ڈالنے کے لئے اُن پر ایک کے بعد دوسرے بان چھوڑے۔ تو اُن سے مہادیو کی تپسیا میں رُکاوٹ پڑی۔ تو اُنہوں نے غُصہ ہو کر تیسری آنکھ کھولی۔ اُس آنکھ سے جو زبردست جوالا نکلی۔ کام دیو اسمیں جل کر بھسم ہو گیا۔ کام دیو ایک دیوتا تھا۔ اِس لئے بھسم ہو کر بھی وہ مرا نہیں صِرف اِسکا جِسم نشٹ ہو گیا۔ بے جِسم ہونے کی وجہ سے وہ اننگ کہلایا۔ اِسی موضوع سے اِس پردیش کا نام" اَنگ دیش" پڑا۔ اِس طرح سے یہ بھگوان شِو کا آشرم ہے۔ کیونکہ یہاں اُنہوں نے تپسیا کی تھی۔ یہاں کام دیو کو اُنہوں نے بھسم کیا تھا۔ اِس لئے اِس جگہ کو کام دیو آشرم بھی کہتے ہیں"۔ اِس بات چیت کے بعد وِشوامتر جی کے حُکم کے مُطابق اس رات کو سب نے اسی آشرم میں آرام کرنے کا

فیصلہ کیا۔ اُسکے بعد دونوں بھائیوں نے جنگل سے قندمول پھل لاکر مُنی ور کے حوالے کئے۔ اور تینوں نے اُنکا پرسادلیا پھر نہادھوکر پوجا پاٹھ وغیرہ سے فارِغ ہوکر دونوں بھائی گُرو وِشوامتر سے بہت طرح کی کہانیاں اور دھارمک باشن سُننے لگے۔

تھوڑی دیر گُرو کی سیوا کرتے رہے اسکے بعد گُرو کی اِجازت سے پرم پوِتر گائتری منتر کا جاپ کرتے ہوئے اپنے اپنے گھاس کے بستروں پر جاکر سو گئے۔☆☆☆

# تاڑکا کی ہلاکت

صُبح سویرے اُٹھ کر نہا دھو کر پوجا پاٹھ (عِبادت) سے فارغ ہو کر دونوں بھائی رام لکشمن گُرو وِشوامتر کے ساتھ ندی کے کِنارے پہنچے۔ وِشوامتر کے ساتھ دونوں کو دیکھ کر اور اُنکا تعارُف حاصِل کر کے ایک بنواسی مُنی چھوٹی سی خوش نُما کشتی لے آئے اور وِشوامتر سے بولے "مُنی راج آپ اِن راجکماروں کے ساتھ اِس کشتی میں بیٹھکر ندی کے اُس پار چلے جائیے" وِشوامتر جی اُن مُنی جی کا دِلی شکریہ ادا کر کے رام لکشمن کے ساتھ کشتی پر سوار ہو کر اس ندی کو پار کر گئے۔ جو بڑے بے چین دِل سے کل کل کرتی سمندر سے مِلنے کے لئے دوڑتی چلی جا رہی تھی۔ ندی کے اُس پار ایک خوف ناک جنگل تھا۔ اُسمیں طرح طرح کے جانوروں اور پرندوں کا شور سُنائی دے رہا تھا۔ اُسے دیکھ کر رام چندر جی بولے" گُرو دیو! یہ جنگل تو بڑا ہیبت ناک معلوم ہوتا ہے۔ اِس میں شیر شکاری وغیرہ مہلِک جانوروں کے دہاڑنے کی اور ہاتھیوں کے چنگھاڑے کی آوازیں سارے جنگل میں گونج رہی ہیں۔ سامنے سُور۔ بھالو۔ جنگلی بھینسے گھومتے دِکھائی دے رہے ہیں۔ اس پر جگہ جگہ گھنے درختوں کی ڈالیاں اس طرح گونتھ گئی ہیں کہ سورج کی روشنی بھی اِنہیں چیر کر زمین تک پہنچنے کی ہمت نہیں کر پا رہی ہیں۔ چاروں طرف گہرا اندھیرا ہی اندھیرا دِکھائی دے رہا ہے۔ گُرو دیو! اِس بہت ہی دُشوار گُذار اور دہشت ناک جنگل کا کیا نام ہے؟ رامچندر جی کے سوال کو سُن کر وِشوامِتر نے جواب دیا" ہے راگھو! آج تمہیں جو یہ خوفناک جنگل دِکھائی دے رہا ہے۔ وہ ہمیشہ سے ہی جنگل نہیں تھا۔ پہلے یہاں دو بڑے لائق راجیہ تھے۔ اِنکے نام "ملدا" اور "کُروپ" دیش تھے۔ اُسوقت یہاں دھن دولت کی بہتات تھی۔ اُونچی اُونچی عِمارتوں اور خوبصورت راستوں ندی نالوں سے یہ سجا ہوا تھا۔ دُور دُور کے ملکوں کے بیوپاری اپنے مال کی خریداری کرنے کے لئے یہاں آتے تھے۔ لیکن کُچھ دیر بعد تاڑکا نام کی ایک یکش لڑکی اس پھلے پھولے دیش کو تباہ و برباد کرنے پر کمربستہ ہو گئی۔ وہ یکش لڑکی کوئی سیدھی سادھی عورت نہیں ہے۔ وہ سُند نام کے راکھشس کی بیوی اور ماریچ راکھشس کی ماں ہے۔ خود بھی بڑی نِڈر رَحم والی اور طاقتور ہے۔ اُسکے جسم میں ہزار ہاتھیوں کے برابر طاقت ہے۔ اُس نے بہت ہی نِڈر اور بہادر بیٹے ماریچ کے ساتھ مِل کر اُس پردیش کو نیست و نابود کر دیا ہے یہاں رہنے والوں کو وہ مار کر کھا گئے ہیں۔ اب اُنکے ڈر سے دو دو کوس تک کِسی آدمی کی پرچھائی بھی دکھائی نہیں دیتی۔ یہ اُنکے ذریعہ کی

گئی بُربادی کا ہی نتیجہ ہے کہ جہاں کبھی سُکھ اور شانتی کھیلا کرتی تھی وہاں اب شیر، ریچھ چیتے جیسے بھیانک جانور گھومتے پھرتے دِکھائی دیتے ہیں اگر کوئی بھولا بھٹکا مُسافر اِدھر نکل آتا تھا۔ تو وہ اپنی جان بچا کر کبھی زِندہ نہیں لوٹ پاتا۔ اِس لئے میں چاہتا ہوں کہ تاڑکا کا سنگھار کرنا لازمی بنتا ہے۔

رام نے حیرانگی سے پوچھا'' ہے مُنی راج مہربانی کر کے یہ بتایئے کہ تاڑکا میں ہزار ہاتھیوں کا بَل کیسے آگیا۔ عورتیں تو فِطرت سے ہی نرم دل اور کمزور ہوتی ہیں۔ یقیناً اسکے پیچھے کوئی راز ہونا چاہیئے'' وشوامتر بولے'' بیٹے تمہارا خیال بالکل دُرست ہے۔ اصل میں اِس کے پیچھے ایک راز ہے۔ کِسی زمانے میں ''سکیتو نام'' کا ایک بہت ہی طاقتور یکش تھا۔ لیکن اُسکے ہاں کوئی اولاد نہیں تھی۔ اولاد حاصِل کرنے کے لئے اُس نے برہما جی کی عِبادت کی۔ اِس عِبادت سے خوش ہو کر برہما جی نے اُسکو اولاد ہونے کا وَردان دیا۔ اُسکے نتیجہ میں ''تاڑکا'' نام کی لڑکی پیدا ہوئی۔ سکیتو نے برہما جی سے پھر التماس کی کہ تاڑکا کو بہت زیادہ طاقت دیجئے۔ اِس عرضداست کو منظور کر کے برہما جی نے تاڑکا کے بدن میں ہزار ہاتھیوں کے برابر کا بَل عطا کیا۔ جب تاڑکا بڑی ہو کر شادی کے قابل ہوئی تو سکیتو نے اسکی شادی ''سُند'' نام کے راکھشس کے ساتھ کر دی۔ ۔تاڑکا نے سمئے پا کر ماریچ کو جنم دیا ماریچ اپنی ماں کے برابر طاقتور اور دَم خَم والا ہے وہ ''سُند'' راکھشس کا بیٹا ہو کر بھی خود راکھشس نہیں تھا لیکن بچپن میں وہ بہت فساد کرنے والا تھا۔ کھیل کھیل میں رشی منیوں کو بہت پریشان کرتا تھا۔ اِس روز کے ہنگاموں سے دُکھی ہو کر ایک دِن اگست منی نے اسے شاپ دیا'' جاؤ کمینے! تو راکھشس ہو جاؤ''

اپنے بیٹے کو راکھشس کی حالت حاصل ہوتے دیکھ ''سُند'' کو بہت غصہ آیا۔ اِسلئے وہ اگست منی کو مارنے کے لئے دوڑا۔ اِس پر اُنہوں نے شاپ دیکر ''سُند'' کو اُسی وقت بھسم کر دیا۔ جب ''سُند'' اِس طرح سے بھسم ہو گیا۔ تو تاڑکا مہرشی اگست کو مارنے کے لئے ان پر جھپٹی۔ رِشی نے اُسکو بھی فوراً شاپ دیا کہ'' تاڑکا تیری یہ خوبصُورت شکل وصُورت برباد ہو جائے اور تو بہت ہی بدشکل بن جائے''۔ اُسی دِن سے اپنے بدصُورت بدن کو دیکھ کر اس نے اگست منی کے آشرم کو نیست نابود کرنے کا عہد کیا۔

اِسلئے رام! میں تمہیں حُکم دیتا ہوں۔ کہ تم تاڑکا کا قتل کرو۔ تمہارے بغیر کوئی بھی اُسے نہیں مار سکتا۔ اپنے دِل میں یہ خیال مَت رکھو کہ یہ ایک عورت ہے۔ میں عورت پر ہاتھ کیسے اُٹھاؤں۔ اصل میں یہ عورت کے رُوپ میں ایک سنگین

گنا ہگار رہ ہے۔ گنہگار کو ختم کرنے میں کوئی پاپ نہیں لگتا۔ اِسلئے تم بے خوف ہو کر میرے حُکم سے اس پاپنی تاڑ کا کو قتل کرو ۔ گُورو کا حکم پا کر رام چندر جی بولے ''ہے مُنی راج! آپکا حُکم مُجھے سر آنکھوں پر۔ میں مُنیوں کی بھلائی کے لئے ضُرور تاڑ کا کا قتل کرونگا'' یہ کہہ کر انہوں نے دھنُش پر بان رکھکر اسکی پر تنچا کو کان تک کھینچ کر خوف ناک ٹنکار آواز گونج نکلی۔ دھُنش کی ٹنکار سے تمام جنگل پر انت گونج اُٹھا اور دُوسرے جانور خوفزدہ ہو کر اِدھر اُدھر بھاگنے لگے۔ دھُنش کی ٹنکار کی آواز سُن کر اور جنگل میں اِس طرح کی غیر معمولی کھلبلی دیکھ کر تاڑ کا غُصے سے بھر اُٹھی جب اُسکی نظر دھُنش تانے ہوئے رام پر پڑی تو یہ سوچ کر وہ کوئی اجنبی کمار اسکی سلطنت میں دست اندازی کرنا چاہتا ہے وہ غُصے سے پاگل ہوگئی۔ اور رام پر حملہ کرنے کے لئے پھُرتی سے اِن پر جھپٹی۔ تاڑ کا کو اپنی طرف آتے دیکھ کر رام نے لکشمن سے کہا دیکھو بھائی اِس ڈراوانی، منہ والی تاڑ کا ورکش کے جیسی لمبی چوڑی راکھشسنی کا جِسم کِتنا بدشکل اور خوفناک ہے اِسکے چہرے سے ہی جان پڑتا ہے کہ یہ کتنی مہلک ہے۔ اور نِرسیی، جانداروں کو قتل کر کے اُنکا خون پینے میں اِسکو کتنا مزہ آتا ہوگا۔ اِسکا خوفناک روپ دیکھ کر ہی عام آدمی کا دِل خوف سے دہل جاتا ہے۔ اور مُنہ پیلا پڑ جاتا ہے۔ تُم ایک طرف ہوشیار ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔ میں اِسے ابھی یم لوک بھیجتا ہوں''۔ اِتنے میں خطرناک شکل وصورت والی تاڑ کا اپنے بڑے بڑے دانت چمکاتی۔ بھجاؤں کو پھیلائے ہوئے۔ کمینی بجلی کی طرح رام اور لکشمن دونوں پر ایک ساتھ ٹوٹ پڑی۔ رام اِس خوفناک حملے کے لئے پہلے سے ہی تیار تھے۔ اِسلئے اُنہوں نے جلدی جلدی تیز نوک والا تیر چھوڑ کر اُسکے دِل کو چھلنی کر دیا۔ اُسکی چھاتی سے گرم گرم خون کی دھارا بہنے لگی۔ جب تک وہ غُصہ ہو کر حملہ کرنے کے لئے پھر جھپٹی کہ اسکے پستان پر ایک اور تیر لگا اور وہ دَرد سے چیختی ہوئی چکر کھا کر زمین پر پڑی۔ دوسرے ہی لمحہ اسکی آتما پرواز کر گئی۔ رام کی یہ جنگی جیت اور تاڑ کا کا مرنا دیکھ کر وِشوامتر جی بہت خوش ہوئے۔

اُنہوں نے پیار سے رام کو چھاتی سے لگا لیا اور بہت ہی خوش ہو کر اُن پر آشیرواد کی بارش کی۔ پھر بولے آج کی رات ہم یہیں آرام کریں گے۔ کل سویرے معمُول کے کام سے فارغ ہو کر اپنے آشرم کی طرف چلیں گے۔ اِسطرح سے رات کو اُنہوں نے وہیں آرام کیا۔ سویرے اُٹھ کر انہوں نے دیکھا۔ کہ جو جنگل کل بہت ہی خوف ناک دشوار دکھائی دیتا تھا آج وہ تاڑ کا کے ظلم سے آزاد ہو کر بہت ہی دلکش بن گیا تھا۔ تھوڑی دیر تک وہ اُسکی رونق کی تعریف کرتے رہے پھر نہانے دھونے سے فارغ ہو کر مہرشی وِشوامتر کے آشرم کو چل پڑے۔ ☆☆☆

# نایاب ہتھیاروں کی عطائیگی!

جب وِشوامِتر رام اور لکشمن کے ساتھ اپنے آشرم کی طرف جارہے تھے تو راستے میں ایک دِلکش تالاب کے کِنارے پررُک کر وہ رام سے کہنے لگے ''ہے رام ''تاڑکا'' کو مار کر تم نے جو کارنامہ کیا ہے۔ اِسکے لئے تُمہاری بہادُری اور قابلیت کی جتنی تعریف کی جائے۔ کم ہے۔ تُمہاری اِس بہادُری سے میں بہت ہی خوش ہوا ہوں۔ اِسلئے میں آج تُمہیں کُچھ نایاب ہتھیار عطا کرتا ہوں۔ اِن کی مدد سے تُم ''دُرد منیہ دیوتاؤں'' راکھشسوں۔ یکھشوں۔ ناگا دِکوں کو بھی شِکست دے سکو گے۔ آدمی کی تو بات ہی نہیں۔ پہلے میں تُمہیں اِن ہتھیاروں کے نام بتاتا ہوں۔

یہ ''ونڈ چکر'' ہے یہ ''دھرم چکر'' ہے اور یہ ''کال چکر'' ہے اب یہ ''اِندر چکر''۔ دیکھو اِن ہتھیاروں کو استعمال کر کے تم خوفناک سے بھی خوفناک دُشمن کو آسانی سے فتح کر سکو گے۔ تینوں لوکوں میں تُمہیں اِنکے ہوتے ہوئے کوئی ہرا نہیں سکے گا۔ اِن کے علاوہ میں تُمہیں بجلی سے بنا ہوا ''بجراستر''۔ شنکر جی کا شول۔ ''برہم شر'' ''الشِک'' اور تمام ہتھیاروں سے زیادہ طاقتور ''برہم استر'' دیتا ہوں۔ جسے پا کر تم تینوں لوکوں میں سب سے زیادہ طاقتور بن جاوگے۔ پھر تُمہارے سامنے میدان جنگ میں کوئی جنگجو نہیں ٹھہر سکے گا۔ میں آپکی باہمت بہادُری کے مُظاہرہ سے اِتنا خوش ہوں۔ کہ مُجھے آج تُمہیں بے اِنتہا ''پرچنڈ مودکی''، ''شیکھر'' نام کی گدائیں دیتے ہوئے بھی بہت مَسرت ہو رہی ہے۔ اِتنا ہی نہیں۔ میں آج سوکھی اور گیلی دونوں ہی قسم کی ''اشنی''، ''پناک'' اور ''نارائین استر''۔ ''اگنویاستر'' ''وائے ویاستر''۔ ''ہسے شراستر'' اور ''کرونچ استر''۔ تُمہیں عطا کرتا ہوں جن میں ''دھرم پاش''۔ ''کال پاش'' اور ''ورُون پاش'' خاص ہیں اِنکے ذریعہ پھرُ تیلے سے پھرُ تیلے دُشمن کو باندھ کرنا کارہ کیا جاسکتا ہے۔ ہے رام! کُچھ استر ایسے ہیں۔ جنکا اِستعمال راکھشس لوگ کرتے ہیں۔ اچھی پالیسی یہ ہے کہ دُشمن کو اُسی کے ہتھیاروں سے مارنا چاہئے۔ اِس لئے میں تُمہیں اَستروں کے ذریعے اِستعمال کئے جانے والے ''کنکال''۔ ''موسل''۔ ''گھور کپال'' اور ''کنکنی'' نام کے ہتھیار بھی دیتا ہوں۔ کُچھ ہتھیاروں کا اِستعمال ودیادھر کرتے ہیں اُن میں خاص یہ ہیں۔ ''استر کھڑگ موہن''۔ ''پرسواپن''۔ ''پرشمن''۔ ''سومئے درشن''۔ ''سنتاپن''۔ ''ولاپن''۔ ''مارناستر''۔ ''گندھرواستر''۔ ''مان واستر''۔ ''پیشاچاستر''۔ ''تامس'' اور ''اُدتیہ شکتی شالی'' ''سومناستر''۔ وہ سب میں تُمہیں دے رہا ہوں یہ ''موسلاستر''۔ ''ستیاستر'' اور ''اسروں کا مایامئی استر'' تتھا بھگوان سوریہ کا ''پربھاستر'' جسکے صِرف دِکھانے سے دُشمن کمزور ہو کر نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ یہ بھی تم رکھو۔ اب اِن استروں کو دیکھو۔ یہ کچھ خاص قسم کے ہتھیار ہیں۔ یہ سوم دیوتا کے

ذریعے استعمال کئے جانے والے ''شیشر'' اور ''دارُون'' نام کے ہتھیار ہیں شیشر کا استعمال کرنے سے دُشمن سردی سے اکڑ جاتا ہے۔ اور دارُوں کے اِستعمال سے گرمی سے پریشان ہو کر بے ہوش ہو جاتا ہے۔ اِسلئے اے ویر شریشٹھ! اِن بے حد طاقت والے ہتھیاروں کا مان مسلنے والے' سب دِلی آرزوں کو پورن کرنے والے اِن ہتھیاروں کو تم لے لو''۔ اِتنا کہہ کر مہا مُنی نے تمام ہتھیار جو دیوتاؤں کو ملنے ناممکن ہیں بڑے پیار کے ساتھ رام کو سونپ دئے۔ اِنہیں پا کر رام بہت ہی خوش ہوئے۔ اور انہوں نے عقیدت کے ساتھ گُورو کے چرنوں میں پرنام کیا۔ پھر وہ اپنی دِلی اِحسان مندی ظاہر کرتے ہوئے بولے'' بھگوان آپکے دیے ہوئے بہت ہی نایاب ہتھیاروں کو پا کر میں سچ مچ اِحسان مند ہو گیا ہوں۔ اب کوئی بھی دیوتا یا بھُوت مجھے ہرا نہیں سکتا ہے۔ آدمی کی تو بات ہی نہیں۔ اب میں آپ سے دو باتیں اور جاننا چاہتا ہوں۔ اِس قسم کے ہتھیار اور دیگر ہتھیار گندھرو۔ دیوتاؤں۔ راکھشسوں وغیرہ کے پاس بھی ہونگے۔ وہ اُن کا استعمال جنگ میں میرے خلاف بھی کر سکتے ہیں۔ اِسلئے مہربانی کر کے ایسا اُپائے بتائے یا ایسے ہتھیار عطا فرمائے۔ جِن سے اِن کی روک تھام اور چھٹکارا ہو سکے۔ اِس کے علاوہ ایسا بھی اُپائے بتائے جس سے چھوڑنے کے بعد یہ ہتھیار لوٹ کر میرے پاس واپس آ جائیں۔ یہ سُن کر مُنی وَر بولے راگھو! تم نے بہت ہی کار آمد بات پوچھی ہے۔ اسکے لئے میں تمہیں کچھ مسمار کرنے والے ہتھیار دیتا ہوں۔ جِن کی مدد سے تم دشمن کے چلائے گئے ہتھیاروں کو راستے میں ہی کاٹ کر بے کار کر سکو گے۔ یہ ''ستیہ وان''۔ ''ستیہ کیرت''۔ ''پرتی ہار''۔ ''پرادمکھ''۔ ''آوان مکھ''۔ ''لکھشیہ'' ''اُپ لکھشیہ'' وغیرہ بہت قسم کے ہتھیار ہیں۔ اِسکے بعد وِشوامتر جی نے وہ ترکیبیں بتائیں جنکا اِستعمال کرنے سے ہتھیار لوٹ کر اِستعمال کرنے والے کے پاس آ جاتے ہیں۔ اِس بارے میں اور بھی بہت باتیں انہوں نے تفصیل سے سمجھائیں۔

جب وہ تینوں چلتے چلتے جنگل کے اندھیرے میں سے نکل کر ایسی جگہ پر پہنچے جو سورج کے قدرتی پرکاش سے روشن ہو رہا تھا اور سامنے مختلف اقسام کے خوبصورت درخت دِلکش وادیاں اور دِل لبھانے والے نظارے دِکھائی دے رہے تھے۔ تو رام چندر جی نے وِشوامتر جی سے پوچھا'' ہے منی راج! سامنے پہاڑ کی سندر وادیوں میں ہرے ہرے درختوں کی جو لُبھاونی قطاریں دِکھائی دے رہی ہیں۔ اِن کے پیچھے ایسا ظاہر ہوتا ہے جیسے کوئی آشرم ہے۔ کیا واقعی وہاں کوئی آشرم ہے یا کہ میرا خیال ہے۔ وہاں سُندر سُندر میٹھی آواز بولنے والے پرندوں کے جھُنڈ بھی دِکھائی دے رہے ہیں جِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ میرا خیال دُرست ہے۔ ☆☆☆

# وِشوامتر کے آشرم کا مختصر حال

رام کی بات سُن کر وِشوامتر جی بولے'' ہے برخوردار! یہ دَراصل آشرم ہی ہے۔اور اِسکا نام'' سدا آشرم'' ہے۔ یہ سُن کر لکشمن نے پوچھا'' بھگوان! اسکا نام'' سدا آشرم کیوں پڑا؟ کیا اِس سے کِسی کتھا کا تعلق ہے''۔ لکشمن کا سوال سُن کر مُنی نے بتایا'' ہاں اِسکے تعلق سے ایک کہانی وابستہ ہے۔ بہُت وقت پہلے یہاں ایک بار'' بلی'' نام کے ایک راکھشس نے تمام دیوتاؤں کو ہرا کر ایک بہت بڑے ہوّن کی شروعات کی تھی۔ شروعات ہوتے ہی دیوتاؤں کو'' بلی'' کی بڑھتی ہوئی طاقت کا اِحساس ہوا۔ اور وہ پریشان اور فکر مند ہو کر دیوراج'' اندر'' کے پاس پہنچے۔ دیوراج نے اُنکی دُکھ بھری بات کو سُنا اور سمجھا۔ پھر سب دیوتا اندر کی سر براہی میں بھگوان دیشنو کے پاس پہنچے۔ اور بہت ہی عاجزی کے ساتھ اُداس آواز میں اُن سے اِستدعا کی'' ہے بھکت وتسل! اِتر لوک پتی! راجہ بلی نے سب دیوتاؤں کو شکست دی ہے۔ اور اب وہ سدا آشرم نام کی جگہ پر بہت بڑا ہوّن کر رہا ہے۔ وہ سخی اور فراخِدل ہے۔ اُس کے دروازہ سے کوئی مانگنے والا خالی نہیں لوٹتا ہے۔ جو بھی شخص اِس سے جو کچھ مانگتا ہے وہ بے دھڑک دے دیتا ہے۔ اِسکی سخاوت۔ تپسیا اور شان وشوکت اور اسکے کیئے گئے ہوّن وغیرہ اچھے کاموں سے تمام کائینات ہی نہیں، دیولوک تک کانپ اُٹھا ہے۔ اِس سے دیوتایوں کے اَدھی پتی کے تخت کو بھی خطرہ ہو گیا ہے ۔ ہے پربھو! اگر بلی کا یگ مُکمل ہوا۔ تو دیولوک کے پوتر راج سنگھاسن پر ایک راکھشس حقدار ہو جائے گا۔ جو کہ دیوتاؤں کی پرَمپرا کے مخالِف ہے۔ اِس لئے ہے شیش شائی! اِس بارے میں آپ ایسا کچھ کیجیئے۔ جِس سے اُسکا ہون مکمل نہ ہو سکے۔ یہ کہہ کر دیوتاؤں نے بہت طرح سے ویشنو بھگوان کی تعریف کی۔ جِسے سُن کر اُنہوں نے خوش ہو کر یقین دلایا'' تُم سب لوگ بے خوف اور بے فِکر ہو کر اپنی اپنی جگہ واپس جاؤ۔ تُمہاری خواہش پوری کرنے کے لئے میں جلد ہی یہاں سے چل پڑوں گا۔''

اِس طرح دیوتاؤں کو تسلی دیکر بھگوان ویشنو نے انہیں واپس بھیجا۔ اُنکے جانے کے بعد وہ'' وامن'' یعنی بولے براہمن کی شکل وصورت بنا کر اس جگہ پر پہنچے جہاں راجہ بلی ہون کر رہا تھا۔ راجہ بلی نے بڑے تعجب سے اِس چھوٹے لیکن بہت ہی پُر نور براہمن کو دیکھا۔ وہ اُنکو دیکھ کر مُتاثر ہوتے بولا'' ویرور! آیئے آپکا خوش آمدید ہے۔ حُکم کیجیئے میں آپکی کیا خدمت کر سکتا ہوں'' راجہ کا سوال سنکر وامن ویشدھاری بھگوان ویشنو بولے'' راجن! مجھے صِرف ڈھائی قدم زمین کی

ضرُورت ہے جہاں میں بیٹھکر بھگوان کا بھجن کر سکوں'' راجہ نے خوشی سے وامن کو ڈھائی قدم زمین ناپنے کی اجازت دیدی'' بلی'' کی اِجازت ملتے ہی وشنو بھگوان نے وراٹ روپ دھارن کیا اور ایک قدم میں سارے آکاش دوسرے قدم میں پرتھوی اور پاتال کو اور آدھے قدم میں خود راجہ ''بلی'' کو ناپ لیا ساتھ ہی اُنہوں نے راجہ بلی کو وَردان دیا کہ یہ جگہ ہمیشہ پوتر مانی جائے گی۔ سدھ آشرم کہلائے گا اور یہاں پر عبادت کرنے والے کو جلد ہی تمام کامیابیاں حاصل ہونگی۔ تب سے یہ جگہ ''سِدھ آشرم'' کے نام سے مشہور ہے۔ تب سے بہت سارے رشی مُنی یہاں عِبادت کر کے مُکتی حاصل کرتے ہیں۔ میرا آشرم بھی اسی جگہ پر ہے۔ اور اب تو یہ میرا ہی نہیں آپ لوگوں کا بھی آشرم ہے۔ یہیں بیٹھ کر میں ہوَن مُکمل کرنا چاہتا ہوں۔ جب جب میں نے ہوَن شروع کیا تب تب راکھشسوں نے اسمیں رُکاوٹ ڈالی ہے۔ اور اسے کبھی پوُرن ہونے نہیں دیا۔ اب تُم آگئے ہو اِس لئے میں بےفکر ہو کر ہوَن پورا کر سکوں گا''۔

یہ کہتے ہوئے وِشوامتر رام اور لکشمن کے ساتھ اپنے آشرم میں داخل ہوئے۔ وہاں رہنے والے رِشی مُنیوں اور چیلوں نے راجکُماروں کے ساتھ وِشوامتر کو آتے دیکھ کر بڑے اِحترام کے ساتھ اُنکا خوش آمدید اور خاطر طواضع کی۔ ضرُوری کام کاج سے فارغ ہو کر رام چندر جی نے عاجزی سے وِشوامتر سے استدعا کی ''مُنی راج! آپ آج ہی بےفکر ہو کر ہوَن شروع کیجئے۔ میں آپکو یقین دِلاتا ہوں۔ کہ میں آپکے ہوَن کی حِفاظت کرتے ہوئے اس پاک پردیش کو راکھشسوں سے خالی کر دوں گا۔ جس سے وہ آئیندہ آپکو یا کسی دوسرے بھگود بھگت کو کوئی تکلیف نہ پُہنچا سکیں۔

رام کی یہ بات سُن کر وِشوامتر ہوَن کی سامگری جُٹانے میں لگ گئے۔ ☆☆☆

# ماریچ اور سباہو کی ہلاکت

دوُسرے دِن برہم مہورت میں (صبح سویرے) اُٹھکر رام اور لکشمن روز مرہ ضروریات سے فارغ ہوکر سندھیا اوپاسنا کرنے میں مشغول ہوگئے۔ اُسکے بعد دونوں راجکمار وِشوامتر جی کے پاس جا کر بولے ''گوُرودیو! مہربانی کر کے ہمیں یہ بتائیے کہ بدمعاش راکھشس یگ (ہون) میں وِگھن ڈالنے کے لئے کِس وقت آتے ہیں۔ تاکہ اُسوقت ہوّن کی حفاظت کرنے کے لئے ہم خاص طور سے متوجہ اور ہوشیار رہیں۔ یہ ہم آپ سے اس لئے پوچھ رہے ہیں کہ ہمارے انجانے میں ہی کہیں آکر وہ ہنگامہ نہ مچانے لگیں۔ رگھوکُل کے اِن بہادر راجکماروں کی ہمت بھری بولی سُن کر وہاں حاضر سبھی ریشی بہت ہی خوش ہوئے اور گدگد ہوکر بولے '' ہے ننھے کُل بھوشن راجکمارو! ہم چاہتے ہیں کہ آج سے چھ راتوں تک تم پوُری طرح سے ہوشیار اور چوکنے رہ کر یگ کی حفاظت کرو۔ اِن چھ راتوں میں وِشوامتر جی لین ہوکر لگاتار ہوّن کرینگے۔ اِس وقت وہ تمہارے سوالوں کا جواب نہیں دیں گے۔ کیونکہ وہ ہوّن شروع کرنے میں اپنے آپکو وقف کر چکے ہیں۔ حاضرین مُنیوں سے یہ ہدایت پاکر دونوں راجکمار وِشوامتر جی کے دیئے ہوئے تمام ہتھیاروں سے لیس ہوکر ہوَن کی حِفاظت کے لئے تیار ہوگئے پانچ دن اور پانچ راتوں تک وہ اِسی طرح بِنا سوئے اور بِنا آرام کئے ہوشیاری سے ہوَن کی حِفاظت کرتے رہے لیکن اس دوران کسی بھی طرف سے کسی بھی ناخوشگوار واقعہ کا احساس نہیں ہوا جب چھٹا دن آیا تو رام چندر جی نے لکشمن سے کہا کہ ''بھائی سومیتر! آج ہوَن کا آخری دِن ہے۔ اِس لئے راکھشس لوگ آج ضرُور کوئی ہنگامہ کریں گے۔ ہمیں خاص طور سے ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے۔ ذرا بھی لاپرواہی سے مُنی راج کا ہوَن اور ہماری محنت ضائع اور بے مطلب ہوسکتی ہے''۔ ابھی رام چندر جی نے لکشمن کو اِسطرح متنبہ کیا ہی تھا۔ کہ ہوّن کرنے والے پروہتوں، رشی منیوں اور رام لکشمن کے دیکھتے دیکھتے یگ سامگری چمس۔ سمی دھا وغیرہ اپنے آپ بھبھک بھبھک کر جل اُٹھی۔ آکاش سے ایسی آگ جلنے کی آواز آنے لگی۔ مانو گھُمڑ گھُمڑ کر بادل گرج رہے ہیں۔ اور سینکڑوں بجلیاں کڑک رہی ہوں۔ اِسکے بعد ماریچ اور سباہو کی راکھشس فوج خون مانس مجا آستھیوں وغیرہ کی بارش کر کے یگ کو تہس نہس کرنے لگے۔ ہوّن کُنڈ کے نزدیک ساری زمین خون میں بدل گئی۔

جب رام نے خون گرتے دیکھا تو اُنہوں نے ہنگامہ کرنے والوں کی طرف ایک پُر اسرار نظر ڈالی۔ آسمان پر مایاوی راکھشسوں کی فوج دیکھ کر رام نے لکشمن سے کہا "لکشمن! تم دھنش پر تیر دھر کے ہوشیار رہو۔ میں اِن گنہگاروں کی فوج کو "مانو استر" سے ابھی ختم کئے دیتا ہوں" یہ کہہ کر رام نے غیر معمولی پھرتی اور مہارت دِکھاتے ہوئے ان پر مانو استر چھوڑا جو آندھی کی رفتار سے جا کر ماریچ کی چھاتی میں لگا اور اسکے زور سے وہ اُڑ کر ایک سو یوجن یعنی چار سو کوس دوُر سمندر میں جا پڑا۔ اِسکے بعد انہوں نے آسمان میں "اگ نیاستر" پھینکا جس سے آگ کا ایک خوف ناک شعلہ ظاہر ہوا اور اس نے سباُ ہو کو چاروں طرف سے گھیر لیا اِس آگ کی جوالا نے لمحہ بھر میں اُس مہا پاپی کو جلا کر بھسم کر دیا۔ جب اُسکا جلا ہوا جسم زمین پر گرا تو ایک بڑے زور کا دھما کہ ہوا۔ اِسکے جھٹکے سے بہت سے درخت ٹوُٹ کر زمین پر گر پڑے۔ جب رام نے ماریچ اور سباُ ہو کا حملہ ختم کر دیا۔ تو انہوں نے بچے کھچے راکھشسوں کی طرف دیکھا انہیں ختم کرنے کے لئے رام نے "وایوے" نام کے ہتھیار کا استعمال کیا اِسکے نتیجہ کے طور پر راکھشسوں کی وسیع فوج کے بہادر مر مر کر اولوں کی طرح زمین پر گرنے لگے۔ اِس طرح سے تھوڑی ہی دیر میں تمام راکھشس فوج کا خاتمہ ہوا۔ اس سے خوش ہو کر شری رام کی چاروں طرف سے جے جے کار ہونے لگی اور پھوُلوں کی بارش ہونے لگی۔ بغیر کسی پریشانی کے ہوَن پورا کر کے مُنی وِشوامتر ہوُن کرنے کی اپنی نشت سے اُٹھے اور رام کو چھاتی سے لگا کر بولے "ہے رگھو کل کمل! تُمھارے زورِ بازو اور ہُنر مند جنگ سے آج میرا ہون بخوشی مُکمل ہوا۔ تُم نے میری محنت اور اپنا وعدہ پورا کیا۔ ہنگامہ باز راکھشسوں کا خاتمہ کر کے تم نے حقیقت میں آج "سدُ ھاشرم" کو ممنون کر دیا۔ ☆☆☆

# رام کی دھنش یگ کے لئے روانگی

دوُسرے دِن سویرے رام چندر اور لکشمن اپنے معموُل کے کام اور سندھیا وندن سے فارِغ ہو کر جب پرنام کرنے کے لئے گوُرو وِشوامتر کے پاس پہنچے۔ تب وہاں موجود آشرم واسی تپسیوں نے بتایا کہ متھلا میں راجہ جنک نے دھنش یگ کا اہتمام کیا ہے۔ جس میں مُختلف مُلکوں کے راجا لوگ شرکت کرنے کے لئے آ رہے ہیں۔ جب رام چندر جی نے وِشوامتر جی سے پوچھا کہ اِس دھنش کی کیا خصوصیت ہے۔ اور اِس یگ کا اہتمام کِس مقصد سے کیا جا رہا ہے۔ تو وِشوامتر جی نے بتایا ''جنک متھلا پوُری کے راجاؤں کی روایت ہے۔ جو بہت دیرینہ ہے کہ ایک وقت ''دیورات'' نام کے بابا اجداد نے بڑی عقیدت اور تعظیم کے ساتھ یگ کیا تھا۔ جس میں اُس نے دیوتاؤں کو بھی مدعوُ کیا تھا۔ اُس سے دیوتاؤں نے خوش ہو کر اسے ''پناک'' نام کا دھنش عطا کیا تھا۔ وہ دھنش بہت ہی خوبصوُرت۔ شاندار اور بہترین ہے۔ ساتھ ہی وہ بہت ہی طاقتور بھی ہے۔ بڑے بڑے پہلوان جنگجو نوجوان اور بہادُر بھی اس پر پرتنجا چڑھانا تو ایک طرف، اِسے اُٹھا بھی نہیں سکے۔ اِس بار سوئمبر میں متھلا نریش نے پختہ عزم کیا ہے۔ کہ جو بہادُر نوجوان راج کُمار اس دھنش پر پرتنجا چڑھا دے گا اسی کے ساتھ وہ اپنی اکلوتی خوبصورت لامثال دختر ''سیتا'' کا وِواہ کر دیں گے۔ اِس لئے اِس یگیہ میں شرکت کرنے کے لئے بہت سارے مُلکوں کے راجا اور راجکمار بھاری تعداد میں متھلا پوُری پہنچ رہے ہیں۔ ہم لوگوں کا خیال بھی اِس یگ کو دیکھنے کا ہے۔ اِسلئے تُم بھی ہمارے ساتھ متھلا پوُری چلو۔ اِسے دیکھ کر تم لوگوں کو ضرُور مسرت ہوگی۔

مہرشی کا حُکم پا کر دونوُں بھائی بھی وِشوامتر اور ریشیوں کے ساتھ متھلا پوری کی طرف چل پڑے۔ راستے میں وہ طرح طرح کے نظاروں کا لُطف اُٹھاتے ہوئے بیچ بیچ میں رُوحانی گفتگو کرتے جاتے تھے۔ چلتے چلتے وہ ''شون ندی'' کے کنارے پر پہنچے۔ وِشوامتر اور ہمراہی سبھی ریشوں۔ مُنیوں اور دونوُں راجکماروں نے ندی کے ٹھنڈے پانی میں نہایا۔ اُسکے بعد سندھیا اوپاسنا وغیرہ سے فارغ ہو کر دھارمِک کہانیوں کی چرچا میں مشغوُل ہو گئے۔ جب رات بہت ہو چلی تو مہرشی کی اِجازت پا کر سب لوگ آرام کرنے کے لئے چلے گئے صُبح سویرے مُعمول کے مصروُفیات کے بعد منڈلی آگے چل پڑی۔ چلتے چلتے سب لوگ پرم پاون گنگا ندی کے کِنارے پر پہنچے۔ اُسوقت سورج بھگوان دوپہر ہونے کی وجہ سے آسمان

کے بیچوں بیچ پہنچ چکے تھے۔ اُس وقت گنگا کا نظارہ بہت ہی دِلکش دِکھائی دے رہا تھا۔ اٹھکھیلیاں کرتی لہروں میں سورج کے بہت سے عکس دکھائی دے رہے تھے۔ ایک طرف سارس ہنس جیسے پرندے اپنی میٹھی آواز میں بول رہے تھے۔ تو پانی میں کچھ دوُری پر کوتکُمی مچھلیاں کھیل کر رہی تھیں۔ دوُر دوُر تک سنہرے بالوکُن بکھرے پڑے تھے۔ کِنارے پر کھڑے درختوں کی رونق تو اور بھی نرالی تھی۔

اِس نظارے کو رام بہت دیر تک ٹکٹکی نظر سے دیکھتے رہے۔ مُنی ور کے یہ پوچھنے پر کہ راگھو اِس طرح سے کھوئے ہوئے سے کیا دیکھ رہے ہو؟ شری رام نے کہا ''گوُرودیو! میں سرُسرِی کے بہت زیادہ حُسن کو دیکھ رہا ہوں۔ اِس اہم مُقدس پانی کے دیدار سے میرے دِل کو بہت زیادہ سکوُن مِل رہا ہے۔ بھگوان! میں آپکے شریں زبان سے یہ سُننا چاہتا ہوں کہ اس کلشہارنی پاک گنگا کی پیدائش کیسے ہوئی'' رام کا سوال سُن کر کوشِک وشوامتر بولے'' ہے رام! بہت طرح کے تکالیف اور مصیبتوں کو حل کرنے والی گنگا کی کہانی بڑی دِلرُبا اور دِلچسپ ہے۔ اِس لئے میں تمُہارے واسطے یہ کہانی سب کو سُناتا ہوں۔ ☆☆☆

# گنگا جنم کی کہانی

وِشوامتر جی نے بتایا۔ راجہ ہمالیہ کی دو لڑکیاں تھیں جو بہت ہی خوبصورت ۔ بے حد حسین اور اچھے اوصاف والی تھیں ان لڑکیوں کی ماں کا نام مینا تھا۔ جو سمیرو کی لڑکی تھی۔ ہمالیہ کی بڑی بیٹی کا نام گنگا اور چھوٹی کا اُوما تھا۔ گنگا بہت ہی با اثر اور غیر معمولی دیوی صفات سے لبریز تھی۔ وہ کسی بندھن کو تسلیم نہ کر من مانے راستوں پر چلتی تھی۔ اسکی اس غیر معمولی تصویر سے مُتاثر ہو کر دیوتا لوگ دُنیا کی بھلائی کے نظریہ سے اِسے ہمالیہ سے مانگ کر لے گئے۔ ہمالیہ کی دوسری لڑکی اوما بڑی عِبادت گذار تھی اُس نے بہت سخت اور غیر معمولی تپسیا کر کے مہادیو جی کو شوہر کے طور حاصل کیا۔ رام بولے'' ہے بھگوان! یہ تو آپ نے بتایا کہ دیوتا لوگ گنگا کو مانگ کر سُرلوک کو لے گئے۔ مگر وہ پرتھوی پر کیسے نمودار ہوئی۔ اِسکی مُکمل تفصیل بتانے کی مہربانی کریں۔ یہ بھی بتائیں۔ کہ کِن کِن وجوہات سے گنگا کو'' تر پتھ گامنی'' کہتے ہیں۔ اِس سوال کے جواب میں وِشوامتر جی کہنے لگے۔ '' مہادیو جی کی شادی تو اُوما کے ساتھ ہو گئی تھی۔ لیکن سو سال تک بھی انکے کوئی اولاد پیدا نہ ہوئی۔ ایک بار مہادیو جی نے سوچا کہ مجھے بھی کوئی اولاد پیدا کرنی چاہئے۔ جب شنکر جی کے اِس خیال کی خبر برہما جی سمیت سبھی دیوتاؤں کو ملی۔ تو وہ سوچنے لگے۔ کہ اگر شِو جی کے ہاں اولاد ہوئی۔ تو اُسکے رعب و رونق کو کون سنبھال سکے گا۔ اِسلئے اُنہوں نے اپنے شکوک مہادیو جی کے سامنے ظاہر کئے۔ اِنکے کہنے پر اگنی نے یہ بھار ذمہ لیا۔ جسکے نتیجہ کے طور پر اگنی کے برابر عظیم دم خم والا سوامی کارتکیہ کا جنم ہوا۔ اِس طرح سے جب دیوتاؤں کی سازِش سے اوما کی سنتان ہونے میں رکاوٹ پڑی۔ تو انکو غُصہ آیا اور اُنہوں نے دیوتاؤں کو شاپ دیا۔ کہ آئندہ وہ کبھی باپ نہیں بن سکیں گے۔ اِس بیچ گنگا سے اوما کی ملاقات ہوئی جو دیوتاؤں کے لوک میں سیر کر رہی تھی۔ گنگا نے اُوما سے کہا مجھے دیولوک میں گھومتے ہوئے بہت دِن ہو گئے میری خواہش ہے کہ میں اپنی ماتر بھومی پرتھوی پر گھوموں پھروں۔ اُوما نے کہا'' میں اِسکے لئے کوئی اِنتظام کرنے کی کوشش کروں گی''۔

شری رام چندر جی نے کہا'' مُنی راج یہ کہانی اصل میں بہت ہی دِل لُبھانے والی ہے۔ اِسکے بعد کیا ہوا؟ یہ دلیل سُننے کی میری چاہت بڑھتی جا رہی ہے'' رام کا اشتیاق ٹھنڈا کرنے کے لئے وِشوامتر نے کہنا شروع کیا'' برخوردار! تُمھاری ہی ایودھیا پُوری میں سگر نام کے ایک راجا تھے اُنکا کوئی بیٹا نہیں تھا راجہ سگر کی پٹ رانی '' وِدربھ'' ریاست کے راجا کی لڑکی

تھی جسکا نام کیشنی تھا۔ کیشنی خوبصورت ۔دھرماتما۔ سچی اور پاکیزہ تھی۔ سگر کی دوسری رانی کا نام ''سمتی'' تھا جو کہ ''ارسیٹمنی'' کی بیٹی تھی دونوں رانیوں کو لیکر مہاراجہ سگر ہمالیہ کے ''بھریگو پرسترون'' نام کے صوبہ میں جا کر بیٹا حاصل کرنے کے لئے تپسیا کرنے لگے۔ اِس تپسیا سے خوش ہو کر مہرشی بھرگو نے اُنہیں وَر دیا کہ تُمھیں بہت سے بیٹے پیدا ہونگے۔ دونوں میں سے ایک رانی کے صرف ایک مگر خاندان کو بڑھانے والا بیٹا ہوگا۔ اور دوسری رانی کو ساٹھ ہزار بیٹے ہونگے۔ کونسی رانی کتنے بیٹے چاہتی ہے اِسکا فیصلہ وہ خود آپسمیں کرلیں ''کیشنی'' نے خاندان کو بڑھانے والے ایک بیٹے کی خواہش ظاہر کی۔ اور گروڑ کی بہن سمتی نے ساٹھ ہزار زورآور بیٹوں کی۔

مُناسب وقت پر رانی کیشنی نے ''اسمجن'' نام کے لڑکے کو جنم دیا۔ رانی سُمتی کے گربھ سے ایک تُونبا نِکلا جس کے پھوٹنے پر چھوٹے چھوٹے ساٹھ ہزار لڑکے نکلے۔ اِن سب کا پالن پوشن گھی کے گھڑوں میں رکھ کر کیا گیا۔ آہستہ آہستہ سب راجکمار جوان ہوئے۔ سگر کا بڑا لڑکا اسمجس بدکردار نِکلا۔ جو شہر کے لڑکوں کو پکڑ پکڑ کر سوریہ ندی میں پھینک دیتا تھا۔ اور جب وہ ڈوبنے لگتے تب اُسے خوشی ہوتی تھی۔ اِس بدکردار لڑکے سے دُکھی ہو کر سگر نے اسے اپنے راجیہ سے بیدخل کردیا تھا۔ اسمجس کے انشومان نام کا ایک بیٹا تھا۔ وہ بہت ہی نیک کردار اور محنتی تھا۔ ایک دِن راجہ سگر کو خواہش ہوئی۔ کہ اشومیگھ یگ کیا جائے۔ جلد ہی انہوں نے اپنے اِس خیال کو عملی شکل دیدی۔ رام چندر نے کہانی کو مُختصر شکل دیتے دیکھ کر وشوامتر جی سے کہا گورودیو! میں اپنے جدراجہ سگر کی یگ کی داستان تفصیل سے سُننا چاہتا ہوں۔ اِس لئے مہربانی کر کے اِس داستان کو تفصیل کے ساتھ سُنایئے'' یہ سُن کر وِشوامتر خوش ہو کر کہنے لگے'' راجہ سگر نے ہمالیہ اور وندھیاچل کے بیچ کی ہری بھری زمین پر ایک بہت بڑے یگ منڈپ (ہون کنڈ) کا تعمیر کیا۔ پھر اشومیدھ کے لئے شیام کرن گھوڑا چھوڑ کر اسکی حفاظت کے لئے دَم خَم والے نِڈر اُنشمان کو فوج کے ساتھ اِسکے پیچھے پیچھے روانہ کردیا۔ ہون کی مُمکنہ کامیابی کے اِمکانات سے گھبرا کر اِندر نے ایک راکھشس کا روپ اختیار کر کے اس گھوڑے کو چُرالیا۔ گھوڑے کی چوری کی خبر جب سگر کو ملی۔ تو اُنہوں نے اپنے ساٹھ ہزار بیٹوں کو حکم دیا۔ کہ گھوڑا چرانے والے کو پکڑ کر یا مار کر گھوڑا واپس لایا جائے۔ میں یہیں پر ہَون کرنے والے پروہتوں اور انشومان کے ساتھ تمہارا اِنتظار کروں گا انہوں نے گھوڑے کے لئے پوری دُنیا کھوج ڈالی۔ جب انہیں کہیں گھوڑا نہیں مِلا تو انہیں شک ہوا۔ کہ کہیں زمین کے نیچے گھوڑے کو کسی تہہ خانے میں نہ چھپا دیا گیا ہو۔ اِسلئے اُنہوں نے تمام

زمین کو کھودنا شروع کر دیا۔ اِسمیں بے شمار جاندار زمین کے نیچے رہنے والے مارے گئے۔ کھودتے کھودتے وہ پاتال تک جا پہنچے۔ ان کے اس بے ضابطہ کام کی جب دیوتاؤں نے برہما جی سے شکایت کی۔ تو انہوں نے کہا یہ راجکمار غصے اور نشے میں اندھے ہو کر ایسا کر رہے ہیں۔ پرتھوی کی حفاظت کی ذمہ داری ''کپل'' پر ہے۔ اسلئے وہ اس بارے میں کچھ کچھ ضرور کریں گے۔ اُدھر تمام پرتھوی کھود ڈالنے پر بھی جب انہیں گھوڑا اور اسے چرانے والے کا پتہ نہ لگا تو انہیں نا اُمیدی ہوئی۔ اِس کی خبر اپنے پِتا کو دی۔ ناراض ہو کر پِتا نے کہا اگر گھوڑا پرتھوی پر نہ ملا تو پاتال میں جا کر اسے کھوج نکالو۔ پِتا کی ہدایت کے مُطابق وہ سب پاتال میں جا کر اس گھوڑے کو ڈھونڈھنے لگے۔ ڈھونڈتے ڈھونڈتے جب وہ ''سناتن وسودیو کپل'' کے آشرم میں پہنچے۔ تو انہوں نے دیکھا کہ کپل دیو آنکھیں بند کئے ہوئے بیٹھے ہیں۔ اور ان ہی کے پاس گھوڑا بندھا ہوا ہے۔ اُنہوں نے کپل دیو کو گھوڑے کا چور سمجھ کر اُن کو بہت بُرا بھلا کہا اور پھر انہیں مارنے کے لئے دوڑے۔ سگر کے بیٹوں کے ایسے غلط کرتوت سے کپل مُنی کی سمادھی بھنگ ہوگئی۔ اُنہوں نے غُصے میں آ کر سگر کے ان سب بیٹوں کو بھسم کر دیا۔ شری رام چندر جی نے بڑے اشتیاق سے سوال کیا ''منی ور! راجہ کے ساٹھ ہزار بیٹے اِسطرح سے بھسم ہو گئے تو پھر کیا ہوا؟ وِشوامتر بولے جب انکی کوئی خبر مہاراج سگر کو بہت دن تک نہیں ملی تو انہوں نے اپنے بہادر بیٹے انشومان کو بھیجا اور کہا کہ تم جا کر اپنے چاچوں کا پتہ لگاؤ اور معلوم کرو کہ وہ کہاں ہیں اور کیا کر رہے ہیں؟ ساتھ ہی یگ کے گھوڑے کا پتہ لگانے کی کوشش کرو۔ راستے میں جو بھی بُرا آدمی یا جاندار ملے اسکو جان سے مار ڈالو۔ اور جو بھلے مانس ہوں اُنکی عِزت خاطر کرو۔ دادا جی کا فرمان پا کر ویر انشومان مُختلف ہتھیاروں سے لیس ہو کر اِسی راستہ سے پاتال کی جانب چل پڑا جدھر سے اسکے چاچے راستہ بناتے ہوئے گئے تھے۔ راستے میں جو بھی قابلِ احترام ریشی منی ملے اُنکی مناسب عزت افزائی کر کے اپنے کام کے بارے میں پوچھتا ہوا اُس جگہ پر پہنچا جہاں اُسکے چاچوں کے بھسم شدہ جسموں کی راکھ پڑی تھی۔ اِس بھسم کو دیکھ کر اسے بہت دُکھ ہوا۔ اُس نے دیکھا کہ پاس ہی یگ کا گھوڑا گھاس کھا رہا تھا۔

اس نے اپنے چاچاؤں کا ترپن کرنے کے لئے پانی کی کھوج کی لیکن اُسے کہیں کوئی پانی کا ذریعہ دکھائی نہ دیا۔ تبھی اُسکی نظر اپنے چاچاں کے ماما گرُڈ جی پر پڑی۔ انہیں اِحترام کے ساتھ پرنام کر کے انشومان نے پوچھا ماما جی میں ان کا ترپن کرنا چاہتا ہوں۔ پاس میں اگر کوئی تالاب ہو تو اسکا پتہ بتائیے۔ اگر آپ اُنکے مرنے کی کوئی وجہ بھی جانتے ہیں تو وہ بھی مہربانی

کر کے مجھے بتا دیں۔ گرُوڑ جی نے بتایا کہ کس طرح انہوں نے کپل مُنی کے ساتھ نامُناسب سلوُک کیا تھا۔ جس وجہ سے انہوں نے انکو بھسم کر دیا۔ اِسکے بعد وہ بولے یہ سب پرُ اسرار طاقت والے خدائی شخص کے ذریعے بھسم کئے گئے ہیں۔ اِس لئے دُنیاوی پانی سے ترپن کرنے سے اُنکا اُدھار نہیں ہوگا۔ اِس لئے ہمالیہ کی بڑی بیٹی گنگا کے پانی سے اِنکا ترپن کرو۔ تبھی اِن راجکماروں کو نجات ملے گی۔ گروڑ جی کی ہدایت کے مُطابق انشومان نے گھوڑا لیکر ایودھیا پہنچکر راجہ سگر کو یہ دُکھد ایک خبر دی۔ اُنہوں نے دُکھی من سے ہوَن پوُرا کیا۔ پھِر وہ بہت طرح سے سوچ وچار کر کے بھی ایسا کوئی حل نہ پا سکے۔ جِس سے گنگا کو پرِتھوی پر لایا جا سکے۔ تھوڑی دیر رُک کر پھِر وِشوامتر جی نے بتایا'' مہاراج سگر کی وفات کے بعد انشومان تخت پر بیٹھے انہوں نے بڑے اِنصاف کے ساتھ حکومت کی اُنکے بہت ہی جلیل بیٹے دلیپ ہوئے۔ دلیپ کے جوان ہونے پر اُنہیں حکومت حوالہ کر کے انشومان ہمالیہ کی گھپاؤں میں تپسیا کرنے لگے۔ بھاری تپسیا کرنے پر بھی نہ تو گنگا خوش ہوئی اور نہ پرِتھوی پر آئی۔ انشومان کی وفات کے بعد دلیپ بھی اس بارے میں سوچ وچار کرتے رہے جب انکا دھرم پر اعتماد رکھنے والا بڑا بیٹا قابل ہوا تو اسے تخت سونپ کر گنگا کو پرِتھوی پر لانے کے لئے خود بھی تپسیا کرنے چلے گئے۔ لیکن اُن کی دیرینہ تپسیا سے بھی دل کی خواہش کے مطابق پھل نہیں ملا۔

راجہ بھگیرتھ بڑے دَھرماتما اور رعایا پرور راجا تھے لیکن اُنکی کوئی اولاد نہ تھی جب انکو کوئی اولاد نہیں ہوئی تو وہ اپنی حکومت کی ذمہ داری منتریوں کو سونپ کر خود گنگا کو لانے کے لئے گوکرن نام کے تیرتھ پر جا کر سخت تپسیا کرنے لگے۔ انکی بے نظیر اور بہت سخت تپسیا سے اثر انداز ہو کر خود برہما جی انکے پاس پہنچے اور ان سے وَر مانگنے کے لئے کہا۔ برہما جی کو خوش دیکھ کر مہاتما بھگیرتھ نے کہا۔'' ہے پربھو! جب آپ مُجھ پر خوش ہیں تو یہ عطیہ دیں کہ سگر کے بیٹوں کو میری کوششوں سے گنگا جل حاصل ہو۔ جس سے انکو نجات مل سکے۔ اِسکے علاوہ میں ایک اور عطیہ چاہتا ہوں۔ کہ میرے بعد اکشو کو خاندان ختم نہ ہو اس لئے مجھے اولاد عطا کیجیئے۔ بھگیرتھ کی استدعا سُن کر برہما جی بولے اولاد کی تیری خواہش جلد ہی پوری ہو جائے گی۔ لیکن پہلا عطیہ دینے میں ایک مشکل ہے۔ جب گنگا جی بڑے زور سے زمین پر اترے گی۔ تو زمین اُنکے زور کو نہیں سنبھال سکے گی۔ اُنکے زور کو سنبھالنے کی اہلیت مہادیو جی کے علاوہ اور کِسی میں نہیں ہے۔ اِسکے لئے تمہیں مہادیو جی سے اِلتماس کرنا ہوگی۔ یہ کہہ کر برہما جی اپنے لوک کو چلے گئے۔ برہما جی کی روانگی کے بعد بھگیرتھ نے ہمت نہیں چھوڑی۔ وہ ایک سال تک پیر کے

انگھوٹھے کے سہارے کھڑے ہوکر مہادیو جی کی عبادت کرتے رہے۔اور صِرف ہوا پر بسر اوقات کرتے رہے۔اور کِسی سہارے کے لئے کسی سے مدد نہ لی۔آخر کار اس بہت بڑی عِبادت سے خوش ہوکر مہادیو جی بھگیرتھ کے پاس تشریف لائے اور بولے'' ہے عابدِ اعظیم! ہم تمہاری دِلی خواہش ضرُور پوری کریں گے۔اور گنگا جی کو اپنے سر پر لینگے۔اِسکی خبر پا کر گنگا جی کو مجبور ہوکر دیولوک چھوڑنا پڑا اُسوقت وہ دیولوک سے کہیں جانا نہیں چاہتی تھی۔اِسلئے وہ یہ سوچ کر کہ میں پوری طاقت سے شیو کو بہا کر پاتال لوک کو لے جاؤں گی بڑے زور سے مہادیو جی کے سر پر اُتر پڑی۔گنگا کے اس زوردار اُترائی سے اسکا اہنکار مہادیو جی سے چھپا نہ رہا۔اُنہوں نے گنگا کی زوردار دھاراؤں کو اپنی جٹا جوٹ میں اُلجھا لیا۔وہ بے حد کوشش کرکے بھی جٹاؤں سے باہر نہ نِکل سکی۔

گنگا جی کو اِسطرح سے شیوہ جی کی جٹاؤں میں اُلجھے ہوئے دیکھ کر بھگیرتھ نے پھر شنکر جی کی عبادت کی جس سے خوش ہوکر شنکر جی نے گنگا جی کو ہمالیہ پربت پر واقع ''بندوسر'' میں چھوڑا چھوٹتے ہی گنگا جی سات دھاراؤں میں بٹ گئی۔گنگا جی کی تین دھارائیں ''بلاوانی''،''پاونی'' اور ''دیلینی'' مشرق کی طرف روانہ ہوئیں ''سچکشو''،''سیتا'' اور ''سندھو'' نام کی تین دھارائیں مغرب کی طرف بہیں۔اور ساتویں دھارا مہاراج بھگیرتھ کے پیچھے پیچھے چلی۔جدھر جدھر بھگیرتھ جاتے تھے۔اُدھر اُدھر گنگا جاتی تھی۔جگہ جگہ پر دیو۔یکش۔کنر۔رِشی مُنی وغیرہ اُنکے خوشامد کے لئے اکٹھے ہو رہے تھے۔جو بھی اس پانی کو ہاتھ لگاتا تھا تمام دُکھوں سے آزاد ہو جاتا تھا۔چلتے چلتے شری گنگا جی اس جگہ پر پہنچی جہاں رِشی مُنی ہون کر رہے تھے۔شری گنگا جی اپنے زور سے اس یگ شالا کو تمام سامگری کے ساتھ بہا کر لے جانے لگی۔جس سے رِشی کو بہت غصہ آیا۔انہوں نے گنگا جی کا سارا پانی پی لیا۔یہ دیکھ کر سب رِشی مُنیوں کو مایوسی ہوئی۔اور وہ گنگا جی کو آزاد کرنے کے لئے اسکی پرشنسا کرنے لگے۔اُس سے مطمئین ہوکر گنگا جی کو انہوں نے اپنے کانوں سے نکال دیا۔اور انہیں اپنی بیٹی کے طور قبول کیا۔تب سے گنگا ''جہانوی'' کہلانے لگی۔اسکے بعد وہ بھگیرتھ کے پیچھے چلتے سمندر تک پہنچ گئی۔اور وہاں سگر کے بیٹوں کو اُدھار کرنے کے لئے رساتل چلی گئی۔اُن کے پانی کے چھونے سے بھسم ہوئے سگر کے بیٹے بے گناہ ہوکر جنت میں گئے۔اُس دن سے گنگا کے تین نام مشہور ہوئے ''تری پتھ گامنی''۔''جہانوی'' اور ''بھاگیرتھی''۔ہے رام چندر! کپل آشرم میں گنگا جی پہنچنے کے بعد برہما جی نے خوش ہوکر بھگیرتھ کو عطیہ دیا کہ تیرے پنہ کاریوں سے حاصل اِس گنگا جل سے جو بھی آدمی نہائے گا

یا اسکو پئے گا وہ سب طرح کے دُکھوں سے آزاد ہوکر آخر پر جیون مرن کے چکر سے آزاد ہونگے جب تک زمین پر گنگا جی موجود ہوکر چلتی دہے گی تب تک اِسکا نام بھاگیرتھی کہلائے گا اور تمام دُنیا میں تیری شہرت اُکشوں کے روپ سے پھیلتی رہے گی سب لوگ عزت سے تمہیں یاد کریں گے یہ کہہ کر برہما جی مسرُور ہوکر اپنے لوک کو لوٹ گئے۔ بھگیرتھ نے پھر اپنے چاچوں کو جلانجلی دی۔ کہانی ختم ہونے پر وہ آرام کرنے چلے گئے۔ ☆☆☆

# جنک پُوری میں تشریف آوری

دُوسرے دِن مُنی وِشوامترا اپنی منڈلی کے ساتھ صُبح سویرے مِتھلا پُوری کی طرف چل پڑے۔ راستہ میں اُنہوں نے ایک بہت بڑا شہر دیکھا۔ اِسمیں اونچے اونچے شیکھر والے خوبصُورت مندر بڑی بڑی اٹالیکائیں شان وشوکت دِکھا رہی تھیں۔ نگر میں سجی ہوئی بڑی دُوکانیں قیمتی زیورات ولباس پہنے ہوئے مرد وعورتیں نگر کی خوشحالی کا تعارُف دے رہے تھے۔ چوڑی چوڑی صاف سُتھری سڑکوں سے معلوم ہوتا تھا کہ شہر کے رکھ رکھاؤ کی حالت بہت خوبصُورت اور قابلِ تعریف ہے۔ وسیع نگری سے ہوتے ہوئے یہ منڈلی جنک پُوری پہنچی۔ شہر کے باہر دِلکش داخلے میں ایک دِلرُبا یگ شالہ تعمیر کیا گیا تھا۔ جِس میں مُختلف صوبوں سے آئے ہوئے وید پاٹھی براہمن میٹھی دُھن میں وید منتروں کا اچھی تال میں پاٹھ کر رہے تھے۔ یگ منڈپ کی دِلکش رُونق کو دیکھ کر اِسکی تعریف کرتے ہوئے شری رام چندر جی مہرشی وِشوامتر سے بولے ”ہے منی راج! اس یگ شالہ کی شان وشوکت دیکھ کر میرا دِل مسرّت سے کِھلا جا رہا ہے ایسا کون شخص ہوگا۔ جو مختلف قسم کے رنگ برنگے پھولوں سے سجی ہوئی اس یگ شالہ میں عالموں کے تسکین دینے والے منتر دُہرائی کو سُن کر خوشی سے نہیں مچل جائے گا۔ میرے خیال میں ہم لوگوں کو اپنے ٹھہرنے کا انتظام ایسی جگہ پر کرنا چاہیئے۔ جو اِس یگ شالہ سے زیادہ دُور نہ ہو۔ تا کہ وہاں تک وید منتروں کی آواز پہنچکر ہمارے دِل ودِماغ کو بے دریغ پاک کرتی رہے“۔

جب راجہ جنک کو اس بات کی خبر مِلی کہ مُنی وِشوامترا اپنے چیلوں اور دیگر رِشی منیوں کو ساتھ لیکر جنک پُوری میں داخل ہو گئے ہیں اور یگ شالہ میں پہنچ چکے ہیں۔ تو وہ راج پروہت ”شتانند“ کو لے کر اُنکے خوشامدید اُور دیدار کے لئے یگ منڈپ میں آئے۔ وِشوامتر جی کے پادھ آدھیر یہ وغیرہ سے پوجن کر کے راجہ جنک بولے ”ہے مہرشی! آپ نے یہاں تشریف لا کر جو ہم لوگوں کو درشن دیئے ہیں اس سے ہم لوگ ممنُون ہو گئے ہیں آپکے چرنوں سے یہ مِتھلا نگری پاک ہو گئی ہے“۔ پھر رام لکشمن کی طرف دیکھ کر بولے ”ہے بھگون! آپکے ساتھ یہ بہت ہی دم خم والے سنگھ شاوک سے بھرے ہوئے بہت ہی خوبصورت دونُوں راجکُمار کون ہیں۔ اِنکی بہادری سے پُورن شکل دیکھ کر ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ مانو کسی راجا کے چشم چراغ ہوں گے۔ مہربانی کر کے بتائے کہ کیا یہ فی الحقیقت کِسی راجا کے راجکُمار ہیں۔ ایسے خوبصورت قابل دیدار لڑکوں کی

تشریف آوری سے یہ یگ شالہ ایسی بارونق لگ رہی ہے۔ جیسے صُبح سویرے سورج کے چڑھنے پر مشرقی اُفق خوبصورتی سے سرشار ہو جاتی ہے۔ مہربانی کر کے ان کی کہانی مجھے بتائے کہ یہ کون ہیں۔ کہاں سے آئے ہیں اِنکے باپ اور کُل کا کیا نام ہے''۔

مِتھلا پتی راجہ جنک کے سوالات سُن کر وِشوامتر نے بتایا۔ '' ہے راجن یہ دونوں لڑکے دراصل راجکمار ہیں۔ ایودھیا نریش سوریہ ونشی راجا دَشرتھ انکے والِد ہیں۔ حقیقت میں یہ دونوں ہی بڑے بہادُر اور محنتی ہیں۔ اِنہوں نے ''سباہو'' ''تاڑکا'' وغیرہ کے ساتھ بہت خوفناک اور مضبوط راکھشسوں کا صفایا کیا ہے۔ ماریچ جیسے عظیم زور آور راکھشس کو تو رام نے ایک بان سے سو یوجن دوُر سمندر میں پھینک دیا۔ اپنے ہوَن کی حِفاظت کے لئے میں انہیں ایودھیا پتی راجہ دشرتھ سے مانگ کر لایا تھا۔ میں نے اِنہیں مختلف اقسام کے ہتھیاروں کی تعلیم دیدی۔ ان کی کوششوں سے میرا ہون خوش اسلوبی اور کامیابی سے اختتام پذیر ہوا۔ اپنے اچھے حُسن سلوک ونرم فِطرت سے انہوں نے آشرم میں سب کا مَن موہ لیا ہے۔ جب آشرم میں آپکے یہاں ہونے والے دھنش یگ کی خبر پہنچی تو یہ دونوں بھی اس عظیم تہوار کو دیکھنے کے لئے ہمارے ساتھ چلے آئے'' یہ داستان سُن کر راجا جنک بہت خوش ہوئے۔ ☆☆☆

# اہلیہ کی کہانی

صُبح سویرے کے سیر کے لئے جب رام و لکشمن وِشوامتر کے ساتھ مِتھلا پوری کے باغ باغیچے وغیرہ دیکھنے کے لئے نکلے تو انہوں نے ایک باغیچے میں ایک غیر آباد جگہ دیکھی۔ رام بولے ''بھگون یہ جگہ دیکھنے میں تو آشرم سا دِکھائی دیتا ہے۔ لیکن یہاں کوئی مُنی یا رِیشی دِکھائی نہیں دیتے۔ اِسکی کیا وجہ ہے؟ وِشوامتر جی نے بتایا'' یہ جگہ کبھی مہاتما گوتم کا آشرم تھا۔ وہ اپنی بیوی کے ساتھ یہاں رہ کر تپسیا کرتے تھے۔ ایک دن جب گوتم آشرم کے باہر گئے ہوئے تھے تو ان کی غیر حاضری میں ''اندر'' نے گوتم کی شکل وصوُرت میں آکر اہلیہ سے جنسی تعلقات قائم کرنے کی خواہش ظاہر کی۔ گو کہ اہلیا نے اِندر کو پہچان لیا تھا۔ تو بھی یہ سوچ کر کہ میں اِتنی خوبصورت ہوں کہ دیوراج اِندر خوُد مجھ سے جنسی تعلقات قائم کر رہے ہیں۔ اپنی رضا مندی دیدی۔ جب اِندرا اپنے لوک لوٹ رہے تھے۔ تو اپنے آشرم کو واپس آتے ہوئے گوتم کی اِندر پر نظر پڑی۔ جو اِن ہی کے بھیس میں تھا۔ وہ سب کچھ سمجھ گئے اور اُنہوں نے اِندر کو شاپ دیا۔ اُسکے بعد اُنہوں نے اپنی بیوی کو بھی شاپ دیا ''بد کردارن! تو یہاں کئی ہزار سال تک صِرف ہوا پی کر یا فاقہ کشی کرتی ہوئی دُکھ اٹھاتی راکھ میں پڑی رہے۔ جب رام اس جنگل میں داخل ہوں گے۔ تبھی اُنکی کرپا سے تمہارا اُدھار ہوگا تبھی تُو اپنا پُرانا جسم دھارن کر کے میرے پاس آسکے گی''۔ یہ کہہ کر گوتم یہ آشرم چھوڑ کر ہمالیہ پر جا کر تپسیا کرنے لگے۔ اِس لئے ہے رام! اب تم آشرم کے اندر جا کر اہلیہ کا اُدھار کرو۔ وِشوامتر جی کی بات سُن کر وہ دونوں بھائی آشرم کے اندر داخل ہوئے۔ وہاں تپسیا میں مشغول اہلیہ کہیں دِکھائی نہیں دے رہی تھی۔ صرف اُسکا جلوہ تمام ماحول ''گُرہ ہوا'' میں ظاہر ہو رہا تھا۔ جب اہلیہ کی نظر شری رام پر پڑی۔ تو اُنکے پاک دیدار پا کر ایک بار پھر خوبصوُرت عورت کی شکل وصوُرت میں دکھائی دینے لگی۔ عورت رُوپ میں اہلیہ کو آمنے سامنے پا کر رام اور لکشمن نے اِحترام سے اُسکے پاؤں چھوئے اُس سے مناسب عِزت افزائی اور خاطر تواضع حاصل کر کے وہ مُنی راج کے ساتھ پھر مِتھلا پوری آئے۔ ☆☆☆

# مُنی وِشوامتر کا سابقہ کِردار

راجا جنک کے راج پروہت ''شتانند'' شری رام سے خاص طور سے متاثر ہوئے اور باتوں ہی باتوں میں انہوں نے کہا'' ہے رام آپکو جو مُنی وِشوامتر گُورو کی صورت میں حاصل ہوئے ہیں یہ آپکی بڑی خوش قسمتی ہے۔ یہ بڑے عظیم پُرنور شخصیت ہیں۔ اصل حقیقت آپکو معلوم نہیں ہے۔ کہ رشی دھرم اپنانے سے پہلے یہ بہادُر رعایا پرور راجا تھے ''پرجاپتی'' کے بیٹے ''کُش کُش'' کے ''پسر کُش ناتھ'' اور کُش ناتھ کے پسر راجہ ''گادھی'' تھے یہ سبھی راجہ بہادر محنتی اور دھرم پر چلنے والے تھے وشوامتر اُنہی راجہ گادھی کے بیٹے ہیں۔

ایک دِن راجہ وِشوامتر اپنی فوج کے ساتھ ویشیشٹھ مُنی کے آشرم میں گئے۔ اُس وقت ویشیشٹھ جی ریاضت میں مست ہو کر یگ کر رہے تھے۔ وِشوامتر جی بھی انہیں پرنام کر کے وہیں بیٹھ گئے'' یگ کریا'' سے فارِغ ہو کر وشیشٹھ جی نے وَشوامتر کی خوب عِزت افزائی سے خوشامدید کیا۔ اور بہت دیر تک دھارمِک گفتگو کرتے رہے۔ پھر ویشیشٹھ جی نے اُن سے کچھ دِن آشرم میں ہی ٹھہر کر اُنکی مہمان نوازی قبول کرنے کی فرمائش کی۔ وِشوامتر جی نے سوچا کہ میرے ساتھ اتنی بڑی فوج ہے یہ میری مہمان نوازی کیسے کریں گے۔ اور اگر جیسے تیسے کر بھی لیں گے تو انہیں بہت تکلیف ہوگی۔ اِس لئے انہوں نے جواب دیا کہ آپکی کرپا کے لئے میں بہت شکر گزار ہوں۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ مُجھے جانے کی اِجازت دی جائے۔ جب ویشیشٹھ جی نے بہت ہی اِصرار کیا۔ تو راجا نے معہ فوج کے کُچھ دِن ٹھہرنا تسلیم کیا۔

وشیشٹھ جی نے ''کامدھینو گو'' کو بُلا کر اُس سے اِستدعا کی کہ میں وشوامتر جی کی فوج کی مہمان نوازی کرنا چاہتا ہوں۔ اِس لئے تم چھ قسم کے پکوان اور اُن سب چیزوں کا انتظام کرو جنکی اِنہیں ضرُورت ہو۔ ویشیشٹھ جی کے فرمان پر کام دھینو نے سب قسم کے پکوان اور دیگر آسائشوں کا اہتمام کیا۔ جِس سے وشوامتر اور انکے ساتھی بہت ہی خوش ہوئے۔

کام دھینو کا چمتکار دیکھ کر وشوامتر جی کا من چلائمان ہوا۔ اور اُنہوں نے ویشیشٹھ جی کو کام دھینو دینے کے لئے کہا اور بولے اِسکے لئے میں آپکو ہزاروں اچھے رنگ اور نسل کی گائیں اور سونے کے سکے دے سکتا ہوں اِس قسم کی گائیں جنگل میں رہنے والوں کے لئے نہیں۔ راجا مہاراجوں کے پاس رونق دیتی ہیں اِس پر ویشیشٹھ جی بولے۔ راجن ہزاروں کی

تو بات ہی کیا اگر آپ ایک کروڑ سونے کے سکے مجھے دیں۔ تو بھی میں یہ گائے آپکو نہیں دے سکتا۔ یہ گائے میری زندگی ہے۔ اور کوئی بھی میرے جیتے جی اسے مجھ سے الگ نہیں کرسکتا۔ اِس پر وِشوامتر بولے آپ مُجھ سے کروڑ سونے کے سکے اور لا تعداد بہت قیمتی رتن لے لیں۔ لیکن یہ گائے مجھے دے دیں۔

جب ویشیشٹھ جی کِسی طرح بھی گائے کو دینے کے لئے تیار نہیں ہوئے تو وِشوامتر جی نے زبردستی گائے کو پکڑ لیا اور اُسکے سپاہی ڈنڈے مار مار کر اُسے ہانکنے لگے۔ اس پر کام دھینو زور زور سے چلانے لگی۔ تب بھی سپاہیوں نے اُسے نہیں چھوڑا۔ تو وہ غُصہ ہو کر پھنکارنے لگی۔ اپنے تیز دھار سینگوں سے سپاہوں کے پیٹ چیر کر بندھن چھڑا کر ویشیشٹھ جی کے چرنوں میں لوٹ کر دُہائی دینے لگی۔ دُکھی ہو کر ویشیشٹھ بولے ''میں سمجھ نہیں پا رہا ہوں کہ میں کیا کروں۔ یہ چھتریہ راجا میرا مہمان ہے اسلئے میں اسے شاپ نہیں دے سکتا۔ اِس وقت اسکے ساتھ ایک بہت بڑی جنگجو فوج ہے۔ جس میں جنگ کرنے پر بھی اِسکو نہیں ہرا سکتا ہوں۔ یہ سُنکر کام دھینو بولی ہے برہم ریشی! ایک براہمن کی طاقت کے سامنے چھتریہ کی طاقت کبھی زور آور نہیں ہوسکتی۔ آپ مُجھے اجازت دیجئے۔ میں ایک لمحہ میں اِس چھتریہ راجا کو معہ اسکی فوج کے نابود کر دوں گی اور کوئی عِلاج نہ دیکھ کر ویشیشٹھ جی نے کام دھینو کو اجازت دیدی۔ ویشیشٹھ کی اِجازت پاتے ہیں کام دھینو بہت گرجی۔ جِس سے فوراً سینکڑوں پہلوفوجی نمودار ہوئے اور وہ وشوامتر کے فوج کا ناش کرنے لگے۔ اس سے بہت غُصہ ہو کر وِشوامتر پہلوفوجیوں کا سنگھار کرنے لگے اپنی فوج کا ناش ہوتے دیکھ کر کام دھینو نے ہزاروں ''شک'' ''ہُن'' ''برور'' ''پون'' اور ''کام بوج'' فوجی پیدا کیئے۔ جب اُنہوں نے خوفناک مار دھاڑ مچائی تو وِشوامتر جی نے انہیں بھی مار مار کر یم لوک بھیج دیا۔ اِس سے غُصہ ہو کر کام دھینو نے اپنی رُوحانی طاقت سے بے شمار نوجوان جنگجوؤں کو ہتھیاروں سے لیس ہو کر پیدا کیا۔ اُنہوں نے جلد ہی دُشمن کی فوج کو گاجر مولی کی طرح کاٹنا شروع کر دیا۔ اِس سے وشوامتر کے بیٹے بہت ہی ناراض ہو کر لال لال آنکھیں کیئے ویشیشٹ جی کو مارنے کے لئے دوڑے۔ ویشیشٹھ جی نے اُسی لمحہ ان سب کو روحانی طاقت سے بھسم کر دیا۔ صرف ایک بیٹا بچ گیا۔ اپنی فوج اور بیٹوں کو اس طرح سے نابود ہوتے دیکھکر وشوامتر جی بہت دُکھی ہوئے۔ اپنے بچے ہوئے بیٹے کو راج سنگھاسن سونپ کر وہیں سے تپسیا کرنے کے لئے ہمالیہ کی گپھاؤں میں چلے گئے۔ وہاں جا کر انہوں نے مہادیو کی سخت تپسیا کی۔ جس سے خوش ہو کر اُنہوں نے درشن دئے۔ اور مُنہ مانگا وردان مانگنے کے لئے کہا۔ وِشوامتر بولے ہے پربھو! اگر آپ

مُجھ پر واقعی خوش ہیں تو مجھے دھنر ودھیا (تیر اندازی) کا مکمل گیان دیجئے۔ اور اُنکے چلانے کا طریقہ منتروں سمیت مجھے بتائے ''ایسا ہی ہوگا'' کہہ کر مہادیو جی وہاں سے روانہ ہوئے۔

اِس طرح سے مکمل تیر اندازی کی ہُنر کا علم حاصل کر کے وہ وشیشٹھ جی سے بدلہ لینے کے لئے اُنکے آشرم میں پہنچے۔ پھر وشیشٹ جی کو للکارتے ہوئے اُنہوں نے اگنی بان چھوڑا۔ جس سے آشرم میں آگ لگ گئی۔ اور آشرم کے مکئین خوف زدہ ہوکر اِدھر اُدھر بھاگنے لگے۔ اس پر وشیشٹھ جی نے بھی اپنا دھنش (تیر کمان) سنبھال لیا۔ اور بولے میں تیرے سامنے کھڑا ہوں تو مجھ پر وار کر۔ آج میں تیرے گھُمنڈ کو چوُر چوُر کر کے بتا دونگا کہ ''چھاتر بل'' سے ''برہما بل'' متبرک ہے۔ غُصہ ہوکر وِشوامتر نے ایک کے بعد ایک کر کے آگینا ستر۔ ورونا ستر۔ رُودرستر۔ ابندراستر اور پاشوپتاستر ایک ساتھ وشیشٹھ پر چھوڑ دئے۔ جنہیں وشیشٹھ نے اپنے برہم استر سے راستہ میں ہی نیست نابود کر دیا۔ یہ دیکھ کر وِشوامتر نے مانو موہن۔ گاندھرو۔ جون بھن۔ دارن۔ بجر۔ برہم پاش۔ کال پاش۔ ورون پاش۔ پناک۔ دنڈ بے شاچ۔ کرونچ۔ دھرم چکر۔ کال چکر۔ وشنو چکر۔ وائے دیومن۔ تھن کنکال۔ موشل ودیا دھر۔ کالاستر وغیرہ سب ہتھیاروں کا استعمال کر ڈالا۔ وشیشٹھ نے ان سب کو نشٹ کر کے برہماستر چھوڑنے کے لئے دھُنش اُٹھایا تو سب دیو، کنر وغیرہ خوف زدہ ہو گئے لیکن وشیشٹھ تو اُس وقت بے حد غصہ ہو رہے تھے۔ اُنہوں نے برہم استر چھوڑ ہی دیا۔ اسکی خوف ناک جیوتی اور گگن بھیدی ناد سے سارا سنسار پیڑا سے تڑپنے لگا۔ ریشی مُنی ان سے اِستدعا کرنے لگے آپ نے وِشوامتر کو شکست دے دی ہے۔ اب آپ برہم استر سے پیدا ہوئی تپش کو ختم کریں۔ اِس استدعا سے مُتاثر ہوکر اُنہوں نے برہم استر کو واپس بُلایا۔ اور منتروں سے اسے شانت کر دیا۔

ہار کھا کر مُنی وِشوامتر مُن کے بغیر سانپ کی طرح زمین پر بیٹھ گئے اور سوچنے لگے۔ بلا شک چھتری کی طاقت سے برہم کی طاقت ہی زوردار ہے۔ اب میں بھی تپسیا کر کے براہمن کی پدوی اور اُسکا نور حاصل کروں گا۔ یہ سوچتے سوچتے وہ وہاں سے چل دیئے۔ اور تپسیا کرنے کے لئے اپنی پتنی سمیت جنوبی دِشا کی طرف چل پڑے۔ اُنہوں نے تپسیا کرتے ہوئے کچھ خوراک کھانا چھوڑ کر صِرف پھل کھا کر زندگی گزارنی شروع کی۔

اُنکی تپسیا سے خوش ہوکر برہما نے اُنہیں راج ریشی کا خطاب عطا کیا۔ اِسمیں اُنہیں بڑا دُکھ ہوا وہ سوچنے لگے میں نے اتنی عِبادت کی اور برہما نے مُجھے صرف راج ریشی کا خطاب دیا۔ اِس کا مطلب یہ ہے کہ میری ریاضت اب بھی نامکمل ہے۔ مُجھے ایک بار پھر گھور تپسیا کرنی چاہئے۔ ☆☆☆

# ترِشنکوُ کی سورگ یاترا

شتانند نے اپنی دِلیل جاری رکھتے ہوئے کہا ''اسکے بیچ ''ایکھشواکو'' خاندان میں ''ترشنکو'' نام کے ایک راجا ہوئے جو یگ کر کے اِسی انسانی سرُوپ سے سورگ کو جانا چاہتے تھے۔ اِس خیال کو عملی جامہ پہنانے کے لئے اِس مقصد کے لئے اُنہوں نے وِیشیشٹھ جی سے استدعا کی۔ اُنہوں نے جواب دیا کہ مُجھ میں اتنی اِستقاعت نہیں ہے۔ کہ میں کِسی شخص کو اسی بدن سے سورگ بھیج سکوں۔ اِس سے نا اُمید ہو کر ترشنکو ویشیشٹھ جی کے لڑکوں کے پاس گئے۔ جو کہ جنوبی صوبہ میں گھُور عبادت کر رہے تھے۔ اِن سے بھی انہوں نے یہی استدعا کی۔ اِس پر غُصہ ہو کر اُنہوں نے کہا'' نالائق'' جِس کام کو ہمارے ستیہ وادی والِد محترم نے کرنا منظور نہیں کیا۔ اُسے تُم ہم سے کرانا چاہتا ہے؟ اِس ناممکن کام کو ہم کیسے کر سکتے ہیں؟ تُم ہمارے پاس ہمارے والد صاحب کی بے عزتی کرنے آئے ہو۔ یہ سُن کر ترشنکو نے کچھ نا مُناسب الفاظ کا استعمال کیا۔ جِس سے ناراض ہو کر انہوں نے اُسے بدُعا دے دی کہ تو چنڈال ہو جاؤ۔

دوُسرے دِن صبح سویرے اُٹھکر ترشنکو نے دیکھا کہ ان کا خوبصورت بدن سارا کالا پڑ گیا ہے۔ سر کے بال چنڈال جیسے چھوٹے ہو گئے ہیں۔ گلے میں ہڈیوں کی مالا ہے۔ ہاتھ پیروں میں لوہے کے کڑے ہیں۔ ترشنکو کا ایسا بھیانک روپ دیکھ کر اُنکے منتری اور درباری اُنکا ساتھ چھوڑ کر چلے گئے۔ پھر بھی اُنہوں نے اِنسانی شکل سے سورگ جانے کی خواہش ترک نہ کی۔ وہ وِشوامتر کے پاس گئے اور بولے ریشی راج! آپ بہت بڑے تپسوی ہیں۔ میری اِس خواہش کو پورا کر کے مجھے احسان مند کیجئے۔ ترشنکو کی پوُری کہانی سُن کر وِشوامتر نے اُن پر مہربانی دِکھاتے ہوئے کہا۔ راجن! تم میری پناہ میں آئے ہو۔ میں تُمہاری تمنا ضرُور پوری کروں گا۔ اِتنا کہہ کر وشوامتر نے اپنے اُن چاروں بیٹوں کو بُلایا جو جنوبی دِشا میں اپنی بیوی کے ساتھ تپسیا کرتے ہوئے انہیں حاصل ہوئے تھے۔ اور اُن سے ہوّن کی سامگری اِکٹھا کرنے کے لئے کہا۔ پھر اُنہوں نے اپنے چیلوں کو بُلا کر ہدایت دے دی کہ جنگل میں رہنے والے سب رشی منیوں اور ویشیشٹھ کے بیٹوں کو بھی یگ

میں شمولیت کرنے کے لئے دعوت دے آؤ۔

حکم پا کر وہ دعوت دینے چلے گئے۔ اُنہوں نے لوٹ کر بتایا کہ سب رِشی مُنیوں نے دعوت قبول کر لی ہے۔ لیکن وِیشیشٹھ کے بیٹوں نے یہ کہہ کر دعوت قبول کرنے سے اِنکار کیا ہے۔ کہ جس یگ میں یجمان چنڈال ہو اور پروہت چھتریہ ہو اس چنڈال کے ہون کا بھاگ براہمن کیسے قبول کر سکتا ہے؟

یہ سُن کر وِشوامتر نے غُصہ ہو کر کہا۔ اُنہوں نے بلا کِسی وجہ کے مُجھے بے عزت کیا ہے۔ اِس لئے میں بددُعا دیتا ہوں کہ ان سب کا ناش ہو اور آج ہی وہ سب موت کی پھانسی میں بندھ کر یم لوک کو جاویں۔ اور سات سو سال تک چنڈال ہو کر رہیں۔ اِنہیں کھانے کے لئے صِرف کُتوں کا مانس مِلے اور ہمیشہ بدشکل بنے رہیں''۔ اِس طرح بددُعا دیکر وہ ہوّن کی تیاری میں لگ گئے کہانی جاری رکھتے ہوئے شتانند نے کہا'' ہے راگھو! جب ہوّن میں شامل ہونے کے لئے سب رِیشی مُنی وہاں پر پہنچ گئے تو وِشوامتر جی کو یہ جاننے کی خواہش ہوئی۔ کہ وِیشیشٹھ کے بیٹوں پر میرے شاپ کا کیا اثر پڑا ہے۔ اُنہوں نے رُوحانی نظر سے دیکھا وہ سب نابود ہو کر یم پوری پہنچ گئے ہیں۔ یہ دیکھ کر اُنہیں بڑی خوشی ہوئی۔ پھر اُنہوں نے سب مُنیوں سے باحوصلہ ہوّن کرانے کے لئے کہا۔ وہ سب وِیشیشٹھ کے بیٹوں کی بُری حالت دیکھ چُکے تھے۔ اِس لئے اُنہوں نے خوف زدہ ہو کر ہوّن کرانا منظور کیا۔ ہوّن کے انجام پر وشوامتر جی سب دیوتاؤں کو نام لے لے کر اپنے یگ بھاگ حاصل کرنے کے لئے آواہن کیا۔ لیکن کوئی بھی دیوتا اپنا حِصہ لینے کے لئے نہیں آیا۔ اِس سے غُصہ ہو کر وِشوامتر نے چڑھا وا ہاتھ میں لے کر کہا'' ہے ترشنکو! میں تُجھے اپنی تپسیا کے طاقت سے سوُرگ کو بھیجتا ہوں۔ اِتنا کہہ کر وِشوامتر جی نے منتر پڑھتے ہوئے آکاش میں پانی چھِڑکا اور اُسی وقت راجا ترشنکو اِنسانی شکل میں آکاش میں چڑھتے سورگ جا پہنچے۔ ترشنکو کو سورگ میں آیا دیکھ کر اِندر نے غصے سے کہا'' اے موُرکھ! تیرے گوُرو نے تُجھے شاپ دیا ہے۔ اِس لئے تو سورگ میں رہنے کے قابل نہیں ہے۔ اِس لئے تو سر کے بل واپس پرتھوی پر جا''۔ اِندر کے ایسا کہتے ہی ترشنکو سر کے بل پرتھوی پر گرنے لگے۔ اور چلائے وشوامتر! رکھشا کرو! رکھشا کرو! اِن کی آہ وزاری سُن کر وِشوامتر جی نے ترشنکو کو وہیں ٹھہرنے کا

حُکم دیا۔ نتیجہ یہ نِکلا کہ وہ اُدھر ہی سر کے بل لٹک گئے۔ ترشنکو کی تکلیف کے بارے میں سوچ کر وِشوامِتر نے اِسی جگہ اپنی تپسیا کے بل سے سورگ کی تخلیق کی۔ اور نئے تارے اور دکھشن میں سپت رِشی منڈل بنا دیا۔ اُسکے بعد اُنہوں نے نئے اِندر کی تخلیق کرنے کا خیال کیا۔ اِس سے خوف زدہ ہو کر اندر سب دیوتاؤں کے ساتھ وِشوامتر جی کے پاس پہنچ کر اُن سے آہ وزاری کرنے لگے۔ وہ بولے کہ ہم نے ترشنکو کو محض اسلئے لوٹا دیا تھا۔ کہ وہ گُورو کے شاپ کی وجہ سے سورگ میں نہیں رہ سکتے تھے۔ اِندر کی بات سُن کر وِشوامتر بولے۔ میں نے اُسے سورگ میں بھیجنے کا وعدہ کیا ہے۔ اِس لئے میرے ذریعے بنایا ہوا یہ سورگ منڈل ہمیشہ رہے گا۔ اور ترشنکو ہمیشہ اس نکھشتر منڈل میں اَمر ہو کر راج کرے گا۔ اِس سے مطمئین ہو کر سب دیوتا اپنے اپنے استھانوں کو چلے گئے۔ ☆☆☆

# وِشوامتر جی کو "براہمن تو" کی حصولیابی

شتانند جی کہنے لگے "ہے رام چندر! دیوتاؤں کے چلے جانے کے بعد وِشوامتر جی بھی براہمن منصب حاصل کرنے کے لئے مشرق کی طرف جا کر گھور تپسیا کرنے لگے۔ بنا کُچھ کھائے پیئے سال ہا سال تک عِبادت کرتے کرتے اُنکا بدن سوکھ کر کانٹا رہ گیا۔ اِس تپسیا کو بھنگ کرنے کے لئے طرح طرح کے مُشکلات کھڑے ہوئے۔ لیکن اُنہوں نے بغیر غُصہ کئے اُن کا مقابلہ کیا۔ تپسیا کی معیاد ختم ہونے پر جب وہ کھانا کھانے کے لئے بیٹھ گئے۔ تبھی براہمن بھکاری کے بھیس میں اِندر نے بھوجن مانگا۔ وِشوامتر جی نے سارا بھوجن اس مانگنے والے کو دے دیا۔ اور خود بھوکے رہ گئے۔ اِندر کو کھانا دینے کے بعد وِشوامتر جی کے دِل میں خیال آیا۔ کہ ممکن ہے کہ ابھی میرے کھانا کھانے کا وقت نہیں آیا ہے۔ اسلئے بھکھاری کے بھیس میں یہ براہمن سامنے کھڑا ہو گیا۔ اِسلئے مُجھے ابھی اور تپسیا کرنی چاہیئے۔ وہ خاموش ہو کر پھر لمبی مدّت کی تپسیا میں لین ہو گئے۔ اِس بار اُنہوں نے پرانایام سے سانس روک کر مہادارُون تپ کیا۔ اِس تپ سے مُتاثر ہو کر دیوتاؤں نے برہما سے فریاد کی "بھگوان! وِشوامتر جی کی تپسیا اب عروج پر پہنچ گئی ہے۔ اب وہ کرودھ اور موہ (لالچ) کی حدوُد کو پار کر گئے ہیں۔ اب اُنکے جلال سے سارا سنسار روشن ہو گیا ہے۔ سوُرج اور چاند کا پرکاش بھی پھیکا پڑ گیا۔ اِس لئے آپ خوش ہو کر ان کی خواہش پوُری کر دیجیئے۔ دیوتاؤں کی عرضداشت سُن کو برہما جی اِن سے دیوتاؤں کو ساتھ لیکر وِشوامتر جی کے پاس پہنچے اور بولے "ہے وِشوامتر! تُمہاری تپسیا بِلا شک وشبہ قابل تعریف ہے۔ ہم تُم سے بہت زیادہ خوش ہیں اور تُمہیں اعلیٰ ترین براہمن کا منصب عطا کرتے ہیں۔ تُم دُنیا میں بہت بڑی شہرت کے حقدار ہونگے۔ برہما جی سے یہ وَردان پا کر وِشوامتر بولے "ہے بھگوان! جب آپ نے مجھے یہ وَدران دیا ہے۔ تو مجھے اونکار۔ شٹ کار اور چاروں وید بھی پردان کیجیئے۔ پربھو! اپنی تپسیا کو میں تبھی کامیاب سمجھوں گا جب وشیشٹھ مجھے براہمن اور برہم ریشی مان لیں گے۔

وِشوامتر کی بات سُن کر سب دیوتاؤں نے وشیشٹھ جی کے پاس جا کر انہیں سارا ماجرا سُنایا۔ اُن کی تپسیا کی کہانی سُن کر وشیشٹھ جی وِشوامتر کے پاس پہنچے۔ اور اُنہیں اپنی چھاتی سے لگا کر بولے "وِشوامتر جی! آپ حقیقت میں برہم ریشی ہیں۔ میں آج سے آپکو براہمن تسلیم کرتا ہوں"۔ "ہے رگھوُنندن! اِتنی سنگین عِبادت اور بھاری جد جہد کے بعد وِشوامتر

نے یہ بہت بڑا منصب پایا ہے۔ یہ بڑے عالم، دھرماتما، تجیسوی اور تپسوی ہیں''۔

اُس وقت راجہ جنک بھی شتانند جی کے دُہرائی ہوئی وِشوامتر کی کہانی سُن رہے تھے۔ وہ بولے'' ہے کوشک! میں آپکو اور ان راجکماروں کو مِتھلا میں پاکر احسان مند ہوگیا ہوں۔ اب بہت دیر ہو چکی ہے۔ سورج بھگوان مغرب کی طرف جا رہے ہیں شام کی پوجا کا وقت ہوگیا ہے۔ اِسلئے مُجھے اِجازت دیجئے۔ صُبح سویرے پھر آپ سے مُلاقات کروں گا۔

اِتنا کہہ کر مُنی سے اِجازت لیکر راجہ جنک معہ اپنے وزیروں کے رُخصت ہوئے۔ وِشوامتر جی بھی دونوں راجکماروں کے ساتھ اپنی مُقررہ نِشت کے لئے چل پڑے۔☆☆☆

# ''پِناک'' نام کے دھُنش کی کہانی

دوُسرے دِن صُبح سویرے جب راجہ جنک مہرشی وِشوامتر کے پاس پہنچے۔ تو اُنہوں نے کہا'' ہے راجن! دِشرتھ کے اِن دونوں کُماروں کی خواہش پِناک نام کے دھُنش اور یہاں منائے جانے والے ہوّن کو دیکھنے کی ہے۔ اِس لئے انہیں اِن کو دِکھانے کا انتظام کر دیجئے''۔ جنک کے جواب دینے سے پہلے رام چندر نے پوچھا'' ہے نرسریشتھ! سب سے پہلے آپ ہمیں پِناک کی کہانی سُنائیے۔ ہم نے سُنا ہے کہ پِناک شنکر جی کا پیارا دھُنش ہے۔ اُن کے پاس سے یہ آپ کے پاس کیسے آیا؟ رام چندر جی کا سوال سنکر مِتھلا پتی جنک بولے'' ہے رام! بہت دن پہلے کی بات ہے۔ جب ''نمی'' نام کا راجہ راج کرتا تھا اُسکا بڑا بھائی دیورات تھا۔ پرجاپتی ''دکھش'' نے ایک بہت بڑا ہوّن کیا۔ دکھش مہاراج شیوہ جی کے سُسر تھے۔ وہ اپنے داماد سے ناراض تھے۔ اِس لئے اُنہوں نے اس ہوّن میں نہ تو شیو جی کو مدعو کیا اور نہ ہی اپنی بیٹی ''ستی'' کو بُلایا۔ شوہر کے سمجھانے بُجھانے کی پرواہ نہ کر کے بھی ستی اپنے باپ کے گھر ہوّن میں پہنچ گئی۔ وہاں ستی کو بہت بے عزتی ہوئی۔ دیگر دیوتاؤں کے لئے جو بھاگ نِکالا گیا تھا۔ اُس میں مہادیو جی کے نام کا بھاگ نہیں تھا۔ اِس سے غُصہ ہو کر ستی جی نے ہوّن کُنڈ میں کوُد کر اپنی جان دے دی۔ شیو جی کے گنوّں نے جو ''ستی'' کے ساتھ راجہ دکھش کے یہاں آئے تھے لوٹ کر شیو جی کو سارا قِصہ سُنایا۔ اِس طرح سے ستی کی مرتیو کی خبر پا کر شنکر جی بہت غُصہ ہوئے۔ اُنہوں نے راجہ دکھش کی یگ بھومی میں پہنچ کر اس یگ (ہون) کو نیست نابود کر ڈالا۔ پھر وہ پِناک نام کا دھُنش چڑھا کر دیوتاؤں کو مارنے دوڑے۔ مہادیو کا یہ خطرناک روپ دیکھ کر سارے دیوتا بہت خوف زدہ ہوئے۔ اُنکی اُستتی کرنے لگے۔ جب اُنہوں نے بہت آہ وازاری کی۔ تو اُنکا غُصہ کُچھ ٹھنڈا ہوا۔ اور وہ اپنا پِناک دھُنش دیوتاؤں کو دیکر کیلاش پربت پر لوٹ گئے۔ دیوتاؤں نے وہ دھُنش لے جا کر دیوتاؤں کے راجا اِندر کے پاس رکھ دیا۔ اِندر نے وہ دھُنش ہمارے جد راجہ ''نمی'' کے بھائی ''دیورات'' کو دے دیا۔ تب سے یہ دھُنش ہمارے یہاں رکھا ہے۔ ہمارے اَجداد کی یاداشت (نشانی) ہونے کی وجہ سے ہم اِس دھُنش کی دیکھ بھال ہمیشہ احترام کے ساتھ کرتے آرہے ہیں۔ اِسی بیچ ہمارے راجیہ میں ایک بار بارش نہ ہونے کی وجہ سے سوُکھا پڑا۔ جِس سے رعایا کو خطرناک قحط سالی کا سامنا کرنا پڑا۔ اُس مصیبت سے رعایا کو چھٹکارا دِلانے کے لئے میں

نے ایک بہت بڑا ہوَن کیا۔ پروہتوں کے کہنے پر میں نے اپنے ہاتھوں سے کھیتوں میں ہل چلایا۔ ہل سے زمین کھودتے کھودتے بھگوان کی مرضی سے مُجھے ایک بہت خوبصورت لڑکی حاصل ہوئی۔ اِسے میں اپنے راج محل میں لے آیا۔ اور اپنی لڑکی جیسا اِسکا لالن پالن کرنے لگا۔ جب سیتا دوشیزہ عمر کی ہوگئی تو دُور دُور تک اِسکے حُسن اور گنوں کی شہرت پھیلنے لگی۔ مُختلِف مُلکوں کے راجکمار اُسکے ساتھ شادی کرنے کی تمنّا کرنے لگے۔ میں بہت زیادہ پراکرامی جوان کے ساتھ ہی سیتا کی شادی کرنا چاہتا تھا۔ اِس لئے میں نے ٹھان لیا ہے۔ کہ شیوجی کے پِناک دھُنش پر پرتنچا چڑھا دینے والا بہادُر راجکمار ہی سیتا کا پتی ہوگا۔

میرے اِرادہ کی خبر پا کر سینکڑوں راجکمار اور راجے مہاراجے وقت وقت پر اپنی طاقت کی آزمائش کرنے کے لئے یہاں آئے۔ اِس پر پرتنچا چڑھانا تو ایک طرف بہت سے تو اِسے تِل بھر بھی نہ کھسِکا سکے۔ جب وہ اپنے منصوبے پر اِس طرح سے نا اُمید ہو گئے۔ تو وہ سب مِلکر میرے راجیہ میں افراتفری مچانے لگے۔ میرے پردیش کو چاروں طرف سے گھیر لیا اور بے گناہ رعایا کو لوٹ کر آتنک پھیلانے لگے۔ میں اپنی فوج لیکر اُنکے ساتھ لگا تار لڑائی کرتا رہا۔ وہ بہت سے راجے تھے۔ اُنکے پاس فوج بھی بہت تھی۔ اِس سنگھرش میں میری بہت سی فوج کام آئی۔ جِسکا کوئی سہارا نہیں ہوتا اسکا سہارا بھگوان ہوتا ہے۔ یہ سوچ کر میں نے پُوری شردھا کے ساتھ بھگوان کی آرادھنا اور عِبادت کی۔ جِس سے خوش ہو کر بھگوان کی ہدایت پر دیوتاؤں نے مُجھے چترنگنی سینا عطا کی۔ اِس فوج نے مُفتِن راجاؤں کے ساتھ خطرناک جنگ لڑی۔ اور سب فِتنہ گر راجکماروں کو مار بھگایا۔ اُنکے بھاگ جانے کے بعد میں نے سوچا۔ کہ ایک بہت بڑے یگ (ہوَن) میں ایک بار سب راجاؤں کو مدعو کر کے اس موقعہ پر ہی اپنا ارادہ پُورا کروں اور سیتا کی شادی کر کے بےفکر ہو جاؤں۔ اِس لئے یہ بہت بڑا ہوَن رچا ہے۔

اب جو کوئی مہادیو کے اِس دھُنش کو پرتنچا چڑھا دے گا۔ اُسی بہادُر آدمی کے ساتھ میں اپنی بے مِثال گنوتی سیتا کی شادی کر کے بےفکر ہو جاؤں گا۔ ☆☆☆

# شری رام کا دھنش توڑنا

راجہ جنک کے وہاں سے رُخصت ہو جانے کے بعد مُنی وِشوامتر رامچندر جی اور لکشمن کو لیکر راجہ جنک کے بنوائے گئے یگ منڈپ میں پہنچے۔ منڈپ کی رونق قابل دید تھی۔ اور اِسے بے حد ہُنر مندی سے سجایا گیا تھا۔ ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ مانو وہ یگ منڈپ نہ ہو کر ساکھشات دیوراج اِندر کا راج دربار ہو۔ اُسی کے مُشابہ مختلف ممالک کے راجہ مہاراجوں اور راج کماروں کے بیٹھنے کا انتظام کیا گیا تھا۔ منڈپ کے اُوپر بہت قیمتی پُر کشش وستروں کا چتر شاہی وتان تنا ہوا تھا۔ بہت ہی قیمتی رتنوں کی رنگ برنگی جھالریں لٹک رہی تھیں۔ اِن پر جب سورج کی کرنیں پڑتی تھیں تو اسطرح چمک اُٹھتی تھیں جیسے بے شمار سُورج ایک ساتھ چمک رہے ہوں۔ چتر شاہی کے چاروں طرف بے شمار جھنڈے لہرا کر مانو مِتھلا کے راجہ کی شُہرت اور نیک نامی کے جھنڈے گاڑ رہے ہیں۔ بیچ بیچ میں کھڑے ہوئے منیوں اور رتنوں سے جڑے ہوئے کھمبوں کی رونق تو اور بھی نرالی تھی۔ اپنے پُر کشش زیورات وملبوسات کو پہنے ہوئے راجکمار اپنی نشتوں پر بیٹھ کر ایسا احساس دِلا رہے تھے مانو سینکڑوں اِندر اپنے ہُنر اور حُسن کا مظاہرہ کرنے کے لئے مہاراج جنک کی یگ بھومی میں جمع ہوئے ہوں۔ اِس حسن کا لُطف اٹھانیکے لئے جنک پوری کی حُسین اور لا مِثال خوبصورت عورتیں اور دوشیزائیں اپنے اپنے جھروکھوں سے جھانک رہی تھیں۔ بیچ بیچ میں سریلی آواز والی عورتیں اپنے میٹھے گیتوں سے یگ منڈپ میں کرن مدھر سُورلہری کا مُظاہرہ کر رہی تھیں۔ نوپُرون کی دُھن بھی بیچ بیچ میں تال دی جاتی تھی۔ ایک طرف وید پاٹھی براہمن اور تپسوی شانتی پاٹھ کر رہے تھے۔ اِس دِلرُبا ماحول میں گرجن ترجن کرتے ہوئے پناک دھنش کو یگ بھومی میں لایا گیا۔ سب کی ساہس نظریں اُس طرف گھوم گئی سینکڑوں لوگ اِس دھنش کو ایک بہت بڑی گاڑی میں آہستہ آہستہ کھینچ رہے تھے۔ اِس عالیشان بجر جیسے دُھنش کو دیکھ کر بڑے بڑے بہادُروں کی ہمت نے جواب دیا۔ اِسکو دیکھ کر ہی بہت سے راجکماروں کو پسینہ چھوٹنے لگا۔ جب دھنش ایک جگہ پر کھڑا ہو گیا تو مہاراجہ جنک کا پسرِ افضل سیتا اور اُن کی سہیلیوں کے ساتھ یگ ستھل میں آیا۔ اور دھنش

کے پاس کھڑے ہو کر اُونچی آواز میں بولا'' ہے تمام دُنیا کے راجاؤں اور راجکمارو! میں تُمہیں مہا راج جنک کے اِس اِرادے سے خبردار کرتا ہوں کہ جو کوئی شیو جی کے اس دھنش پناک کی پرتنچا چڑھائے گا اُسی کے ساتھ مِتھلا پتی مہاراج جنک اپنی راجکُماری سیتا کا وِواہ کریں گے۔

راجہ جنک کے عزم کو سُن کر راجہ اور راجکمار باری باری سے اُس دھنش پر پرتنچا چڑھانے آئے۔ بھرپور کوشش کر کے بھی اس پر پرتنچا چڑھانا تو ایک طرف وہ اِسے ہلا بھی نہ سکے۔ آخر میں شرمندہ ہو کر سر جھکا کر بے عزت ہو کر اِس طرح اپنی نشستوں کو طرف لوٹ گئے۔ جس طرح سانپ اپنی مُنی گنوا کر لوٹ جاتے ہیں۔ اِس طرح ایک ایک کر کے سب راجاؤں اور راجکماروں کو اپنے مقصد میں ناکام ہو کر لوٹتے دیکھ کر مہاراجہ جنک کو بہت دُکھ ہوا۔ اُنہوں نے بڑی نا اُمیدی کی مایوس آواز میں کہا'' تمام دُنیا کے نہایت طاقتور نوجوان یہاں براجمان ہیں۔ لیکن بڑے دُکھ کی بات ہے کہ۔ اِن میں سے کوئی بھی پناک پر پرتنچا نہیں چڑھا سکا۔ اُن کی اِس ناکامی کو دیکھ کر ایسا ظاہر ہوتا ہے۔ کہ دُنیا بہادر چھتریوں سے خالی ہو گئی ہے۔ اگر مُجھے یہ پہلے معلوم ہوتا کہ اب اِس دُنیا میں فی الحقیقت کوئی چھتریہ بہادر نوجوان نہیں رہا ہے۔ تو میں نہ تو دھنش یگ کا تصور کرتا اور نا ہی ایسی پرتیگیا (عزم) کرتا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ سیتا عُمر بھر کنواری رہے گی۔ پرماتما نے اِسکی قسمت میں شادی نہیں لِکھی ہے۔

مہاراج جنک کی یہ بات سنکر اُن سبھی راجاؤں اور راجکماروں پر گھڑوں پانی پڑ گیا جو اپنی ناکامی سے پہلے ہی شرمندہ ہو رہے تھے۔ وہ ٹکٹکی لگا کر زمین کو گھورنے لگے۔ راجہ جنک کی کی گئی اِس بے عزتی کا اُنکے پاس کوئی جواب نہ تھا۔ وہ جواب دے بھی کیا سکتے تھے؟ لیکن ایودھیا کے چھوٹے راجکمار لکشمن کو مِتھلا پتی کا تمام چھتریوں پر لگایا گیا اِلزام برداشت نہیں ہوا۔ اور وہ ناراض ہو کر سخت الفاظ میں بولے'' ہے مِتھلا کے سوامی راجہ جنک! آپکے یہ الفاظ مُکمل طور پر غیر واجب اور سوُریہ کُل اور رگھو ونش کی بے عزتی کرنے والے ہیں۔ حیرانی ہے کہ آپ نے ایسے بیہودہ بے عزتی کرنے والے الفاظ دُہرانے کی ہمت کیسے کی۔ جہاں پرتاپی سوُریہ کُل کا ایک سادھارن شخص تشریف فرما ہو، وہاں بھی کوئی اِس

طرح کے حتک آمیز الفاظ کہنے سے پہلے بہت بار سوچتا ہے۔ پھر یہاں تو سوُریہ کُل کے روشن اور منوہر مُنی شری رام چندر جی سانگو پانگ موجود ہیں۔

آپ شیوہ جی کے اِس پُرانے پناک کی اِتنی بڑھائی ثابت کرنا چاہتے ہیں۔ میں بغیر کسی غرُور کے کہہ سکتا ہوں کہ اس پُرانے دھُنش کی تو بات ہی کیا ہے۔ اگر میں چاہوں تو اپنے بازوں کے زور سے اِس دھُنش کے سوامی مہادیو کے ساتھ پورے سیمرو پروت کو ہلا کر رکھ دوں گا۔ اس وسیع پرتھوی کو ابھی اسی وقت پاتال میں پہنچادوں۔ ایسا کہتے کہتے لکشمن کی آنکھیں غُصے سے لال ہو گئیں۔ اُنکی بھجائیں پھڑکنے لگیں اور اُنکا سارا بدن غُصے کی جوالا کی وجہ سے تھرتھر کانپنے لگا۔

لکشمن کو اِس طرح بہت زیادہ غُصے اور جوش میں دیکھ کر رام چندر جی نے اِشارے سے اِنہیں اپنی جگہ پر بیٹھ جانے کے لئے کہا اور گوُرو وِشوامتر کی طرف دیکھنے لگے۔ مانو پوچھ رہے ہوں کہ موجودہ صورتِ حال میں مجھے کیا کرنا چاہئے۔ وِشوامتر جی نے اِنہیں سمجھا کر کہا ''برخودار! تم جا کر دھُنش پر پرتنچا چڑھا کر چھتری کُل کی مریادا ثابت کرو اور لکشمن جی نے سوریہ کُل کی جس مریادا اور فخر کی طرف اِشارہ کیا۔ اِسے ثابت کر کے دِکھاؤ'۔ اِس طرح سے گوُرو کا حکم اور ہدایت پا کر رام چندر جی دھیمی دھیمی رفتار اور فخر سے قدم بڑھاتے ہوئے شیو جی کے دھُنش کے پاس پہنچے۔ شری رام کو دھُنش کی طرف جاتے دیکھ کر سیتا اور اُنکی سکھیاں اور جنک پوُری کے سارے دیکھنے والے لوگ بہت ہی خوش ہوئے۔ تبھی اُنکی تعریف شک میں بدل گئی وہ سوچنے لگے جب اِتنے بڑے بڑے مشہورِ عالم بہادُر راجا اور راجکمار اس شیو دھُنش کو ہلا نہیں سکے۔ تو رام چندر جی جیسے نوخیز جوان پناک دھُنش کو پرتنچا چڑھانے میں کیسے کامیاب ہوسکیں گے؟

سیتا بھی من ہی من میں پرماتما سے پرارتھنا کرنے لگی '' ہے سروشکتی مان اِنہیں اس کارنامہ میں کامیابی عطا کیجئے میرے من کا بھی اِنکی طرف جھکاؤ ہو گیا ہے۔ اِسلئے اِسکی لاج بھی ہے پربھو! تُجھ ہی کو رکھنی ہے۔ اپنی بےمِثال شکتی سے اِس دھُنش کو اتنا ہلکا کر دیجئے کہ یہ آسانی سے ان کے ذریعے اٹھایا جا سکے۔

دھُنش کے پاس پہنچ کر شری رام نے دھُنش کو بیچ سے پکڑ کر آسانی سے اُٹھایا اور کرڑا کرتے ہوئے اِس پر پرتنچا

چڑھا دی۔ پرنتجا چڑھا کر جونہی اُنہوں نے دھُنش کی ڈور پکڑ کر کان تک کھینچی۔ تیوں ہی خوف ناک شور مچا تا ہوا دھُنش تڑ تڑ کر ٹوٹ گیا۔ جِتنے مندوبین تھے۔ اُن میں سے زیادہ تر بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ صِرف مُنی وِشوامتر۔ راجہ جنک۔ رام۔ لکشمن وغیرہ ایسے لوگ تھے۔ جِن پر اس خوفناک واقعہ کا کوئی اثر نہیں پڑا۔ تھوڑی دیر میں سب کی بے ہوشی دُور ہوئی تو وہ شری رام کی سراہنا کرنے لگے۔

راجہ جنک نے وِشوامتر جی سے دھُنش بھنگ ہونے کے بعد درخواست کی" مُنی ور! میرا عزم پورا ہوا۔ اِس لئے اب میں سیتا کی شادی شری رام چندر کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔ اگر آپکی اجازت ہے تو میں اپنے منتریوں اور راج پروہت کو وِواہ کا سندیش لیکر مہاراجہ دَشرتھ کے پاس ایودھیا بھیج دوں۔ وِشوامتر جی نے خوش ہو کر کہا" راجن تمہیں ایسا ہی کرنا چاہیئے۔ منتری کو یہ بھی ہدایت دے دیں کہ وہ راجہ دَشرتھ کو بتا دیں کہ دونوں راجکمار بخیریت یہاں پہنچ گئے ہیں۔ وِشوامتر جی کے جواب سے مطمئین ہو کر مِتھلا پتی جنک نے سیتا کو بلوایا۔

سیتا اپنی سکھیوں کے ساتھ ہاتھ میں ور مالا لئے گھبراہٹ سے شرماتے ہوئے وہاں آئی۔ جہاں دھُنش کو توڑنے کے بعد شری رام چندر جی کھڑے ہوئے تھے۔ سکھیوں نے منگل گان شروع گیا اور شرم حیا اور خوشی کے جذبات سے بھری سیتا نے دھیرے سے شری رام کے گلے میں ور مالا ڈالی۔ ☆☆☆

# ایودھیا میں تیاریاں

مہا راجہ جنک کے منتری متھلا پُوری سے ایودھیا تک کا راستہ تین دِن میں طے کر کے راجہ دَشرتھ کے دربار میں پہنچے۔ اُنہوں نے دیکھا اندر کے برابر نوُرانی مہاراجہ دَشرتھ اپنے رتن جڑت تخت پر تشریف فرما تھے۔ اِن کو با عزت پرنام کرنے کے بعد متھلا کے منتری نے کہا۔ ہے راجن! متھلا نریش نے آپکی خیر خیرت پوچھی ہے اور مہرشی وِشوا مِتر کی اِجازت سے اُنہوں نے آپکے پاس یہ خبر بھیجی ہے۔ کہ اس بات کو ساری دُنیا جانتی ہے کہ میری بیٹی نہایت خوبصُورت حُسین و جمیل اور تمام اوصاف سے بھری ہے۔ راجہ جنک نے اپنے یہاں ایک یگ (ہوّن) کیا تھا۔ اُس میں انہوں نے یہ ارادہ کیا تھا۔ کہ جو بھگوان شنکر کے نامی گرامی دھنش پناک پر پرتنجا چڑھاوے گا۔ اُسکے ساتھ وہ راجکماری سیتا کی شادی کر دینگے۔ اِسی ہوّن میں مہا مُنی وِشوا متر دونوں راجکماروں رام اور لکشمن کے ساتھ جنک پُوری تشریف لائے۔ رام نے نہ صِرف اس دھنش پر پرتنجا چڑھادی بلکہ اُس دھنش کے بھی دو ٹکڑے کر دئے۔ اِس طرح سے اُنہوں نے اپنی مِثالی قوت سے سیتا کو حاصل کیا ہے۔ اِس لئے راجہ جنک نے آپ سے پُر خلوص اِستدعا کرتے ہوئے یہ خبر بھیجی ہے کہ آپ اپنے تمام رشتہ داروں، بندھو، باندھوؤں، وزیروں اور پروہتوں اور گُرو وشیشٹھ کے ساتھ جلد ہی برات لیکر متھلا پوری تشریف لائیں جِس سے راجکمار رام چندر جی کے ساتھ نیک نجت سیتا کی شادی ویدک رسُومات کے مُطابق ہو سکے۔ اور میں بیٹی کے رِن سے اُرِن ہو سکوں‘‘۔

متھلا کے دانا منتری سے یہ خوشخبری سُنکر اَیودھیا کے راجہ بہت ہی خوش ہوئے۔ اور رام اور لکشمن کی خریت اور بہت بڑی بہادری کی خبر سُن کر اُنکا دِل خوشی سے باغ باغ ہوا۔ پھر وہ اپنے منتریوں سے بولے۔ منتری ور! ہمارا دِل رام لکشمن سے مِلنے کے لئے بہت بے چین ہو رہا ہے۔ اِس لئے آپ جلد ہی رشتہ داروں، واقف کاروں اور درباریوں کے ساتھ جنک پوری چلنے کا اِنتظام کرو۔ تمام بندھو باندھوں راجیہ کے ساتھ جڑے سیٹھ ساہوکاروں۔ عالِموں وغیرہ کو برات میں چلنے کے لئے دعوت نامے بھجوا دو۔ سینا پتی جی سے کہو کہ وہ جلدی چترنگنی سینا کو تیار ہونے کا حکم دیں۔ اگر ممکن ہو سکے تو ہم سب لوگ کل ہی روانہ جائیں۔ کیونکہ ہمارے سمدھی متھلا نریش نے ہم سے بہت جلد متھلا پُوری پہنچنے کی خواہش ظاہر کی

ہے ساتھ ہی پرم پوجیہ راج گُورو وِیشیشٹھ، وام دیو، جوال، کیشپ، مارکنڈے، مہارشی کاتیاین وغیرہ ریشی مُنیوں سے بھی یہ اِستدعا کریں۔ کہ وہ کل صُبح سویرے ہی ہم لوگوں کے چلنے سے پہلے ہی جنک پُوری کے لئے روانہ ہو جائیں۔ اِس بیچ میں ہم تینوں مہارانیوں کو یہ خوشخبری دینے کے لئے جاتے ہیں۔ اِتنا کہہ کر راجہ دَشرتھ نے منتریوں کو حکم دیا کہ وہ مِتھلا سے آنے والے مہمانوں کی مُناسِب مہمان نوازی کریں۔ اور اُنکے کھانے پینے ٹھہرنے وغیرہ کا مُناسب انتظام کریں۔ اِسکے بعد وہ خود راج پراساد کے انت پور میں پہنچے اور تینوں رانیوں کو بُلا کر انہیں یہ خوشخبری سنائی۔ جلد ہی خوشخبری تمام راج محل میں ہی نہیں بلکہ تمام شہر میں پھیل گئی۔ گھر گھر میں منگل گان ہونے لگے اور ناچنے کے انتظامات بھی ہو گئے۔

ایودھیا نریش کی اِجازت حاصل ہونے پر منتری اور باقی متعلقہ لوگ شادی کی تیاریوں میں جُٹ گئے۔ ہر شخص کے دِل میں بہت ہمت تھی۔ ایسا دِکھائی دیتا تھا۔ کہ ہر ایک شخص کے پَر لگ گئے ہیں۔ اُس میں کپکپاہٹ پھیل گئی جوانوں کی تیز رفتاری سے تمام کاموں کی تکمیل ہوئی۔ نتیجہ کے طور پر رات ہوتے ہوتے چلنے کی ساری تیاریاں پوری ہو گئیں۔ اور دُوسرے دن سورج چڑھنے سے پہلے ہی راجہ دشرتھ اپنے نوکر چاکر اور فوج کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ چار دِن تک لگا تار چلنے کے بعد یہ کارواں متھلا پوری پہنچ گیا۔ جونہی راجہ جنک کو معلوم ہوا۔ کہ ایودھیا کے راجہ رشی منیوں منتریوں اہل عیال اور اپنی تمام منڈلی کے ساتھ شہر کے نزدیک آ پہنچے ہیں تو وہ اپنے منتریوں، پروہت، مُنیوں، عالموں وغیرہ کو ساتھ لیکر اُنکی سربراہی میں آگے آ گئے۔ اور راجہ دَشرتھ کو درخواست کرتے ہوئے کہا۔ ہے نرپ شریشٹھ! آپکے درشن کر کے میں شادمان ہوا۔ آپکی آمد سے جنک پوری کی زمین بھی شکر گزار ہو گئی۔ آپ نے سیتا کو اپنی کُل بہو کے طور منظور کر کے میرے خاندان کی عزت افزائی کی ہے۔ یہ میری خوش قسمتی ہے۔ کہ آج مِتھلا پُوری میں مہرشی وِیشیشٹھ، وام دیو، مارکنڈے، اور کاتیاین جیسے عظیم تپسوی عالموں کے چرن سپرش سے مالا مال ہوئی۔ میں نہیں سمجھ پا رہا ہوں۔ کہ اِس غیر معمُولی عِزت افزائی کو پا کر کِس طرح اپنے قسمت کی سراہنا کروں۔

اِس طرح تمام بڑے لوگوں کا خوش آمدید کر کے مہاراج دَشرتھ کو اُنکے تمام ساتھیوں، ریشیوں، مُنیوں، بندھو باندھوں، منتریوں، اور فوج کے ساتھ سبھی لوگوں کو مہمان خانوں میں ٹھہرنے کا مُناسب انتظام کیا۔ مہمان خانے میں ٹھہرے ہوئے لوگوں میں راجہ دشرتھ بہت دیر تک مُنی وِشوامتر اور اپنے دونوں بیٹوں کے ساتھ بیٹھے ہوئے اُنکے کارناموں کی

کہانیاں سُنتے رہے۔ اِن کہانیوں کو سنکر کبھی وہ مسرّت سے رومانچت ہوتے اور کبھی زیادہ ہی خوش اور حیران ہو کر انگشت بدندان ہو جاتے اور کبھی تعریفوں سے اپنے راجکماروں کی پیٹھ تھپتھپانے لگتے اِس طرح سے بات چیت کرنے کے بعد کھانے پینے سے فارغ ہو کر وہ آرام کرنے چلے گئے۔

سیتا کی شادی کی خبر پاکر مہاراج جنک کے چھوٹے بھائی کُش دھوج بھی ''ستا نکا شیہ پوری'' سے آگئے۔ اپنے بڑے بھائی مہاراج جنک کو پرنام کرکے اور خبر و خیریت کا تبادلہ کرنے کے بعد وہ کُل گُورو شتانند کے پاس پہنچے۔ اُنکی خبر خیریت پوچھ کر دھنش یگ کے تمام حالات کی جانکاری اُنکو دینے کے بعد وہ پھر شتانند جی کے ساتھ متھلیش کے پاس آئے اور بولے ''بھائی صاحب! کل ایودھیا پتی تشریف آور ہوئے ہیں اِسلئے شادی سے متعلق کاموں کی شروعات اب کرنی چاہئے۔ کُش دھوج کی تجویز سُن کر جنک بہت خوش ہوئے اور شتانند سے بولے'' ہے گُورو! بھائی کُش دھوج کے کہنے کے مُطابق ہمیں شُبھ رسُومات اور وِدھی وِدھانوں کے مُطابق کام شروع کرنا چاہئے۔ اس لئے آپ جلد جاکر ایودھیا پتی مہاراج دشرتھ کو معہ راجکماروں کے با عزت طور یہاں ساتھ لائیے۔ راجہ جنک کا حکم پاکر وہ مہمان خانے میں راجا دشرتھ کے پاس پہنچے اور اُن سے مودبانہ انداز میں بولے۔ مہاراجہ دھیراج! متھلا نریش مہاراج جنک اپنے چھوٹے بھائی کُش دھوج اہل عیال اور تمام منتریوں کے ساتھ آپ کے درشنوں کے لئے بے تاب ہیں۔ اور اپنے دربار میں آپکا انتظار کر رہے ہیں۔ اِسلئے اپنے منتریوں کے ہمراہ تشریف لاکر اُنکو ممنون کیجئے۔

راجہ جنک کا سندیش پاکر راجہ دشرتھ گُورو وشیشٹھ، منتریوں اور راجکماروں کے ساتھ وہاں پہنچے جہاں راجہ جنک انکا انتظار کر رہے تھے۔ متھلا پتی نے کھڑے ہو کر اُن سب کا خوش آمدید کیا۔ اور انہیں بیٹھنے کے لئے مُناسب نشستیں پیش خدمت رکھیں۔ جب سب اپنی اپنی جگہوں پر تشریف فرما ہوئے تو اکھشواکو ونش کے گُورو وشیشٹھ جی نے راجکماروں کا گوتر پڑھنا شروع کیا جو اس طرح تھا'' پرم پتا پرماتما کے آدمی روپ برہما جی سے ماریچ کا جنم ہوا۔ ماریچ کے بیٹے کیشپ ہوئے۔ کیشپ کے ''ویوسوان'' اور ویوسوان کے ''ویوسوت منو'' ہوئے۔ منو سے '' ایکشواکو'' کا جنم ہوا۔ ایکشواکو نے ایودھیا کو اپنی راجدھانی بنایا اور اس طرح سے ایکشواکو کُل کی بنیاد پڑی۔ ایکشواکو کے ''کوکھشی'' نام کا بیٹا ہوا۔ کوکھشی کے بیٹے کا نام ''وِکوکھش'' تھا۔ وکوکھش کے ''بان'' اور بان کے پُتر ''انرنیہ'' ہوئے۔ انرینیہ سے ''پرتھو'' اور پرتھو سے ''ترشنکو'' کا جنم ہوا۔

ترشنکو کے بیٹے ''دھندومار'' تھے۔ اُنکے بیٹے کا نام ''یوناشو'' تھا۔ یوناشو کے یہاں ''ماندھاتا'' کا جنم ہوا۔ ''ماندھاتا'' کے ''سُسن ندھ'' ہوئے۔ سُسن ندھ کے دو بیٹے ہوئے۔ ''دھروسندھ'' اور ''پرسین جت'' دھروسندھ کے بیٹے کا نام ''بھرت'' تھا۔ بھرت سے ''اِست'' پیدا ہوا۔ است کے مرنو پرانت ''سگر'' کا جنم ہوا۔ سگر کے بیٹے ''اسجع'' اور اسجع کے ''انشومان'' اور انشومان کے بیٹے ''دلیپ'' اور دلیپ کے بیٹے ''بھگیرتھ'' ہوئے یہ وُہی بھگیرتھ تھے۔ جو زمین پر اپنی تپسیا کے زور سے گنگا لائے تھے۔ بھگیرتھ کے ''ککتستھ'' اور ککتستھ کے ''رگھو'' ہوئے رگھو بہت زیادہ رُعب والے اور دم خم والے تھے۔ اِس لئے اُن کے بعد اُن کا کُل رگھو کُل کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ رگھو کے بیٹے ''پرودھ'' ہوئے۔ جو ایک بددُعا کی وجہ سے راکھشس ہو گئے تھے۔ انہیں ''کلماسپاذ'' کے نام سے بھی جانا جاتا ہے۔ اُنکا بیٹا ''شکھرن'' تھا۔ شکھرن کے ''سُدرشن'' اور سُدرشن کے ''اگن ورن'' ہوئے۔ اگن ورن کے بیٹے ''شیگھرگ'' اور شیگھرگ کے بیٹے ''مرُو'' ہوئے۔ مرو کے بیٹے کا نام ''پرشُوشرک'' تھا۔ پرشُوشرک کے ''امریش'' ہوئے۔ اور انکے بیٹے کا نام ''نہش'' تھا اور نہش کے بیٹے کا نام ''بیاتی'' تھا۔ بیاتی کے ''نابھاگ'' اور نابھاگ کے ''اج'' ہوئے۔ یہ سبھی راجا بڑے بہادر دم خم والے اور رعایا پرور تھے۔ انہی ''اج'' کے بیٹے ''مہاراجہ دشرتھ'' ہیں جنکے ''شری رام چندر''، ''بھرت''، ''لکشمن'' اور ''شتروگن'' چار بیٹے ہیں یہ خاندان اِبتدا سے شُدھ اور دھرماتما لوگوں کا رہا ہے اِسی کُل (خاندان) میں پیدا ہوئے شری رام چندر جی کے لئے میں آپکی بیٹی سیتا کا ورن کرتا ہوں لہذا آپ اپنے کُل کی ریتی اور پرم پرا کے مُطابق اپنی کنیا کا دان کریں۔

اِسطرح سے ''اکھشوکو'' کُل کی تفصیل دینے کے بعد وشِشٹھ جی نے کہا ''ہے راجن: اب آپ بھی اپنی ونش پرم پرا سے مُتعارف کرا دیجئے۔ کیونکہ شادی جیسے مُبارک موقعوں پر دونُوں ہی کُل اپنے اپنے خاندان کا تعارف دیتے ہیں۔ مہرشی وشِشٹھ کی بات سُن کر مہاراج جنک بولے۔ ''مہرشی جی آپ نے بہت اچھی بات کہی ہے۔ اِس لئے میں بھی اب اپنے کُل کا تعارف دیتا ہوں۔ سُنئے! پُرانے زمانے میں ''نمی'' نام کے ایک دھرماتما راجا تھے۔ اُنکا ''متھی'' نام کا بیٹا ہوا۔ اُنہوں نے ہی متھلا پُوری بسائی تھی۔ متھی کے بیٹے کا نام ''جنک'' تھا انہیں کے نام پر متھلہ کے راجہ لوگ جنک کہلاتے ہیں۔ جنک کے ''اُداوسُو'' اور اُداوسو کے ''نندیوردھن'' ہوئے۔ نندیوردھن کے بیٹے کا نام ''شورویر'' تھا۔ شورویر کے ''سکیتو'' اور سکیتو کے ''دیورات'' ہوئے۔ دیورات کے بیٹے کا نام ''برہ ورت'' تھا۔ برہ ورت کے ''مہاویر'' اور مہاویر کے ''سدھوتی'' ہوئے۔

سدھوتی کے بیٹے کا نام ''دھرشت کیتو'' تھا ''دھرشت کیتو'' کے ''ہرشیوا'' اور ''ہرشیوا'' کے ''مرو'' ہوئے۔ مرو کے بیٹے ''پرتین دھک'' اور پرتین دھک کے ''کیرتیرتھ'' اور کیرتیرتھ کے ''دیو مڑھ'' ہوئے۔ دیومڑھ کے بیٹے کا نام ''وبدھ'' تھا۔ وبدھ کے ''نہی دھرک'' اور نہی دھرک کے پُتر ''کرتی رات'' ہوئے۔ کیرتی رات کے بیٹے کا نام ''مہاروما'' تھا۔ مہا روما کے ''سورن روما'' اور سورن روما کے ''ہرسوروما'' ہوئے۔ مہاراج ہرسوروما کے دو بیٹے ہوئے۔ اِن میں سے بڑا میں ہوں۔ اور مُجھ سے چھوٹا کُش دھوج ہے۔ ہم دونوں بھائی اِسی پردیش میں رہ کر راج کاج سمبھالتے ہیں۔ کُچھ وقت پہلے سانکاشیہ کے بہادر راجہ سدھنوا نے متھلہ پر حملہ کر دیا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ میں سیتا کی شادی اسکے ساتھ کر دوں۔ میں نے اُسکی مانگ پوری نہیں کی۔ اِسلیئے اِسکے ساتھ میری جنگ ہوئی۔ جس میں سدھنوا میرے ہاتھوں مارا گیا۔ تب سے میرا بھائی کُش دھوج سانکاشیہ پر حکومت کرتا ہے اور میں متھلا پر۔ میں اپنی بڑی بیٹی سیتا کی شادی راجکمار رام چندر جی کے ساتھ اور چھوٹی بیٹی اُرملا کی شادی اُنکے چھوٹے بھائی لکشمن کے ساتھ کرنا چاہتا ہوں۔ میں تین بار اس بات کو دہرا کر اپنی دونوں بیٹیاں آپ کو بہوؤں کے طور پر حوالہ کرتا ہوں۔ پھر وہ راجہ دشرتھ سے کہنے لگے'' ہے نرپ سریشٹھ! اب آپ اِن سے گئو دان کرا کر نا ندی مُکھ شراد کا کام مکمل کیجئے۔ اسکے بعد لوگوں کے رواج کے مطابق شادی انجام لانے کا کام شروع ہوا۔ یہ موقعہ سراسر موزوں اور مُبارک تھا آج مگھا نکھشتر ہے آج کے تیسرے دن پھالگنی نکھشتر ہوگا۔ اِس سے زیادہ مُناسب وقت شادی کے لئے دوسرا نہیں ہو سکتا۔ آپ ان دونوں بھائیوں کی خوشحالی کے لئے گئو، زمین، سونا، تل وغیرہ کا دان کرائیے۔

راجا جنک کی باتیں ختم ہونے پر مہامُنی وِشوامتر بولے'' ہے راجن! آپکا اور راجا دشرتھ دونوں کے ہی شجرہ نسب دھرم پرائین کیرتیہ یکت اور برابر ہیں۔ اِسلیئے ان دونوں خاندانوں میں شادی کا سمبندھ ہر طرح سے مُناسب رہے گا۔ اور سیتا اور اُرملا بھی رام اور لکشمن کے لئے مناسب ہی ہیں۔ میں آپکے سامنے ایک تجویز رکھنا چاہتا ہوں آپکے چھوٹے بھائی کُش دھوج بھی آپکی طرح دھرم پرائین اور عالیشان ہیں انکی بھی دو خوبصورت اور شادی کے لائق بیٹیاں ہیں۔ ہے نر شریشٹھ! میں چاہتا ہوں۔ اُنکی شادی بھی مہاراج دشرتھ کے دوسرے دو بیٹیوں بھرت اور شترگھن کے ساتھ ہو جائے۔ وہ بھی رام اور لکشمن کے برابر بہادر اور نیتی پر چلنے والے ہیں۔ اِسلیئے میری آپ سے گذارش ہے کہ آپ ان دونوں بیٹوں کی بھی اُن دونوں بھائیوں کے ساتھ شادی کر کے ''اِکھشوکو'' خاندان کو اپنے رشتہ سے ہمیشہ کے لئے باندھ لیں''۔

وِشوامتر کی بات سُن کر جنک بولے! ''ہے منی ور! آپکی اِس تجویز کو منظور کرتے ہوئے میں اپنے خاندان کو خوش قسمت سمجھتا ہوں۔ کیونکہ آپ بذاتِ خود اِس خاندان کو ''ایکھشوکو'' خاندان کے قابل سمجھ کر اسکے ساتھ تعلق جوڑنے کی مُجھے اِجازت دیتے ہیں۔ میں یقیناً آپکے حکم کی تعمیل کرونگا۔ آپ بھرت اور شُتروگھن کو حکم دیجیے۔ کہ وہ کُش دھوج کی اِن دونوں بیٹیوں کو اپنی اپنی بیوی کے طور پر تسلیم کریں۔ ان چاروں راجکماروں کی شادی ایک ہی دن ہو۔ ہے وشیشٹھ جی! اور وِشوامتر جی! آپ دونوں ہی جسطرح ایودھیا نریش دشرتھ جی کے لئے قابل احترام ہیں۔ اِسی طرح میرے محترم ہیں۔ آپ ہمیں مُناسِب حکم دیدیں۔

اُسکے بعد مِتھلا نریش سے اِجازت لے کر راجہ دشرتھ، ویشیشٹھ جی اور وشوامتر جی کے ساتھ ''جنوا'' سے لوٹ گیے دُوسرے دِن اَیودھیا کے چاروں راجکماروں نے مانگنے والوں کو ایک ایک لاکھ سورن منڈِت سینگوں والی گائیں دان دیں اور بہت سا دھن، زیورات، رتن وغیرہ براہموں کو خیرات میں دیا۔ ☆☆☆

# شری رام چندر جی کی شادی خانہ آبادی

دان وغیرہ سے فارغ ہو کر جب مہاراج دِشرتھ مِتھلیش کے راج بھون میں جانے کی تیاری کر رہے تھے۔ تبھی بھرت کے ماما یعنی راجا کیکئے کا بیٹا ''یودھاجت'' وہاں آ پہنچا۔ خیر و خیریت پوچھنے کے بعد اُنہوں نے کیکئے کے راجا کا پیغام دیتے ہوئے کہا ''مہاراج! پتاجی نے کہلوایا ہے کہ بھرت کو دیکھے بِنا بہت دِن ہو گئے ہیں۔ اُسے دیکھنے کا بہت ہی اشتیاق ہے۔ اِس لئے مہربانی کر کے آپ کچھ دِن کے لئے بھرت کو میرے ساتھ اُسکے ننھیال بھیجدیں۔ یہ پیغام لیکر تو میں ایودھیا گیا تھا وہاں معلوم ہوا۔ کہ آپ راجکماروں کو لیکر جنک پُوری تشریف لائے ہیں۔ اِس لئے میں وہاں سے سیدھا یہاں چلا آیا۔ مہاراج دَشرتھ نے یودھاجت کا مُناسب خوشامد کیا۔ اُنہیں ساری داستان سُنائی۔ پھر یودھاجت کو لیکر رشیوں، منتریوں اور بندھو باندھوں کے ہمراہ یگ شالہ کے دروازے پر پہنچے۔ تھوڑی دیر کے بعد طرح طرح کے ملبوسات پہنے ہوئے شری رام چندر اپنے بھائیوں بھرت لکشمن اور شتروگن کے ساتھ اُنکے پاس آ کر کھڑے ہو گئے۔ اِس پر مہا تما وشیشٹھ نے راجا جنک کے پاس جا کر کہا'' ہے وِدھیراج! مہاراج دِشرتھ اپنے بیٹوں کے ساتھ اَندر آنے کی اِجازت چاہتے ہیں''

وشیشٹھ کی بات سُن کر مہاراج جنک بولے'' ہے مہرشی! آپ ایسا کہہ کر مُجھے کیوں شرمندہ کرتے ہیں۔ وہ ایوُدھیا کے ہی نہیں مِتھلا پُوری کے بھی مالِک ہیں۔ میں تو اُنکا ایک حقیر نوکر ہوں۔ ایسا کہہ کر مُجھے کیوں شرمندہ کرنا چاہتے ہیں۔ کیا کبھی کوئی مالِک اپنے نوکر سے اِجازت مانگتا ہے؟ اُنکو کِس نے روکا ہے۔ ایسا کوُن سا دربان ہے۔ جس نے انہیں روکنے کی ہِمت کی ہے۔ اُن سے کہیئے چاروں لڑکیاں وِواہ ویدھی پر منتظر ہیں۔ وہ بِلا دھڑک اندر تشریف لائیں۔ شُبھ لگن جیوتشی لوگ پہلے ہی چھانٹ چکے ہیں۔ اور اسکا وقت بھی ہو رہا ہے۔ میں خود چل کر اُنکو باعزت طور لے آتا ہوں۔ اِتنا کہہ کر وہ مہاراج دشرتھ کے پاس پہنچے۔ اور اُن سب کو یگ ستھل پر لے آئے۔ سبکو بِٹھا کو راجہ جنک نے اُن کی پوجا کی۔ پھر وشیشٹھ سے بولے'' ہے برہم ریشی! آپ اِن رشیوں اور مُنیوں کے ساتھ شادی کے کام کی تکمیل کرائیے۔ آپ سے زیادہ قابل اور کون پروہت ہو سکتا ہے۔

متھلا پتی جنک کی اِستدعا کا احترام کرتے ہوئے گوُرو وشیشٹھ، مہرشی وِشوامتر اور متھلا کے راج پروہت شتانند جی شادی کے کام کی تکمیل کرنے لگے۔ سب سے پہلے ویدک وِدھی کے مُطابق شادی کے لئے وِدھی کا نرِ مان کرایا گیا۔ پھر طرح طرح کی خوشبو والے پھولوں سے اسے سجایا گیا۔ ویدھی کے نزدیک کچھ دوُری پر چاروں طرف گملے سجائے گئے۔ جن میں دل کو خوش کرنے والی بھینی بھینی خوشبو اور ماحول کو خوشگوار کرنے والے رنگ برنگے پھول لگے ہوئے تھے۔ وِیدھی کے نزدیک کئی جگہوں پر سونے کے برتنوں میں دھوپ، کشور، نویدھ، اکھشوت، گھی، دہی شہد وغیرہ سامگری رکھی ہوئی تھی۔ زمین پر یگ کرانے والے معزز شخصیات کے لئے کُش کے آسن لگا دیئے گئے تھے۔ ہر طرح سے وِیدھی کے سج دھج ہونے پر یگ کی سامگری اپنی اپنی جگہ پہنچائی جانے کے بعد گورو وشیشٹھ اور دیگر مہرشیوں نے وید منتروں کا اُچارن کرتے ہوئے ہوَن کنڈ میں آگ جلائی۔ شروعات کے منتروں کے بعد وشیشٹھ جی کی ہدایت پر جنک کماری سیتا کو بلایا گیا۔ راج محل کی خاتونوں اور سیتا کی سہیلیوں نے اِنہیں لاکر یگ وِیدھی کے نزدیک کھڑا کیا۔ اُس وقت سیتا کا مکھ منڈل صُبح سویرے کے چڑھتے ہوئے سورج جیسا شاندار خوبصورتی سے حیرت انگریز ہو رہا تھا۔ سر سے پاؤں تک وہ بہت قیمتی رتن جڑت زیورات سے سجی ہوئی تھیں۔ ایسی شاندار شوبھا کو دیکھ کر مشہور زمانہ مثابہت جنکا اِستعمال کر کے بڑے بڑے شاعر خوش ہوا کرتے تھے۔ سیتا جی کے حُسن کے آگے حقیر ظاہر ہوتے تھے۔ وہ سوچ رہے تھے کہ اگر آج سیتا کے روبرو مثال بن جائیں اور ہمیں اُنکے مقابلے کے لائق ہوئے کا فخر حاصل ہو سکے۔ تو ہماری زندگی کامیاب ہو جائے۔ مختصراً اِتنا ہی کہا جا سکتا ہے کہ اُس وقت کی سیتا جی کی خوبصورتی کو دیکھ کر کروڑوں رِتیوں کا مُتحدہ حُسن بھی پست ظاہر ہوتا تھا۔ سیتا اِن سب باتوں سے انجان نظریں جھکائے ایک ٹِک زمین کو نہار رہی تھیں۔ اُنکی آنکھوں کی پلکوں پر شرم و حیا کا بھاری بھار آ پڑا تھا۔ جس سے نظریں اوپر نہیں اٹھا پا رہی تھیں۔ اُسی وقت راجہ جنک اپنی لاڈلی بیٹی سیتا کے پاس آئے۔ اور انہیں شری رام چندر جی کے نزدیک کھڑا کر کے عاجز آواز میں بولے ''ہے رگھوکل تلک رام چندر جی! میں اپنی بیٹی کا ہاتھ آپکے طاقتور ہاتھوں میں سونپتے ہوئے یہ امید کرتا ہوں کہ میری بیٹی آپکی اردھانگنی ہو کر ہمیشہ چھایا کی طرح آپکی پیروی کرتی رہے گی۔ اِس لئے ہے کوشلیا کمار! اِسے آپ اپنی پتنی کے روپ میں قبول کیجئے۔ آج سے یہ آپکے سُکھ دُکھ کی ساتھی ہوئی''۔ یہ کہہ کر مہاراج جنک نے انجلی میں سنکلپ کے لئے لیا ہوا پانی وید منتروں سے پاک کر کے دِل کے تمام سمرپن جذبات کے ساتھ چھوڑ دیا۔ اِس طرح سے سیتا کی شادی کی کاروائی مکمل ہوتی دیکھ کر تمام خواتین کوئل جیسے میٹھے اور دنیا کو بھی شرمندہ کرنے والے آواز میں منگل گان کرنے لگیں۔

مردنگ، دو منبھی اور طرح طرح کی وادھ سینتروں کا سمدُھر سوُر چاروں طرف گونج کر اِس خوش وخرّم واقعہ کی خبر دینے لگا۔
جنک نندنی سیتا کی شادی مُکمل ہو جانے پر مہاراجہ جنک نے اپنی دوسری بیٹی اُرملا کو بُلایا اور لکشمن کے نزدیک اُنکو کھڑا کر کے بولے'' ہے دشرتھ نندن لکشمن! میں اپنی دوسری بیٹی اُرملا کو ویدک ریتی سے آپکے حوالہ کرتا ہوں آپ اسے اپنی اراد ھنگنی کے طور پر قبول کر کے مجھے گوروانت کیجئے یہ کہہ کر اُنہوں نے ویدک منتر اُچارن کے بیچ اُرملا کا بھی کنیادان کیا۔ اُسکے بعد راجا جنک کے چھوٹے بھائی کُش دھوج نے بھی بھرت اور شتروگن کے ساتھ اپنی دونوں بیٹیوں مانڈوی اور شُرت کرِتی کا وِواہ کر دیا۔ پھر وہ اپنی آنکھوں میں پریم کے آنسوں بھرے ہوئے بولے'' ۔ہے ایودھیا کے راجکمارو! تم چاروُں ہی بھائی سوریہ کُل کے فخر، بہادُر، دھرم پراین، شان وشوکت والے، عالم، اور نیک رکردار کے صِفات سے لیس ہو۔ جنک پوُری کے اِس راج کُل کی دِلی خواہش ہے کہ اِسکی یہ چاروں بیٹیاں گُن، کرم اور فِطرت سے آپکے مُطابق بن کر سب طرح سے آپکی سیوگیہ اردھانگیاں بن جائیں۔ راجہ جنک نے بھی اپنے برادر اصغر کی ابھلاشا کی تائید کی۔ اِسکے بعد مہرشی وشیشٹھ جی کی اجازت سے چاروں راجکماروں نے اپنی اپنی نئی دلھنوں کے ساتھ متبرک آگ کے اَردگرد پھیرے لگائے۔

شادی مُکمل ہونے پر مہاراج دشرتھ تمام منتریوں، رشیوں، منیوں، اور سپتنیک راجکماروں کے ساتھ اپنے ٹھہرنے کے مقام پر چلے گئے۔ رات بھر جنک پوری میں آرام کر کے صُبح سویرے مُنی وشوامتر ،مہاراجہ دشرتھ اور راجہ جنک سے رخصت لیکر اُتراکھنڈ کی طرف چلے گئے۔ اِسکے بعد مہاراجہ دشرتھ بھی اپنے منتریوں، راجکماروں اور اہل عیال وغیرہ کے ساتھ ایودھیا لوٹنے کی تیاری کرنے لگے۔ مہاراج جنک نے دہیج کے روپ میں بے شمار نوکر، نوکرانیاں، ہاتھی، گھوڑے، گائیں ،رتن، جڑت زیورات، ملبوسات، برتن وغیرہ قسم قسم کی چیزیں دے کر ایودھیا پتی دشرتھ کو الوِاداع کیا اور انہیں پہنچانے کے لئے شہر کے دروازہ تک آئے۔ اور ہاتھ جوڑ کر حلیمی سے بولے۔ ہے راجن! مجھے سب طرح سے اپنا داس سمجھکر مُجھ پر مہربان رہیئے۔ میں ایک بار پھر اِحسان مندی سے کہنا چاہتا ہوں کہ آپ نے میرے خاندان کے ساتھ رشتہ کر کے مُجھے فخر کرنے کے قابل بنایا۔ میری بیٹیاں آپکی تابعدار اور دونوُں خاندانوں کو فخر بڑھانے والی ہوں!۔ یہ میری دِلی خواہش ہے پھر اُنہوں نے اور کُش دھوج نے آنسوں بھری آنکھوں سے چاروں کنیاؤں کو آشیرواد دیتے ہوئے الوِداع کیا۔ وقت زیادہ ہوتے دیکھ کر راجا دشرتھ نے راجہ جنک سے رُخصتی کی اِجازت طلب کی۔ ☆☆☆

# پرشورام جی کی آمد

جب راجہ دُشرتھ مہرشیوں، منتریوں، راجکماروں اور اہل عیال کے ساتھ ایودھیا کے لئے روانہ ہوئے تو اُنہیں چاروں طرف پرندوں کی خوفناک آوازیں سنائی دیں۔ زمین پر رہنے والے جنگلی جانور اُنکے بائیں طرف دوڑنے لگے۔ یہ دیکھ کر راجا دشرتھ نے وِیشیشٹھ جی سے کہا گُورودیو یہ کیا مایا ہے؟ پرندوں کی خوفناک آواز بُرے شگُون کی خبر دیتا ہے۔ تو ہرن وغیرہ ڈھنگروں کا بائیں ہوکر جانا اچھے شگون سے خبردار کرتا ہے۔ یہ دونوں شگون ایک ساتھ کیوں ہو رہے ہیں۔ اِن سے کیا اِشارہ مِلتا ہے؟ اِس کے جواب میں وِیشیشٹھ جی بولے۔ ''پرندوں کی خوفناک آوازوں سے معلوم پڑتا ہے۔ کہ کوئی خطرے والا واقعہ ہونے والا ہے۔ اور ہرن وغیرہ جانوروں کے اِس طرح جانے سے معلوم ہوتا ہے۔ وہ خطرے والا واقعہ آسانی سے ٹل جائیگا۔ اِسلئے آپکو فکرمند ہونے کی ضرُورت نہیں ہے''۔ یہ لوگ ابھی گفتگو کرہی رہے تھے۔ کہ بڑے زوروں کی آندھی آئی۔ جِس سے درخت اُکھڑ جانے لگے تبھی راجہ دشرتھ کی نظر بھر گوکُل کے پرشورام جی پر پڑی۔ اُنکا لِباس وغیرہ خوفناک تھا رعب دار چہرے پر بڑی بڑی جٹائیں بکھری ہوئی تھیں۔ آنکھوں میں غُصے کی لالی ماں تھی۔ کندھے پر سخت پھر سا اور ہاتھوں میں تیر کمان تھے۔ رشیوں نے آگے بڑھ کر اُنکا خوشامدید کیا۔ اِس خوشامدید کو منظور کر کے وہ رام چندر جی سے بولے'' دشرتھ نندن رام! ہم نے سُنا ہے تُم بہت ہی بہادُر ہو۔ اور تم نے شیو جی کے دھُنش کو توڑا ہے۔ اِس دھُنش کو توڑ کر تم نے لامثال شہرت حاصل کر لی ہے۔ میں تُمہارے لئے ایک اچھا دھُنش لایا ہوں۔ یہ دھُنش معمولی نہیں ہے۔ جمد گن کمار پرشورام کا ہے۔ اِس پر بان چڑھا کر تُم اپنی بہادُری کا ثبوت دو۔ تُمہاری طاقت اور بہادُری کو دیکھکر میں تُم سے براہِ راست یدُھ کرونگا۔

پرشورام کی بات سُن کر راجہ دشرتھ کو بہت تکلیف ہوئی۔ وہ مودِبانہ آواز میں بولے'' بھگوان! آپ وید جاننے والے خودشناس براہمن ہیں۔ چھتریوں کا وِناش کر کے آپ بہت پہلے اپنے غُصے کا مُظاہرہ کر چُکے ہیں۔ آپ نے اِندر کے سامنے وَعدہ کر کے ہتھیاروں کا اِستعمال ترک کیا ہے۔ اِس لئے ہے رشی راج! آپ اِن لڑکوں کو نِڈر بننے کی خیرات

دیجیئے۔ اگر آپ کے ہاتھوں رام مارا گیا۔ تو ہم میں سے اُسکے غم میں کوئی زندہ نہیں رہے گا'' پرشورام جی نے راجہ دشرتھ کی عرضداشت پر کوئی دھیان نہیں دیا۔ وہ شری رام سے بولے'' رام! ممکن ہے کہ تُمھیں پتہ نہیں کہ دُنیا میں دو ہی دھُنش اعلیٰ ترین تھے۔ ساری دنیا اُنکی عزت کرتی تھی۔ وِشوامتر جی نے اِنہیں خود اپنے ہاتھوں سے بنایا تھا۔ اِن میں سے دیوتاؤں نے ایک دھُنش ''ترپورائسر'' سے یدھ کرنے کے لئے بھگوان شیو کو دیا تھا۔ اسی دھُنش سے اُنھوں نے ترپورائسر کو ہلاک کیا تھا۔ اور اِسی کو تُم نے توڑ ڈالا۔ دوسرا دھُنش میرے ہاتھ میں ہے۔ اِسے دیوتاؤں نے بھگوان وِیشنو کو دیا تھا۔ یہ بھی پِناک دھُنش کی طرح طاقتور ہے۔ ایک بار شیو جی اور ویشنو جی میں خوفناک جنگ ہوا تھا۔ ویشنو کو دیوتاؤں نے افضل مانکر شانت کیا۔ ویشنو نے پھر'' گوونشئ'' ترچیک مُنی کو وراثت کے طور وہ دھُنش دیا تھا۔ وراثت میں وہ دھُنش مُجھے حاصِل ہوا ہے۔ اب تُم ایک چھتری کے ناطے اِس دھنش کولیکر اِس پر بان چڑھاؤ اور کامیاب ہونے پر میرے ساتھ براہِ راست یُدھ کرو''۔

پرشورام کے بار بار للکارنے پر شری رام چندر بولے'' ہے بھارگو! میں براہمن سمجھکر آپ کے سامنے زیادہ بول نہیں رہا ہوں۔ لیکن آپ میری اِس خوش اِخلاقی اور عاجزی کو کمزوری اور بے غیرتی سمجھکر میری بے عزتی کر رہے ہو۔ لائیے دھُنش بان مُجھے دیجیئے۔ یہ کہہ کر اُنہوں نے جھپٹتے ہوئے پرشورام کے ہاتھ سے دھُنش بان لے لیا۔ پھر دھُنش بان پر بان چڑھا کر بولے ہے بھر گو نندن! براہمن ہونے کی وجہ سے آپ میرے لئے پوجنی ہیں۔ اِس لئے اِس بان کو میں آپکے اوپر نہیں چھوڑ سکتا ہوں۔ لیکن دھُنش پر چڑھانے کے بعد یہ بان کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ اِسکا کہیں نہ کہیں اِستعمال کرنا ہی پڑتا ہے۔ اِس لئے اِس بان کے ذریعے آپ کی ہر جگہ جلدی جلدی اور آسانی سے آنے جانے کی طاقت کو فنا و بُرباد کیئے دیتا ہوں'' شری رام کی یہ بات سُن کر ہارے ہوئے پرشورام جی عاجزی سے کہنے لگے'' بان چھوڑنے سے پہلے میری ایک بات سُن لیجیئے چھتریوں کو ختم کر کے جب میں نے یہ بھوُمی کیشپ جی کو دان میں دی تھی۔ تو اُنھوں نے مُجھ سے کہا تھا۔ کہ اب تُمھیں پرتھوی پر نہیں رہنا چاہیئے۔ کیونکہ تُم نے پرتھوی کا دان کیا ہے۔ تبھی سے گُرو کیشپ جی کے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے میں کبھی

رات کو پرتھوی پر نہیں ٹھہرتا ہوں۔ اِس لئے رام! میری جانے کی طاقت کو ختم مت کرو۔ میں دِل کی خواہش سے ''مہیندرُو پربت'' پر چلا جاؤں گا۔ کیونکہ اِس بان کا اِستعمال کبھی ضائع نہیں ہوتا ہے۔ اِس لئے آپ اُن شاندار لوکوں کو نشٹ کریں۔ جن پر میں نے اپنی تپسیا سے فتح حاصل کی ہے۔ آپ نے جس آسانی سے اِس دھُنش پر بان چڑھا دیا ہے۔ اِس سے مُجھے یقین ہو گیا ہے کہ آپ مدھورا کھشس کو ہلاک کرنے والے ساکھشات وِشنو ہیں۔ پرشورام کی اِلتجا کو منظور کرتے ہوئے شری رام نے بان چھوڑ کر اُسکے ذریعے تپسیا کے بل پر ارجت کیے گئے تمام پُنیہ لوکوں کو نشٹ کر دیا۔ پھر پرشورام جی تپسیا کرنے کے لئے منہدرُو پروت پر چلے گئے۔ وہاں موجود تمام رِشی مُنیوں معہ راجہ دَشرتھ نے رام چندر کی حد سے زیادہ تعریف کی۔ اور بہت آنند حاصل کیا۔ ☆☆☆

# شری رام چندر کی ایودھیا میں تشریف آوری

وِشوامِتر کے تشریف لے جانے کے بعد رام نے راجہ دِشرتھ سے کہا۔ پتا جی! اب ہمیں بے غم ہو کر ایودھیا کے لئے روانہ ہونا چاہئے۔ رام کی بات سُن کر راجہ دَشرتھ کو کُچھ تسلی ہوئی۔ اور اُنہوں نے رام کو چھاتی سے لگا لیا۔ اُس کے بعد اُنہوں نے سبھی کو شہر کی طرف کُوچ کرنے کا حُکم دیا۔ وہاں سے روانہ ہوتے ہی منتریوں نے جلدی ایودھیا کے لئے دو سفیر روانہ کر دیئے۔ تاکہ وہ بہُوؤں کے ساتھ لوٹنے والے راجکُماروں کا مُناسب خوشامدید کر سکیں۔ جب ایودھیا میں اِس بات کی خبر مِلی تو شہر کے تمام چوراہوں، ڈھالانوں، مندروں اور خاص خاص راستوں کو مُختلف اقسام کے رنگ برنگے جھنڈوں سے سجایا گیا۔ راج مارگ پر بڑے مضبوط دروازے بنائے گئے۔ اُن پر نگاڑے لگائے گئے۔ سڑکوں پر گلاب کے پانی کا چھڑکاؤ کیا گیا۔ ہاٹ بازاروں کو خوبصورت تصویروں۔ منگلک پرتکوں وندنواروں وغیرہ سے بڑی دِلچسپی کے ساتھ سجایا گیا۔

ایودھیا میں غیر مُعمولی چمک اور خوشی چھا گئی۔ قسم قسم کے باجے بجنے لگے۔ گھر گھر میں منگل گان ہونے لگے۔ جب نگر واسیوں کو مُعلوم ہوا۔ کہ بارات لوٹ کر ایودھیا کے نزدیک پہنچ گئی ہے۔ اور شہر کے صدر دروازہ میں داخل ہونے ہی والی ہے۔ تو خوبصورت نوخیز حسینائیں لاوینہ مئی کملاریاں بے شُمار رتن جڑت لِباس سے سج دھج کر آنے والوں کا خوشامدید کرنے کے لئے آرتیاں لیکر پہنچ گئیں۔

جونہی مہاراجہ دَشرتھ اور راجکُمار سونمی پھولوں سے سَج دھج کر سونے سے لدے ہاتھیوں پر بیٹھ کر صدر دروازہ میں داخل ہوئے چاروں طرف سے اُنکی جے جے کار ہونے لگی۔ اُونچی اُونچی بالکونیوں میں بیٹھی ہوئی خوبصورت، خوش قسمت، دِلکش عورتیں اُن پر پھولوں کی بارش کرنے لگیں۔ جنک پُوری کے راجکماروں اور اب ایودھیا کی نئی نویلی دلھنوں سیتا، اُرملا، مانڈوی اور شُرت کیرتی کو دیکھنے کے لئے بالکونیوں کی کھِڑکیاں اور چھجے دیکھنے کے لئے بے تاب جوان عورتوں اور کماریوں سے ہی نہیں بوڑھی مستورات سے بھی کھچا کھچ بھر گئے۔ وہ اُچک اُچک کر آپس میں دھکا مکی کرتی ہوئی سب سے پہلے دیکھنے کیلئے ایک دوسرے پر سبقت لینے لگیں۔ کوئی کسی کے پیچھے نہیں رہنا چاہتی تھی۔ جب یہ سواری انتہائی وسیع اور

راجدھانی کے عُمدہ ترین بھون یعنی راج بھون پہنچی۔ تو سب رانیوں نے محل میں مقیم عورتوں کو لیکر راج محل کی دروازے پر اپنی بہورانیوں کا اِستقبال کیا۔ مہارانی کوشلیا، کیکئی اور سمترا نے آگے بڑھ کر باری باری سے چاروں بہوؤں کو اپنی چھاتیوں سے لگایا اور بے شُمار ہیرے موتی اُن پر نچھاور کر کے وہاں موجود بھکاریوں میں بانٹ دئے پھر منگلہ چار کے گیت گاتی ہوئی چاروں راج کماروں اور انکی دلہنوں کو راج محل کے اندر لئے آئیں۔ مہاراج دشرتھ نے بھی اس بیحد خوشی کے موقعہ پر دان دینے کے لئے شاہی خزانے کے دروازے کھول دئے۔ اور سخی ہو کر شہر کے رہنے والے برہمنوں کو زمین، سونا، چاندی، ہیرے، موتی، رتن، گائیں، کپڑے وغیرہ دان دیئے۔ تمام شہر میں ایسا کوئی مانگنے والا نہیں رہا جس کے دِل میں کُچھ مانگنے کی خواہش باقی رہی ہو۔ کئی دِن تک پُرواسیوں کے گھروں میں خوشی کے گیت گائے جاتے رہے۔ خوشیاں منائی جاتی رہی۔ سب نے اِسے اپنے لئے غیر معمولی نیک گھڑیوں سے تعبیر کیا۔

جب راجکماروں کو محل میں رہتے ہوئے کُچھ دِن پُرمسرت طور گذر گئے۔ تو مہاراجہ دشرتھ نے بھرت کو بُلا کر کہا'' برخودار! تمہارے ماما یودھاجت کو آئے ہوئے بہت وقت گذر گیا۔ تُمہارے نانا جی تمہیں دیکھنے کے لئے بے چین ہو رہے ہیں۔ اِس لئے تم کُچھ دِنوں کے لئے اپنے نانا سے ہو آؤ۔ والد صاحب کا حکم پا کر بھرت معہ شتروگن اپنی ماتاؤں اور رام لکشمن سے رخصت لے کر اپنے ماما یودھاجت کے ساتھ کیکئے دیش کے لئے روانہ ہوئے۔ اُنکے جانے کے بعد رام اور لکشمن دِل سے اپنی تینوں ماتاؤں اور پِتا کی سیوا کرنے لگے۔ سب اُن سے خوش تھے۔ رام نے اپنے پیار بھرے دِل، مہربان سلوک اور نیکیوں سے اپنے اہل عیال اور محل کے رہنے والوں کا ہی نہیں بلکہ تمام شہر کے مرد و زن کا دِل جیت لیا تھا۔ وہ ان میں بہت زیادہ مقبول ہو گئے تھے۔ اور اُنکی آنکھوں کے تارے بن گئے تھے۔ جدھر سے وہ نِکل جاتے تھے تمام اُنکی تعریف کرتے تھے۔ اہل کنبہ ان کی عاجزی۔ صلاح و مشورہ دینے کا گُن، ماہر ترکیب ہونا، شہر کے رہنے والے اُن کے حُسن اِخلاق اور نوکر لوگ اُنکی ہمدردیوں کا چرچہ کرتے تھکتے نہیں تھے۔ ماں باپ کے لاڈ پیار میں پلی سیتا بھی رام کے پیار میں اِتنی گھل گئیں تھیں کہ وہ جنک پُوری میں ماں باپ سے پائے ہوئے پیار محبت کو ایک طرح سے بھُول سی گئی تھیں اپنے

شوہر کی خدمت تو وہ کرتی ہی تھیں۔ ساسوں کی خدمت میں بھی وہ کسی سے پیچھے نہیں رہتی تھیں۔ اُنکی خدمت میں اتنی مست ہو گئی تھیں کہ نوکروں اور نوکرانیوں تک کا کام کرتی تھیں۔ راج کاج میں رام کی دِلچسپی بڑھانے کے لئے مہاراج دشرتھ نے اُنکو حکم دے دیا کہ وہ پرجا کی بھلائی کے لئے جس جِس کام کو انجام دینے کے لائق سمجھیں۔ اُنہیں کرنے کی کوشش کریں ۔وقت وقت پر لوگوں سے ملیں۔ اگر انکو کوئی تکلیف یا مُشکلات درپیش ہوں تو اُنہیں دُور کرنے کی کوشش کریں۔ منتریوں کے پاس بیٹھ کر راج نیتی کی باتوں کو سمجھنے کی کوشش کریں۔ پِتا کے اِس حُکم کو تسلیم کر کے رام شہریوں کی خدمت کرنے کے لئے تیار ہو گئے۔ اُن سے پوچھکر اُنکے تمام مُشکلات کو دُور کرنے لگے۔ اور اپنی طرف سے سوچکر بھی وہ پرجا کے لئے جس کام کو فائدہ مند سمجھتے انجام دیتے۔ ماتاؤں اور بزُرگوں کی سُکھ شانتی کا بھی وہ پُورا پُورا دھیان رکھتے۔ اگر کسی کام کو انجام دینے میں بھاری جسمانی تکلیف یا مشکلات اُٹھانے پڑتے تو بھی وہ اِسے بلا کسی آہ و بکاہ کر ڈالتے۔ اِس طرح سے اُنہوں نے اپنے مثالی کردار، حُکم کی تعمیل کرنے، تکلیف برداشت کرنے کی ہمت اور رعایا پروری سے سب میں مقبول ہو گئے تھے۔ شہر میں ہی نہیں بلکہ سارے صوُبہ میں ایسا کوئی شخص نہیں تھا۔ جو اُنکے اچھے صِفات اور حُسنِ سلوُک سے مطمئین نہ ہو۔ عام لوگ تو اِن سے اِتنے گھُل مِل گئے تھے کہ وہ کِسی بھی وقت اِن کے پاس اپنے مشکلات لیکر پہنچ جاتے تھے۔ اور شری رام چندر جی بھی اپنے سارے کام چھوڑ کر اُنکے مُشکلات کا حل کرنے کے لئے جُٹ جاتے تھے۔ ویسے تو ایودھیا کے سبھی راجکمار رعایا میں مقبول تھے لیکن سب لوگ رام چندر جی کو زیادہ بہادُر، دَم خَم والے، سچے اور رعایا پرور سمجھتے تھے۔

رعایا کے عالم اور باضمیر لوگوں کی نظروں میں شری رام کو وہی مقام حاصل تھا جو دُنیا کے تمام لوگوں میں خود برہما جی کو حاصل ہے۔ پرجا کی بھلائی کے کاموں میں اتنا مشغُول رہتے ہوئے بھی وہ سیتا کو ایک لمحہ بھُول نہیں جاتے تھے۔ وہ ہمیشہ اُنکے دِل میں حُسن اور نیک صِفات کے ساتھ رُونق افروز رہتی تھی۔ اِسی طرح سے سیتا کا مَن بھی رگھوکُل چندر رام کے ساتھ چکوری کی طرح لگا رہتا تھا۔ اِس طرح سے ایکدوسرے کے لئے جان نچھاور کرتے ہوئے شری رام اور سیتا نے بہت سے موسموں تک آنند وہار کیا۔ سیتا کے ذریعے کی جانے والی ساس سُسر کی سیوا، میٹھی گفتگو، پتی ورت دھرم وغیرہ اچھے اچھے

صِفات کی وجہ سے بھی رام چندر کو سیتا بہت زیادہ پیاری تھی۔ سیتا رام چندر کی دِلی جذبات کو بِنا بتائے ہی سمجھ لیتی تھی۔ اور اُنکے مُطابق نیک کردار ادا کرتی تھیں۔ اِس طرح سے شری رام اور سیتا کی شاندار جوڑی ساس سُسر کی آنکھوں ہی کی پُتلی نہیں بن گئی تھی۔ نگر واسی بھی اِس جوڑی کو دیکھ کر پھولے نہیں سماتے تھے۔ گھر گھر میں اُنکے پریم اور نیک ویوہار کی مثالی طور چرچا کی جاتی تھی۔ ☆☆☆

☆☆☆ بال کانڈ مکمل ☆☆☆

# ایودھیا کانڈ کا آغاز

## راج تلک کی تیاریاں

بھرت اپنے بھائی شترُوگن کے ساتھ ''کیکئے'' پہنچکر آرام سے اپنے دن گذارنے لگے۔ اُنکے ماما اشوپتی ان سے اتنا ہی پیار کرتے تھے جتنا اُنکے والد راجا دَشرتھ کرتے تھے۔ اِس محبت کی وجہ سے انہیں ایسا معلوم ہوتا تھا۔ مانو وہ ننھال میں نہ بلکہ اپنے ہی گھر ایودھیا میں ہوں۔ اِتنا ہوتے ہوئے بھی اُنہیں وقت وقت پر اپنے بوڑھے باپ کی یاد آہی جاتی۔ اور وہ اُنکے دیدار کے لئے پریشان ہو اُٹھتے۔ یہی حال راجا دشرتھ کا بھی تھا۔ حالانکہ شری رام اور لکشمن اُنکے پاس رہتے ہوئے ہمیشہ اُنکی خدمت میں مصرُوف رہتے تھے۔ پھر بھی بھرَت اور شترُوگن سے ملنے کے لئے بہت بار بے چین ہو اُٹھتے تھے۔ لیکن شری رام اور لکشمن کو دیکھ کر وہ اپنے دِل کو تسلی دیتے تھے۔ شری رام بھی اپنے نیک اوصاف کا بے مثال مظاہرہ کر رہے تھے۔ وہ اب پہلے کی نسبت زیادہ حلیمی اور بہادُری کا ثبوت دے رہے تھے۔ راج کاج سے وقت نِکال کر رُوحانی خودشناسی کی مشق کرتے تھے۔ ویدوں کی پُوری پُوری مشق کرنا اور سوترُوں کی رازداری کا اِفتتاع کر کے ان پر غور وحوض کرنا۔ اُنکی عادت بن گئی تھی غریبوں پر ترس اور بدکردار لوگوں کو دبانے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے تھے۔ جتنے وہ رَحم دِل تھے۔ اس سے کئی گُنا سخت بھی تھے غلط کام کرنے والوں کو سزا دینے کے حق میں تھے۔ وزیروں کی گھِسی پِٹی باتیں ہی نہیں سُنتے تھے بلکہ اپنی طرف سے بھی اُنہیں منطق بھرے طور وطریقے پیش کر کے مشورہ دیا کرتے تھے۔ جنگوں میں بہت بار اُنہوں نے سپہ سالار کا کردار سنبھال کر دُشمنوں کو اپنی بہادُری سے شِکست دیدی۔ جہاں جہاں بھی وہ سیر وتفریح کے لئے گئے وہاں موجودہ ریتی، رواجوں، تمدنی اور ثقافتی خیالوں کو رائج کیا اُنہیں سمجھا اور اُنکو مُناسب مُقام دیا۔ اُنکے کام کاج کو دیکھ کر لوگوں کو یقین ہو گیا۔ کہ شری رام چندر معافی میں پرتھوی کے برابر، ذہانت میں گُورو برہسپتی کے برابر اور طاقت میں شاکھشات دیوتاؤں کے حکمران مہاراج اندر کے برابر ہیں۔ جب بھی شری رام ایودھیا کے تخت پر بیٹھیں گے۔ اُنکا راجیہ بے مِثال سُکھ دائک ہوگا اور وہ اپنے وقت کے عقلمند قابل اور مِثالی راجا تصوّر ہونگے۔ یہ بات لوگوں کے دِماغ میں ہی نہیں۔ بلکہ خود

راجا دشرتھ کے دِماغ میں بھی تھی۔ مہاراجہ دشرتھ سوچنے لگے۔ میں کس طرح رام کو (شاہی تخت) پر بٹھا کر راج کرتا ہوا دیکھ سکتا ہوں۔ اگر میں اپنی آنکھوں سے اِس نظارہ کو دیکھ سکوں تو سچ مچ اِس سے میرے دِل کو خوشی حاصل ہوگی۔ اِس میں شک نہیں کہ رام طاقت میں خود یم راج کے برابر اور دانشمندی میں دیوگورو برہسپتی کے برابر ہے۔ اِسکی حکومت میں رعایا اتنی زیادہ سُکھی ہوگی جتنی کہ وہ میری حکومت میں بھی نہیں ہیں۔ اب میں بوڑھا ہو چُکا ہوں۔ کیا یہ میرے لئے مُناسب نہیں ہوگا کہ میں رام کو تخت سونپ کو خود ''پرلوک'' سُدھارنے کے لئے عِبادت کرنے چلا جاؤں۔ آخر میرے بہت سے اجداد نے ایسا کیا ہے۔ پھر میں ایسا کیوں نہیں کر سکتا۔ راجہ بنانے سے پہلے مُجھے رام کو ولی عہد کا عہدہ دینا چاہئے۔ تاکہ وہ مقرر شدہ حثیت سے یوراج بن کر راج کاج چلانے کا ویوہارک تجربہ حاصِل کر سکے۔ اِسکے لئے مُجھے آج ہی منتریوں کو بُلا کر اُنکے سامنے دِل کی بات رکھنی چاہئے اور اُنکا مشورہ حاصل کرنا چاہئے۔

دِل میں یہ خیال آتے ہی اُنہوں نے اُسی وقت وزیروں کو بُلا بھیجا۔ وزیروں کے اِکٹھا ہونے پر مہاراج دِشرتھ نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے کہا ''منتری گن! یہ تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ میں اب بہت بوڑھا ہو گیا ہوں۔ اب تک میں نے دُنیا کے طرح طرح کے سُکھ اٹھائے ہیں۔ ویسے تو اِنسان کے لالچوں اور تمناؤں کی کوئی حد نہیں ہے۔ لیکن خاص طور پر دو تین تمنائیں جنون کی حد تک غالب رہتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اولاد اور لائق بیٹا حاصِل ہو۔ جب بیٹا مِل جاتا ہے تو اُسکے دِل میں اسکی شادی کرانے کا لالچ گُدگُدانے لگتا ہے۔ پرم پِتا پرماتما کی مہربانی سے میری یہ دونوں خواہش پوری ہوئیں۔ ایک کی جگہ پر مُجھے چار بیٹے حاصِل ہوئے۔ اُن چاروں کی شادی بھی ہوگئی۔ اب میری ایک آخری آرزو ہے۔ کہ میں اپنے ممتاز، بہادر سب سے بڑے بیٹے شری رام چندر جی کو ایودھیا کے شاہی تخت پر بیٹھا ہوا دیکھوں،۔ میرا خیال ہے کہ میری رعایا شری رام کے اچھے ویوہار اور اچھے اوصاف سے اِتنی زیادہ متاثر ہے۔ کہ انہیں میری اس تجویز سے نااتفاقی نہیں ہوگی۔ مُمکن ہے کہ وہ اِس سے بہت خوش ہونگے اِس بارے میں آپ کی کیا رائے ہے۔ اگر آپکو میری اس تجویز سے اِتفاق ہے۔ تو اِس بات کا تمام دیش میں اعلان کر دیا جائے۔ اور تمام مُلکوں کے راجاؤں کو رام کے راج تِلک میں شامِل ہونے کے لئے دعوت نامے بھیج دینے ہوں گے۔ تمام منتریوں نے پُرتوجہ راجہ دشرتھ کی تجویز کو سُنا اور خوشی خوشی سے اِس سے اِتفاق کیا جلد ہی مُلک بھر میں راج تِلک کی تاریخ کا اعلان کر دیا گیا۔ تمام مُلکوں کے راجہ لوگوں کو اِس نیک تہوار میں شمولیت کرنے کے

لئے دعوت نامے بھیجد ئے گئے۔ تھوڑے ہی دِنوں میں ہر مُلک کے راجے اور مہاراجے، ون واسی ریشی منی اور جگہ جگہ کے عالِم اور تماشہ بین اِس شاندار تہوار میں حِصہ لینے اور دیکھنے کے لئے ایودھیا میں آکر اِکٹھے ہو گئے۔

سب مہمانوں کو ٹھہرنے اور اُنکی سہولیات کے لئے خصوصی انتظامات کر دئے گئے۔ ہر ایک آنے والے کو اُس کی حیثیت اور شخصیت کے مطابق مناسب جگہ پر ٹھہرایا گیا۔ ہر ایک مہمان کی خدمت کے لئے بہت سارے نوکر مقرر کر دئے گئے۔ دعوت کے کھانے پینے کی چیزوں کا کام اتنا جلد جلد ہوا کہ منتری لوگ متھلا پوری اور مہاراجا کیکئے کے پاس دعوت نامہ بھیجنا ہی بھول گئے۔ جب راج تِلک کے صِرف دو دن رہ گئے تو منتریوں کو اِسکا دھیان ہوا۔ وہ بہت ہی فکر مند ہوئے۔ اور دوڑتے دوڑتے اُنہوں نے اپنی بھول راجہ دشرتھ کو بتائی۔ یہ سُنکر مہاراج کو بہت دُکھ ہوا۔ لیکن اب کیا کر سکتے تھے۔ اب مہمان آچکے تھے۔ اِس لئے راج تِلک کی تاریخ کو ٹال بھی نہیں سکتے تھے۔ اِس لئے کچھ سوچکر بولے "اب جو ہوا سو ہوا۔ لیکن بات بڑی نا مناسب ہوئی ہے۔ بہر حال وہ لوگ گھر کے ہی آدمی ہیں انہیں بعد میں سارے حالات سمجھا کر منا لیں گے۔ ☆☆☆

# تاج پوشی کی تیاری

دُوسرے دِن راجہ دشرتھ نے اپنا دربار لگایا جس میں تمام ملکوں کے راجہ لوگ موجود تھے اُنہیں مخاطب کرتے ہوئے راجہ دشرتھ نے کہا'' ہے راج گن! میں آپ سب کا اپنی اور ایودھیا کے باشندوں کی طرف سے دِلی خوشامدید کرتا ہوں۔ یہ تو آپکو معلوم ہی ہے کہ اِس ایودھیا پر کئی پیڑھیوں سے'' اکھشواکو' خاندان کی حکومت چلتی آ رہی ہے۔ اِس روایت کو آگے بڑھانے کے لئے اِسکی حکومت کا بوجھ میں اپنے سب سے بڑے بیٹے شری رام چندر جی کو سونپنا چاہتا ہوں۔ جو ہر طرح سے قابل، بہادر، زہین، ہونہار، دھرم پرائن اور سیاست دان ہے۔ میں نے اپنی رعایا کو ہر طرح سے خُوش وخوُشحال بنانے کی کوشش کی ہے۔ اب بوڑھا ہونے کی وجہ سے میں رعایا کی بھلائی کے لئے زیادہ مستندرہ کر کام کرنے سے قاصِر ہوں۔ اور مُجھے یقین ہے کہ رام اپنی ہُنر اور سوُجھ بُوجھ سے رِعایا کو مجھ سے زیادہ سُکھی رکھ سکے گا۔ اِس خیال کو عملی شکل دینے کے لئے میں نے مُلک کے براہمنوں اور سیاست دانوں سے اِجازت لی ہے۔ وہ سب اِس بات سے مُتفق ہیں کہ رام دشمنوں کے حملوں سے بھی ملک کی حفاظت کرنے میں کامِل ہے۔ اُسمیں راج کاج کے سارے ہُنر موجود ہیں۔ اُن کی نظر میں شری رام ایودھیا کا ہی نہیں تینوں لوکوں کا راجا ہونے کی بھی قابلیت رکھتا ہے۔ اُنکے خیالات دُرست اور اچھے ہوتے ہوئے بھی حمتی طور سے فیصلہ کُن نہیں مانے جاسکتے۔ اِس مُلک کے لئے آپ لوگوں کی رائے کی بھی اہمیت کم نہیں ہے۔ اگر آپ میری تجویز کو معقول مانتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ شری رام فی الحقیقت حکومت کا بوجھ قابلیت اور کامیابی کے ساتھ چلا سکے گا۔ تو مہربانی کر کے اپنی اِجازت بخشیں۔ اِسکے برعکس اگر آپ اس منصوُبے کو اچھا نہیں سمجھتے ہیں۔ تو اور کوئی ایسا حل بتائیے جو رِعایا کے لئے فائدہ مند ہو۔ ممکن ہے کہ آپ لوگوں کی تجویز رِعایا کی بہتری کے نظریہ سے اور فائدہ مند ثابت ہو۔ اِس لئے آپ اپنے مدلُل خیالات ظاہر کرنے کی مہربانی کریں۔ راجہ دشرتھ کی تجویز سُن کر تمام حاضرین راجہ لوگ بہت خوش ہوئے۔ اور اُنھوں نے اِتفاق کرنے میں اپنے سرہلادئے۔ تبھی اُنکے خیالات کو زبان دیتے ہوئے ایک راجا نے اپنی جگہ پر کھڑے ہو کر کہنا شروع کیا'' ہے ایودھیا پتی! آپکا خیال ہر طرح سے مُناسِب اور قابلِ احترام ہے۔ ہم سب راجہ لوگ ہی نہیں۔ یہاں موجود ہمارے سیاست دان، عالم، وزیر بھی اس سے متفق ہیں۔ بہادُر اعظم رگھوکُل تِلک شری رام کو اپنا سمراٹ مان کر

ہمارے سر فخر سے اونچے ہونگے آپکا یہ کہنا درست ہے۔ کہ آپ اب بوڑھے ہو گئے ہیں۔ اور اب آپ کی عمر حکومت سے مُطعلق کام کاج کے لئے دوڑ دھوپ کرنے کی نہیں ہے آپ نے شری رام کے سر پر تاج رکھنے کا جو خیال کیا ہے۔ وہ آپکی عمر اور صحت دیکھتے ہوئے ہر طرح سے مناسب ہے۔ تب راجاؤں نے جے جے کار کرتے ہوئے بڑی للکار اور خوشی کے ساتھ راجہ کے کہنے سے اِتفاق کیا۔

راجاؤں کی زبان سے یہ بات سنکر مہاراج دُشرتھ نے تھوڑا سا مسکراتے ہوئے کہا۔"ہے راجینہ ورگ! آپ نے جس خوشی سے رام کو راجہ بنانا تسلیم کیا ہے۔ اُس سے ایسا ظاہر ہوتا ہے۔ کہ آپ لوگ مُجھ سے اور میری حکومت سے خوش نہیں تھے۔ اِس لئے میرا یہ سوال کرنا نا مناسب نہیں ہوگا کہ آپ کِن وجوہات کی بنا پر رام چندر جی کو راجہ بنانا چاہتے ہیں؟

سنجیدگی کا پٹ کئے راجہ دشرتھ کی بات سُن کر ایک پروڑھ راجہ نے کھڑے ہو کر کہا"راجن! آپکا یہ سوچنا ہنسی میں بھی مُناسب نہیں ہے کہ ہملوگ آپ سے یا آپکی حکومت سے ناخوش ہیں۔ ہم ہمیشہ آپکو قابلِ احترام نظر سے دیکھتے آئے ہیں۔ لیکن ہم نے شری رام چندر جی کو راجہ بنانے کی تجویز کو بڑی اُمنگ سے تائید کی ہے۔ وہ بھی فضوُل نہیں ہے۔ جب آپ اسکی وجہ جاننا ہی چاہتے ہیں تو سُنئے"ہمارے خیال اور تجربہ سے شری رام طاقت میں اِندر اور "ایکھشواکو" سے بھی بڑھ کر ہے۔ نیک کِردار، ستیہ وادی، خوبصورت، اور معاف کرنے والا ہے وہ اپنا کام کرنے میں کبھی تغافُل نہیں کرتے۔ اور اپنے وَعدوں کو پُورا کرتے ہیں۔ حلیم، دھرماتما، عقلمند، فاتح حواس، دوُر اندیش، اور شرین کَلام ہیں۔ ہمیشہ بزُرگوں اور براہمنوں کی عِزت افزائی کو اہمیت دیتے ہیں۔ ہر قسم کے ہتھیاروں کو اِستعمال کرنے میں ماہر ہیں۔ چاروں ویدوں کو جاننے والے، گانے بجانے، وِشارو، اچھے صِفات اور سادھو طبیت کے ہیں۔ اِس بات کو تو ہم نے خود دیکھا ہے۔ کہ جب کبھی وہ لکشمن کے ساتھ دُشمن سے جنگ کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ تب وہ دُشمن کو شِکست دیکر فتح کا جھنڈا لہراتے ہوئے آتے ہیں۔ اور اپنے نگر، صوبہ، یا مُلک کی حِفاظت کرنے میں ہر طرح سے کامیاب رہتے ہیں۔ چھوٹے بڑے ساتھیوں، نوکروں، سمبندھیوں سب کی خیر خیریت جاننے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ اور اگر کسی کو کوئی مشکل یا سختی ہو تو اُسے دوُر کرنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتے ہیں۔ رِعایا کے دُکھ سُکھ میں برابر طور سے حِصہ لینے کی کوشش کرتے ہیں۔ وہ بے گناہ کو کبھی نہیں مارتے۔ اور گُنہگار کو کبھی معاف نہیں کرتے۔ اُنکی انصاف کی نظر ہمیشہ کھُلی رہتی ہے۔ فی الحقیقت سوریہ ونشی رام سورج

کے برابر ہی پُرنور ہیں اور صِرف اویودھیا کے ہی نہیں۔ تینوں لوکوں کے راجا ہونے کی قابلیت رکھتے ہیں۔ ہے راجن! ہم اِسے اپنی خوش قسمتی سمجھتے ہیں کہ ایسے مخصوص صِفات سے برگزیدہ شخص ہمارا راجا بننے جا رہا ہے۔ سچ پوچھو تو حقیقت میں مُلک اور سلطنت کے راجا بننے سے پہلے ہی وہ ہمارے دِلوں کے راجا بن چُکے ہیں۔ ہم لوگ ہی نہیں تمام ریشی مُنی اور دیوتا شری رام کی شہرت اور عُمر درازی کے لئے پرم پِتا پرماتما سے دُعا گو ہیں۔ یہ ہی کچھ وجوہات ہیں جن سے ہم نے رام کے حق میں اپنی رائے دی ہے۔

راجا مہاراجوں کی یہ تائید جان کر اویودھیا پتی راجہ دشرتھ بولے ''آپ کی بات اور استدلال سُنکر مجھے بہت زیادہ خوشی ہے۔ یہ میں اپنے لئے بڑے فخر کی بات سمجھتا ہوں۔ کہ آپ لوگ سچے دِل سے شری رام کو اویودھیا کے راجا کے طور دیکھنے کی خواہش رکھتے ہیں۔ اِن حالات میں میرا خیال ہے کہ اسی چیت کے مہینے میں جو سب مہینوں میں افضل مدھوُ ماس کہلاتا ہے۔ شری رام کے راج تلک کا اہتمام کیا جائے''۔ اِس لئے میں اب مُنی سریشٹھ ویشیٹھ جی سے گذارش کروُنگا کہ وہ اُن تمام چیزوں کو اکٹھا کرنے کا انتظام کریں جنکی راج تِلک میں ضرُورت پڑے گی''۔

راجا دِشرتھ کی ہدایت پا کر راج گوُرو ویشیشٹھ جی نے مُتلقہ اہلکاروں کو ہدایت دی کہ وہ جتنا جلد مُمکن ہو سونا، چاندی اور دھاتو، اُجول منی، مانکیہ وغیرہ رتن، خوشبودار اوشدھیوں، سفید خوشبودار مالاؤں، اجا، گھرت، شہد، اعلےٰ قسم کی کپڑوں، سب قسم کے ہتھیاروں کو جمع کرنے کا انتظام کریں۔ چتورانگنی سینا (فوج) کو زرہ بکتر باندھ کر رہنے کا حکم دیں۔ سوُنے کے ہوُروں سے سجے ہوئے ہاتھیوں، شویت چنوروں، سوریہ کا پرتیک انکت دھوجاؤں اور روایت سے چلے آنے والے شویت نرمل چھتر، سورن نرمت سو گھوڑے، سورن منڈت سینگوں والے سانڈ، سنگھ کی اکھشو نن تو چا کا جلد انتظام کریں۔ روایات کا پوُرا دھیان دیکر ماحول اور واتاورن کی اِسطرح سے سجاوٹ کریں تا کہ وہاں موجود لوگوں کے من میں ایک مستحکم سکون کا احساس ہونے لگے۔ یہ سارے اَنتظامات دُوسرے دن صبح سویرے تک مُکمل کر دینے کی اُنہوں نے ہدایت دے دی۔ ساتھ ہی اُنہوں نے سرکاری مہمان خانوں اور شہر کی سرایوں اور گلی کوچوں کو بھی خوشبودار سامان سے آراستہ کرنے کا حکم دے دیا۔ تا کہ سورج چڑھنے کے ساتھ ہی تمام شہر خوشبودار ماحول سے مالا مال ہو جائے۔ اِسی وقت سے ہوَن کی وَیدی پر بھگوان کی رحمت کے گانے اور سام گان کی کاروائی شروع ہو جائے۔ وید جاننے والے کرم کانڈی براہمن جب یگ بھومی

میں یگ کی شروعات کے کام میں مشغول ہوں ۔اُس وقت تمام فوج اپنے ہتھیاروں سے اسطرح لیس ہوں جیسے وہ جنگ کرنے والی نہیں ایک پُرامن شانتی کی فوج ہو۔اِسی شکل وصورت میں وہ منڈپ میں داخل ہو کرایک طرف بیٹھیں اِس قسم کے جتنے بھی ضروری ہدایات تھے وہ انہوں نے متعلقہ اہلکاروں کو دیئے۔

اِسکے بعد راجہ دشرتھ نے وزیراعظم ''سُمنت'' سے کہا'' آپ جا کر رام چندر جی کو جلدی یہاں لائیے'' مہاراج کی ہدایت پاتے ہی سُمنت جلد شری رام چندر کے پاس پہنچے۔اُنہیں مہاراج کا پیغام دیکر اپنے ساتھ رتھ پر بٹھا کر لے آئے۔ رام چندر جی کو جلد آتے دیکھ کر دَشرتھ بہت ہی خوش ہوئے۔رام نے بڑی تعظیم سے والِد صاحب کو جھک کر پرنام کیا ۔اُنکی کلائی پکڑ کر پہلے تو راجہ دشرتھ نے شری رام کو اپنے گلے لگایا اور پھر اپنے نزدیک نشست پر بٹھا کر مُند مند مسکراتے ہوئے بولے۔

'' ہے رام! تم میرے ہی سامنے اچھے اَوصاف اور اچھے طور طریقے والے نہیں ہو۔تُم نے تو اپنی اچھی فِطرت سے تمام رعایا کو خوش کر لیا ہے۔اِس لئے میں نے طے کیا ہے۔کہ میں کل تمہارا راج تِلک کرونگا۔اِس بارے میں مَیں نے براہموں، منتریوں، عالموں اور مُلک کے راجہ مہاراجوں کا اِتفاق حاصل کر لیا ہے۔ ویسے تم اچھے اوصاف والے، نرم طبیعت، عقلمند، بہادُر اور خوش اِخلاق ہو پھر بھی میں تمہیں وہ باتیں بتانا چاہتا ہوں۔جو میں نے تجربہ سے حاصِل کی ہیں۔ اِس سے تُمھیں اپنے کام میں رہبری ملے گی۔اور تمہیں فائدہ حاصل ہوگا۔سب سے پہلی بات یہ ہے کہ تم کبھی خوش اِخلاقی کو نہیں چھوڑنا۔خواہشات کو قابو میں رکھنا۔کسی بھی طرح کے بُرے کام میں نہ پھنس کر اُنسے الگ رہنا۔اپنے وزیروں کے دِل میں اُٹھنے والے خیالات کو گہرائی سے جاننے اور سمجھنے کی کوشش کرنا۔اِنہیں کبھی غیر مطمئین نہ ہونے دینا۔اِسی طرح سے اپنی رعایا کو ہمیشہ مُطمئین اور سُکھی رکھنے کی کوشش کرنا۔اناج ،دولت اور ہتھیاروں کے بھنڈاروں میں متواتر اضافہ کرتے رہنا۔ یہ کچھ گُر کی باتیں ہیں اگر تُم ان کا استعمال کرو گے تو تم ہر طرح کے مُشکلات سے محفوظ رہو گے۔اور لوگوں کا پیار حاصل کرتے ہوئے بلا خلل راج کاج چلا سکو گے۔یہ تجربے کی بات ہے کہ جو راجا اپنی رِعایا کو خوش اور سُکھی رکھنے کے لئے ہمیشہ کوشاں رہتا ہے اُسکا دُنیا میں کوئی دشمن نہیں ہوتا۔اگر کوئی شخص خود غرضی سے اُسکا نقصان کرنا چاہے۔تو وہ اپنے منصوبے

میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ ایسے راجا کو اپنی رِعایا اور وزیروں کا دِلی اِتفاق حاصل ہوتا ہے۔

والِد صاحب سے یہ مُفید تعلیم حاصِل کر کے رام نے خود کو خوش قسمت جانا اور اُنہوں نے اپنے والِد کو یقین دلایا کہ وہ پابندی سے ان باتوں کا پالن کریں گے۔ اُدھر نوکر، نوکرانیوں نے راجا کے مُنہ سے رام کا راج تِلک کرنے کی بات سنی تو وہ خوشی سے اُچھلتے ہوئے مہارانی کوشلیا کے پاس پہنچے اور انہیں یہ خوش خبری سُنائی جِسے سُنکر اُنکا رُوم رُوم خوشی سے مچلنے لگا۔ یہ خوشخبری سُنانے والوں کو اُنہوں نے بہت سا سونا وملبوسات دیکر مالا مال کر دیا۔☆☆☆

# کیکئی کوپ بھون میں

شری رام کے راج تِلک کی خوشخبری آندھی کی طرح ایودھیا کے گھر گھر میں پہنچی۔ سارا شہر خوشی سے جھوم اُٹھا۔ ہر ایک گھر میں منگلا چار ہونے لگے۔ رات بھر عورتیں سریلی آواز میں خوشی کے گھانے گاتی رہیں۔ مانو ایودھیا کے راجکمار کا راج تلک نہ ہو کر وہ اپنے ہی بیٹے کا بہت انتظار کیا ہوا جنم دِن منا رہی ہوں۔ سورج چڑھتے ہی تمام شہری اپنے اپنے گھروں کو سجانے لگے۔ گھر میں بھجن کِرتن کا سماں بندھنے لگا۔ رنگ برنگے جھنڈے پھیرانے لگے۔ سارا آسمان چھوٹی چھوٹی جھنڈیوں سے ڈھک گیا۔ ننھے منے اور چھوٹے چھوٹے بچے رنگ برنگے ملبوسات میں چھوٹی چھوٹی ٹولیاں بنا کر گلی محلے میں رام چندر جی کی جے کار کرتے ہوئے گھومنے لگے۔ مختلف قسم کے رنگ برنگے خوشبودار پھولوں سے سجے ہاٹ سے بازاروں کی رونق شاندار ہو گئی۔ نٹ، گوئے، ناچنے والے وغیرہ اپنے بے شمار کھیل دِکھا کر اور میٹھی میٹھی آواز میں جوش بڑھانے والے گانے گا گا کر شہریوں کا دِل بہلانے لگے۔ تمام شہر میں جگہ جگہ پر کیلے کے کھمبوں کے دروازے (چھوٹے چھوٹے گیٹ) بنائے گئے۔ اُن پر قیمتی کپڑے لپیٹ کر اُنکو رتن بھوشنوں اور پھول مالاؤں سے سجا دیا گیا۔ تھوڑے ہی وقت میں شہریوں کے پُر جوش کام کاج کرنے کے نتیجہ کے طور تمام شہر مختلف طریقوں سے سَج دھج کر دیوتاؤں کے راجہ اندر کی راجدھانی الکا پوری سے بھی شاندار دکھائی دینے لگا۔ پھر بھی شہری بڑی باریک بینی سے اُس سجاوٹ میں خامیاں ڈھونڈھ ڈھونڈھ کر اسے اور زیادہ دِلکش اور خوبصورت بنانے کی کوشش کر رہے تھے۔ اِس طرح سے ہر ایک آدمی رام کے راجیہ کی اِفتتاع کی تیاری میں شامِل تھا۔ ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ ایودھیا نگری دُلھن کی طرح شرنگار کر کے رام کے رُوپ میں دُولھا کے آنے کا انتظار کر رہی ہے۔ لوگوں کو اِس بات کی خبر پہلے ہی مِل چُکی تھی۔ کہ راج تِلک سے پہلے شہر میں یوراج رام چندر جی کی شوبھا یاترا نکلے گی۔ اُسے دیکھنے کے لئے شہر میں رہنے والے جھنڈ کے جھنڈ بنا کر راج مارگ کے دونوں طرف نئے اور قیمتی کپڑوں میں ملبوس ہو کر سواری کے انتظار میں کھڑے ہونے لگے تھے۔ خوبصورت نوجوان دوشیزائیں خوشامدید کے لئے آرتیاں سجائے۔ نئے نئے بنائے ہوئے دروازوں پر کھڑی ہوئی۔ رام کی سواری آنے کا بے چینی سے انتظار کر رہی تھیں۔ اِسی بیچ مہارانی کیکئی کی ایک خاص نوکرانی منتھرا راج محل کی اٹالیکا پر پہنچی۔ شہر کی غیر معمولی سجاوٹ کو دیکھ کر وہ حیران ہو گئی۔

تبھی اُس نے شری رام چندر جی کی نوکرانی کو نئی ریشمی ساڑھی پہنے ہوئے بہت خوش انداز میں دیکھا۔ منتھرا نے اُس سے پوچھا" دھائے! آج ایسی کونسی خاص بات ہے جو سارا شہر سجایا جا رہا ہے اور تُمہاری خوشی بھی دِل میں نہیں سما رہی ہے"۔ یہ سُن کر دھائے بولی" اَری منتھرا! تو راج محل میں رہ کر بھی اس بارے میں انجان ہے۔ حیرانی ہے؟ اس بات کو آج ہر ایک شہری جانتا ہے کہ کل راج کُمار شری رام چندر جی کا راج تِلک ہونے والا ہے"۔ دھائے کی زبانی شری رام کے راج تِلک کی خبر سُن کر اور شہر کی غیر معمُولی زیبائش دیکھ کر منتھرا کے دِل کو بڑا دھکا لگا۔ وہ سوچنے لگی۔ کوشلیا کا بیٹا راجا بن جائے گا تو کوشلیا راج ماتا کہلائے گی۔ جب کوشلیا کا مُقام دیگر رانیوں سے افضل ہو گا تو اُسکی نوکرانیاں بھی اپنے آپکو مُجھ سے افضل سمجھنے لگیں گی۔ اِسوقت کیکئی راجا کی سب سے زیادہ پیاری رانی ہے۔ راج محل میں ایک طرح سے اِس کی حکومت چلتی ہے۔ اِسی وجہ سے راج محل کی تمام نوکرانیاں میری عِزت کرتی ہیں۔ لیکن کوشلیا کے راج ماتا بننے سے وہ مُجھے کم تر نظر سے دیکھنے لگیں گی۔ پھر وہ میری اتنی عِزت نہیں کریں گی جِتنا کہ آج کرتی ہیں۔ کوشلیا کی نوکرانیاں اہنکار بھری نظر سے حقارت کریں گی۔ اِن کے اس سلُوک کو میں کیسے برداشت کرسکوں گی؟ نہیں یہ سب کُچھ میں نہیں سہہ سکوں گی۔ مجھے اس بارے میں ضرور کُچھ نہ کُچھ کرنا چاہیئے۔ میں ابھی ہی اِس بارے میں کوئی منصوبہ بناؤنگی۔

اِس طرح کی خیالات میں کھوئی ہوئی اور من ہی من پیڑا سے کڑھتی ہوئی وہ اٹالیکا سے نیچے اُتری اور محل میں لیٹی ہوئی کیکئی کو جگا کر بولی" مہارانی اُٹھو! یہ وقت سونے کا نہیں ہے۔ تُمہاری تقدیر کا پاسا پلٹنے والا ہے۔ تُمہارے اُوپر ایک خطرناک مصیبت آنے والی ہے۔ تُمہارے سامنے راجا ایسی صورت بنا کر کے آتے ہیں مانو اُنہوں نے اپنی ساری قسمت تُمہارے حوالہ کی ہے۔ لیکن تُمہاری پیٹھ پیچھے وہ تُمہارے لئے نقصان دہ کام کرنے سے نہیں چوکتے۔ کیکئی منتھرا کے یہ سخت الفاظ سُن کر چونکی اور بولی" تُو ایسا کیوں کہہ رہی ہے منتھرا۔ کہیں کوئی ناخوشگوار بات تو نہیں ہوگئی۔ تو مُجھے بہت ہی دُکھی دِکھائی دے رہی ہو"۔ جعلسازی اور بناوٹ میں ماہر منتھرا نے کیکئی کی میٹھی آواز سُن کر اور بھی بُرباد ہونے کی اداکاری کرتے ہوئے کہا" دیوی! تُمہاری قِسمت کا ستارہ ڈوبنے جا رہا ہے۔ کل مہاراج دَشرتھ رام کا یوراج کے طور راج تِلک کریں گے۔ اِس سے تم کتنی بے معنی ہو جاوگی۔ یہ تم سوچ بھی نہیں سکتی۔ راجہ تم سے چکنی چڑی باتیں کرتے ہیں۔ لیکن اصل اہمیت کوشلیا کو دینے جا رہے ہیں۔ تُم یہ سوچ بھی نہیں سکتیں کہ اُنکا دِل کِتنا بدمعاش ہے۔ اُنہوں نے بھرت کو اپنے

ننہال بھیج دیا اور موقعہ پا کر کل ہی شری رام کا راج تِلک کریں گے۔ سچ تو یہ ہے کہ تُمہارے شوہر نے تُمہارے ساتھ دُشمنی کی ہے۔ لیکن یہ کیا تُم پر اِتنا بھاری دُکھ پڑنے جارہا ہے اور تُم میری طرف اِس طرح دیکھ رہی ہو جیسے تُم نے کوئی بڑی خوشخبری سُنی ہو۔ تُم کِس خوابِ غفلت میں ہو۔ اُٹھو جاگو اور کُچھ کرو"۔

منتھرا کی بات سُن کر بہت خوش ہوئی کیکئی اپنے پلنگ سے اُٹھی اور اُس نے تحفہ کے طور ایک بہت ہی قیمتی زیور منتھرا کو دیتے ہوئے کہا "منتھرے! تُو نے مُجھے بہت ہی پیاری خبر سنائی ہے۔ اِسکے لئے یہ قیمتی زیور تو کچھ نہیں ہے جو تو مانگے وہ میں تُجھے دینے کے لئے تیار ہوں۔ بول تُجھے کیا چاہئے؟ جو تو چاہئے بلا جھجک کے مُجھ سے مانگ لے۔ میں شری رام اور بھرت میں کوئی فرق نہیں کرتی۔ دونوں مُجھے برابر برابر پیارے ہیں۔ اس خبر سے مُجھے بہت زیادہ خوشی ہوئی ہے۔

یہ سُن کر منتھرا غُصے سے جل بھُن گئی۔ اِس نے کیکئی کا دیا ہوا زیور پھینکتے ہوئے کہا "رانی تم بڑی نادان ہو تُمہیں تو خوشی کی جگہ غم ہونا چاہئے تھا۔ مُجھے تُمہاری بے وقوفی پر دُکھ ہوتا ہے۔ یہ مت بھُولو کہ سوت کا بیٹا دشمن ہوتا ہے۔ کوشلیا کی بہت عِزت افزائی ہوگی اور اسکے راج ماتا بننے پر تُم اسکی نوکرانی بن جاوگی۔ تُمہارے بیٹے بھرت کو بھی شری رام کی غُلامی منظور کرنی پڑے گی۔ بھرت کے آقا ہونے کی اہمیت ختم ہونے پر تُمہاری بہو بھی ایک نوکرانی کی زِندگی بسر کرے گی"۔

منتھرا کی بات سن کر کیکئی بولی "منتھرا! تُو یہ سمجھنے کی کوشش کیوں نہیں کرتی کہ رام مہاراج کے بڑے بیٹے ہیں اور اچھے اوصاف میں سب بھائیوں سے اعلیٰ ہیں۔ اِس لئے وہ ہر طرح سے یُوراج ہونے کے قابل ہیں۔ اُن کی عِزت افزائی کی بات سُن کر تو اِتنی جلی کیوں جارہی ہے؟ شری رام کو راجیہ مِلنے کا مطلب ہے بھرت کو راجیہ مِلنا۔ کیونکہ وہ سب بھائیوں کو اپنے ہی برابر سمجھتے ہیں۔ کیکئی کی بات سے منتھرا اور بھی دُکھی ہو کر بولی "رانی تم یہ بات کیوں بھُول جاتی ہو کہ رام کے بعد رام کا بیٹا ہی ایودھیا کے راج تخت کا حقدار ہوگا۔ اِس طرح سے بھرت راج پرمپرا سے الگ ہوجائیں گے۔ اِس طرح راج پرمپرا سے الگ ہو کر بھرت ایک اناتھ کی طرح زندگی گذاریں گے۔ یاد رکھو اگر شری رام کو راجیہ مِل گیا تو وہ موقعہ پا کر بھرت کو اپنے راجیہ سے بیدخل کر دیں گے۔ اور یہ بھی ناممکن نہیں ہے کہ وہ بھرت کو جان سے ماردیں گے۔ اگر بھرت کو اِسوقت ننہال نہ بھیجا ہوتا تو ممکن ہے کہ اُنہیں بھی اِس وقت آدھا راجیہ مِل جاتا۔ لیکن کوشلیا نے کمینگی کر کے

بھرت کو ننہال بھجوا دِیا تا کہ رام کا راستہ ہموار ہو جائے'' منتھرا کی زبان سے بھرت اپنی اور اپنی بہو کے نقصان کے اِمکان کی بات سُن کر کیکئی مُتحرِک ہو اُٹھی اور وہ منتھرا سے پوچھنے لگی '' ایسے حالات میں مُجھے کیا کرنا چاہئے! تو مجھے ایسا حل بتا جس سے بھرت کو یوُراج کا پد حاصل ہو جائے اور شری رام کسی بھی حالت میں ایودھیا کا راج سنگھاسن نہ پا سکیں''۔

کیکئی کو اپنے موافقِ ہوتے دیکھ منتھرا بولی '' اُس کا حل میں تمہیں بتاتی ہوں۔ مُمکن ہے تُمہیں یاد ہوگا ایک بار دیوتاؤں اور دانوؤں کے آپسی جنگ کے وقت تُمہارے شوہر تُمہیں ساتھ لیکر جنگ میں اِندر کی مدد کرنے کے لئے گئے تھے ۔یہ اس وقت کی بات ہے۔ جب ڈنڈ کارنیہ میں واقع وِنجت نگر کے بہت بڑے راکھشس حُکمران شمبر سے اِندر کا جنگ ہوا تھا اِس لڑائی میں دانوؤں نے اپنے ہتھیاروں سے مہاراج دشرتھ کو مضرُوب کر کے خستہ حال کر دیا تھا۔ اور وہ بے ہوش ہو گئے تھے۔ اُسوقت سارتھی کا کام کرتے ہوئے انہیں محفوظ جگہ پر لے جا کر تُم نے اُنکی جان بچائی تھی۔ اُس سے خوش ہو کر مہا راج نے تُم سے دو وردان مانگ لینے کے لئے کہا تھا۔ اِسکے جواب میں تُم نے کہا تھا جب ضرُورت پڑے گی ان وروں کو مانگ لوں گی۔ یہ کہانی تُم نے ہی مجھے بتائی تھی۔ اب وہ عطیے مانگنے کا موقعہ آ چکا ہے۔ تُم ایک عطیہ سے بھرت کے لئے یوُراج کی نشت اور دوسرے عطیہ سے شری رام کے لئے چودہ سال تک کے لئے وَن واس مانگو۔ رام چندر کے وَن چلے جانے پر راجہ بھرت کو چودہ سال کا لمبا عرصہ رعایا کا دِل جیتنے کے لئے مل جائے گا۔ اِس طرح ایودھیا پر اُنکا مستقل راج ہو جائے گا۔ اِس کام کی تکمیل کے لئے تُم میلے کُچیلے کپڑے پہن کر کوُپ بھون میں چلی جاؤ اور بِنا بستر بچھائے زمین پر لیٹ جاؤ۔ راجہ کے آنے پر نہ اُنکی طرف دیکھنا نہ اُن سے کوئی بات کرنا۔ تُمہیں اِسطرح دُکھی اور ناراض ہوتے دیکھ کر وہ تُمہیں منانے کی کوشش کریں گے۔ اُسوقت تُم دونوں عطیے مانگ لینا۔ وہ تُم سے اِتنا پیار کرتے ہیں کہ وہ ضرُور بالضرُور تمہاری بات مان جائیں گے۔ منتھرا کی نصیحت مان کر کیکئی نے ایسا ہی کیا اور کوُپ بھون میں جا کر لیٹ گئی۔ ☆☆☆

# کیکئی کی وعدوں کی حصولی

راج درباریوں سے نمٹ کر مہاراجہ دشرتھ شری رام کے راج تِلک کی خوش خبری اپنی سب سے پیاری رانی کیکئی کو سُنانے کے لئے پہنچے۔ اُسوقت اُنکا دِل خوشی سے بلّیوں اُچھل رہا تھا۔ جونہی وہ کیکئی کے بھوَن میں داخل ہوئے۔ اُنکو اِس بات سے حیرانگی کا دھکا لگا کہ میرے آنے سے پہلے ہی میرے آنے کی خبر پا کر بھی آج کمرے کے دروازے پر کیکئی میرے خوشامدید کے لئے کیوں نہ آئی؟ اندر داخل ہونے پر بھی جب انہیں کیکئی نہیں دِکھائی دیں۔ تو اُنہوں نے نوکرانی سے اسکے بارے میں پوچھا۔ راجہ کا سوال سُنکر سہمی ہوئی نوکرانی نے ہاتھ جوڑ کر کہا" کرپاندھان! نہ جانے کیوں دیوی بہت غُصہ ہو کر کوپ بھوَن میں چلی گئی ہیں" مہاراج نے متفکر ہو کر کوپ بھون میں جا کر دیکھا۔ اُن کی پران پیاری میلے کُچیلے کپڑے پہنکر بال بکھرائے زمین پر بے سدھ پڑی ہے کیکئی کے پاس بیٹھکر اُسے مناتے ہوئے دشرتھ بولے "پران بلبھے! میں نے تو ایسا کوئی کام نہیں کیا ہے جس سے غصہ ہو کر تمہیں کوپ بھون میں آنا پڑے۔ مُجھے بتاؤ کیا کِسی نے تُمہارے ساتھ سخت الفاظ کا اِستعمال کیا ہے۔ تمہاری بے عزتی یا توہین کی ہے؟ جلدی بولو نرم پلنگ پر لیٹنے کے لائق تُمہارے نازک بدن کو میں زمین پر لیٹے ہوئے نہیں دیکھ سکتا۔ تُمہارے دِل میں جو بات ہے صاف صاف کہو۔ میں اپنے اچھے کاموں کی قسم کھا کر تم سے وعدہ کرتا ہوں کہ میں وہ کام ضرُور کرونگا۔ جس سے تُمہارے دُکھ کا ازالہ ہو سکے۔ اپنے دِل کی بات یہ سوچ کر بلا شُبہ کہہ ڈالو کہ تُمہاری خواہش پُوری کرنے کے لئے جو تم چاہو گی میں وہی کرونگا۔

راجا کے اِس طرح اقرار پر کُچھ حوصلہ پا کر کیکئی نے کہا" ہے پران ناتھ! نہ تو کِسی نے میری توہین کی ہے اور نہ کچھ میرا نقصان ہوا ہے۔ میری ایک چاہت ہے میں اُسے پُوری ہوتے دیکھنا چاہتی ہوں۔ اگر آپ اُسے پوری کرنے کی قسم کھا کر وعدہ کریں گے۔ تب میں اِسے آپ سے کہوں گی۔" کیکئی کی بات سے راجہ دشرتھ کو کُچھ اِطمینان سا ہوا تو اُس نے مُسکراتے ہوئے کہا" بس اِتنی سی بات کے لئے تُم کوپ بھون میں چلی آئی؟ کہو تُمہاری کیا خواہش ہے۔ یہ تو تم جانتی ہی ہو کہ مجھے سنسار میں رام سے زیادہ پیارا اور کوئی نہیں ہے۔ اُسی رام کی قسم میں تُم سے وَعدہ کرتا ہوں کہ تُمہاری جو بھی خواہش ہوگی۔ میں اُسے ابھی پورا کروں گا۔ بولو کیا چاہتی ہو"؟

مہاراج دَشرتھ سے اِسطرح سے یقین دہانی پاکر کیکئی بولی۔ دیواسر لڑائی میں جب آپ مضرُوب ہوکر بے ہوش ہوگئے تھے اُس وقت میں نے آپکی حِفاظت اور مدَد کی تھی۔ اس سے خوش ہوکر آپ نے مجھے دو وَر دینے کا وَعدہ کیا تھا۔ وہی دو وَر میں آج مانگنا چاہتی ہوں۔ پہلے وَر سے میں چاہتی ہوں کہ رام کی جگہ میرے بیٹے بھَرت کا راج تِلک کیا جائے۔ اور دوُسرا وَر یہ ہے کہ رام کو چودہ سال کے لئے جنگل جانے کا حکم دیا جائے۔ میں چاہتی ہوں کہ آج ہی رام ولکل پہنے ہوئے وَن واسیوں کی طرح جنگل کے لئے روانہ ہوجائے۔ آپ سوُریہ ونشی ہیں سوُریہ ونش میں اپنا وَعدہ پوُرا کرنا اپنی جان دیکر بھی کیا جاتا ہے۔ اِس لئے آپ بھی مُجھے دیا ہوا عطیہ پورا کریں''۔ کیکئی کے مُنہ سے نکلے ہوئے الفاظ نے راجا کے دِل کو تیر کی طرح چھید ڈالا اور وہ اُسکی نا قابل برداشت تکلیف کا مقابلہ نہ کرسکے اور وہیں بے ہوش ہوکر گر پڑے۔ جب اُنکو پھر ہوش آیا۔ تو وہ کیکئی کے الفاظ کو یاد کرکے غُصے اور پیڑا سے کانپتے ہوئے بولے۔ ''ہے کُل گھاتنی! میں نے تم سے کیا برائی کی ہے جو تم نے مُجھ سے ایسا خوفناک اِنتقام لیا ہے۔ گری ہوئی نیچ! رام تو تُمہاری کوشلیا سے بھی زیادہ تعظیم کرتا ہے پھر اُسکی زندگی بُرباد کرنے کے لئے توُ کیوں کمر بستہ ہوگئی ہے۔ مُجھے آج معلوُم ہوا کہ توُ پیار کی جھوٹی اداکاری کرنے والی سوریہ کُل دُشمن ناگن ہے۔ تُجھے میں نے فضوُل ہی اپنے پیار کا دوُدھ پلا کر پالا ہے۔ میں نہیں جانتا تھا کہ توُ کِسی دِن اِس طرح سے مجھے اور میرے خاندان کو ڈسے گی۔ ذرا یہ تو سوچ لو کہ جو رام چندر جی ساری رعایا کی آنکھوں کا تارا ہے۔ اُسے میں کِسطرح بِنا کِسی قصُور کے راج سے محروم کروں۔ میں اپنی جان دے سکتا ہوں۔ لیکن اُسکے بِنا اِس دُنیا میں زندہ نہیں رہ سکتا ہوں۔ جِس رام چندر جی کے لئے توُ ہمیشہ کہتی تھی کہ وہ مُجھے بھَرت سے زیادہ پیارا ہے۔ اُسی کو تو آج چودہ برس کے لئے جنگل بھیج رہی ہو۔ ایسا توُ کیوں کہہ رہی ہے۔ یہ بات میری سمجھ میں نہیں آتی۔ میں بوُڑھا ہو چُکا ہوں۔ جانے کِس وقت بھگوان کے یہاں سے میرا بُلاوا آجائے۔ اِس لئے میری زندگانی کی اِس شام میں توُ مجھے اِتنا خوفناک دُکھ مت دے۔ رام کے وَن واس کی بات کو چھوڑ کر تو اور کچھ مانگ لے میں یقین دِلاتا ہوں کہ میں تجھے انکار نہیں کرونگا''۔ راجا کی یہ عاجز آواز سُن کر بھی کیکئی کو کوئی اثر نہ ہوا وہ بولی۔ ''راجن! پہلے تو آپ نے بڑے فخر سے وَر مانگنے کی بات کہی اور جب وَر دینے کا وقت آیا تو آپ اِسطرح سے وَعدہ شکنی کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سوُریہ ونشوں کو شوبھا نہیں دیتا۔ اِس طرح سے وعدہ شکنی کرکے سوُریہ ونش کی قابل فخر روایت کو داغدار نہ کریں۔ ذرا سوچیئے جب لوگ سُنیں گے کہ آپ وِعدہ کرکے مُکر گئے تو کیا

آپکے سوُریہ ونش پر کلنک نہیں لگے گا؟ دُنیا میں آپکی مذمت نہیں ہوگی؟ آپ کی یہ مذمت میں برداشت نہیں کر سکتی ۔اگر آپ اپنا وَعدہ پوُرا نہیں کریں گے تو میں ابھی آپکے سامنے زہر پی کر جان دوُنگی۔اِس سے آپ وَعدہ خلافی کے مرتکب ہی نہیں ہونگے بلکہ ایک عورت کو قتل کرنے کے گُنہگار بھی مانے جائیں گے۔اِسکی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ میں آپنی آنکھوں سے اپنی سوُت اور اسکُے بیٹے کی خوشحالی نہیں دیکھ سکتی ہوں اور نہ اپنی اور اپنے بیٹے کی بے عِزتی برداشت کو سکوں گی۔اِسلیئے مُناسب یہ ہے کہ آپ اپنا وعدہ پوُرا کریں" کیکئی کی بات سُن کر "ہارام" کہہ کر راجہ دشرتھ بے ہوش ہو گیئے۔اِن کا دِماغ ہر طرح کی فکر سے خالی ہو گیا۔آنکھیں پتھرانے لگیں۔بے ہوشی ختم ہونے پر پھر اُنکی آنکھوں سے آنسو کی دھارا جاری ہوئی اور روتے روتے بولے "کیکئی تیرا عطیہ اس راج خاندان کے لئے ہی نہیں۔ بھرت کے لئے بھی قاتل ہے۔میں جانتا ہوں کہ بھرت اس راجا کی نشست کو کبھی تسلیم نہیں کرے گا۔توُ سوچکر دیکھ کہ جب میں راج تِلک کا خواب دیکھنے والے رام چندر سے اچانک جنگل جانے کی بات کہوں گا تو اُسکی کیا حالت ہوگی؟ مُختلف ممالک کے راجہ لوگ تب میرے بارے میں کیا سوچیں گے۔ساری دُنیا میں میری رُسوائی ہوگی۔اور میں کِسی کو مُنہ دِکھانے کے قابل نہیں رہوں گا۔سب لوگوں کا مُجھ پر اور میری دانشمندی پر سے بھروسہ اُٹھ جائے گا۔تمام لوگ یہ سمجھیں گے کہ اس بے وقوف راجا نے عورت کے اِشاروں پر ناچتے ہوئے رام جیسے لائق راجکُمار کو وَن واس دیا۔توُ یہ بات اچھی طرح سمجھ لے کہ رام کے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکوں گا اور سیتا بھی رام کے بنا تڑپ تڑپ کر مر جائے گی۔کیا تو چاہتی ہے کہ تیری ایک خواہش کو پوُرا کرنے لئے اِتنے قتل ہو جائیں اور اس طرح سے سوُریہ ونش برُباد ہو جائے۔اوروں کی بات چھوڑ بھی دے بھرت کے بارے میں ہی سوچ جب وہ دیکھے گا کہ رام چندر کے غم میں اُسکا باپ اور سیتا جیسی بھابی تڑپ تڑپ کر مر گئے ہیں۔کوشلیا اور سمترا جیسی ماتائیں اس خوفناک دُکھ کو برداشت نہ کرنے کی وجہ سے رو رو کر اندھی ہو گئی ہیں۔یا تڑپ تڑپ کر ادھ مری ہو گئی ہیں۔تب بھرت کی کیا حالت ہوگی۔کیا پیڑا سے اسکی چھاتی نہیں پھٹے گی؟ پھر بھرت کو اِتنا دُکھی ہوتے دیکھ کر تُجھے دکھ نہیں ہوگا؟ تُجھے میں ایک پتی ورتا عورت سمجھتا تھا لیکن توُ تو کُل ناشنی بد کردار عورت نکلی۔ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ جس یگ ساگری کو راج تِلک کے نیک کام کے لئے اکٹھا کیا گیا ہے۔اُسکا اِستعمال اب میرے آخری سنسکار میں ہوگا" اِس طرح روتے روتے اور آہ وزاری کرتے کرتے وہ رات گذر گئی اور آسمان میں پو پھٹنے کی لالی چھا گئی۔ صُبح سویرے سورج نکلتے دیکھ کیکئی نے دہشت

ناک صورت اختیار کر کے کہا'' ہے راجن آپ بار بار منحُوس الفاظ کا اِستعمال کر کے مُجھے پریشان نہ کریں وقت گذرتا جارہا ہے۔آپ فوراًرام کو بُلا کراُسے جنگل جانے کی ہدایت دیجئے۔اور شہر بھر میں بھرت کے راج تِلک کا اعلان کرائے۔

صُبح سورج چڑھتے ہی گُورو وشِشٹھ منتریوں کو ساتھ لیکر سجے سجائے شہر کی بے انتہا رونق کو دیکھتے ہوئے دِلشاد حالت میں راج محل کے دروازے پر پہنچ گئے۔دروازے پر ہی اُنکو مہامنتری سُمنت ملاتی ہوئے ان سے بولے'' منتری ور! جلدی جا کر مہاراج کو ہمارے آنے کی خبر دیجئے اور اُن سے کہیے کہ تمام تیرتھوں اور سمندر کے پانی سے سُونے کا کلش، مدھو، چندن، کُش، پھل، پھول وغیرہ یگ کی تمام سامگری تیار ہے۔اب آپ باہر تشریف لاویں اور شُبھ لگن میں راج کُمار رام چندر جی کا راج تِلک کا شری گنیش کریں۔تاکہ شُبھ بیلا بیت نہ جائے''۔ ویشِشٹھ جی کا پیغام لے کر کیکئی۔ دشرتھ گُفتگو سے بے خبر سُمنت مہامنتری نے مہاراج دشرتھ کے سامنے جا کر عرضداشت کی'' ہے مہاراج دھیراج! سویرا ہو گیا ہے۔اب آپ جاگئے اور رعایا کو دیدار دیکر انہیں مشکور کیجئے۔شُبھ راتری ختم ہو چکی ہے۔اور سورج چڑھ گیا ہے۔راج گُورو وشِشٹھ دُوسرے منتریوں کے ساتھ راج دوُار پر آپکے درشن کے لئے آپکے انتظار میں کھڑے ہیں۔آج راج تِلک کا مُبارک دِن ہونے کی وجہ سے بہت سارے کام کرنے ہیں۔سُمنت کی آواز سُنکر راجا دشرتھ کو پھر دلخراش دُکھ کا اِحساس ہوا۔اور وہ پھر بے ہوش ہو گئے۔اُنکی یہ حالت دیکھ کر سُمنت اُنہیں متفکر انداز میں دیکھتے رہے۔

تبھی بد بخت کیکئی بولی'' ہے سُمنت! مہاراج اپنے پیارے بیٹے رام کے راج تلک کی خوشی میں رات بھر سو نہیں سکے ہیں۔اِسلئے ابھی انہیں نیند آ گئی ہے۔ تُم جلد جا کر رام کو یہیں بُلا لاؤ مہاراج نیند سے جاگتے ہی اُنہیں کُچھ ضُروری ہدایات دینا چاہتے ہیں''۔سُمنت راج محل سے نِکل کر رتھ پر سوار ہو کر رام کے محل کی طرف چلدئے۔وہاں پہنچکر اُنہوں نے دیکھا رام ایک سونے کی پلنگ پر تشریف فرما ہیں اور سیتا ان پر چنور ہلا رہی ہیں۔رام کو پرنام کر کے انہوں نے کہا'' ہے رگھوکل تِلک راجکُمار! مہاراج دِشرتھ کیکئی کے محل میں آپکا انتظار کر رہے ہیں۔وہ آپ سے فوراً مُلاقات کرنا چاہتے ہیں'' اپنے والد صاحب کا یہ پیغام پا کر رام سیتا سے بولے'' پریئے! ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ماتا کیکئی اور پتا جی میرے ابھشیک کے بارے میں کچھ اہم گفتگو کر رہے ہیں۔اِس لئے اُنہوں نے مجھے بُلا بھیجا ہے۔یہ تو تم جانتی ہی ہو کہ ماتا کیکئی مُجھے بھرت سے بھی زیادہ پیار کرتی ہیں۔اور ہمیشہ میری بھلائی کے بارے میں سوچتی رہتی ہیں۔اِسلئے میں اُنکے درشنوں کے

لئے جاتا ہوں'' یہ کہہ کر شری رام چندر رتھ پر بیٹھ کر منتری سُمنت کے ساتھ کیکئی کے محل کی طرف چلدئے۔

رام کے پیچھے ہاتھ میں چنور لئے لکشمن انگ رکھشک (باڈی گارڈ) کی طرح کھڑے تھے۔ رتھ کے پیچھے طرح طرح کے سونے اور چاندی کے زیورات سے سجے ہوئے ہاتھی گھوڑے چل پڑے۔ راستے میں جو بھی اُنہیں دیکھتا شری رام کی جے جے کار کرنے لگتا۔ سڑک کے دونوں طرف کھڑے بچے، بوڑھے شہری اُن پر پھولوں کی بارش کرنے لگے۔ راج محل میں پہنچکر رام تمام نوکروں نوکرانیوں کا خیر مقدم تسلیم کرتے ہوئے مہامنتری سُمنت کے ساتھ مہارانی کیلکئی کے اُس کمرے میں پہنچے جہاں سُمنت نے مہاراج کے موجود ہونے کا اِشارہ دیا تھا۔☆☆☆

# شری رام کا وَن واس

رام چندر نے جا کر ماتا کیکئی اور پِتا دَشرتھ کے پاؤں کو چھو کے اُنکو پرنام کیا۔رام کی طرف دیکھ کر مہاراج دَشرتھ نے ٹھنڈی سانس لیتے ہوئے کہا'' ہے رام'' اور اُسکے آگے کچھ نہ کہہ سکے۔پھر گہری اور لمبی سانس لی۔اُنکی آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا بہنے لگی۔پھر کچھ سنبھل کر بولے'' رام! میں نے تُمہیں اِس لئے بلایا ہے......'' کہتے کہتے پھر اُنکا گلا سوکھ گیا۔والِد صاحب کی یہ حالت دیکھ کر رام کے دِل کو گہرا صدمہ ہوُا۔اور وہ سوچنے لگے کہ والِد صاحب کے اِس دُکھ کی وجہ کیا ہے؟ وہ نہ تو کچھ کہتے ہیں۔اور کہنا چاہ کر بھی بول نہیں پاتے ہیں۔وہ خوف فکرمندی اور حیرانی سے مہاراج کی طرف دیکھنے لگے۔آخر کار بڑی عاجزی سے کیکئی سے بولے'' ہے ماتا! پتا جی کی ایسی حالت کیوں ہو رہی ہے؟ کیا مُجھ سے کوئی ایسا خطرناک قصور ہوا ہے۔جِس سے وہ مُجھ سے دِل کھول کر بات نہیں کر پا رہے ہیں۔ مُجھے سوچنے پر بھی یاد نہیں آ رہا ہے کہ مُجھ سے ایسا کونسا قصُور ہوا ہے۔کیا وہ دُکھدائک بیماری سے پیڑت ہیں؟ اگر آپکو معلوُم ہے تو مہربانی کر کے مُجھے اِسکی وجہ بتائے تا کہ میں اِنہیں اِس تکلیف سے آزاد کرنے کا کوئی حل نِکالوں۔ مُجھ سے اِنکی یہ حالت نہیں دیکھی جاتی۔اِس لئے ماتا آپ صیح بات مُجھے جلد بتائے۔اگر وہ مُجھ سے ناراض ہیں۔تو میں اِنہیں ناراض کر کے ایک لمحہ بھی نہیں جینا چاہتا''۔

رام کی بات سُن کر کیکئی نے جواب دیا'' ہے رام! نہ تو مہاراج تُم سے غُصہ ہیں۔اور نہ ہی کِسی بیماری سے پیڑت ہیں۔اِنکے دِل میں ایک خیال آیا ہے۔جو تمہارے خلاف ہے۔اِس لئے یہ تُم سے خوف اور جھجک کی وجہ سے کہہ نہیں پا رہے ہیں۔اِس لئے یہ بات میں تُمہیں بتاتی ہوں۔ بہت دِن پہلے کی بات ہے ایک بار دیواسر سنگرام ہوا تھا اُس وقت میری باہمت خدمت سے خوش ہو کر مُجھے دو وَر مانگنے کے لئے کہا تھا آج میں نے وہ دونوں ور مانگ لئے۔ور مانگنے سے پہلے اُنہوں نے مجھے قسم سے یقین دلایا کہ تُم جو وَر مانگوگی اُنہیں میں ضرور پورا کرونگا۔اب وعدہ کر کے بھی اِن عطیوں کو دینا نہیں چاہتے۔ساتھ ہی اُن سے ہٹنا بھی نہیں چاہتے۔کیونکہ وَعدہ کر چُکے ہیں۔اِسلئے رام! تم اپنے پِتا کی مدد کرو۔تا کہ وہ اپنا وعدہ پورا کر سکیں۔یہ تو تم جانتے ہی ہو کہ سوریہ وَنش اپنے وَعدے پورے کرنے کے لئے دنیا میں مشہور ہے۔اگر تم یہ وعدہ کرو گے کہ جو کچھ میں کہوں گی اُسکا تم ضُرور پالن کرو گے۔اور اِس طرح سُوریہ کُل کی روایات کی رکھشا کرو گے۔تو میں

میں تم سے ان عطیوں کی بات کہہ سکتی ہوں''۔

ماتا کیکئی کی بات سُن کر شری رام نے مضروب آواز میں کہا'' ماتا! یہ میرے لئے کتنے کلنک کی بات ہے کہ آپکو اپنی بات کہنے کے لئے اگر لفظ کا استعمال کرنا پڑا۔ آپ نے میرے بزرگوں کی عقیدت پر شک کیا ہے۔ یہ میرے لئے بڑی شرم کی بات ہے۔ والِد صاحب کے حُکم سے میں دھکتی ہوئی آگ میں بھی داخل ہوسکتا ہوں۔ زہر پی کر جان دے سکتا ہوں۔ سمندر میں ڈوب کر مَر سکتا ہوں۔ میں اپنے والِد کے ہی نہیں تمام بزرگوں کے حُکم کی تعمیل کرنے کے لئے اپنی جان کی بھی بلی دے سکتا ہوں۔ اِس لئے میں آپکے چرنوں کی قسم کھا کر وعدہ کرتا ہوں۔ کہ آپکے حُکم کی ضرور بالضرور تعمیل کرونگا۔''

رام چندر جی کے وعدہ کرنے سے مطمئین ہو کر کیکئی کہنے لگی'' جیسا کہ میں نے تمہیں ابھی بتایا ہے کہ میں نے راجہ سے دو وَر مانگے تھے۔ اِن میں سے ایک کے ذریعہ میں نے بھرت کے لئے ایودھیا کا راج اور دُوسرے سے تمہارے لئے چودہ برس کا ون واس مانگا تھا۔ اب اگر تم اپنے آپکو اور اپنے والِد کو وعدہ پُورا کرنے والے ثابت کرنا چاہتے ہو تو اِسی وقت ولکل دھارن کر کے جنگل کے لئے روانہ ہو جاؤ۔ تمہارے جانے کے بعد بھرت کی تاجپوشی ہوگی۔ چاہ کی وجہ سے مہا راجہ دُکھی ہو رہے ہیں۔ اِس لئے تم اپنا وعدہ پورا کر کے راجا کو گُناہ کے سمندر سے بچاؤ۔

شری رام نے کیکئی کے الفاظ کسی دُکھ اور غم کے بغیر سُنے اور مُسکرا کر بولے۔ ماتا کیا اس چھوٹی سی بات کے لئے آپ اور والد صاحب، اِتنے دُکھی ہو رہے ہیں۔ یہ کوُن سے بڑی بات ہے۔ جس کے لئے والِد صاحب پریشان ہو رہے ہیں؟ میں بزُرگوں کے حُکم سے تینوں لوکوں کا راج بھی چھوڑ سکتا ہوں۔ ایودھیا کی تو بات ہی کیا ہے۔ میں آج اور ابھی جنگل کو چلا جاتا ہوں۔ اِسے آپ میرا سچا وعدہ سمجھیں۔ مُجھے تو اِس بات کا دُکھ ہے کہ خود ابا جان۔ نے مجھے اپنے ہاتھوں بھرت کی تاجپوشی کرنے کا حکم کیوں نہ دیا؟ آپ ابھی دوُتوں کو بھیج کر بھرت کو فوراً بلوالیں''

رام کی باتوں سے خوش ہو کر کیکئی نے کہا بیٹا! تُو ٹھیک کہتا ہے میں ابھی مہاراج کی اِجازت سے دُوتوں کو کیکئے بھیجتی ہوں۔ لیکن تُمہارا یہاں زیادہ دیر ٹھہرنا مُناسب نہیں ہے۔ بھرت کے یہاں پہنچنے سے پہلے ہی تُمہیں جنگل کے لئے روانہ ہو جانا چاہیئے۔ جب تک تم ایودھیا کو پار کر کے مہاراج کی آنکھوں سے اوجھل نہیں ہو جاوگے۔ تب تک تمہاری چاہ میں پھنسے یہ اِسی طرح پریشان ہوتے رہیں گے۔'' کیکئی کی بات سُن کر راجہ دشرتھ ایک بار پھر بے ہوش ہو گئے۔ رام بے

ہوش والد صاحب اور کیکئی کے قدموں میں سر جھکا کر چُپ چاپ اِس خاص مقام سے باہر چلے گئے۔

اِس بہت بڑے واقعہ پر بھی شری رام کے چہرے پر کوئی تبدیلی نہیں آئی۔ جس وجہ سے اُنہیں دیکھنے والے یہ اندازہ بھی نہیں لگا سکے کہ اب شری رام کا تلک نہیں ہو رہا ہے۔ وہ اِسی طرح رام چندر کے راج تِلک کا تصور کرتے ہوئے رام چندر کو دیکھ کر اُنکا جے جے کار کرنے لگے۔ شری رام نے مُسکرا کر اِنکا اِستقبال منظور کیا۔ اور آہستہ آہستہ مہارانی کوشلیا کے محل پر جا پہنچے جہاں وہ ریشمی کپڑے پہنے ہوئے مُتبرک آگ جگا رہی تھی۔ شری رام نے جا کر ماتا کے پاؤں چھوئے تو اُنہوں نے آشیرواد دیتے ہوئے انہیں اپنے گلے لگایا پھر بولیں! رام تم ابھی تک اپنے ابا جان کے پاس نہیں گئے۔ تمہیں تو اُنکے پاس جلدی پہنچنا چاہئے کیونکہ آج تمہاری تاجپوشی کا دِن ہے۔ مہاراج تُمہارا اِنتظار کر رہے ہونگے۔ اچھا تم بیٹھکر کچھ کھاؤ پیو اور انہوں نے رام کے بیٹھنے کے لئے انکے نزدیک سونے سے سجایا ہوا آسن سَرکا دیا۔ ہاتھ سے اِس آسن کو ہٹاتے ہوئے شری رام بولے ''ہے ماتا! اب اِس سونے سے سجائے ہوئے آسن پر تو میں نہیں بیٹھ سکوں گا کیونکہ ماتا کیکئی کے مانگے گئے دو وَر دیکر پتا جی نے مُجھے چودہ برس کا وَن واس اور بھائی بھرت کو ایودھیا کا راج دیا ہے۔ اِسلئے میں رتن جڑت آسن کو ترک کر کے وَلکل پہن کر دنڈ کارینہ میں جا کر گھاس کے آسن پر بیٹھ کر تپسیا کرونگا۔ میں آپ سے رُخصت لینے کے لئے آیا ہوں۔ رام کے دِلسوز الفاظ سنکر کوشلیا بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی۔ شری رام نے اُنہیں اُٹھا کر مناسب تیمارداری کی۔ ہوش آنے پر وہ واویلا کرتی ہوئی بولیں۔

''ہے پُتر! بچھڑے سے بچھڑی ہوئی گائے کی پیڑا کو تُو نہیں جانتا۔ اگر تُم نے میری کوکھ سے جنم نہیں لیا ہوتا اور میں بانجھ رہتی تو بھی مجھے اِتنا دُکھ نہیں ہوتا جتنا آج ہو رہا ہے۔ میں تو اب تک اِس اُمید پر زِندہ تھی کہ جتنا سکھ میں نے شوہر کے راج میں نہیں پایا وہ مُجھے اب حاصل ہوگا۔ لیکن ایسا لگتا ہے کہ اب بھی چھوٹی سوت کے طعنے مُجھے برداشت کرنے پڑیں گے۔ کیا میں نے سال ہا تک فاقہ کشی کر کے تمہیں اِسی لئے پالا تھا کہ تم مُجھے بڑھاپے میں چھوڑ کر جنگل کو چلے جاؤ۔ بھلا مُجھ سے بڑھ کر اور کون عورت بدقسمت ہوگی''؟

کوشلیا کو اِس طرح روتے بلکتے دیکھ کر لکشمن بولے ''ماتا! اِس میں بھیا کا کوئی قصور نہیں ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ بزرگوں اور گوروں کا ہمیشہ عِزت کرنے والے اُنکے احکام کی تعمیل کرنے والے میرے دیوتا کے برابر بھائی کو کِس

جُرم کے لئے یہ سزا دی گئی ہے۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بڑھاپے کی وجہ سے والد صاحب کی عقل بگڑ چکی ہے شری رام کو اُنکی نا معقول حُکم کی تعمیل نہیں کرنی چاہیئے وہ بلا دَ ڑنگ راج کریں۔ جو بھی اُنکے خلاف سر اُٹھائے گا۔ اُسے میں اُسی وقت کُچل دونگا۔ ماتا! یہ دُنیا کی ریت ہے کہ جو جتنا سادہ اور سہن شیل ہو۔ اُسے اُتنا ہی دبایا جاتا ہے۔ شری رام کی حلیمی اور برداشت کا مادہ رکھنا ہی آج اُنکا جرم بن گیا ہے۔ میں آج آپکے سامنے وَعدہ کرتا ہوں۔ کہ رام چندر جی کو راجا بننے میں بھرت یا انکے طرفدار اگر کوئی رُکاوٹ کھڑی کریں گے۔ تو میں اُنہیں اُسی وقت یم لوک بھیج دوں گا۔ ماتا! آپ میری طاقت پر بھروسہ کریں۔ اور اِسطرح سے وِلاپ نہ کریں۔ میں آپکو یہ یقین دِلاتا ہوں۔ کہ میں آپکے دُکھوں کو اِسطرح دُور کروں گا۔ جسطرح سورج اندھیرے کو مٹا دیتا ہے"۔

لکشمن کی بات سے کَوشلیا کو کُچھ سہارا مِلا۔ اُنہوں نے رام چندر سے کہا رام! تم نے اپنے چھوٹے بھائی لکشمن کی باتوں کو سُنا۔ تم سنجیدگی سے اِن باتوں پر وِچار کرو اور مُجھے اِس طرح سے بلکھتا چھوڑ کر جنگل کے لئے روانہ نہ ہو جاؤ۔ یہ ٹھیک ہے کہ تمہیں والِد کے حُکم کی تعمیل کرنی چاہیئے ایسا کرنا تمہارا فرض ہے۔ لیکن ماں کا حُکم نہ ماننا بھی تو پاپ ہے۔ ماں کا مُقام باپ سے اُونچا ہوتا ہے۔ اِس لئے تُم ایودھیا میں ہی رہ کر میری سیوا کرو۔ جیسا کہ کیشپ نے کیا تھا۔ ایسا کرنا ہر طرح سے دَھرم کے مُطابق ہے۔ اِس طرح سے میری خواہش کی توہین کر کے جنگل جاؤ گے۔ تو میں تمہاری جُدائی میں پاگل ہو جاؤں گی اور دیواروں سے اپنا سر ٹکرا ٹکرا کر جان دُونگی۔ اِسلئے رام مُجھے یوں چھوڑ کر تم مت جاؤ"

کوشلیا کی اُداس آواز سُن کر شری رام کا دِل ڈھل گیا تھا۔ پھر بھی اُنہوں نے ماں کو ہمت بڑھاتے ہوئے کہا" ماتا! آج تم یہ کمزور لوگوں جیسی باتیں کیوں کر رہی ہو؟ تُم نے ہمیشہ سے والِد کے حکم کی تعمیل کرنے کی تعلیم دی ہے۔ آج کہہ رہی ہو کہ میں والد کا حکم نہ مانوں۔ اپنے سُکھ شانتی کے لئے اُس تعلیم سے منکر ہو جاؤں۔ جو تُم مجھے بچپن سے دیتی آرہی ہو؟ اب یہ کیسے ممکن ہے ماتا! چاہیئے سورج، چاند اور زمین اپنے اٹل قاعدے قانون سے ٹل جائیں۔ لیکن یہ کبھی مُمکن نہیں ہے کہ رام باپ کے حکم کی تعمیل نہ کرے۔ میں کوئی غیر معمُولی یا انوکھا کام تو نہیں کر رہا ہوں۔ تمام اعلیٰ رکردار والے بیٹے اپنے باپ کے حکم کی تعمیل کرتے ہیں۔ میں تُمہاری اِس بات سے اِنکار نہیں کرتا کہ مجھے تمہارے حکم کی تعمیل بھی اِسی طرح سے کرنی چاہیئے جس طرح سے میں باپ کے حکم کی تعمیل کرتا ہوں۔ اگر تم بُرا نہ مانو تو میں تم سے گذارش کرنا چاہتا ہوں۔ وہ یہ کہ

بیوی ہونے کے ناطے تمہارا بھی یہ فرض ہے کہ تُم اپنے شوہر کی خواہش کے سامنے رُکاوٹ بن کر کھڑی نہ ہو۔ اِسلئے ہاتھ جوڑ کر آپ سے یہ استدعا کرتا ہوں کہ آپ بھی خوشی خوشی مُجھے جنگل جانے کی اِجازت دیجئے۔ تاکہ مُجھے یہ تسلی رہے۔ کہ میں نے ماں اور باپ دونوں کے حُکم کی تعمیل کی ہے" اِسکے بعد شری رام لکشمن کو مخاطب ہوتے ہوئے بولے "لکشمن! تُمہاری ہمت، بہادری، شوریہ اور ویرتا پر مُجھے فخر ہے۔ تُم مُجھ سے جتنی زیادہ محبت کرتے ہو۔ وہ بھی مجھ سے چھپا نہیں ہے۔ لیکن اِن سب سے اُوپر دھرم کی جگہ ہے۔ یہ ساری دنیا دھرم کے سہارے سے ہی قائم ہے۔ یہ بھی تم جانتے ہو کہ ماں باپ اور بزرگوں کے اِحکام کی تعمیل کرنا متبرک کاموں میں سے ایک ہے۔ اِس لئے میں والِد صاحب کے حُکم کو نظر انداز کر کے نرک اور اپ یش کا بھاگی بننا نہیں چاہتا۔ اصُول بھی یہی کہتا ہے۔ اِس لئے ہے بھائی! تم غُصے کو ترک کرو اور میرے جنگل جانے میں کسی طرح کی رکاوٹ کھڑی نہ کرو۔

لکشمن کو اس طرح سمجھا کر رام پھر اپنی ماں کوشلیا سے بولے "ہے ماتا! اب زیادہ سوچ وچار نہ کر کے حوصلہ رکھو۔ میرے لئے اچھے مبارک الفاظ بولتے ہوئے مُجھے خوشی سے جنگل جانے کی اِجازت بخش دو۔ تاکہ جنگل میں آنے والے مشکلات تمہارے آشیرواد سے حل ہو جائیں۔ اور راستہ سُکھ دینے والا بنے۔ تُمہیں اِس بات پر فخر ہونا چاہئے کہ تُمہارے بیٹے نے اپنے سُکھوں کی قربانی دیکر باپ کے حکم کی تعمیل کی ہے۔ چاہئے کسی بھی وجہ سے والِد صاحب نے مُجھے یہ حُکم دِیا ہو۔ اسکی تعمیل کرنا میرا مُقدس فرض ہے۔ اور آپکے تعاوُن اور آشیرواد کے بغیر میں یہ کام پورا نہیں کر سکتا۔ اِس لئے مُجھے آشیرواد دیکر جلد از جلد جنگل جانے کے لئے رُخصت دیجئے۔ ماں کو اِسطرح سے سمجھا بُجھا کر وہ پھر لکشمن سے بولے "ہے ویر! اب ہمت باندھ کر میرے جنگل جانے میں میری مدد کرو۔ جِس اُمنگ کے ساتھ تُم نے میری تاجپوشی کے لئے طرح طرح کا سامان اِکٹھا کیا اِسے میرے سامنے سے اٹھا لو۔ اور اِسی حوصلے کے ساتھ میرے جنگل جانے کی تیاری کراؤ۔ تُم جانتے ہو کہ میرے ولی عہد بننے کی خبر ماتا کیکئی کے لئے کتنی دُکھدائی بن گئی تھی۔ اِس دُکھ کو کُچھ تو میں ختم کر کے آیا ہوں اب مجھے جلد جنگل بھیج کر اُنکا باقی بچا خدشہ بھی دُور کرو۔ میں نے کبھی خواب میں بھی اُنکے دِل کو دُکھ نہیں دیا ہے۔ اِس لئے میں نہیں چاہتا ہوں کہ اِس خدشے سے اُن کا من ذرا بھی دُکھی رہے۔ تم یہ بھی جانتے ہو کہ والِد صاحب کتنے مہان، ستیہ وادی اور وعدے وچن کے پابند ہیں۔ انکے دِل میں بھی یہ اِحساس نہیں رہنا چاہئے کہ میں جنگل کے مُشکلات

سے خوف ذدہ ہو کر جنگل جانے سے منکر ہو جاؤں۔ اور اُن کی وعدہ شکنی ہو جائے۔ اِس ڈر سے انہیں بے خوف کرنے کے لئے یہ بہت ضروری ہے۔ کہ میں جتنا جلد ہو سکے۔ ایودھیا نگری کو چھوڑ کر جنگل کے لئے روانہ ہو جاؤں۔ اگر تم یہ سمجھتے ہو کہ میرے جنگل جانے کے لئے پتا یا ماتا کیکئی قصور وار ہیں تو یہ تُمھاری بھوُل ہے۔ اِس میں کِسی کا کوئی قصور نہیں ہے۔ میں اِسکی وجہ قِسمت کو مانتا ہوں وہی اِنسان کے حالات نظم کرتا ہے۔ تم ہی سوچو اگر اِسمیں قِسمت کی ترغیب نہ ہوتی تو بھلا وہ ماتا کیکئی جو بھَرت سے بھی زیادہ مُجھ سے پیار کرتی ہیں۔ مُجھے جنگل کو بھیجنے کی ضِد پتا جی سے کیوں کرتی۔ اور کیوں وَردان مانگتی۔ بھلا قَسمت سے جنگ کر کے کون جیتا ہے؟ اِسی بات کو سوچکر جو میں کل شاہی تخت پر بیٹھنے کے قیاس آرائی کر رہا تھا اب میں خوشی خوشی جنگل جانے کے لئے روانہ ہو رہا ہوں۔ جو قِسمت کی مرضی ہوتی ہے۔ اِسی پر ہمیں چلنا پڑتا ہے۔ چاہئے ہم ہنستے ہوئے چلیں یا روتے ہوئے۔ اِس لئے میں چاہتا ہوں۔ کہ تم بھی اِسکو قسمت کی بات سمجھ کر غم وغصہ کو ترک کر کے اِسکے مطابق چلو“

رام چندر جی کی بات سُنکر لکشمن نے اپنا سِر جھکا دیا۔ تھوڑی دیر وہ چُپ کھڑے رہے۔ پھر اچانک غُصہ بھرے لہجے میں پھنکارتے ہوئے بولے ”بھیا! آپ جیسے بڑے بہادُر اور کرم ویر بھی جب مجبور ہو کر قِسمت کی اِسطرح سے ثنا خوانی کرتے ہیں۔ تو میں حیران ہوتا ہوں۔ میرا دِل چیخ اُٹھتا ہے کہ کیا قِسمت کو اِتنی ہمت ہے۔ کہ وہ ایک بہادُر چھتری کو آنکھیں دِکھانے کی جُرت کرے۔ میں نہیں سمجھتا کہ آپ جورُو کے غُلام راجا کے اِس حُکم کی تعمیل کیوں اور کیسے کرنا چاہتے ہیں۔ جو دَھرم کے مُطابق نہیں ہے۔ بھیا! آرام طلب، کمزور اور بزُدِل ہی قِسمت کی دہائی دیتے ہیں۔ طاقتور، بہادُر مرد کبھی قِسمت کے اشاروں پر نہیں ناچا کرتے۔ جو اپنی خُودی سے قِسمت کے ہاتھ توڑ سکتا ہے۔ قِسمت اُسکی گردن پکڑ کر اُسے نہیں چلا سکتا۔ میں آپکو یقین دِلاتا ہوں کہ آپ کے راج تِلک میں رکاوٹ ڈالنے والے آج میری مردانگی سے اِس قِسمت کو نابود ہوتے دیکھیں گے۔ پر مارتھ اور پُر شارتھ میں آج بہت خطرناک لڑائی ہوگی۔ میں قِسمت کی طاقت کو اپنے زورِ بازُو سے چوُر چوُر کر دوُنگا۔ والِد صاحب اور سوتیلی ماں کیکئی کے اس مغرور ضِد کو جلا کر بھَسم کر دوں گا۔ جس نے آپ کی جگہ پر بھَرت کو شاہی تخت پر بِٹھانے کی ہمت کی ہے۔ آپ بلا خلل ہو کر حکوُمت کریں گے۔ کیونکہ میں آپکے راجیہ کے اِسی طرح رکھوالی کرونگا جس طرح سمندر روایت کا پالن کرتا ہے میں آپ سے پھر اِلتجا کرتا ہوں کہ آپ تاجپوشی کا

مُبارک کام شروع کرائیے۔اُدھر میں دُشمنوں کوختم کرنے میں مصروف ہوتا ہوں۔ میں اِنہیں بتادُونگا کہ میرے بازُو صِرف سجاوٹ کے لئے نہیں ہیں میرے دھنش بان بچوں کے کھیلنے کے کھلونے نہیں ہیں۔جو آپکا دُشمن ہوا اُسے دُنیا میں زندہ رہنے کا کوئی حق نہیں ہے۔ اِسلئے بھیا! آپ مُجھے اپنا نوکر سمجھ کر اپنے دُشمنوں کو نیست و نابود کرنے کی اِجازت دیں۔آج میں ضرُور کچھ کر کے دِکھانا چاہتا ہوں"۔ یہ کہتے ہوئے لکشمن کا پُورا جسم غُصے سے تھر تھر کانپنے لگا۔

رام نے اِنہیں شانت کرتے ہوئے کہا" ہے ویر! اِس طرح پریشان نہ ہو حوصلہ رکھو۔ہمیں یہ بات ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں بھولنی چاہئے۔کہ والِد صاحب کے حُکم کی تعمیل کرنا ہمارا دھرم ہے۔اور مَیں اِس دھرم سے کسی بھی حالت میں مُنحرِب نہیں ہونا چاہتا"

اپنے بیٹے شری رام کا یہ مُصمم اِرادہ دیکھ کر آنکھوں سے آنسوں پونچھتی ہوئی کوشلیا بولی۔" برخودار! جنگل جانے کی تیاری کرنے سے پہلے کیا تُم نے یہ سوچا ہے کہ تم جنگل کے خوفناک تکالیف کو کیسے برداشت کر سکو گے؟ نہ کھانے کے لئے خوراک ملے گی۔نہ رہنے کے لئے مکان ہوگا۔بھیانک جنگلی جانوروں کہ وجہ سے تُم امن سے آرام بھی نہیں کر سکو گے۔جسے کھانا کھِلانے کے لئے بہت سارے نوکر نوکرانیاں تیار کھڑے رہتے ہیں اور جِسے ایک ایک چیز بڑے پیار سے ماں کھلاتی ہے۔وہ اپنا پیٹ بھرنے کے لئے کیسے کند مول پھلوں کو ڈھونڈھتا رہے گا۔کیسے ایک ایک دانہ اکٹھا کرے گا۔میں تو اِسکا اندازہ کر کے ہی پریشان ہو جاتی ہوں۔میرا کلیجہ منہ کو آنے لگتا ہے۔اگر تُمھیں جنگل جانا ہی ہے تو ایک میری بات مان لو۔مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلو۔میں تمہارے پیچھے پیچھے اسی طرح چلوں گی۔جِس طرح گائے بچھڑے کے پیچھے چلتی ہے میری اتنی بات تُم تسلیم کر ہی لو۔

کوشلیا کی یہ بات سُنکر رام کا دِل رَحم اور احترام سے پریشان ہونے لگا۔لیکن اُنہوں نے اِسکو مضبوطی سے قابو میں رکھتے ہوئے کہا۔" ماتا! پتاجی کو ماتا کیکئی نے چھل سے اپنے شیشے میں اُتارا ہے۔اِسوقت وہ بیحد دُکھی ہیں۔اُنہیں کِسی پیار بھرے سہارے کی ضُرورت ہے۔اگر آپ بھی اُنہیں اِس حالت میں چھوڑ کر چلی جائینگی۔تو آپ یقین کیجئے اُن کی موت میں کوئی شک وشبہ نہیں رہ جائے گا۔اِس لئے اِس وقت اُنہیں موت کے مُنہ میں چھوڑ کر آپ گنہگار نہ بنیں۔جب تک مہا راج زندہ ہیں تب تک اُنکی خدمت کرنا آپکا مُقدس فرض ہے۔اِس لئے آپ مُوہ کو چھوڑ کر مجھے جنگل جانے کی اِجازت دیں۔

چودہ سال کی معیاد کوئی بڑی بات نہیں ہوتی۔ اُس کے گذر جاتے ہی میں لوٹ کر آپ کے درشن کرونگا۔ آبا جان کے ہوتے ہوئے آپ اپنے آپکو یتیم نہ سمجھیں۔ اِسوقت تن مَن سے اُنکی ایسی خدمت کریں کہ وہ میری جُدائی کو آسانی سے بھُول سکیں۔ یہ کام آپ ہی کر سکتی ہیں۔ اِسوقت ماتا کیکئی سے کوئی اُمید رکھنا فضُول ہے، اِس لئے ہے ماتا! میں آپ سے ایک بار پھر ہاتھ جوڑ کر گُزارش کرتا ہوں کہ مُجھے آپ خوشی سے رُخصت کریں۔

دھرم پرائین بیٹے کے منطقی اور مُدلل الفاظ کو سُنکر ماتا کوشلیا نے آنکھوں میں آنسوں بھر کر کہا۔ اچھا بیٹے تم جنگل جاؤ پر ماتما تمہارا بھلا کریں۔ اپنے والِد صاحب کے حُکم کی تعمیل کر کے تُم بخریت ایودھیا لوٹو۔ جس دَھرم پرایئتا اور عقیدت سے مجبُور ہو کر تُم جنگل جا رہے ہو۔ اُسے دیکھتے ہوئے پرم پتا پر ماتما جنگل کی تمام مُشکلات سے تُمہاری حِفاظت کریں۔ مُنی وِشوامتر سے حاصل شُدہ اَستر شستَروں کی مدد سے تمہیں سب طرح کے بد کرداروں اور راکھشسوں پر فتح حاصل ہو۔ میری دُعا ہے کہ اشٹ لوکپال، چھ رتویں۔ دو پکش، بارہ ماس، ورش اور راتریاں۔ دِن مہوُرت وغیرہ تمام تمہارے لئے کلیان کاری ہوں۔ میں تُمہیں آشیرواد دیتی ہوں کہ سچائی کے راستہ پر چلتے تُم بے حساب شہرت اور نیک نامی حاصل کرو۔ میرے نیک خواہشات تمہارا راستہ خوشگوار بنائیں۔

بیٹے کو آشیرواد اور دُعائے خیر دے کر ماتا کوشلیا نے برہمنوں سے ہون کرایا نیک دُعاوں کے پاٹھ سے تمام ماحول گونج اُٹھا۔ اُسکے بعد بیٹے کو گلے لگایا۔ سر پر ہاتھ پھیر کر کوشلیا بولی۔ برخوردار! ایشور تمہارا بھلا کرے۔ اور کامیاب منورتھ ہو کر لوٹو۔"

اِس طرح سے ماتا سے اِجازت لے کر شری رام وہاں پہنچے جہاں جنک نندنی اپنے پرانیشور کی تاج پوشی کے خیال میں بیٹھی تھی۔ ☆☆☆

# سیتااور لکشمن کا شری رام کے ساتھ جنگل چلنے کا مُطالبہ!

شاہی شان وشوکت کے بغیر شری رام کو اپنے کمرہ میں آتے دیکھ سیتا حیرانی سے چونک پڑی۔ پھر ٹِکٹِکی لگا کر اُن کی طرف دیکھتی ہوئی بولی۔ ''پران ناتھ یہ میں کیا دیکھ رہی ہوں۔ آج آپکے سر پر شویت چھتر کیوں نہیں ہے۔ تاج پوشی کا بہت اہم تہوار ہوتے ہوئے بھی آج دربار اور شہر کے ذی عزت لوگ آپکے پیچھے کیوں نہیں آرہے ہیں۔ ہوا کی طرح چلنے والا عالیشان رتھ بھی آپکے آگے پیچھے دکھائی نہیں دیتے۔ سونے سے سجائے ہوئے بھدراسن کو پکڑے ہوئے نوکر بھی آپکے آگے آگے نہیں چل رہے ہیں۔ پربھوُ! آج تاج پوشی کے دِن تو آپکا چہرہ سورج کی طرح چمک دار ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن اُس پر میں کوئی ایسا نشان نہیں دیکھ رہی ہوں۔ اِس سب کی کیا وجہ ہے؟ میرے آقا! یہ سب کچھ مُجھے جلد بتائے۔ آج نہ جانے کیوں میرا دِل گھبرا رہا ہے۔ مُجھے ایسا دِکھائی دیتا ہے کہ کوئی نا قابل برداشت واقعہ ہوا ہے۔ جلدی کچھ بتایئے میرے مالک''۔

سیتا کو اِسطرح پریشان ہوتے دیکھ کر شری رام نے دھیرے سے کہا۔ ''پیاری! گھبرانے اور تشویش کی کوئی بات نہیں۔ آبا جان نے مُجھے دلی عہد بنانے کی جگہ پر چودہ سال کا وَنواس دیا ہے۔ یہ سب کیسے ہوا؟ یہ تم دھیان سے سُنو۔ ایک بار دیوتاؤں اور راکھشسوں کی لڑائی میں ماتا کیکئی نے آباجان کی زندگی بچائی تھی۔ اُس سے خوش ہو کر مہاراج نے اُنہیں دو وَردان ماننے کا وعدہ کیا تھا۔ وہی دو وَر آج ماتا کیکئی نے مانگ لیئے۔ ایک وَر کے ذریعے اُنہوں نے بھرت کے لئے راجیہ اور دوسرے وَر کے ذریعے میرے لئے چودہ سال کا وَنواس مانگ لیا۔ پِتاجی کے دئے گئے وَر کے مُطابق مُجھے آج ہی ولکل دھارن کر کے جنگل کے لئے روانہ ہونا ہے۔ اِس لئے میں یہاں تُم سے رُخصت لینے آیا ہوں۔ میں چاہتا ہوں۔ کہ تم اپنے سلیقے سے بھرت کو ہمیشہ خوش اور مطمئین رکھنا۔ اور تن مَن سے تینوں ماتاؤں کی خدمت کرنا۔ میری ماتا کوشلیا کو میری اس جنگل یاترا سے بڑا صدمہ ہوا ہے۔ تکلیف سے اُنکا دِل چھلنی ہوا ہے۔ اُنکی اس طرح سے خِدمت کرنا کہ میری جُدائی کا دُکھ اُنہیں نا قابل برداشت نہ ہو۔ ماتا کیکئی اور ماتا سمترا کو بھی ویسا ہی عزت واحترام دینا۔ کیونکہ ہم لوگوں کے لئے تو سبھی ماتائیں ایک برابر پوجنیہ اور قابل عزت ہیں۔ میری جگہ پر بھرت کی تاجپوشی ہوگی۔ یہ خیال دِل میں لاکر تم کبھی جہالت نہیں کرنا۔ کیونکہ مُلک کا راجہ ہونے کے علاوہ وہ میرا پیارا بھائی بھی ہے۔ اور وہ مُجھے اپنی جان سے بھی زیادہ پیارا

ہے۔ جس طرح تم اب تک میری ہر بات تابعداری سے مانتی آئی ہو۔ اُسی طرح سے اپنی مرضی سے تم یہاں قیام کر کے اپنا فرض انجام دو"۔

رام کی طویل نصیحت سُنکر سیتا نے حُجت سے کیا۔ "ہے آریہ پُتر! آپ کی اِس طرح کی باتیں سُن کر مجھے ہنسی آتی ہے، اور حیرانی بھی ہوتی ہے۔ آپ جان بوجھکر ویدشاستروں سے مطابقت رکھی ہوئی اِس بات کو بھولنے کی حقیر کوشش کر رہے ہیں۔ ماتا، پِتا، بھائی، بہن، بیٹا، بیٹی رشتہ دار وغیرہ اپنے اپنے ثوابوں اور گُناہوں کا بھوگ کرتے ہیں۔ لیکن عورت صِرف اپنے خاوند کے کیئے گئے کرموں کا پھل بھوگتی ہے۔ اِس لئے شاستروں نے بیوی کو اپنے خاوند کا حِصہ مانا ہے۔ اِسکا مطلب یہ ہوا کہ مہاراج نے صِرف آپ ہی کو نہیں، مُجھے بھی ون واس دیا ہے۔ ایسا کوئی قانون نہیں کہ مرد کے جسم کا آدھا حصہ جنگل میں رہے اور باقی آدھا حِصہ گھر میں۔ کیا ایک مرد کو دو حِصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے؟۔ ہے ناتھ! عورت کے لئے ماں، باپ، بیٹا، بیٹی، بھائی، بہن سکھی یا کسی دوسرے رشتہ سے کوئی مقام نہیں ملتا۔ عورت کا مُقام تو اُسکا خاوند ہی ہوتا ہے۔ اِسلئے میں بھی آپ کے ساتھ جنگل چلوں گی۔ اپنے ساتھ ساتھ میری بھی جنگل چلنے کی تیاری کریں۔ میں جنگل میں آپکے ساتھ رہ کر آپ کے چرنوں کی سیوا کرونگی۔ عورت کو خاوند کی خدمت کر کے جو عظیم سُکھ حاصل ہوتا ہے۔ وہ سُکھ اِس دُنیا میں تو کیا دوسری دُنیا میں بھی کسی بات سے حاصل نہیں ہوتا ہے۔ عورت کے لئے خاوند ہی خُدائے ثانی ہوتا ہے۔ اُسکی خدمت اسکے لئے سب کُچھ ہے اور اِس بارے میں اِسے کیا کیا کرنا چاہئے اِس بات کی مُکمل تعلیم مُجھے اپنے ماں باپ سے حاصِل ہو چُکی ہے۔ اِسطور آپکو اس بارے میں اعادہ کی ضرورت نہیں ہے اور نہ مُجھے مزید کوئی تعلیم دیکر بھرم میں ڈالنے کی کوشش کریں۔ میں آپکے ساتھ جنگل ضُرور بالضرور جاونگی۔ یہ میرا پکا اِرادہ ہے۔ ہے پران ناتھ! آپ میری اِس بات پر یقین کیجیئے کہ جنگل میں آپکے چرنوں کی خدمت کر کے مجھے وہی سکھ حاصل ہوگا۔ جو مجھے اب تک یہاں یا جنک پوری میں حاصل ہوتا رہا ہے۔ جس طرح آپ پھل پھول سے اپنا پیٹ بھریں گے اُسی طرح میں بھی کرونگی۔ آپ کو کبھی کِسی طرح کی کوئی تکلیف نہیں دونگی۔ اور نہ خود کو آپ کے اوپر بوجھ بننے دونگی۔ ندی، پہاڑ، تالابوں وغیرہ میں بلا خوف ہو کر گذر بسر کرونگی۔ آپ کے ساتھ اگر مُجھے کوئی دُکھ بھی ملے گا۔ تو میں اُسے سُکھ سمجھ کر قبول کرونگی۔ لیکن آپ کے بِنا جنّت کا سُکھ اور دولت بھی مُجھے تسلیم نہیں ہے۔ میری اِس حقیر گذارش کو نظر انداز کر کے اگر آپ مُجھے ایودھیا میں چھوڑ

جائیں گے۔ تو جس لمحہ آپ جنگل کے لئے قدم بڑھائیں گے۔ اُسی لمحہ میں اپنی جان دوُنگی۔ اِسے آپ میرا پکا اِرادہ سمجھیں۔

جنگلوں کے تکالیف کو یاد کر کے رام چندر سیتا کو اپنے ساتھ جنگل نہیں لیجانا چاہتے تھے۔ جتنا زیادہ وہ اِنہیں سمجھانے کی کوشش کرتے اُتنا ہی وہ زیادہ ہٹ دھرمی بن جاتی۔ جب سیتا کو استدعا کامیاب ہوتی نہ دکھائی دی۔ تو وہ وِلاپ کر کے رونے لگیں۔ اور بار بار اپنے اِرادے کو دہرانے لگی۔ رام نے ایک بار پھر سیتا کو سمجھانے کی کوشش کی اور بولے۔ میری پیاری! میں تُمہارے دِل کے جذبات سمجھتا ہوں۔ میں تُمہارے اِصرار کو ناجائز نہیں مانتا۔ لیکن پھر بھی میں چاہتا ہوں کہ جنگل کی دُکھ دائک زِندگی کے مُتعلق سوچو اور اِس خواہش کو ترک کرو۔ تم نہیں جانتی کہ جنگل میں کیسے کیسے خطرناک اور جان لیوا جانور رہتے ہیں۔ پہاڑوں کی گھپاؤں میں رہنے والے خوفناک شیروں کی گرج سے تم ڈر جاوگی۔ ایک شیر ہی نہیں۔ وہاں بھالو، چیتے، ریچھ، جنگلی بھینس وغیرہ ایسے جانور رہتے ہیں جو آدم خور ہوتے ہیں۔ زمین کی طرح پانی میں بھی مگر مچھ اور کچھپ وغیرہ خطرناک جانوور رہتے ہیں۔ جو ندی یا تالاب پر پانی پینے کے لئے آنے والے آدمی کو پکڑ کر کھا جاتے ہیں۔ پھر راستے میں ایسی دَلدل والی ندیاں پڑتی ہیں جنکو پار کرنا بہت ہی مُشکل ہے اِسکے علاوہ کانٹوں سے بھری جھاڑیاں، پگڈنڈیوں پر تپتے سورج کی تپتی ہوئی لوؤں اور موسم خزاں کی تھرتھراتی سردی میں کسی مکان کے بغیر جنگلوں میں ایک دِن کاٹنا بھی مُشکل ہو جاتا ہے۔ پھر چودہ سال کی معیاد تو کافی لمبی ہوتی ہے۔ جِسم کو تھرتھرا دینے والی برفیلی ہوا۔ بھوُک پیاس کی مُشکل حالت۔ جہاں کوسوں کوسوں تک پانی کا نام و نشان تک نہیں ملتا۔ کنٹلے درخت اور نوک دار جھاڑیاں کپڑوں کی ہی نہیں جِسم کی چمڑی کو بھی پھاڑ ڈالتی ہیں۔ ایسے خوفناک اور ناقابل گذر جنگل میں تُم کیسے رہ سکوگی۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ تم جنگل جانے کی ہٹ دھرمی چھوڑ دو" رام چندر جی کی باتیں سنکر سیتا بولی "میرے آقا! آپ مُجھے کیوں فضُول خوف زدہ کر رہے ہیں؟ کیا میں جانتی نہیں کہ آپکو دیکھتے ہی جنگل کے تمام شیر، چیتے۔ ویادھ، سور وغیرہ خطرناک ہلاکوُ جانور خود ہی اپنی جان بچانے کو بھاگ جاتے ہیں۔ میرے ماں باپ نے مُجھے بچپن سے ہی تعلیم دی تھی۔ کہ اپنے شوہر کے ساتھ اُسکی چھایا نگامنی ہو کر رہنا۔ دُکھ سُکھ، آپتی وِپتی میں اُنکا ساتھ نہ چھوڑنا۔ یہی تیرا سب سے بڑا دھرم ہے۔ اب ہے سوامی! آپ مُجھے اِس فرض کو ترک کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں۔ یہ کیسی کشمکش ہے۔ میں نے اپنے ماں باپ کے ساتھ

وَعدہ کیا تھا۔ کہ میں آپکی تعلیم سے کبھی مُنہ نہیں موڑونگی۔ اب آپ اِسطرح سے مُجھے وَعدہ خلافی کرا کر کیوں پاپوں میں دھکیلنا چاہتے ہیں؟ ایسی حالت میں اور دَھرم کے مُطابق بھی آپکے ساتھ جنگل چلنا ہی میرا دَھرم ہے۔ یہ میں جانتی ہوں کہ جنگل کی زِندگی محلوں کی طرح مُکمل آرام دہ اور بے ضرر نہیں ہے۔ لیکن اِس قسم کے دُکھوں سے وہی شخص گھبراتا ہے جو اِندریوں کے وِش میں رہتا ہے۔ یا اپنے من کو قابو نہیں کرسکتا ہے۔ حوصلہ مند شخص کے سامنے۔ اِس قسم کی کوئی مشکل کبھی نہیں آتی۔ میں سیر سپاٹے کے لئے جنگل نہیں جانا چاہتی ہوں۔ جو میں اُسکی دُکھ اور مشکلات کی طرف دھیان دوُں۔ میں تو صِرف آپکی خدمت کرنے کے لئے ہی وہاں جانا چاہتی ہوں۔ کیونکہ آپکی خدمت ہی میرا سب کچھ ہے۔ آپکی خدمت ہی میری تپسیا ہے۔ اور تپسیا کرنے والا کبھی راستوں کے مُشکلات کو دیکھ کر پریشان نہیں ہوتا ہے۔ میرے مالِک! آپکی اِس واحِد عقیدت مند خادم پتی ورتا۔ سُکھ دُکھ کی ساتھی بیوی کو آپ اپنے ساتھ کیوں نہیں لے جانا چاہیئے؟ اگر آپ مُجھے اپنے ساتھ نہیں لے جائیں گے تو میں وَعدہ کرتی ہوں کہ میں سریوندی میں ڈوب کر یا آگ میں جلکر یا زہر کھا کر اپنی جان دے دوں گی۔"

اس طرح روتے ہوئے اور طرح طرح سے منطق اور دلائل دیکر آہ زاری کرنے پر بھی جب شری رام سیتا کو ایودھیا میں چھوڑ کر جانے کی ہٹ کرنے لگے۔ تو سیتا کی خودداری جاگ اُٹھی۔ تو اُنہوں نے اپنے نَرم رویہ کو بدلتے ہوئے پیار سے کہا" ہے دریادِل پربھو! آج میں دیکھ رہی ہوں کہ جو لوگ کہتے ہیں کہ شری رام ایک بہت بڑے بہادر شخصیت کے مالک ہیں۔ وہ کِتنے دھوکے میں ہیں۔ میں آپکے دِل میں کوئی دُکھ اور خوف دیکھ رہی ہوں۔ جِس سے خوف ذدہ ہو کر آپ مجھے ایودھیا میں چھوڑنا چاہتے ہیں۔ آپکے دِل میں یہ ڈر ہے کہ مُمکن ہے کہ جنگل میں آپ میری حِفاظت نہیں کر پائیں گے۔ پربھوُ! آپ اپنے دِل سے اِس ڈر کو نِکال دیجئے۔ کیونکہ میں خود اپنی حِفاظت کرنے کے قابل ہوں، بہادُر رگھوکل کی بہادر بہو ہوں، بہادُر لڑکی بہادر بیوی ہوں۔ میں آپکو یقین دِلانا چاہتی ہوں کہ کانٹے دار درخت اور نوک دار جھاڑیاں میرے لئے مکھن سے بھی زیادہ نَرم و نازک بن جائیں گے۔ آندھی طوُفان سے اُٹھنے والی گرم گرم دُھول بھی میرے جِسم کو چھوُتے ہی چندن سی راحت بخش بن جائے گی۔ آپ کے ساتھ رہنے پر گھاس کا بِسترہ بھی مُجھے محلوں کے نَرم و نازُک بِستروں سے زیادہ آرام اور تسلی دے گا۔ پھل پھوُل کند موُل آپ جو کچھ مجھے دیں گے۔ وہ مُجھے طرح طرح سے مزیدار لگے گا۔ میں

آپکو یقین دِلاتی ہوں کہ میں جنگل میں آپکے ساتھ رہتی ہوئی کبھی اپنی سکھی، سہیلیوں، ماں باپ اور شاہی آسائشوں کو یاد نہیں کرونگی۔ کِسی تکلیف کے لئے آپکو الزام نہیں دُونگی۔ ہے آقا! میں آپکے بغیر ایک لمحہ بھی زندہ نہیں رہ سکوں گی۔ چودہ سال کی معیاد تو بہت ہوتی ہے۔ یہ کہتی ہوئی شری رام سے لپٹ کر سیتا پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی۔ سیتا کو اِس طرح دُکھی ہوتے شری رام کا دِل بھی دہل اُٹھا۔ اُنہوں نے پیار سے سیتا کو اپنے دِل کے ساتھ لگاتے ہوئے کہا'' سیتے! ایسی بات نہیں ہے۔ کہ میں جنگل میں آپکی حِفاظت نہیں کرسکوں گا۔ لیکن میری خواہش ہے۔ کہ تم گھر پر رہ کر ماتا کوشلیا کی سیوا کرو۔ لیکن جب تم جنگل جانے کے لئے اتنی ضِد کر رہی ہو تو چلو۔ میں تمہیں اپنے ساتھ لے چلنے کو تیار ہوں۔ تُمہاری وجہ سے مُجھے جنگل میں جو تھوڑی بہت دشواری ہوگی اُسے میں برداشت کرلونگا۔ لیکن اگر تم یہ چاہو کہ میں اپنی اور تمہاری دُشواریوں کو تصور میں لاکر جنگل نہ جاؤں تو یہ نا مُمکن ہے۔ کیونکہ والِد صاحب کے حُکم کی تعمیل کرنا میں کِسی بھی صوُرت میں نہیں چھوڑونگا۔ میرا یقین ہے کہ ماں باپ کی خدمت اور اُنکے احکام کی تعمیل کرنے سے جو خود شِناسی طاقت اور مَن کی شانتی حاصِل ہوتی ہے۔ وہ سچائی، سخاوت یا ہوَن سے بھی حاصِل نہیں ہوتی ہے جو شخص اس دنیا میں ماں باپ اور پیر مرشد کی خدمت کرتا ہے۔ جان بوُجھ کر کبھی اُنکا دِل نہیں دُکھاتا۔ وہ اِس لوک میں دھن، دولت، تعلیم، اولاد اور سُکھ شانتی اور نیک نامی حاصل کرتا ہے۔ اور وفات پر دیولوک اور برہم لوک حاصل کرتا ہے۔ اِسلئے ماں باپ کو راضی رکھنا ہی دین ایمان ہے۔ مُجھے یقین ہو گیا ہے کہ تُم میرے ساتھ جنگل چلنے کے قابل ہو۔ اِسلئے تم جنگل چلنے کی تیاری کرو۔ اپنے یہ قیمتی پوشاک اُتار ڈالو۔ انہیں براہمنوں کو خیرات میں دو۔ تُمہاری مرضی پوُری ہو رہی ہے اسلئے بھکاریوں کو کھانا کھِلا کر مُطمئین کرو۔ میری سب آرام و آسائش کی چیزیں بھی نوکر، نوکرانیوں میں بانٹ دو۔ جتنی جلدی ہوسکے اِس کام سے فارغ ہو کر جنگل جانے کے لئے تیار ہو جاؤ''۔ شوہر سے جنگل جانے کی اِجازت پا کر سیتا کا دِل خوشی سے گدُ گدُ ہو گیا۔ وہ فوراً اُٹھ کھڑی ہوگئی اور محل کے نوکر نوکرانیوں کو اِکٹھا کر کے اُن میں شری رام چندر جی کا اور اپنا قیمتی سامان تقسیم کرنے لگیں۔ جب لکشمن کو معلوم ہوُا کہ رام چندر اور سیتا دونوُں ہی جنگل جا رہے ہیں۔ وہ روتے روتے رام کے پاس آئے اور اُنکے قدموں میں گر کر بولے'' بھیا! جب آپ نے جنگل جانے کا مُصمم اِرادہ کر ہی لیا ہے تو مُجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیئے۔ میں وہاں آپ کی خدمت میں تیار رہ کر آپ کے آرام آسائش کے سارے حالات مُمکن بنانے کی کوشش کرونگا۔ آپ کے آرام کے وقت اگر کسی بھیانک جانور یا

کم بخت راکھشسوں نے آپکی طرف رُخ کیا تو میں فوراً اُسے ڈھیر کر دونگا۔ آپ مُجھے ایک سپاہی کی طرح اپنی خِدمت میں تیار پائیں گے۔ میں ہمیشہ دھنش بان چڑھائے ایک ہوشیار پہرے دار کی طرح آپ کے ساتھ رہوں گا۔ آپکے بغیر میں ایودھیا میں ایک پل بھی نہیں رہ سکوں گا۔ آپکی غیر حاضری میں یہ محل مجھے کاٹنے کے لئے دوڑے گا۔ آپکے بغیر ایودھیا تو کیا میں سورگ اور برہم لوک میں بھی رہنا نہیں چاہتا۔''

لکشمن کے اِنکساری اور خدمت گذاری الفاظ سُنکر شری رام بولے''بھیا لکشمن! تم ایسی اِنکساری سے کیوں بولتے ہو؟ تم تو مجھے جان سے بھی پیارے ہو۔ میں تمہیں لے تو چلتا لیکن تُمہارے بغیر ماتا سُمترا کی سیوا کون کرے گا؟ بوڑھے ابا جان کو بھی اس وقت تُمہاری خدمت اور حاضر رہنے کی بہت ضرُورت ہے۔ تا کہ میری غیر حاضری میں تم اُنہیں ہمت بندھا سکو۔ اِسلئے ہے بھائی لکشمن! تُم ایودھیا میں ہی رہ کر پوجیہ پِتا، ماتا کوشلیا اور ماتا سُمترا کی خدمت کرو۔ اور اِن کی ہمت بندھاؤ ہم دونوُں کے ایک ساتھ بچھڑ جانے سے اُنہیں جو بھاری دُکھ ہوگا۔ اُسکا تصور کر کے تمہیں اُنکی خدمت کے لئے ایودھیا میں ہی رہنا چاہئے اس سے بزرگوں میں تمہاری ثابت قدم عقیدت کی سراہنہ ہوگی۔

رام چندر کے الفاظ سنکر لکشمن کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔ اور بولے''میرے آقا! اس طرح رہنا کیسے مُمکن ہو سکے گا۔ آج تک میں آپ کے بغیر ایک لمحہ بھی نہیں رہا ہوں۔ ہم لوگ ساتھ ساتھ کھیلے ہیں، ساتھ ساتھ پڑھے ہیں اور ساتھ ساتھ ہی گوُرو وِشوامتر سے تربیت پائی ہے ایسی حالت میں آپ سے ایک لمحہ بھی الگ رہنے کا سوچ بھی میں نہیں سکتا۔ کوئی بھی وجہ بتا کر آپ مُجھے یہاں چھوڑنے کی کوشش نہ کریں۔ جہاں تک پِتا۔ ماتا سُمترا کی خدمت کا سوال ہے بھرت یہ کام اچھی طرح کریں گے۔ اُنکی فطرت کو دیکھتے ہوئے ہمیں اس بارے میں ذرہ بھر بھی شک نہیں کرنا چاہئے۔ ماتا کوشلیا اتنی اچھے اوصاف والی، فراخدل اور عظیم دیوی ہیں۔ کہ وہ سُمترا وغیرہ کو ذرہ بھی تکلیف ہونے نہیں دیں گی۔ جو نوکر، نوکرانیوں کو قسم قسم کے کپڑے زیورات گائیں وغیرہ خیرات دیکر خوش رکھ سکتی ہیں کیا وہ میری ماں سُمترا اور کُٹمب کے دیگر لوگوں کو مطمئین نہیں رکھ سکیں گی؟ اُنکے بارے میں تو کوئی شکوک ہونا ہی نہیں چاہئے۔ وہ سب کی سُکھ سہولیات کا خیال رکھنے میں کامِل ہیں۔ اسلئے ہے رگھوکُل کے چراغ! آپ مہربانی کر کے مُجھے اپنے ساتھ چلنے کی اِجازت دیں۔ میں آپکے ساتھ رہ کر آپکے لئے قند مول پھل اِکٹھا کرونگا، پوجا کا سامان تیار رکھا کرونگا اور ہر طرح سے آپکی خدمت میں مصروف رہوں گا۔ اگر

آپ مُجھے اپنے ساتھ نہیں لے چلیں گے تو میں قسم کھا کر کہتا ہوں کہ آپ کے بغیر نہ تو ایودھیا میں مَیں رہوں گا۔ نہ میرے پران ہی رہیں گے۔ آپ جانتے ہیں میں بہت زیادہ نہیں بولتا۔ اسے آپ ایک رگھوونشی کا وعدہ سمجھیں''۔

لکشمن کے یہ غیر مُبہم الفاظ سُن کر رام چندر نے انہیں جنگل چلنے کی اِجازت دیتے ہوئے کہا ''اچھا بھائی اگر تمہارا ایسا ہی مُصمم اِرادہ ہے تو تُم ماتا سمترا، ابا جان اور دیگر بزُرگوں سے اِجازت لو۔ پھر چلنے کی تیاری کرو۔ میں تُمہیں یہاں پر چھوڑ کر نہیں جاؤں گا۔ چلنے سے پہلے تُمہیں ایک ضرُوری کام اور کرنا ہے ماں، باپ، بزُرگوں وغیرہ سے اِجازت لیکر تم آچاریہ کے گھر چلے جانا۔ اور انہیں سب حالات بتا کر انکے پاس سے وہ دونوں خنجر اور دھُنش لے آنا جو ورُون نے مہاراج جنک کو دیئے تھے اور اُنہوں نے شادی کے بعد ہمیں دیئے تھے۔ ساتھ ہی کبھی نہ ٹوٹنے والے کوچ اور بانوں سے کبھی خالی نہ ہونے والے ترکش اور سورن منڈِت دونُوں چپل کھڑک بھی آچاریہ سے لے آنا۔ زیادہ دیر نہیں لگانا کیونکہ جلد ہی ہمیں یہاں سے نِکلنا ہے۔ رام کی اجازت سے بہت خوش ہوئے لکشمن جلدی سے دونُوں ماتاؤں اور والِد صاحب کے پاس پہنچے۔ بہت طرح سے زاری کر کے اُنہوں نے تینوں کی جانے کی منظوری اور اِجازت حاصل کی۔ پھر وہ جلد ہی آچاریہ کے پاس پہنچے۔ اُن سے شری رام کے بتائے ہوئے سب ہتھیار لے کر شری رام کے سامنے حاضر ہو گئے۔ لکشمن کے پہنچنے پر شری رام بولے ''بہادُر! ایک کام اور کرو۔ گوُرو وشیشٹھ کے بڑے بیٹے کو بُلاو۔ کیونکہ ایوُدھیا سے جنگل کے لئے روانہ ہونے سے پہلے میں اپنی ساری جائیداد برہمنوں، نوکر، نوکرانیوں اور مانگنے والے غریبوں میں تقسیم کرنا چاہتا ہوں۔ ☆☆☆

# والد صاحب کے آخری دیدار

جب شری رام کی اِجازت سے لکشمن گُورو وِشوامتر کے بیٹے سُیگ کو اپنے ساتھ لے آئے تو ایودھیا کے سب سے بڑے راجکُمار رام چندر نے احترام سے دونوں ہاتھ جوڑ کر جنک نندنی سیتا کے ساتھ اُنکا طواف کیا۔ پھر اپنے پہننے کے سونے کے کنڈل، بازو، بند، کپڑے، مالائیں اور رتن جٹت دیگر زیورات اِنہیں عزت کے ساتھ تحفہ کے طور پر دے دیئے۔ اسکے بعد سیتا کے زیورات بھی انہیں دیتے ہوئے بولے ''ہے سکھا! میری بیوی سیتا میرے ساتھ جنگل جا رہی ہے اِسلئے یہ اپنے تمام زیورات کنگن، مکٹ، مالا، کنکنی، ہیرے، موتی اور دیگر بہت سے رتن آپکی بیوی کے لئے دے رہی ہیں آپ سیتا کی طرف سے انہیں عزت کے ساتھ حوالہ کر دینا۔ یہ سونے کا پلنگ بھی آپ لے جائیں۔ میرے ماما جی نے یہ ہاتھی مُجھے پیار سے دیا تھا اِسے میں تمام سونے کی مدراؤں کے ساتھ آپکے حوالہ کرتا ہوں۔''

رام چندر کے جنگل جانے کی بات سُنکر سُیگ کو دِلی صدمہ ہوا۔ اُنکی آنکھیں، اشک آلود ہوئیں۔ پھر اُن تمام اشیاء کو لیتے ہوئے آشیرواد دیا ''ہے رام! تُمھاری عمر دراز ہو اور تُمھارا چودہ سال کا ون واس تُمھارے لئے بلا کسی تکلیف اور شہرت دینے والا ہو۔ وَن واس کی معیاد ختم ہونے پر لوٹتے ہی ایودھیا کا راج تخت حاصل کرو'' گُورو کے بیٹے سُیگ کو رُخصت کر کے شری رام نے روتے روتے نوکروں کو بہت سادھن اور سانتونا دیتے ہوئے کہا'' تم لوگ ایودھیا میں رہتے ہوئے مہاراج، ماتا کوشلیا، سمترا، کیکئی، بھرت، شتروگن اور دیگر بزرگوں کی تن من سے خدمت کرنا۔ اِنہیں کسی بھی طرح سے کوئی تکلیف نہ ہو۔ اِس بات کا ہمیشہ خیال رکھنا''۔ اسکے بعد رام چندر نے وہ سارا سامان منگوایا جو اُنکی دولت تھی اور سیتا کے ہاتھوں سے اُسے غریب دُکھی لوگوں وغیرہ میں تقسیم کرایا۔ رام اور سیتا کے اِسطرح سے کُھلے دِل سے دیئے جانے والے خیرات کی چرچا سارے شہر میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی۔ اُن دِنوں ایودھیا کے نزدیک ایک گاؤں میں گرگ گوتری ترجٹا نام کا ایک تپسوی براہمن رہتا تھا۔ وہ بہت ہی غریب تھا۔ چوں کہ وہ عیال بار تھا۔ بڑی مشکل سے اپنی گرہستی کا پالن پوشن کرتا تھا۔ جب اُسکی بیوی نے اِسطرح سے شری رام چندر کے دیئے جانے والے خیرات کی بات سُنی تو وہ اپنے شوہر سے بولی ''ہے سوامن! اِسوقت ایودھیا کے سب سے بڑے راجکُمار شری رام چندر جی سب کو خیرات دے رہے ہیں۔ تم بھی اُنکے

پاس جا کر کیوں نہیں مانگ رہے ہو؟ مُمکن ہے تُمہاری غریبی اور مُفلسی سے مُتاثر ہو کر دیالو رام چندر جی ہم پر بھی دیا کر کے اس مُفلسی سے ہمیں نجات دِلا دیں گے۔ اِس لئے تُم جلد ہی اُنکے پاس جا کر اُنہیں اپنی غُربت کی کہانی سُنا کر کُچھ مانگو۔" بیوی کے بار بار لالچ دِلائے جانے پر مانگنے میں کوئی دلچسپی نہ رکھتے ہوئے بھی تپسوی ترجٹا بھگوان رام کے دربار کی طرف چل پڑا۔ اور جلد ہی بِنا پوچھے ایک کے بعد ایک پانچ ڈیوڑھیاں پار کر کے بھگوان رام کے سامنے جا پہنچا۔ تپسوی کی ریاضت کی چمک دَمک کو دیکھ کر شری رام بولے " ہے تپسوی براہمن دیوتا! جِس طرح سے آپکے دِل کی دھڑکن تیزی سے چل رہی ہے۔ اور روشن پیشانی پر سفید ذرے چھلک رہے ہیں اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ بڑی دُور سے آ رہے ہیں۔ آپکے پہناوے (لباس) سے معلوم پڑتا ہے کہ آپ کے پاس دھن دولت کی کمی ہے۔ آپکے ہاتھ میں جو ڈنڈ ہے اُسے اپنی پوری طاقت سے پھینکیئے۔ جتنی دُور جا کر وہ ڈنڈ گرِے گا۔ اُس جگہ سے آپ کے کھڑے ہونے کی جگہ تک جتنی گائیں کھڑی ہو سکیں گی وہ سب آپکو دی جائیں گی۔ گایوں کے ساتھ اُنکی پرورش کے لئے بھی معقول انتظامات کئے جائیں گے۔ رام چندر کی ہدایت کے مُطابق ترجٹا نے اپنے جِسم کی پوری طاقت سے ڈنڈ پھینکا۔ جو سریو ندی کے پار جا کر گرا۔ اُسکی طاقت کی سراہنا کرتے ہوئے شری رام نے اُسے اتنی ہی گائیں دان میں دے دیں۔ اور سونا، موتی، سونے چاندی کے سکے، مُدرائیں، کپڑے وغیرہ دیکر اسے رُخصت کیا۔ اِسطرح سے شری رام نے بے شمار دھن دولت خیرات دیکر سب کو راضی کیا۔ اِس کام سے فارغ ہو کر وہ سیتا اور لکشمن کے ساتھ والِد مُحترم کے دیدار کے لیے چل پڑے۔

رام وَن واس کی خبر تمام ایودھیا میں جنگل کی آگ طرح پھیل چُکی تھی۔ راستے میں بے شمار رِعایا اپنے پیارے راجکماروں کے دیدار کے لئے بھیڑ لگائے جمع ہو رہے تھے۔ تمام شاہراہ آنسوں بھرے آنکھوں والے دُکھی اور نا اُمید لوگوں سے بھری تھی۔ شری رام اپنے دونوں ساتھیوں کے ساتھ پہلے کیکئی کے محل کی طرف چلے۔ آگے آگے رام تھے اِنکے پیچھے جانکی اور لکشمن چلے جا رہے تھے۔ تینوں ہی اپنی رہنے کی جگہ سے پیدل چلے آ رہے تھے۔ لوگوں کی آنکھوں سے یہ دیکھ کر آنسوں کی دھارا بہہ رہی تھی۔ جو رام ہمیشہ سونے کے رتھ پر چلا کرتے تھے اور جنکے پیچھے چترنگنی فوج چلا کرتی تھی۔ جنکی ملائم جسم والی سیتا کے پیروں میں مخمل کے گدے بھی چبھا کرتے تھے اور جس لکشمن کی بھوں ٹیڑھی ہو جانے پر بڑے بڑے بہادُروں کے پسینے چھوٹ جاتے تھے۔ وہ آج ایودھیا کی سڑکوں پر سیدھے سادھے لوگوں کی طرح ننگے پیر چلے جا رہے تھے۔

کھڑکیوں اور جھروکوں میں کھڑی عورتیں آنسوں بہاتی ہوئی کہنے لگیں۔ ''ہے بھگوان! ہمیشہ انگراج اور چندن سے بجی رہنے والی نرم نازُک جانکی جنگل میں پڑنے والی سورج کی تپانے والی دھوپ، گھنگھور بارش، ہڈیوں تک کو تھرتھرانے والی سردی کو کیسے برداشت کریگی؟ کیا اِنکے پاؤں کانٹوں کے چبھنے اور زخم دینے سے لہولہان نہیں ہوجائیں گے؟ اس کا سوچ کر کے شری رام کے چہرے پر پریشانی کے آثار اُبھر آئے۔ جو رِعایا سے چھپے نہ رہ سکے۔ شری رام کی اس پریشانی کا احساس پا کر تمام موجود لوگوں کے ہاتھ ہی نہیں جسم بھی اِس طرح کانپ گئے۔ جس طرح جڑ پر کلہاڑی مارنے سے درخت کی ٹہنیاں اور پتے، سارا درخت کانپ اُٹھتا ہے۔ روتے روتے تمام لوگ شری رام کے پیچھے چل پڑے۔ رام نے یہ سب دیکھ کر بھی اَن دیکھا کر دیا۔ ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ اُسوقت اُنکے پاس وہ لفظ نہیں تھے جن سے وہ اُنکو تسلی دے سکتے کیکئی کے بھوَن پر پہنچتے ہی اُنکی پردھان منتری سُمنت سے ملاقات ہوئی۔ اُنہوں نے سمنت کے ذریعے مہاراج کے پاس اپنے آنے کی خبر بھجوائی۔

سُمنت نے اندر جا کر دیکھا۔ مہاراج آنے والی بیٹے کی جدائی کے خدشہ سے بنا پانی مچھلی کی طرح تڑپ رہے تھے انہوں نے دونوں ہاتھ جوڑ کر استدعا کی ''مہربان! آپ کا بڑا بیٹا دھرماتما شری رام، سیتا اور لکشمن کے ساتھ آپکے دیدار کی اُمید لئے دروازے پر کھڑے ہیں۔ وہ تینوں اپنا سب کچھ خیرات میں دیکر ماتاؤں اور دیگر بند باندھوں کے پاس سے ہوتے ہوئے اب آپکے درشنوں کے لئے آئے ہیں۔ اِجازت ہو تو انہیں اندر لے آؤں'' سُمنت کی بات سنکر مہاراج دَشرتھ نے حوصلہ اِختیار کرتے ہوئے کہا منتری ور! رام کے اندر آنے سے پہلے آپ سب رانیوں اور سمبندھیوں کو یہاں بلا لاؤ اب تو یہ طے ہے کہ رام جنگل کو جائیں گے ہی۔ ساتھ ہی یہ بات بھی پوری طرح یقینی ہے کہ رام کے جانے پر میری موت ضرور بالضرور ہوگی۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ اِس رُخصتی کے موقعہ پر میرا سارا پریوار یہاں موجود رہے۔ یہ دونوں بہت بڑے واقعات سب کے سامنے واقعہ ہوں''۔ مہاراج کے حکم سے جب انت پور کی تمام رانیاں اور دیگر مستورات وہاں آ گئیں۔ تو انہوں نے رام وغیرہ کو بھی بُلا بھیجا۔

والِد صاحب اور ماتاؤں کو وہاں اِکٹھے دیکھ کر رام ہاتھ جوڑے ہوئے انکی طرف بڑھے۔ اِس طرح رام کو اپنی طرف ہاتھ جوڑے آتا دیکھ کر مہاراج انہیں لپک کر گلے لگانے کے لئے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ جونہی اُنہوں نے ایک قدم آگے بڑھایا کہ بہت زیادہ غم کیوجہ سے کمزور ہونے سے وہ وہیں بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ رام اور لکشمن نے فوراً دوڑ کر

انہیں اُٹھایا۔اور سہارا دیکر پلنگ پر لِٹایا۔مہاراج کی یہ حالت دیکھ کر شری رام، سیتا اور لکشمن تینوں ہی ایک ساتھ رو پڑے سب مستورات وِلاپ کرنے لگیں اور محل میں خوفناک ہاہا کار مچ گیا۔تھوڑی دیر کے بعد جب مہاراج دِشرتھ ہوش میں آئے اور کُچھ سوچنے لگے تب شری رام بہت ہی عاجزی سے بولے ''پِتا جی! آپ ہی ہم سب کے مالِک ہیں۔آپ ہمت سے کام لیں۔اور مجھے جنگل جانے کی اِجازت عطا کریں۔اِسکے ساتھ ہی سیتا اور لکشمن کو بھی جنگل جانے کی اِجازت دیں۔کیونکہ میرے بہت سمجھانے پر بھی میرے لئے بے حد محبت ہونے کی وجہ سے وہ ایودھیا میں رہنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔اِسلئے یہ بھی میرے ساتھ جنگل جا رہے ہیں آپ مہربانی کر کے تینوں کو آشیرواد دیں۔کہ ہم چودہ ورش کی معیاد جنگل میں گذار کر پھر آپکے دیدار کریں۔''

رام چندر جی کی زبان سے یہ بات سُن کر کیکئی کے وعدہ کے پھندے میں پھنسے راجہ دَشرتھ روتے ہوئے بولے۔'' ہے رام میری دِلی خواہش نہ ہوتے ہوئے بھی میں تُمہیں جنگلوں میں بھٹکنے کے لئے بھیج رہا ہوں۔اِس وقت میں اِس سے زیادہ کیا کہہ سکتا ہوں۔ کہ جاؤ! تمہارا راستہ بھلائی کے لئے ہو۔بھگوان خود تُمہاری حِفاظت کریں۔اُمید نہ ہوتے ہوئے بھی میں پرماتما سے دُعا کرتا ہوں۔کہ واپس لوٹنے پر تمہارا منہ دیکھ سکوں۔بیٹے! دِن زیادہ گذر چُکا ہے۔سورج بھگوان بھی اب مغرب کی طرف جانے کی تیاری کر رہے ہیں۔اِس لئے مُناسب یہ ہوگا کہ آج کی رات تم یہیں ٹھہرو۔اور کل صُبح سویرے سورج چڑھنے کے ساتھ ہی چلے جانا۔ذرا اپنی اِن ماتاؤں کی طرف دیکھو جو تُمہاری روانگی کی خبر سُن کر رو رو کر اندھی ہوتی جا رہی ہیں۔آج کی رات ٹھہر کر میرے اور اِن دُکھیا ماتاؤں کے غم کو کچھ کم کرنے کی کوشش کرو''۔

اُس کُل گھاتنی کیکئی نے دھوکے سے مُجھے نرِہی ہرن کی طرح وَعدہ کی پھانسی میں پھنسا دیا جِسے تو اتنی بڑی قربانی دیکر میرے گلے سے نِکالنا چاہتا ہے۔میں جانتا ہوں کہ بڑا بیٹا ہونے کے ناطے اس پھانسی سے چھڑانا تیرا دھرم ہے جِس کا پالن تو اتنی بڑی قربانی دیکر کر رہا ہے۔عام طور پر بیٹے باپ کے مقروض ہوتے ہیں۔لیکن آج میں تیرا مقروض ہو رہا ہوں۔''

ابا جان کی بات سُن کر دونوں ہاتھ جوڑ کر رام بولے ''ابا جان آپ نے جانے یا انجانے جیسے بھی ماتا کیکئی کو ور دیئے تھے اُصول کے مطابق اُن کا پالن آج ہی ہونا چاہیئے۔اِس لئے آپ مُجھے روکیں نہیں۔آج جنگل بھیج کر اپنا وعدہ پورا

کریں۔ آپ میرے بارے میں کوئی فکر نہ کریں۔ میں آپکے حُکم کے مُطابق چودہ سال جنگل میں رہ کر لوٹ آونگا۔ آپ بھرت کو بُلا کر جلد ہی اُسے ایودھیا کا راج سونپ دیں۔ آپ ذرہ برابر بھی یہ نہ سوچیں کہ میرے دِل میں راج نہ پانے کی وجہ سے کوئی دُکھ ہے۔ میں آپکا حکم ملنے پر تینوں لوکوں کا راجیہ بھی ٹُھکرا سکتا ہوں۔ صرف ایودھیا کی تو بات ہی کیا ہے؟ آبا جان! آپ اِس طرح سے فِکر مند ہو کر آنسوں کیوں بہاتے ہیں۔ آپ تو اعظیم ہیں۔ آپکا دِل سمندر کی طرح گہرا ہے۔ جو چھوٹے موٹے واقعات سے کبھی مُتاثر نہیں ہوتا۔ میرے لئے آپ تمام دیوتاؤں سے بڑے ہیں۔ آپکی شان وشوکت کی رکھشا کے لئے میں بڑی سے بڑی قربانی دے سکتا ہوں۔ میں آپ سے جو کُچھ کہہ رہا ہوں۔ بالکُل سچے دِل سے کہہ رہا ہوں۔ میری ان باتوں کو سچی باتیں مانئے کہ میری نظر میں آپکے حُکم کی تعمیل تمام نیک کاموں کے کرنے سے افضل ہے۔ آپکے وعدہ کو پورا کرنے کے لئے ہی میں آرام دہ جنگل جا رہا ہوں۔ آپکی دُعا ہمارے ساتھ ہے۔ اسلئے آپ ہمارے بارے میں کوئی فِکر نہ کریں۔ آپکی مہربانی سے ہم جنگل میں آنے والے تمام مُشکلات کو آسانی سے مُقابلہ کر سکیں گے۔ پھر جنگل کا ماحول تو ویسے بھی دِلکش ہوتا ہے۔ کھانے کے لئے کند مول پھل ملتے ہیں۔ پرندوں کا مدھر سنگیت سُننے کو ملتا ہے۔ ہرن خرگوش وغیرہ ہرن کے بچوں کے ساتھ دِل آسانی سے بہل جاتا ہے۔ اور ندی کی گل گل دھارا راستے کی تھکاوٹ کو مِٹا کر دِل میں نئ ہمت بھر دیتی ہیں،۔ اِسلئے اس عرصہ میں ہم جنگل میں سُکھ شانتی سے تفریح کریں گے۔ ہے مالک! آپ کے پریشان ہونے سے یہ سب رشتہ دار پریشان ہو رہے ہیں۔ جب آپ خوُد اِسطرح پریشان ہونگے تو انہیں حوصلہ کون بندھائے گا؟ آپ سب سے بڑے ہیں۔ اور اِس لئے اِن لوگوں کو ہمت اور حوصلہ بندھانے کے قابل ہیں۔"

شری رام کا کلام سُن کر مہاراج دشرتھ نے کانپتے ہوئے ہاتھوں سے رام چندر کو اپنی طرف کھینچ کر دِل سے لگانے کی کوشش کی۔ لیکن وہ بڑھتے بڑھتے ہی بے ہوش ہو کر گر پڑے۔ راجہ کی یہ حالت دیکھ کر کیکئی کے بغیر سب رانیاں بلکھ بلکھ کر رو اُٹھیں۔ منتری سُمنت بھی اپنے آنسوں نہیں روک سکے۔ سُمنت نے روتے روتے کیکئی سے کہا "ہے رگھو ونش گھاتنی! اِس دُنیا میں مُمکن ہے کہ اور کوئی خاتون ایسی ہوگی۔ جس نے تُم سے بڑھ کر گُناہ کیا ہو۔ تُم اپنے کُل کو ہی بُرباد نہیں کر رہی ہو۔ دیوتا جیسے بڑے دِل والے اِندر کے برابر غیر مفتوح اپنے شوہر کو اس طرح دُکھ دے رہی ہو اور انہیں تڑپا تڑپا کو موت کی طرف دھکیل رہی ہو۔ بے وقوف! شوہر کی اہمیت بیٹے سے بڑھ کر ہوتی ہے۔ شوہر اور بیٹے کے بیچ تو کوئی برابری ہو ہی نہیں سکتی۔

ایک شوہر کی زندگی کے لئے سینکڑوں بیٹے نچھاور کئے جاسکتے ہیں۔ تم اپنے بیٹے کے فرضی اور خیالی سُکھ کے لئے اپنے شوہر کو قتل کرنے پر تُلی ہو۔ ابھی تو یہ بھی طے نہیں ہے کہ باپ کی چِتا پر اور بھائی بھابی کے جلاء وطنی پر کھڑا ہوا راج بھرت منظور کر بھی لیں گے۔ اگر تمہیں بھرت کو راجا بنانے کا اِتنا ہی شوق ہے تو بناؤ۔ لیکن رام کو جنگل کیوں بھیج رہی ہو؟ اگر تم اِسطرح اپنی ہٹ پر اڑی رہی تو ہم تمام ایودھیا میں رہنے والے لوگ شری رام کے ساتھ جنگل چلے جائیں گے۔ پھر کیا بھرت سُنسان ایودھیا پر راج کرینگے؟ تمہارے اور تُمہارے بیٹے کے ذریعے گُناہ سے حاصل کئے ہوئے اِس راجیہ میں کوئی دَھرم پر چلنے والا آدمی اور براہمن رہنا نہیں چاہئے گا۔ یہاں کا دانہ پانی بھی قُبول نہیں کریگا مُجھے تو یہ دیکھ کر حیرانی ہو رہی ہے کہ ایسے گُناہِ اعظیم سے زمین کیوں نہیں پھٹ جاتی ہے۔ جس سے سارے گنہگار اِسمیں سما جائیں۔ ہے کیکئی! تمہاری اِس نا اِنصافی اور گُنہگار حرکت سے تمام مُلکوں میں تُمہاری بھاری مذمت ہوگی۔ اب بھی وقت ہے تم عقل سے کام لو اور اپنے اس خطرناک اور غلط ضِد سے پیچھے ہٹ جاؤ''۔

جب کیکئی نے سُمنت کے مشورہ کو سُنا اَن سُنا کر دیا۔ تب راجہ دشرتھ سُمنت سے بولے'' ہے منتری ور! تُم چترنگینی سیتا اور رام کے مُحافظوں کو رام کے ساتھ جنگل جانے کا حُکم دے دو۔ رام کے قریبی دوستوں اور ہمسفروں کو بھی ترغیب دو کہ وہ بھی رام کے ساتھ جنگل میں جا کر رہیں۔ تا کہ جنگل کا اکیلا پن اُنہیں زیادہ پریشان نہ کرے۔ اناج اور دولت کا خزانہ بھی رام کے ساتھ جنگل کو جانا چاہئے۔ تا کہ سُنسان جنگلوں میں رہنے والے ریاضت کرنے والوں کو مُناسب سخاوت کر کے اُنکی ضرورتوں کو پورا کرنے میں مدد دے سکے۔

راجہ دشرتھ کی یہ باتیں سُنکر کیکئی پر بجلی سی گری۔ اُسکا گلا سُوکھ گیا۔ چہرے پر مختلف قسم کے خیالوں کا عکس نمودار ہوا۔ اُس نے مہاراج کی بات کاٹتے ہوئے کہا'' راجن! آپ یہ کیا کر رہے ہیں؟ آپ اپنے عطیوں کو کھوکھلہ بنانا چاہتے ہیں جب اَن اور دھن کے خزانے رام کے ساتھ جنگل کو بھیج دیئے جائیں گے تو میرے مانگے ہوئے وُروں کا مطلب ہی ختم ہو جائے گا۔ اناج اور دولت کے بغیر راج کی کیا اہمیت رہ جاتی ہے۔ اِن خزانوں کے چلے جانے پر بھرت کا راجیہ اُس درخت جیسا ہو جائے گا جسکے سارے پھل توڑ لئے گئے ہوں۔ آپ اپنے خاندان کی روایت کا پالن کرو۔ جس طرح آپکے جد مہاراج سگر نے اپنے بڑے بیٹے'' اسمنجس'' کو بِنا ایک کوڑی دیئے ہی راج سے بے دخل کیا تھا۔ اُسی طرح رام کی بھی بِنا

کُچھ دیئے صِرف ولکل دھارن کر کے ایودھیا سے جانا چاہئے۔

کیکئی کے سخت اور سنگدِل بول سُنکر راجہ دشرتھ کا مُنہ غُصے سے لال ہو گیا۔ وہ کیکئی کو بار بار مذمت کرنے لگے۔ تبھی وہاں موجود وزیر ترقیات ''سدھارت'' نے کیکئی سے مُخاطب ہو کر کہا۔ ہے خود غرض خاتُون۔ ''تمہیں ''اسمنجس'' کے ساتھ شری رام چندر جی کی برابری کرتے ہوئے ذرہ بھی شرم نہیں آتی۔ سگر کے پاپی گنہگار بیٹے اسمنجن کے ساتھ تُم اپنے باپ کے عقیدت مند، خادِم، دھرماتما شری رام کا موازنہ کر رہی ہو؟ اسمنجن نے اپنی دِل بہلائی کے لئے بے گُناہ اور معصُوم براہمن بچوں کی ''سریوندی'' میں ڈبو کر جان لی تھی۔ اُسکے ایسے خطرناک اور نیچ کاموں سے سارے شہر میں ہاہا کار مچ گیا تھا۔ دِل دَہلانے والا خوف و ہراس چھا گیا تھا۔ اُس وقت راجہ نے رِعایا کی پُکار پر اُس کی بھلائی کے لئے اپنے بیٹے کو مُلک بدر کیا تھا۔ اُسے صرف ایک ٹوکری اور پھاوڑا دے کر نِکالا تھا جِس سے وہ مرنے تک جنگل میں بھٹکتا ہوا دُکھ اُٹھاتا رہے۔ اِس طرح سے وہ بیدخلی اُسکے گناہوں کی سزا تھی۔ لیکن شری رام نے ایسا کونسا گُناہ کیا ہے۔ جسکے لئے تم ایسی سزا دینا چاہتی ہو؟ شری رام چندر جی بے قصوُر ہیں۔ رِعایا کی آنکھوں کا تارا ہے۔ اگر تمہاری نظروں میں اُس نے کوئی قصور کیا ہے تو بتاؤ'' ''تا کہ اُس پر مہاراج اور راج سبھا وِچار کر سکیں'' وزیر سِدھارت کی بات ختم ہونے پر شری رام نے عاجزی سے کہا ''پِتا جی! ماتا کیکئی سچ کہتی ہیں۔ مُجھے جنگل میں رہائش کرنی ہے تو یہ ضرُوری ہے کہ میں تمام سہولیات سے سبکدوش ہو کر وَن واسیوں اور تپسیوں کی طرح زندگی گذاروں۔ جب مُجھے وَن واس مِل ہی گیا۔ تو پھر سہولیات سے مُجھے کیا واسطہ؟ اگر مُجھے وہاں راجسی ٹھاٹھ بھگتتے ہوئے زِندگی گذارنی ہے۔ تو وہ تو وَن واس نہیں ہوا۔ آپکا نوَ اس اس دُنیا میں ایسا ہو جائے گا، جیسے گائے خیرات میں دینے والا گائے کی رسی سے موہ کر کے اسے اپنے پاس رکھنا چاہئے۔ جسطرح گائے خیرات میں دینے کے لئے رسی کا لالچ ناجائز ہے اُسی طرح میرے لئے جنگل میں عیش و عشرت کا انتظام کرنا نامُناسب ہے۔ اِسلئے ہے محترم! میں آپ سے اِستدعا کرتا ہوں کہ میرے لئے بھی ولکل، ٹوکری اور پھاوڑا منگوائے جائیں۔ اگر ماتا کیکئی کی نظروں میں مجھے ٹوکری اور پھاوڑا بھی نہیں لے جانا چاہئے تو انہیں بھی رہنے دیں''۔

رام کی بات سُنکر کیکئی کا چہرا کِھل اُٹھا۔ اُنھوں نے ٹوکری اور پھاوڑے کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ فوراً ولکل لباس لا کر بولی۔ لو یہ پہنو اور جلد ہی جنگل کے لئے روانہ ہو کر اپنے باپ کے کئے وعدے کو پوُرا کرو۔''

ماتا کیکئی سے وَلکل لے کر شری رام کی تکلید کرتے ہوئے لکشمن اور سیتا نے بھی ریشمی لباس کو اُتار کر جنگل جانے کی تیاری کر دی۔ سیتا کو ولکل میں دیکھ کر کیکئی بولی" تم اِس لباس میں پوری طرح سے اپنے شوہر کی پیرو کار دکھائی دیتی ہو۔ تم نے اچھا کیا جو تم ولکل دَھارن کر کے جنگل جانے کے لئے تیار ہو گئی۔ تمہیں یہی شوبھا دیتا ہے۔ اگر تم نہیں جاتی تو مجھے اچھا نہیں لگتا۔" کیکئی کی یہ بات سنکر اور سیتا کو ولکل دھارن کئے دیکھ کر وہاں موجود تمام مستوُرات کی آنکھیں نم ہو گئیں اور وہ روتی ہوئی شری رام سے بولیں...... "ہے رام! تم تو پتا جی کے حکم سے جنگل جا رہے ہو لیکن سیتا کو کِس جُرم کی وجہ سے یا کِس کے حکم سے جنگل بھیجا جا رہا ہے۔ کیا پھولوں کی سیج پر آرام کرنے والی نرم و نازُک سیتا جنگل کی سنگین و سخت زمین پر آرام کرنے کے لائق ہے؟ جب خواتین کی بات کا کِسی نے جواب نہیں دیا۔ تو گُرو وِیشیشٹھ نے بھی سیتا سے جنگل نہ جانے کا اِصرار کیا اور کیکئی سے بولے" ہے بے رحم رانی! ذرا اِس بات کو تو سوچ۔ سیتا کے وَن واس سے سارے سنسار میں تیری اور رگھوکل کی شدید مذمت ہوگی۔ اِس لئے سیتا کا ولکل لباس اُتار دے۔ سیتا کے جنگل جانے سے تو یہ مت سمجھ کہ سیتا ایودھیا پر راج کرے گی۔ کیونکہ شوہر کی غیر حاضری میں بیوی ہی قانون کے مُطابق اُسکی وراثت کی مالکن ہوتی ہے۔ وہ اِتنی فراخدِل۔ سخی اور بڑے دِل والی ہے کہ تیری بہو "ماندوی" کے حق میں اپنے تمام حقوق سے دست برداری دے گی۔ اگر پھِر بھی تُم سیتا کو جنگل بھیج دینے پر اَڑی ہے تو ہم سب کے لئے ولکل لے آ۔ ہم سب بھی شری رام کے ساتھ جنگل جائیں گے۔ یہ سب رانیاں اور راجا بھی جنگل کے لئے روانہ ہو جائیں گے۔ ایک بات اور یاد رکھو کہ بھَرت اور شترو گن بھی کبھی ایودھیا میں نہیں رہیں گے۔ وہ بھی شری رام کے پیچھے پیچھے جنگل پہنچیں گے۔ کیونکہ وہ دونوں اصول کے پابند ہیں۔ وہ اپنے بڑے بھائی کی پیروی کرنے والے ہیں۔ اِن حالات میں تو اکیلی رہ کر سُنسان ایودھیا پر حکومت کرنا۔ میں جانتا ہوں کہ بھَرت تیرے کہنے میں آکر کبھی ایودھیا پر راج نہیں کرے گا۔ ہے احمق! تو لالچ میں اندھی ہو کر بیٹے بھَرت کا بڑا نقصان کر رہی ہے۔ وہ رام کی جدائی میں کبھی سُکھی نہ رہ سکے گا۔ اِسلئے سیتا کے ولکل اُتار کر "جانکی" کو خوبصورت کپڑوں اور زیورات سے پھر سجاوٹ کرو۔ ایسی میری ہی نہیں بلکہ تمام شہریوں اور ہمدردوں اور نیک چاہنے والوں کی چاہت ہے۔"

گُرو وِیشیشٹھ کے ایسا کہنے پر بھی نہ تو کیکئی سیتا کے ولکل اُتارنے کے لئے آگے بڑھی اور نہ سیتا نے ہی انہیں خود اُتارا۔ وہ تو ایک پتی ورتا ناری کی طرح اپنے شوہر کے ساتھ ہی اپنی زندگی بِتانا چاہتی تھی۔ سیتا کو اب بھی وَلکل دھارن کئے دیکھ کر سب

لوگ مہاراج سے کہنے لگے" ہے راجن! یہ شاندار، خوبصورت، نرم و نازک رگھوکل کی بہو ولکل دھارن کرنے کے لئے کیوں مجبور کی جا رہی ہے۔ سیتا کا تو ذرہ بھر بھی قصور نہیں ہے۔ پھر کیکیئی نے سیتا کے وَنوَاس کے لئے وَر بھی نہیں مانگا ہے۔ ایسے حالات میں کیا سیتا کو جنگل جانے سے روکنا آپکا فرض اور حق نہیں؟" حاضرین کے ان الفاظ کو سُن کر راجا بہت دُکھی ہوئے اور سوُکھے خشک گلے سے بولے۔" بلا شک تُم لوگ بالکل ٹھیک کہہ رہے ہو۔ یہ نرم و نازک راجکماری تو ولکل دھارن کرنے کے لائق ہے اور نہ جنگل جانے کے قابل۔ اِس نے کبھی کِسی طرح کے دُکھوں کو نہ دیکھا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ وہ کبھی بھی جنگل نہ جائے۔ یہیں گھر پر رہے۔ پھر بھی شوہر کی سیوا کے لئے جنگل جانا چاہتی ہے۔ تو وہ ولکل دھارن کر کے نہ جائے۔ اُن ہی کپڑوں اور زیورات کا اِستعمال کرے جنکا وہ یہاں کرتی رہی ہے۔ آشا ہے اس تجویز پر اُسے کسی قسم کی مشکل نہ ہوگی"۔ مہاراج کی یہ بات سُن کر جنک نندنی سیتا نے ولکل نہیں اُتارے۔ رام نے بھی اِس بارہ میں سیتا سے کوئی اِصرار نہیں کیا۔ جب تینوں کا بھیس بدل دیا گیا اور وہاں سے چلنے لگے۔ تو رام نے عاجزی سے والد صاحب سے استدعا کی" محترم! میری ماتا کوشلیا عُمر رسیدہ اور نیک کردار والی ہے۔ دوُسروں کا دُکھ اُن سے کبھی نہیں دیکھا جا سکتا۔ اب انہیں میری جُدائی کی وجہ سے دُکھ دیکھنا پڑے گا۔ اِن کی جذباتی خاصیت تو سب کو معلوم ہے اُنہوں نے ممتا کے تکلیف پہلے کبھی نہیں جھلیے ہیں۔ اِس لئے میں آپ سے گذارش کر رہا ہوں۔ کہ آپ انہیں عِزت دیں۔ اِن کے اِحساسات کی عِزت کریں اور اِنکے ساتھ ہمیشہ اچھے سے اچھا سلوک کرنے کی کوشش کریں۔ اِسکے علاوہ میں آپ سے کچھ نہیں کہنا چاہتا" سیتا اور رام لکشمن کو رُخصت ہونے کے لئے بضد دیکھ کر جذبات میں بہہ کر مہاراج پھر بے ہوش ہو گئے کُچھ وقت کے بعد جب اُنکو پھر ہوش آیا تو سُمنت سے بولے" ہے منتری ور! بہترین گھوڑوں سے جُتا ہوا رتھ لے آؤ اور ان سب کو ملک کی حُدود سے باہر چھوڑ آؤ۔ اِتنا کہہ کر راجا پھر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے۔ اُدھر سمنت مہاراج کے حکم سے رَتھ لینے کے لئے راج محل سے چل پڑے۔ ☆☆☆

# کوشلیا کی سیتا کو سیکھ (نصیحت)

جب رام اور لکشمن رتھ پر چڑھنے لگے اور سیتا نے ماتا کوشلیا کے پاؤں چھوئے۔ تو اُنہوں نے سیتا کو گلے لگا کر روتے ہوئے کہا "جانکی! تو مہان پتی ورتا ناری ہے۔ اپنے فرض کو اچھی طرح سمجھتی ہے۔ پھر بھی میں تُجھے یاد دِلانا چاہتی ہوں کہ پتی ورتا ناریاں ہمیشہ اپنے شوہر کی خواہش کے مُطابق چلتی ہیں۔ اُنکے لئے شوہر ہی پرمیشور ہوتا ہے۔ سب دیوتاؤں سے بڑا اور پوجا کے قابل ہوتا ہے۔ شاستر کی روایت جاننے والی پتی ورتا ناریاں کبھی اپنے شوہر سے ناراض نہیں ہوتیں۔ چاہئے وہ کتنا ہی مُفلس، کمتر، گندہ ہو گیا ہو۔ میرے بیٹے کو وَنواس دیا گیا ہے۔ اِس لئے اُسے معمُولی وَنواسی سمجھ کر اس کی حقارت مت کرنا۔ اسکی اِتنی ہی عزت کرنا۔ جتنی محلوں میں ہوتے ہوئے کرتی تھی۔ اِسی سے تیری اِس لوک اور پرلوک میں فلاح و بھلائی ہوگی۔"

ساس کی بات سُنکر سیتا بولی "ہے ماتا! آپ جیسا حکم دیتی ہیں میں ویسا ہی کرونگی۔ میں نے شاستروں کا مُطالعہ کیا ہے۔ میں اُنکی روایات کے خلاف کوئی کام نہیں کرونگی۔ ماتا جی! آپ یقین رکھئے کہ راجا جنک کی بیٹی آپ کی بہُو کبھی ایسا برتاؤ نہیں کریگی۔ جس سے دونوں میں سے کوئی بھی خاندان رسوائی کا شکار ہو جائے۔ میں اپنے شوہر کے پیچھے ہمیشہ انکی چھایا کی طرح چلونگی۔ جس طرح چاندنی کبھی چندرما سے الگ نہیں ہوتی۔ اِسی طرح سے میں بھی کبھی اپنے پتی ورتا دھرم سے الگ نہیں ہوں گی۔ ہے آریہ! جس طرح تار کے بغیر ستار نہیں بجتا۔ پہیئے کے بغیر رتھ نہیں چلتا۔ اِسی طرح میرا یقین ہے کہ شوہر سے الگ ہو کر بیوی کبھی سُکھی نہیں رہ سکتی۔ چاہئے وہ سو بیٹوں کی ماں ہی کیوں نہ بن جائے۔ میں جانتی ہوں کہ ماں بیٹی کو محدُود دھن دیتی ہے بھائی بہن کو جو دھن دیتا ہے وہ بھی محدُود ہوتا ہے۔ یہ سب لوگ عوام میں سب کو دِکھا کر اپنا دھن دیتے ہیں۔ جبکہ شوہر بیوی کو جو دھن دیتا ہے اسکی کوئی حد نہیں ہوتی۔ پھر بھی وہ اسکے لئے ڈھول نہیں پیٹتا۔ وہ کبھی کِسی سے اس بارے میں کچھ نہیں کہتا۔ اور نہ ہی کِسی کو دِکھاتا ہے۔ پھر ایسے سب کُچھ دینے والے شوہر کو چھوڑ کر بیوی کی بھلائی کہاں ہو سکتی ہے؟" عالم عورت سیتا کی زبان سے ایسی باتیں سُنکر شفیق کوشلیا کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔ موقعہ پا کر شری رام نے ماتا کے پاؤں چھوئے۔ اور دونوں ہاتھ جوڑ کر بولے "ہے ماتا! میرے جنگل جانے سے اّبا جان بہت دُکھی ہو

رہے ہیں۔ اِمکان ہے کہ میرے چلے جانے کے بعد اُن کا دُکھ اور بھی بڑھ جائے۔ اسلئے آپ اُنہیں ہمت بڑھاتے رہنا۔ اِنہیں اپنی خدمت سے اِسطرح مُطمئین رکھنا کہ وہ مُجھے یاد کر کے زیادہ بے چین نہ ہوں۔ وَن واس کی چودہ سال کی معیاد کوئی بڑی نہیں ہوتی ۔ یہ معیاد تو جلد ہی ختم ہوگی۔ اور پھر آپ مُجھے بندھو باندھوں میں اِسطرح دیکھیں گی۔ کہ مانو آپ ابھی سو کر اٹھی ہیں۔ اور وَن واس کی بات صِرف ایک خواب تھا۔ اُسکے بعد میں آپ لوگوں کی تن من سے خدمت کر کے اس میعاد کی کمی کو پُورا کرونگا۔ اِس لئے آپ ہم لوگوں کو خوش دِلی سے دُعا دیکر رُخصت کریں۔

اُسکے بعد شری رام لکشمن اور سیتا ماتاؤں کے پاؤں چھو کر اُن کا طواف کرتے ہوئے اُن سے اِجازت لے کر چلنے کو تیار ہوئے۔ جاتے جاتے ایک بار پھر اُنہوں نے ماتا کوشلیا اور سُمترا کے پاؤں چھو لئے۔ جو اُنہیں رُخصت دینے کے لئے رتھ تک آئیں تھیں۔

لکشمن کو شری رام کی تقلید کرتے جنگل جاتے ہوئے دیکھ کر سُمترا نے اپنی نم آنکھوں سے کہا" بیٹے! تو اپنے بڑے بھائی کے ساتھ جنگل تو جا رہا ہے۔ لیکن اُنکے اُوپر کبھی بوجھ بنکر نہیں رہنا۔ جی جان سے بھائی اور بھابی کی خدمت کرنا۔ سُکھ، دُکھ، غریبی، امیری، بھیڑ میں، اکیلے، امن، جنگ میں اِنکے ساتھ رہنا۔ اِن کی خدمت کرتے ہوئے تُجھے اپنی جان بھی دینی پڑے۔ تو کوئی ہچکچاہٹ نہ کرنا ۔ یہ تُو جانتا ہی ہے کہ بزُرگوں کے حُکم کی تعمیل کرنا اِس خاندان کا فرض اولین رہا ہے۔ اِن دونوں کی حِفاظت کرنا اور اِنکے آرام و آسائش کا خیال رکھنا، اب تیرا فرض اولین ہے۔ آج سے رام تمہارے باپ اور سیتا تمہاری ماں ہیں۔ انکی خدمت میں تمہیں اِسی طرح مستندر ہنا جسطرح ایک لائق اولاد اپنے ماں باپ کی خِدمت کے لئے تیار رہتا ہے۔ اِسکے علاوہ میں تُم سے کیا کہوں۔ جاؤ آج سے جنگل میں اِن دونوں کی تقلید کرو۔ تم سب کے لئے یہ سفر سُکھ دائیک ہو۔ تمہارا راستہ اور سفر فلاحی اور شاندار ہو۔ ☆☆☆

# رام کی جنگل کے لئے روانگی

اِسکے علاوہ سُمترا کچھ نہ کہہ سکی۔ کیونکہ اُسکا گلہ بھر آیا تھا اور آواز کھر دُوری ہوگئی تھی۔ سب ماتاؤں کو اِسطرح سے پریشان ہوتے دیکھ کر شری رام نے وہاں زیادہ دیر تک رہنا مُناسب نہ سمجھا۔ اِس لئے تینوں تمام لوگوں کو الوِادع کر کے رتھ پر چڑھ کر چلنے کو تیار ہوئے۔

جونہی سُمنت نے گھوڑوں کی راس سبھال کر رتھ نِکالا تو ایودھیا کے لاکھوں شہری ہا رام! ہا رام! کہتے ہوئے اُس رتھ کے پیچھے دوڑ پڑے۔ جب رتھ کی رفتار کچھ تیز ہوئی۔ اور شہری رتھ کے ساتھ ساتھ نہ دوڑ سکے۔ تو وہ بڑے زور زور سے چلا چلا کر سُمنت سے کہنے لگے رکو! روکو! رتھ کو روکو! ہم شری رام کے درشن کریں گے۔ ٹھہرو نہ جانے بھگوان پھر کب ہمیں اِنکے درشن کرائے گا۔ آج تو دُنیا میں لکشمن اور سیتا سے بڑھ کر کوئی دُوسرا خوش قسمت نہیں ہے۔ جو اِنہیں رام کے ساتھ جنگل جانے کی خوش قسمتی حاصل ہوئی۔ ایودھیا کے باشندے تو رام کے پیچھے اِس طرح چیتکار کرتے ہوئے دوڑ ہی رہے تھے ۔اُدھر راجہ دشرتھ بھی کیکئی کی رہائش گاہ سے نِکل کر ہائے رام! ہے رام! کہتے کہتے جیسے پاگل جنُونی کی طرح رتھ کے پیچھے دوڑنے لگے۔ جب سُمنت رتھ چلاتے ہوئے ایودھیا واسیوں کی بھیڑ کی وجہ سے تھوڑا رُک گیا۔ تو شری رام نے سُمنت سے آگے بڑھانے کی ہدایت دیدی۔ لیکن لوگ رتھ کے پہیوں کو پکڑے ہوئے چلا رہے تھے ''ابھی نہیں! ابھی نہیں! ٹھہرو! ہمیں رام کے درشن اچھی طرح سے کرنے دو۔'' شری رام کے لئے رِعایا کی یہ بے مثال عقیدت دیکھ کر مہاراج دشرتھ خود کو بار بار بُرا بھلا کہتے ہوئے کٹے درخت کی طرح بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ مہاراج کی یہ حالت دیکھ کر بھاری چیخ پُکار کرتے ہوئے لوگ اُنکی طرف دوڑے۔ اُنہوں نے مہاراج کو سہارا دیکر اُٹھایا۔ ہوش آنے پر وہ پھر رتھ کی طرف دوڑ پڑے۔ اُس وقت ایسا ظاہر ہو رہا تھا کہ مانو شانت ساگر میں خطرناک طوفان اُٹھ رہا ہو۔ اور سمندر کی لہریں ایک کے اوپر ایک گرنے کے لئے اُتر رہی ہوں۔ اِس خوفناک شور کر سُنکر شری رام چندر جی نے رتھ سے جھانک کر پیچھے دیکھا۔ اُنہیں یہ دیکھ کر دِل کو تکلیف پہنچانے والی پیڑا ہوئی۔ کہ جنونی بھیڑ کے ساتھ ساتھ مہاراج دشرتھ اور کوشلیا سمترا۔ وغیرہ انت پور کی خواتین جیسے پاگلوں کی طرح دوڑتے ہوئے چلے آ رہے ہیں۔ اُنکے اس شفقت بھرے پریم کو دیکھ کر بہت ہی حوصلہ والے

سنجیدہ شری رام کی آنکھوں میں بھی آنسو بھر آئے لیکن اپنے جذبات کو قابو کر کے اُنہوں نے سُمنت سے آہستہ سے کہا ''منتری ور! رتھ کو ذرا تیز رفتار سے چلائیے۔ اِن لوگوں کی یہ بے چینی و بے قرار حالت دیکھی نہیں جاتی۔ اِسطرح سے رام کے حکم کے مُطابق جب رتھ نے رفتار پکڑی تو لوگ اور بھی تیز رفتاری سے دوڑنے لگے۔ مہاراجا دشرتھ اور رانیاں چلا چلا کر کہہ رہے تھے۔ ٹھہرو! ٹھہرو! رتھ کو روکو! لیکن شری رام کہہ رہے تھے۔ چلاؤ! چلاؤ! رتھ کو اور تیز چلاؤ! وہ اِس دُنیاوی محبت کے بندھن کو توڑ کر جلد سے جلد جتنا مُمکن ہو سکے دُور نکل جانا چاہتے تھے۔ مہاراج کو ہانپتے ہوئے دوڑتے دیکھ کر منتری بولے۔ پرتھوی پتی! ٹھہریئے۔ اِسطرح راجکماروں کے پیچھے نہ دوڑیئے۔ ایسا کرنا گُناہ ہے۔ شاستروں میں لکھا گیا ہے کہ جس کے پھر سے واپس آنے کی اُمید ہو۔ اُسکے پیچھے چیخ پکار کرتے دوڑنے میں ممانت ہے۔ رام تو آپکے حُکم سے جنگل جارہے ہیں۔ اِس لئے انہیں جانے سے روکنا سراسرنا مُناسب ہے۔ منتری کی بات سُن کر راجہ وہیں رُک گئے۔ لیکن اُنکی آنکھیں اب بھی رتھ سے اُڑتی ہوئی گرد کا نظارہ کرتی تھیں۔ جب تک رتھ کا گرد دِکھائی دیتا رہا۔ مہاراج اُسی جگہ پر تصویر کی طرح ٹِکٹکی لگائے اُسے گھورتے رہے۔ جب گرد دِکھنا بھی بند ہوا۔ تو وہ وہیں ہا رام! ہا لکشمن! کہہ کر زمین پر گر پڑے اور بے ہوش ہو گئے۔ بے ہوش راجا کو وزیروں نے اُٹھا کر ایک جگہ لِٹایا۔ ہوش آنے پر اَدھ مرے آدمی کی طرح ٹوٹے پھوٹے الفاظ میں آہستہ آہستہ کہنے لگے۔ ''اب میری زِندگی فضول ہے۔ اب میں اس دُنیا میں جی کر کیا کرونگا۔ اِس تمام دُنیا میں میرے جیسا بدقسمت آدمی شاید ہی کوئی اور ہوگا۔ جِسے دو دو بیٹے ایک ساتھ بوڑھے باپ کو بلکتے چھوڑ کر گھر سے چلے جائیں۔'' پھر منتریوں سے بولے'' مُجھے مہارانی کوشلیا کے محلوں میں لے چلو وہاں کے بغیر مجھے کہیں دُوسری جگہ شانتی نہیں مِلے گی۔ میں اپنی باقی زندگی وہاں ہی گذارنا چاہتا ہوں''۔ مہاراج کی ہدایت کے مُطابق منتری انہیں مہارانی کوشلیا کے بھوَن میں لے آئے۔ وہ پلنگ پر لیٹ کر آہ وزاری کرتے ہوئے اِس طرح تڑپ رہے تھے۔ جِس طرح سے پانی سے باہر نِکلی مچھلی تڑپتی ہے۔ وہ بار بار گہری سانس لیکر ہا رام ہا لکشمن کہتے اور بار بار کروٹیں بدلتے۔ لیکن اُنہیں کسی کروٹ بھی سکوُن نہیں مِلتا۔ ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ وہ مخمل کا بستر نہ ہو کر کانٹوں بھرا یا تپتے انگاروں کا بستر ہو۔

رام، لکشمن اور سیتا کے بغیر یہ سُندر سجا سجایا شاندار راج بھوَن انہیں سُنسان جنگل سا کھانے کو دوڑتا تھا۔ اِسی پریشانی میں پڑے پڑے اُنہیں نیند آگئی اور اُنکی نظریں گذرے ہوئے زمانے کے پردوں کو چیرتی ہوئی پُرانے واقعات کی یاد

دِلانے لگی۔ وہ دیکھنے لگے کہ بہت بڑا ایک منڈپ سجا ہوا ہے۔ شرِنگی ریشی دُوبارہ پیدائش کے لئے اُن سے ہون کرا رہے ہیں۔ پھر نِظارہ بدلا۔ راج بھون کا بہت بڑا صحن ہے۔ رام بھرت لکشمن اور شترو گھن چاروں بھائی کِلکاریاں مارتے ہوئے اِدھر سے اُدھر دوڑ رہے ہیں۔ وہ خوُد اور سب رانیاں اُن کے لڑکپن کے کھیل سے مسرُور ہوئے۔ اپنے تن من کی حِس و ہوش بھوُل کر جیسے اُن پر قربان ہو رہے ہیں۔ پھر اچانک راج دربار کا نظارہ اُبھرا۔ ریشی وِشوامِتر رام و لکشمن کو اپنے ساتھ لے جانے کا مُطالبہ کر رہے ہیں۔ کُچھ ہچکچاہٹ اور سوچ بچار کے بعد وہ دوُنوں کو ''مہامُنی'' کے ساتھ بھیج دیتے ہیں۔ اس کے بعد سیتا سوئمبر اور تاج پوشی کے نظارے اُنکی خیالی آنکھوں کے سامنے اُبھرنے اور مِٹنے لگے۔ تبھی اُنکی نیند ٹوٹی اور رام کے جنگل جانے کی بات کو یاد کر کے وہ نا قابل برداشت دُکھ سے تِلملا اُٹھے اور اُنکی زبان سے پھر 'ہا رام' 'ہا لکشمن' الفاظ نکلنے لگے۔ پھر وہ انجانے میں چیخ اُٹھے ''ہائے رام! توُ اس طرح سے مُجھے یہاں چھوڑ کر کیوں چلا گیا' اِسوقت توُ کہاں ہے؟ ہائے رام! بول رام! میری زِندگی کے سہارے اِس وقت توُ کہاں ہے؟ کیا میں چودہ سال کا لمبا وقت تُمہاری جُدائی میں کاٹ سکوں گا۔ نہیں نہیں میں نہیں کاٹ سکوں گا۔ میں اِتنا خوُش قسمت نہیں ہوں جو چودہ سال کے بعد تم تینوں کے دیدار کر سکوں'' اِس طرح سے آہ زاری کرتے کرتے جب وہ پھر بے ہوش ہونے لگے۔ تو اُنہوں نے اپنے آپکو سنبھالا اور کوشلیا کو پُکار کر کہنے لگے۔ ''کوشلیا! میری آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھایا جا رہا ہے۔ مُجھے کُچھ دِکھائی نہیں دے رہا ہے۔ اِس وقت رات ہو گئی ہے کہ میری آنکھوں کی روشنی ہی میرا ساتھ چھوڑ کر جا رہی ہے۔ اگر رات ہو گئی ہے۔ توُ دیپک کیوں نہیں جلائے گئے؟ کیا اِس کمرے کا اندھیرا تمہیں بھی پیارا لگتا ہے؟ نہیں نہیں ابھی رات نہیں ہو گئی ہے۔ میری آنکھوں کی روشنی ہی بُجھ گئی ہے۔ اسلیئے میرے سامنے بیٹھی ہوئی بھی تُم مجھے دِکھائی نہیں دیتی ہو۔ کوشلیا! ایسا معلوم پڑتا ہے کہ میرا آخری وقت نزدیک آ گیا ہے۔ مُجھے موت دِکھائی دیتی ہے۔ بیٹے کی جُدائی سے جل رہے اس بدقِسمت جِسم پر سے تم اپنا فرحت بخش ہاتھ پھیرو تا کہ اِسے کچھ سکون حاصل ہو'' اِتنا کہتے کہتے مہاراج دَشرتھ پھر سے بے ہوش ہوئے۔ اُنکے بے ہوش ہوتے ہی کوشلیا دُکھی آواز میں آہ و زاری کرتی ہوئی بار بار پُکارنے لگی'' ہے بھگوان میری کشتی بھنوَر میں پھنس رہی۔ ہے پربھوُ! اپنی مہربانی کا سہارا دے کر اس ڈُوبتی کِشتی کو کِنارے لگاؤ۔ ہے ناتھ! آپ قادِرِ مطلق ہیں۔ پناہ میں آئے ہوئے کو پناہ دیتے ہیں۔ مہاراج کی حالت پر مہربانی کر کے انہیں ہمت و حوصلہ دیں۔ آپ نے ہماری آنکھوں کے تارے رام کو

لکشمن اور سیتا کو پھر اس طرح سے ہم سے کیوں چھینا؟ ہم نے آپ کا کیا بِگاڑا تھا؟ ہے سوامی! اب میں اپنے لاڈلے رام۔ کب دیکھ سکوں گی؟ کیا اُنکے بغیر میں چودہ سال تک زندہ رہ سکوں گی۔ بھگوان! ایسا رحم کرو کہ جس طرح سے ہم دونوں نے انہیں آج رُخصت کیا۔ اُسی طرح سے دونوں خوشی سے پھولے نہ سماتے ہوئے دِل سے اُنکا خوش آمدید کرسکیں۔ اُنہیں اپنے دِل سے لگا سکیں۔ اُنکی جُدائی میں تڑپتی ہوئی ایودھیا پوری پھر اُنکے درشن پا کر مسرُور ہو کر جشن اور راگ رنگ منا سکیں۔ رام کو آپ نے جو اس طرح سے مُجھ سے الگ کیا ہے۔ اِس میں آپکا قصور نہیں۔ مُمکن ہے کہ میرے گُناہوں کا پھل ہے۔ مُجھے تو ایسا لگتا ہے کہ پچھلے جنم میں نے دُودھ پینے کو تیار بچھڑوں کی ماوؤں کے تھن کاٹ دیئے تھے۔ اِسی سے آج میں شیر کے ذریعے مارے گئے بچھڑوں کی ماں کے برابر اولادوالی ہوتے ہوئے بھی ایک لمحہ میں بے اولاد ماں بن گئی۔ ہائے پرماتما کیا میرے پچھلے جنم کے گُناہوں کی اِتنی سخت سزا دینا ضروری تھا''؟

جب کوشلیا کے اِس طرح سے وِلاپ کرنے کی خبر سُمترا کو مِلی۔ تو وہ فوراً دوڑتی ہوئی کوشلیا کے کمرہ میں آئی اور اُنہیں ہمت بڑھاتی ہوئی بولی۔ جی جی! تُم فضول اِس طرح سے آہ وزاری کر رہی ہو۔ رام نے تو جنگل جا کر تُمہاری سُرخ روئی کی ہے۔ تمہیں غیر معمولی فخر عطا کیا ہے۔ رام ایسا شاندار آدمی ہے۔ جو روایت کو برقرار رکھنے کے لئے ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ اُس نے اِتنے بڑے راجیہ کا لالچ آسانی سے ٹھکرا دیا۔ اپنے باپ کا وعدہ پُورا کرنے کے لئے بہت بڑے تابعدار اور فراخدِل تیاگی کی طرح جنگل چلا گیا۔ ایسا فرض شناس رام ہر طرح قابل تعریف ہے۔ اُن کا یہ کام اِتنا قابل تعریف اور شاہانا ہے کہ آنے والی نسلیں اُس کی تقلید کریں گی۔ شری رام کا جنگل جانا تو کِسی بھی نظریہ سے آنسو بہانے کے قابل نہیں ہے۔ تم یاد رکھو کہ تُمہارے بیٹے کی شہرت کے گیت زمانے زمانوں تک خلا میں گونجتے رہیں گے۔ ہے دیوی! جس نے شری رام جیسے بیٹے کو جنم دیا ہے۔ اِسے تو کِسی بھی حالت میں غم نہیں کرنا چاہیئے۔ پھر یہ جُدائی بھی مستقل نہیں۔ یہ صِرف چودہ سال ہی کی تو بات ہے۔ دیکھتے دیکھتے یہ معیاد ختم ہو جائے گی۔ اور رام شہرت اور نیک نامی کا جھنڈا لہراتے ہوئے ایودھیا پوری کو لوٹ آئینگے۔ اُس وقت تُمہاری آنکھوں سے خوشی کے آنسو کی جھڑی اسطرح سے لگ جائے گی جس طرح برسات میں بارشوں کی۔ اِس لئے۔ اُٹھو اور منہ ہاتھ دھولو تب تک میں بھی مہاراج کو ہوش میں لانے کی کوشش کرونگی۔ ☆☆☆

# رام کا رِعایا کو سندیش

شری رام کا رتھ جب ایودھیا پوری کے صدر دروازہ سے باہر نِکلا تو اُنہوں نے دیکھا کہ وہاں بھی ایودھیا کے لوگ کھڑے بھاری اجتماع میں کھڑے ہیں۔ وہ شری رام سے تھوڑی دیر کے لئے اپنا رتھ روکنے کا اِصرار کرنے لگے۔ لوگوں کی دِلی اِستدعا کو دیکھ کر اُنہوں نے تھوڑی دیر کے لئے سُمنت کو رتھ روکنے کا حُکم دیا۔ رام چندر جی کی جُدائی کے بارے میں آنسوں بہانے والے لوگوں کو اُنہوں نے حوصلہ بندھانے کی کوشش کی۔ تبھی وہ لوگ بھی آ پہنچے۔ جو لاکھوں کی تعداد میں شہر کے اندر سے اِس رتھ کے پیچھے دوڑے چلے آرہے تھے۔ اُن سب کے اِکٹھا ہونے پر اُنہیں مخاطب کرتے ہوئے شری رام چندر بولے۔ ''میرے پیارے ایودھیا واسیو! تم لوگ جو مُجھے بار بار ایودھیا لوٹ چلنے کی ضِد کر رہے ہو۔ اِسکی واحِد وجہ آپ لوگوں کا میرے ساتھ اٹوٹ پیار ہے۔ جِسے ٹالنا بہت ہی مُشکل ہے مگر تم جانتے ہو کہ اِس بارے میں میں سخت مجبور ہوں۔ مہاراج کے حکم سے اُنکے کئے گئے وَعدہ کو پورا کرنے کے غرض سے جنگل جا رہا ہوں۔ تُم جانتے ہو کہ اگر میں تُمہاری بات مان کر پِتا کے حکم کی عدُولی کروں۔ تو میں پُتر دھرم سے خارج ہونے کے گُناہ کا مُرتکب تو بن ہی جاوٗں گا۔ ساتھ ہی قاعدہ وقانون توڑنے اور راجا کی بغاوت پھیلانے کا مُرتکب بھی سمجھا جاونگا۔ ''یتھا راجہ تتھا پرجا'' کا مُحاورہ پُرانے زمانہ سے چلا آرہا ہے۔ اِسلئے جو شخص راجہ کے نسل کی تقلید کرتے آیا ہو۔ وہ ماں باپ کے حُکم کی تعمیل نہ کرنے لگے۔ کیا یہ حالات مُناسب ہونگے۔ اِس لئے میں چاہتا ہوں کہ تُم لوگ واپس چلے جاوٗ۔ اور جِتنا پیار اور عزت تُم مُجھے دیتے ہو۔ اُتنا ہی پیار اور عزت بھرت کو دے دو۔ میں تُمہیں یقین دِلاتا ہوں۔ کہ بھرت عقلمند، طاقتور، دھرماتما اور رعایا پرور ہیں۔ سیاست کو اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ تُمہارے سُکھ دُکھ کا بھی وہ پُورا خیال رکھیں گے۔ اِسلئے تُمہارے لئے یہی مُناسب ہوگا۔ کہ تُم بھرت کو راجہ مان کر اُسکے ہدایات کی تعمیل کرو۔ جسطرح صُبح کا چھوٹا سورج بھی خوفناک اندھیرے کو ختم کرنے کی ہمت رکھتا ہے۔ اِسی طرح بھرت مُجھ سے چھوٹے ہوتے ہوئے بھی تُمہیں ہر طرح کی مُصیبتوں سے بچانے کی اہلیت رکھتے ہیں۔ میری تُم سے گذارش ہے کہ تُم لوگ بھرت کے ساتھ ایسا اچھا سلوک رکھنا کہ اُسکو میری غیر حاضری کھٹکنے نہ پائے'' اِتنا کہہ کر شری رام نے سارتھی سے رتھ چلانے کے لیئے کہا۔

رتھ چلتے ہی لوگ بھی روتے بلکھتے رتھ کے پیچھے ہی چلنے لگے۔ وہ شری رام کے دیئے ہوئے ہدایتوں اور نصیحتوں پر عمل کرنا چاہتے تھے۔ لیکن رام و لکشمن کے پیار کی ڈور میں اِسطرح بندھے ہوئے تھے۔ کہ برابر رتھ کے پیچھے چلے آرہے تھے۔ اُنکا دماغ اُنکو لوٹنے کے لئے ترغیب دے رہا تھا۔ لیکن دِل اُنہیں زبردستی رتھ کے ساتھ گھسیٹے لئے جارہا تھا۔ اِسطرح کے جذبات میں بہتے ہوئے وہ ''تمسا ندی'' کے کنارے تک جا پہنچے۔ ☆☆☆

# تمسا ندی کے کنارے پر شری رام

تمسا ندی کے کنارے پر پہنچتے پہنچتے رتھ کے گھوڑے بھی آرام چاہنے لگے۔ اِس لئے منتری سُمنت نے رتھ وہیں روک دیا۔ شری رام۔ لکشمن۔ سیتا تینوں رتھ سے اُتر گئے۔ تھوڑی دیر کے لئے تمسا ندی کے کنارے پر کھڑے اُس میں اُٹھنے گرنے والی لہروں کا آنند لیتے رہے۔ اِتنے میں ہی ہزاروں ایودھیا واسی وہاں آ پہنچے۔ جو روتے بلکھتے رتھ کے پیچھے چلے آ رہے تھے مگر رتھ کی رفتار کے ساتھ نہ چل سکے تھے۔ وہ چاروں طرف سے اِن تینوں کو گھیر کر بیٹھ گئے اور طرح طرح کے جذباتی استدلال دے کر اُن سے ایودھیا لوٹ چلنے کا اِصرار کرنے لگے۔ پہلے تو رام چندر جی نے انہیں بہت طرح سے حوصلہ دیا۔ جب اُنکو کچھ سکون نہ آیا تو انہوں نے رعایا کو پیار سے سمجھایا۔ کہ اُنکا جنگل جانا کیوں ضروری ہے۔ ایسے حالات میں اُن سب کا کیا فرض بنتا ہے۔ جذبات سے فرض کا مُقام اُونچا ہے۔ اصل باتیں سمجھاتے سمجھاتے رات گہری ہونے لگی۔ تب دِن بھر کی بھوک پیاس اور لمبے سفر کی تھکاوٹ سے مغلوب ہوئے ایودھیا کے لوگ وہیں پر جنگل کے درختوں کے کند مول پھل کھا کر زمین پر سو گئے۔ لمبی تھکاوٹ اور دِن بھر کی غمگینی کی وجہ سے تمام رعایا گہری نیند میں مست ہو گئی۔ اُنہیں پتہ ہی نہ چلا کہ رات کب ختم ہو چکی ہے کب سویرا ہو گیا ہے۔ اور کب سورج دیوتا روشنی کے رنگین آنچل سے جھانکتے ہوئے کِلکاریاں بھرنے لگا۔ لیکن ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ رعایا اپنی تھکاوٹ اسی نیند میں پُوری کر لینا چاہتے تھے۔

اُدھر پو پھٹتے ہی شری رام چندر اُٹھ کر لکشمن سے بولے ''بھیا! دیکھو ایودھیا کے لوگ ہمارے پیار میں ڈھوب کر ہمارے لئے کتنی تکلیف اُٹھا رہے ہیں۔ کل دن بھر روتے رہے ہیں۔ اِس پر اِتنا لمبا سفر اُنہوں نے پیدل پُورا کیا جِس سے تھک کر چُور ہو گئے ہیں۔ کل دن بھر بھوُکے پیاسے رتھ کے پیچھے دوڑتے رہے ہیں۔ رات کو کِسی کِسی نے کند مول کھایا اور کچھ نے وہ بھی نہیں کھایا ہے۔ اِن کا یہ سب دُکھ مُجھ سے نہیں دیکھا جاتا۔ ابھی تو یہ گہری نیند کی وجہ سے مَست ہو کر سو رہے ہیں۔ لیکن نیند ختم ہونے پر پھر ہمارے پیچھے پڑینگے۔ اِسلئے میں چاہتا ہوں کہ جب تک یہ لوگ سو رہے ہیں ہم لوگ چُپ چاپ یہاں سے نِکل پڑیں۔ جب یہ لوگ سو کر اُٹھیں گے اور ہمیں نہیں پائیں گے۔ تو نا اُمید ہو کر ایودھیا پُوری کو لوٹ جائیں گے۔ اِسی لئے لکشمن! تم جلدی سے جا کر سارتھی کو کہہ دو کہ وہ فوراً رتھ تیار کرے۔ اُسے خبردار کر دینا کہ

کسی بھی طرح کی آہٹ نہیں ہونی چاہئے۔ اگر رتھ کی آہٹ پا کر یہ لوگ جاگ جائیں گے۔ تو پھر ہمارے ساتھ ہو لیں گے۔ شری رام کے حکم کے مُطابق لکشمن نے سارتھی سے کہہ کر رتھ تیار کرایا اور اُسے تھوڑی دُور ایک سنسان جگہ پر کھڑا کر دیا۔ پھر دھیرے دھیرے وہ تینوں رتھ کے پاس پہنچے اور اُس پر سوار ہو کر ''تپوون'' کی طرف چل دیئے۔ یہ سارا کام اِتنی خوش اسلوبی سے ہوا کہ کسی بھی پڑوسی کو اس کا اِشارہ تک نہیں مِلا۔ بہت دیر بعد پڑوسی نیند سے جاگے۔ تب تک رتھ بہت دُور جا چکا تھا وہ سب ہڑبڑا کر اُٹھ بیٹھے۔ اِدھر اُدھر شری رام۔ لکشمن اور سیتا کو ڈھونڈنے لگے جب اِنہیں وہ کہیں نہ مِلے تو وہ اُسطرح مُردے جیسے ہو گئے جیسے اُنکے جسم سے روح نکل گئی ہو۔ اُن میں سے بہت سے شہری آہ وزاری کرتے ہوئے اپنی نیند کو مذمت کرنے لگے وہ کہنے لگے۔ دِھتکار ہے اِس نیند کو جس نے ہمارے رام چندر جی کو ہم سے الگ کر دیا۔ اِس بدنصیب نے ہمیں اِتنا بے حِس کر دیا۔ کہ ہمیں اُن لوگوں کے جانے کا پتہ بھی نہیں چلا۔ پتہ نہیں وہ کدھر نِکل گئے؟ اب ہم انہیں کہاں ڈھونڈیں ایودھیا لوٹ کر ہم اپنے پڑوسیوں کو کیا مُنہ دِکھائیں گے۔ ہم اُنسے کیسے کہیں گے کہ ہم مستی میں پڑے سوتے رہے اور وہ ہمیں چھوڑ کر چلے گئے۔ جب ہم سے دِل سے پیار کرنے والے شری رام ہی ہمیں چھوڑ کر کہیں چلے گئے تو پھر ہمیں ایودھیا لوٹنے سے کیا فائدہ؟ اب تو اچھا یہ ہے کہ ہم لوگ یہیں لکڑیاں اِکٹھی کر کے چِتا بنائیں اور جل کر مر جائیں۔ جب وہ اِس طرح کا اوٹ پٹانگ غور وخوض اور بات چیت کر رہے تھے۔ تبھی ایک نوجوان نے آکر خبر دی کہ شری رام چندر جی کا مُجھے پتہ ہے۔ آؤ سب لوگ اُس رتھ کے پہیئے کی لیک کو دیکھتے ہوئے اُسکا پیچھا کریں۔ اُس لیک کے ساتھ ساتھ چل کر ہم اُن تینوں تک پہنچ جائیں گے۔ اِس نوجوان کی بات سُن کر مانو لوگوں میں ایک نئی روح جاگ اُٹھی۔ ''ہاں ہاں! چلو چلو!'' کہتے ہوئے وہ سب اُس نوجوان کے پیچھے ہو لئے اور پھر رتھ کی لکیر کے پیچھے پیچھے چل پڑے۔ لگ بھگ ایک کوس تک وہ رتھ کی لیکر کے ساتھ چلتے رہے۔ لیکن ہائے رے بدقسمتی۔ اُس سے آگے کا راستہ اِتنا پتھریلا تھا کہ لکیر کے نشان نظر آنا بند ہو گئے۔ اب یہ پتہ نہ چل رہا تھا کہ وہ رتھ کدھر نِکل گیا۔ اُنکے لاکھ جتن کرنے پر بھی جب وہ رتھ کے راستے کا اندازہ نہیں لگا سکے۔ تو روتے آہ وازی کرتے نا اُمید دِل سے ایودھیا کے لئے لوٹ گئے۔ لوٹتے ہوئے اُنکے پیر اتنے بھاری ہو رہے تھے۔ کہ اُٹھائے نہیں اٹھتے تھے۔ ابھی تھوڑی دیر پہلے جن پیروں میں بجلی جیسی رفتار تھی وہ اب تھک کر چکنا چور ہو گئے تھے۔ پھر بھی وہ بوجھل من سے چل رہے تھے۔ ☆☆☆

# جنگل کے سفر کا منظر

تمسا ندی کو پار کر کے رتھ تیز رفتاری سے چلنے لگا اور سورج نکلنے سے پہلے ہی وہ کوشل دیش کے حدُود پار کر چُکا تھا۔ حدُود پار ہو جانے پر شری رام چندر رتھ سے نیچے اُتر آئے اور ایودھیا کی طرف منہ کر کے تعظیم سے جھک کر بولے ''سوریہ کُل کے ستیہ وادی راجاؤں کے ذریعے پریم سے پالی گئی ہے ایودھیا نگری! آج میں تجھ سے لمبے عرصے کے لئے الگ ہو رہا ہوں۔ ہے جنم بھوُمی! تم میرے لئے ہمیشہ سوُرگ سے بھی زیادہ تعظیم اور عِبادت کے قابل رہی ہے۔ تیری سیوا کر کے میں فخر محسوُس کرتا ہوں۔ لیکن حالات سے مجبوُر ہو کر آج تیری خدمت کرنے سے محرُوم ہو رہا ہوں۔ ہے پیدا کرنے والی ماں! تو ہمیشہ میرے لئے ترغیب دینے والی رہی ہے۔ تیری دُھول مُجھے چندن کے برابر سکوُن دیتی رہی ہے۔ تیرا پانی میرے لئے امِرت سے بھی میٹھا اور زندگی دینے والا تھا۔ اب میں بھاری دِل سے تُجھ سے رُخصت لیتا ہوں۔ چودہ سال باپ کے حکم کی تعمیل کر کے پھر تیرا دیدار کرونگا اور تیری خدمت کرنے کی خوش قسمتی حاصل کروں گا۔ تب تک کے لئے رُخصت ہو رہا ہوں تمہیں ہزاروں پرنام۔ کوُٹی کوُٹی پرنام''۔ یہ کہتے ہوئے شری رام نے ایودھیا پردیش کی دھوُلی (مٹی گردہ) اُٹھا کر ماتھے پر لگائی۔ ایسا کرتے وقت اُسکی آنکھیں پُرنم ہوئیں۔ پھر جذبات کو قابو کر کے رتھ پر بیٹھے۔

لکشمن اور سیتا کو وہ مادرِ وطن کی شان و شوکت و اہمیت سے آگاہ کرانے لگے۔ اُدھر رتھ تیز رفتاری سے دوڑتا ہوا صاف وشفاف پانی والی ''ویدشرتی'' نام کی ندی کے کنارے پر پہنچا۔ تھوڑی دیر وہاں ٹھہر کر رتھ پھر شُمال کی طرف چلتا ہوا ''اگست مُنی'' کے آشرم کے نزدیک پہنچا۔ تھوڑی ہی دوُری پر مشہور ''گوُمتی'' ندی نظر آ رہی تھی جسکے دونوں کناروں پر ہزاروں گائیں ہری ہری گھاس چرَ تی تھیں۔ گوُمتی کو پار کر کے اعلیٰ مُقدس ''بھاگیرتی گنگا'' کے کِنارے پر پہنچے۔ وہ بہت دیر تک اُس دِلکش ماحول میں لطف سے کھڑے رہے۔ انہوں نے دیکھا چاروں طرف ہرَے بھرَے کھیت اُس خوبصورت ماحول میں آنکھوں کو سُکھ دینے والا نظارہ بکھیر رہے ہیں۔ تھوڑی تھوڑی دوُری پر سرون گھڑوں سے سجائے ہوئے دھول مندر ناظرین کے دِل میں عیقدت کے جذبات اُجاگر کر رہے تھے ایک طرف آشرموں میں ''سام گان'' کی تیز رفتار گونج رہی تھی۔ اور ہوَن کُنڈوں سے نکلنے والا خوشبودار دھوُاں ساری ہوا میں خوشبوُ پھیلا رہا تھا۔ رشی مُنیوں کے

ذریعے عرصہ دراز سے خدمت کی ہوئی پاک گنگا کل کل کرتی ہوئی تیز رفتاری سے بہہ رہی تھی۔ ہنس، کارنڈو، وغیرہ پانی کے پرندے گنگا جل میں کھیلتے ہوئے میٹھی آواز سے اِسکی ثنا خوانی گا رہے تھے۔ گنگا کے دونوں کناروں پر کھڑے درخت رنگ برنگے پھولوں کو ادھیر یہ چڑھا کر مانو ترتیاپ ہارنی مُنیہ سلیلہ کا اِفتتاح کر رہے ہیں تھوڑی دیر تک اس انسان کے لئے دِلرُبا ماحول میں مست رہنے کے بعد وہ سُمنت سے بولے ''منتری ور! آج ہم یہیں آرام کریں گے۔ جو سامنے ''ہنگودی'' کا بڑا درخت ہے اُس پر لگے ہوئے میوے خوبصورت اور دِلکش معلوم ہوتے ہیں۔ آج ہم یہی کھائیں گے۔ رات بھی یہیں پر گذاریں گے'' اِسطرح سے شری رام کا حُکم پا کر سُمنت نے رتھ کو ''ہنگودی'' کے درخت کے نیچے کھڑا کیا اور گھوڑوں کو نزدیک ہی ہری ہری گھاس چرنے کے لیے ڈال دیا۔ ☆☆☆

# بھیل راج ۔گرہ

گنگا کے اُس پردیش پر ''بھیلوں'' کا حق تھا۔اُن کا راجا ''گہہ'' ایک طاقتور ہر دلعزیز حکمران تھا وہ رام چندر کا عقیدت مند تھا۔جب اُسے یہ معلوم ہوا کہ رام چندر اپنے چھوٹے بھائی لکشمن اور بیوی سیتا کے ساتھ یہاں آئے ہیں۔تو وہ اپنے منتریوں پروہتوں اور رشتہ داروں کو لیکر اُنکے خوشامدید کے لئے آپہنچا۔شری رام نے اُسے اپنے منتری منڈل وغیرہ کے ساتھ جب آتے دیکھا۔تو وہ اُسکا خوشامدید کرنے کے لئے خود آگے بڑھ گئے۔دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے۔'' گہہ'' نے جب رام، سیتا اور لکشمن کو ولکل دھارن کئے تپسویوں کے بھیس میں دیکھا۔تو اُسے بڑا دُکھ ہوا۔اُس نے شری رام کے لئے اِخلاتی دُعا کی اور بہت ہی بے قرار اور بے چین آواز میں کہا ''رام چندر جی'' جس طرح آپ ایودھیا کے مالِک ہیں اُسی طرح اس پردیش کو بھی اپنا ہی سمجھئے۔آپ اِس دیش کے شاہی تخت پر بیٹھکر یہاں کی حکومت کی باگ ڈور سمبھالیں۔میں آپکا خادِم بنکر آپکے اِحکام کی تعمیل کرونگا۔میں جانتا ہوں کہ آپکے برابر ایک نظر سے سب کو دیکھنے والا اِنصاف پسند حُکمران کہیں اور مِلنا بہت ہی دُشوار ہے۔آپ بھروسہ کیجئے یہ ساری زمین آپکی ہے اور ہم سب صرف آپکے خدمت گار ہیں''۔اِسکے بعد گہہ راج نے اپنے ساتھ لایا ہوا سامان اُنکے سامنے رکھتے ہوئے کہا ''سوامی! یہ بھکشیہ۔پیئے۔لیہہ اور لذیذ میوے آپکی خدمت میں پیش ہیں۔انہیں لے لیجئے۔آرام کرنے کے لئے سارا بندوبست کیا جا چُکا ہے۔گھوڑوں کے لئے دانہ وچارہ بھی تیار ہے۔بھیل راجہ گہہ کی پیار بھری باتیں سُنکر شری رام چندر بولے'' ہے نشادراج! میں آپکی جتنی تعریف کروں، کم ہے۔اس صوٗبہ کے طاقتور راجا ہوتے ہوئے بھی آپ میری خوشامدید کے لئے پیدل چل کر آئے۔حقیقت میں ہم لوگ آپکے دیدار سے مشکوٗر ہو گئے ہیں''۔اِس طرح سے نشادراجا کی سراہنا کرتے ہوئے شری رام نے پھِر اُنہیں اپنا ہم آغوش بنالیا۔اور پھر اپنے پاس بٹھا کر پیار سے بولے ''نشادراج! آپکو خوش اور خوشحال دیکھ کر میرا دِل باغ باغ ہوا۔آپ میرے لئے عُمدہ سوغات لیکر آئے ہیں۔اِسلئے میں آپکا بہت ہی شُکر گذار ہوں۔لیکن دوست! مجھے دُکھ ہے۔میں انہیں تسلیم نہیں کرسکتا۔یہ سارے پدارتھ راجہ مہاراجہ لوگوں کے کھانے کے قابِل ہیں۔ہم تپسوی انہیں کیسے کھا سکتے ہیں۔یہ تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں کہ ہم لوگوں نے ولکل دھارن کئے ہیں اِسلئے ہماری غذا کند مول پھل ہیں۔اور آرام

کرنے کے لئے دِھرتی کی گود ہے۔ ہاں! گھوڑوں کے لئے آپ جو دانا چارا لائے ہیں اُنہیں میں بڑی خوشی کے ساتھ تسلیم کرونگا۔ کیونکہ یہ گھوڑے میرے والِد صاحب کو بہت پیارے ہیں اِنکی ہمیشہ سے خاص دیکھ بھال کی جاتی ہے''۔

رام چندر جی کی یہ کہانی سُنکر گُہہ کو دِلی صدمہ ہوا۔لیکن حالات سے مجبور تھے۔ زیادہ اصرار بھی نہیں کرسکتا تھا اسلئے اُس نے بھیلوں کو حکم دیا کہ ان گھوڑوں کو مَل مَل کر گنگا میں نہلاؤ پھر۔ دانا کِھلا کر انہیں اُن کھیتوں میں چھوڑ دو جہاں اچھی قسم کی ہَری ہَری گھاس اُگ رہی ہو۔ اُسکے بعد وہ آپسمیں بہت سارے معاملوں پر گفتگو کرتے رہے۔ شام کے وقت رام سیتا اور لکشمن نے گنگا میں نہایا۔ ایشور کی عبادت کے بعد کند مول پھلوں کو کھا کر اُن گھاس کے بستروں پر سونے کے لئے چلے گئے۔ جو''نشادراج'' نے اپنے ہاتھوں سے بڑے پیار سے بنائے تھے۔ تیسری شویا کی طرف اِشارہ کرتے ہوئے گہہ راج نے کہا'' ہے ویرو! یہ شویا آپ کے لئے ہے آپ اس پر آرام کریں میں آپ کا نوکر ہوں میں رات بھر جاگ کر خطر ناک جانوروں سے آپ لوگوں کی حِفاظت کرونگا۔ آپ میری طرف سے بے فِکر رہیں۔ میں اکیلے ہی چتر نگنی سینا سے بھی لوہا لے سکتا ہوں۔ آپ بھروسہ کیجئے۔ ہمیں سنسار میں شری رام سے زیادہ کوئی اور پیارا نہیں ہے۔ اِسلئے اُنکی حِفاظت کے لئے میں ہی نہیں میرے یہ سب ساتھی رات بھر جاگ کر دھنش بان لئے تیار رہیں گے''۔

گُہہ راج کی بات سُن کر لکشمن بولے'' آپکی طاقت عقیدت اور بھیا رام کے لئے آپکے مِثالی پیار پر مُجھے پورا بھروسہ ہے۔ اِس میں شک نہیں کہ آپ کے راجیہ میں ہمیں کِسی بھی طرح کی دُشواری کا خدشہ نہیں ہوسکتا۔ اِسکے علاوہ یہاں آپ کے لوگ خود ہماری حِفاظت کے لئے موجود ہیں۔ لیکن ذرا سوچئے جب بے حد نرم بستر پر سونے والے یوگی پرشوتم شری رام اس سخت زمین پر گھاس کے بستر پر سوئیں گے۔ تو میں اُنکا نوکر ہوکر برابر کیسے سوسکتا ہوں؟ ہے نِشاد کے راجہ! اُنکی یہ حالت دیکھکر میرا دِل تکلیف سے چھلنی ہو رہا ہے۔ آج اِن کی جُدائی میں تمام ایودھیا نگری پریشان ہو رہی ہے۔ ایودھیا کے شہری روتے بلکھتے تمسا ندی کے کِنارے تک رتھ کے پیچھے دوڑتے آئے تھے۔ والِد صاحب محلوں میں آہ وزاری کررہے ہیں۔ بہت بار وہ روتے روتے بے ہوش ہو جاتے ہیں۔ مُجھے ڈر ہے وہ بہت دِنوں تک زندہ نہیں رہ سکیں گے۔ اُن کے مَرنے پر ماں کوشلیا بھی نہیں بچیں گی۔ اور ماں سمترا کی بھی بلاشُبہ موت ہوگی۔ ہاوِدھاتا! کہاں تو راج تِلک کے جشن کی تیاریاں اور کہاں یہ نا قابل قیاس وَن واس! ایسا ظاہر ہوتا کہ جو ایودھیا نگری دَھن دولت اور بیوپار وغیرہ کے

لئے کھیل کا میدان رہی ہے۔ وہاں اب شمشان جیسا سناٹا چھا جائے گا۔ تمام شہریوں پر اُداسی کی گھٹائیں پہلے سے ہی لگی ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ کسی بھی گلی بازار میں اب کوئل کی میٹھی آواز سُنائی نہیں دے گی۔ ہر طرف الوؤں کی کرکش آواز سُنائی دیگی۔ اب تو ہم سب کی یہی خواہش ہے کہ مہاراج دشرتھ زِندہ رہکر جیسے تیسے اِس چودہ سال کے معیاد کو نِکال دیں۔ اور ہم لوگ چودہ سال بعد لوٹ کر اُنکے اور تمام رشتہ داروں کے ویدار کریں۔ تبھی ہم سبکو تسلی مِلے گی۔''

اِس طرح سے لکشمن اور نِشاد راج ایودھیا کے لوگوں اور شری رام چندر جی کے بارے میں دُکھی دِل سے گفتگو کرتے رہے اور نِشاد ''راج تِلک'' سے ''ون واس'' تک کی ساری دلیل سُنتے رہے۔ بیچ بیچ میں وہ بھی گہری ٹھنڈی سانسیں بھرتے۔ کبھی گہہ راج کی آنکھوں سے آنسوں کی دھارا لگ جاتی۔ وہ کیکئی کے کٹھور ہونے پر دُکھی ہوتے۔ ساتھ ہی یہ جان کر بھی حیران ہوتے کہ تاج پوشی سے پہلے کیکئی بھی شری رام سے اپنے بیٹے بھرت سے زیادہ پیار کرتی تھی۔ وہ اِس اچانک تبدیلی کی وجہ جاننا چاہتے تھے۔ اس بارے میں وہ بہت دیر تک سوچ وِچار کرتے رہے۔ آخر کار جب وہ کسی نتیجہ پر نہیں پہنچے تو اُن کی زبان سے نِکلا ''ناری! تو پرماتما کی عجیب پیداوار ہے۔ تیرا راز سچ مُچ احمقانہ اور آتشی ہے''۔ اِسی طرح کی گفتگو میں وہ رات گذر گئی اور چاند بھی سُوریہ کُل کی دُکھ بھری کہانی سُنتے سُنتے پریشان دِل سے رات کے بندھن کو توڑ کر استاچل کی طرف چل پڑنے کو تیار ہو گئے اور اِسطرح وہ رات گذر گئی۔ ☆☆☆

# گنگا پار کرنا

صبح سویرے شری رام چندر جی گھاس کا بستر چھوڑ کر کے لکشمن سے بولے ''بھیا! اب رات ختم ہو رہی ہے پو پھٹنے کی لالی ماں نے تمام آسمان کو گلال سے لپیٹ لیا ہے۔ وہ دیکھو کوئل کی میٹھی آواز سُنائی دے رہی ہے۔ مور ناچ رہے ہیں اسی وقت سب سے پاک و پوتر گنگا کو ہمیں پار کرنا چاہئے یہ سُن کر لکشمن کے ساتھ کھڑے ''نشادراج'' نے اپنے منتریوں کو حکم دیا کہ ایک تیز رفتار خوبصورت پتواروں والی کشتی لے آوَ۔ میں خود اُس کشتی کو چلا کر اِنہیں گنگا پار کراونگا ''نشادراج'' کا حکم پاتے ہی اُنکے خادِم جلدی سے اُنکے لئے ایک اعلیٰ ترین کِشتی لے آئے جب کِشتی آکر گھاٹ پر لگ گئی تو شری رام سیتا اور لکشمن کے ساتھ گھاٹ کی طرف چلے۔ اُسی وقت منتری سُمنت نے پُرنم آنکھوں سے ہاتھ جوڑتے ہوئے کہا'' ہے فخر رگھو کُل! میرے لئے کیا حکم ہے؟ رام چندر جی نے اُنکی فرض شناسی کی سراہنا کرتے اور شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا'' سُمنت! تُمہارا کام پُورا ہوا۔ اب تُم جلد ایودھیا کو لوٹ جاوَ۔ ہم گنگا پار کر کے اُسکے آگے کا سفر پیدل ہی کرینگے۔ تُم ایودھیا جا کے میرے، سیتا اور لکشمن کی طرف سے آبا جان، ماتاوَں اور دیگر بزرگوں کے پیر چھُونا اور اُنہیں حوصلہ بڑھاتے ہوئے ہماری طرف سے کہنا کہ ہم تینوں میں سے کِسی کو بھی اِس بات کا کوئی بھی دُکھ نہیں ہے۔ کہ ہمیں وَن واس کیوں بھیجا گیا۔ اُنکو سمجھا کر کہنا کہ ہماری چودہ سال کی معیاد ختم ہونے پر ہم تینوں آپکے دَرشن پھر کریں گے۔ آپ بھائی بھرت کو کیکئی سے جلد بُلا کر اُنہیں راج تخت سونپ دیں۔ تاکہ رِعایا کو کسی طرح کی تکلیف یا مُشکلات سے دوُ چار نہ ہونا پڑے۔ ہے منتری وَر! بھرت کو بھی میری طرف سے کہنا کہ وہ سبھی ماتاوَں کا برابر برابر عزت واحترام کریں۔ اور رِعایا کی بھلائی کا ہمیشہ دھیان رکھیں۔ رام کی باتیں سُن کر سُمنت کی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔ اور وہ کھُر دُوری آواز سے بولے'' ہے محترم! جو ساری ایودھیا آپکی جدُائی میں تڑپ رہی ہے اُس کے سامنے میں کیسے جا سکوں گا۔ جب وہ مُجھ سے پوچھیں گے تم را جکُماروں کے بغیر خالی رتھ لیکر کیوں لوٹ آئے۔ تو میں اُنہیں کیا جواب دوُنگا۔ اِس خالی رتھ میں آپکو نہ پا کر ہزاروں ایودھیا واسی غم سے بے ہوش ہو جائیں گے۔ اور اُنکی حالت بغیر سپہ سالار کے سپاہیوں جیسی ہوگی۔ ہے پربھوُ! ایودھیا سے جنگل کے لئے چلتے وقت جو حالت ایودھیا کے لوگوں کی ہوئی تھی۔ اُس سے سینکڑوں گُنا دُکھ دینے والی حالت اس خالی رتھ کو دیکھ کر ہو

گی۔ ہے مالک! آپ ہی بتائیں میں ماتا کوشلیا کو کیسے اپنا مُنہ دِکھا سکوں گا۔ خالی رتھ لے کر لوٹنا میرے لئے بڑا مُشکل ہے اِسلئے ہے مہربان! میں آپ سے اِلتماس کرتا ہوں کہ آپ مہربانی کر کے مُجھے بھی اپنے ساتھ لے چلیں۔ چودہ برس کی معیاد ختم ہونے پر میں آپکے ساتھ اِسی رتھ کو لیکر لوٹنا چاہتا ہوں۔ ہے دیالو! میری اِس اِستدعا کو ٹھکرائیے گا نہیں۔ سُمنت کے ان پیار بھرے باخُلوص الفاظ کو سُن کر شری رام چندر جی پیار سے بولے۔" بھائی سُمنت! میں تمہارے پیار کو اچھی طرح جانتا ہوں۔ لیکن میں تُمہیں جو ایودھیا لوٹ جانے کے لئے کہہ رہا ہوں۔ اِسکی ایک وجہ یہ ہے کہ جب تم ایودھیا لوٹ جاوگے اور تُمہارے ساتھ خالی رتھ ہوگا تو ماتا کیکئی کو اس بات کا یقین ہو جائے گا کہ مہاراج نے فی الحقیقت اپنا وعدہ پُورا کیا ہے۔ اور رام راجیہ چھوڑ کر جنگل چلا گیا ہے۔ تمہارے نہ لوٹنے سے اُنکے دل میں کھٹکا بنا رہے گا۔ اور وہ سوچیں گی کہ ہم لوگ سازش کر کے کہیں راجیہ میں ہی چھپے ہیں۔ اِسلئے میں تُم سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ تم شہر کو لوٹ جاؤ۔ اُس سے جہاں ماتا کیکئی کا شک دُور ہوگا۔ وہاں مہاراج پر اور مُجھ پر کِسی قِسم کا کلنک نہیں لگے گا۔ چاہئے جھوٹا ہی کلنک ہو لیکن اِسکا اثر نُمایاں ہوتا ہے"۔ اِس طرح سے سمجھا بجھا کر رام چندر جی نے سُمنت کو رُخصت کیا۔ سُمنت آنسوں بھری آنکھوں سے رتھ میں بیٹھ کر ایودھیا کے لئے روانہ ہوئے۔

سُمنت کے روانہ ہونے کے بعد شری رام گہہ راج سے بولے" نِشاد راج! اب ہم وَنواسی اور تپسوی ہو گئے ہیں۔ اِسلئے ہمیں عِبادت گذار کے اصوُل کی روایات پر چلتے ہوئے سر پر لمبے بال رکھ کے ویران جنگلوں میں رہائش کرنی چاہئے۔ تُم مہربانی کر کے ہمارے لئے بڑھ کا دودھ منگا لو"۔ شری رام کی بات سنُ کر گہہ راج خود جا کر بڑھ کا دودھ لے آئے۔ جِسسے رامچندر، سیتا اور لکشمن نے جٹائیں بنائیں۔ پھر رواج کے مُطابق تپسوی دَھرم تسلیم کرتے ہوئے گنگا پار کرنے کو تیار ہوئے۔ گُہہ راج کی لائی ہوئی کِشتی پر سوار ہو کر تینوں نے غریب پرور گنگا کو پار کیا۔ وہاں شری رام نے گہہ راج کو گلے لگا کر اُسکی پیار بھری مہمان نوازی کے لئے اُسکی بہت تعریف کی۔ اسکے بعد انہوں نے نشاد راج کو رُخصت کیا۔ نِشاد کے جانے کے بعد وہ لکشمن سے بولے" ہے سومتر! جو سُنسان جنگل پھیلا ہوا ہے۔ اب ہم اُس میں داخل ہو جائیں گے۔ جنگلوں کی حالت تُم پہلے بھی دیکھ چکے ہو۔ جب ہم مُنی وِشوامتر کے ساتھ اُنکے ہوَن کی حِفاظت کرنے گئے تھے۔ اِس جنگل میں ہمیں بہت قسم کے خطرناک اور ناگزیر واقعات کا سامنا کرنا پڑے گا۔ کِسی بھی وقت کِسی بھی طرف

سے کوئی بھی خوفناک جانور ہم پر حملہ کرسکتا ہے۔ اِس لئے تم آگے آگے چلو۔ تمہارے پیچھے سیتا چلے گی۔ اور سب سے پیچھے تم دونوں کی حِفاظت کرتے ہوئے میں چلوں گا۔ یہ تو ظاہر ہے کہ یہاں ہم لوگوں کو اپنے آپ پر منحصر ہو کر خود ہی ایک دوسرے کی حِفاظت کرنی پڑے گی"۔ رام چندر کا یہ حکم ملتے ہی لکشمن دھنش بان سمبھالے ہوئے آگے آگے چلنے لگے اور اُنکے پیچھے سیتا۔ اور رام چندر جی اُنکی نگرانی کرنے لگے۔ اِس طرح سے چلتے چلتے یہ تینوں "وتس" دیش میں پہنچے۔ یہ محسوس کر کے کہ نازک بدن والی سیتا اِس سنگین سفر سے تھک چُکی ہونگی۔ وہ ایک درخت کے نیچے آرام کرنے کے لئے رُک گئے۔ وہاں دستیاب جنگلی خوراک سے اپنی بھوک مٹا کر شام کو اُنہوں نے پوجا پاٹھ وغیرہ سے فراغت حاصل کی۔ گفتگو کرتے کرتے جب رات گہری ہونے لگی۔ تو شری رام چندر لکشمن سے بولے "بھیا لکشمن! آج سُنسان جنگل میں ہماری یہ پہلی رات ہے اِس لئے تم شیر کی طرح ہوشیار رہنا۔ کیونکہ جانکی کی سلامتی کی ذمہ داری ہم دونوں بھائیوں کی ہی ہے۔ دیکھو! کان لگا کر سُنو۔ کُچھ دُوری پر طرح طرح کے بھیانک جانوروں کی گرج سُنائی دے رہی ہے۔ وہ کسی بھی لمحہ اِدھر آ کر موقعہ پا کر ہم لوگوں پر حملہ کرسکتے ہیں۔ اِس لئے ہے ویر شرومنی! تُمہیں ہر ایک حالت میں ہر وقت خبردار رہنا چاہئے" پھر مضمون تبدیل کر کے بولے "آج مہاراج ایودھیا میں بڑے دُکھی ہو رہے ہوں گے۔ ہماری جدائی میں اپنے کو اکیلا محسوس کر رہے ہونگے۔ لیکن ماتا کیکئی کی خوشی کی کوئی حد نہیں ہوگی۔ میرے دِل میں رہ رہ کر خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ اپنے بیٹے کو تخت پر بٹھانے کے لئے کیکئی پتا جی کی جان بھی کہیں چھل سے نہ لے لیں۔ یہ تو تُم بھی جانتے ہو کہ دھرم سے گرا ہوا اور لالچ کا غُلام بنا ہوا شخص کیا کچھ نہیں کرسکتا۔ پرماتما کرے ایسا نہ ہو۔ وَرنہ بوڑھی ماتا کوشلیا بھی پتا جی کی اور ہماری جُدائی میں زیادہ دن تک زندہ نہیں رہے گی۔ اِس نا اِنصافی کو دیکھ کر میرے دِل کو اِتنی اذیت ہوتی ہے۔ جس کا میں کوئی ذِکر نہیں کر سکتا۔ کبھی کبھی جی چاہتا ہے کہ اِن کمزور بوڑھے پرانیوں کی زندگی کی حِفاظت کے لئے تمام ایودھیا پُوری پر بانوں کی بارش کروں۔ لیکن میرا دھرم مُجھے ایسا کرنے سے روکتا ہے۔ آج میں سچ مچ بڑا دُکھی ہوں۔ ایسا کہتے کہتے شری رام کی آنکھوں میں آنسو بھر آئے۔ اُنکا گلا خشک ہوگیا۔ اور چُپ ہو کر زمین کی طرف دیکھنے لگے۔

لکشمن نے اپنے دُکھی بھائی کی ہمت بڑھاتے ہوئے کہا "ہے آریہ! آپکے لئے اِس طرح سے غمگین ہونا جائز نہیں ہے۔ آپکو دُکھی دیکھ کر بھابی بھی دُکھی ہونگی۔ اِسلئے آپ حوصلہ رکھیں۔ آپ تو بڑی سے بڑی مُصیبت میں بھی پست حوصلہ نہیں

ہوتے۔ پھر آج اِس طرح سے پریشان کیوں ہو رہے ہیں۔ ابھی ہمیں اتنا بے قرار نہیں ہونا چاہیئے۔ ہمارے لئے مُناسب ہے کہ ہم وقت کی رفتار کو دیکھیں۔ پرکھیں۔ اور اُسکے مُطابق کام کریں۔ مُجھے یقین ہے کہ وَن واس کی یہ معیاد جلد ہی ختم ہو جائے گی۔ اُسکے بعد ہم بخیریت جنگل سے ایودھیا لوٹ کر سُکھ شانتی کی زندگی گذاریں گے"۔ اِسطرح سے گفتگو کرتے کرتے گھاس کے بِستر پر لیٹے ہوئے شری رام نیند میں کھو گئے۔ لکشمن رات بھر نِڈر ہو کر اِدھر اُدھر گھومتے ہوئے دھنُش بان سنبھالے شری رام اور سیتا کی حِفاظت کے لئے پہرہ دیتے رہے۔

صُبح سویرے سُورج چڑھنے سے پہلے ہی شری رام، لکشمن اور سیتا مقررہ پوجا پاٹھ اور سندھیا وندن وغیرہ سے فارغ ہو کر "تروینی" کے سنگم کی طرف چل پڑے۔ راستے میں اُنہوں نے بے شمار گھنے کانٹے دار جنگلوں کو پار کیا۔ راستے میں کچھ درختوں سے لکشمن نے مزیدار پھلوں کو توڑ کر شری رام چندر اور سیتا کو دیئے اور خُود بھی اُنہوں نے اُنسے اپنی بھُوک مِٹا دی۔ اِسطرح سے طرح طرح کے مُذاکرات کرتے ہوئے یہ لوگ شام کے وقت اس جگہ پر پہنچے جہاں "گنگا" "یمنا" کو اپنی آغوش میں بچھڑی ہوئی چھوٹی بہن کی طرح باندھ رہی ہے اُس سہاونے نظارہ کو دیکھ کر شری رام چندر جی لکشمن سے بولے" لکشمن! آج کا لمبا سفر طے کر کے ہم عظیم تیرتھ پریاگ راج کے نزدیک پہنچ گئے ہیں۔ دیکھو ہوَن کُنڈ سے اُٹھتی ہوئی یہ دھویں کی لکیر اگنی دیو کے جھنڈے کی طرح لہرا رہی ہے۔ اور تمام ہوُا کو اپنی صحتِ افزا خوشبو سے مُنور کر رہی ہے۔ اِس سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ مہرشی بھاردواج کا آشرم یہیں آس پاس ہی ہے۔"

جنگل اور بھاردواج مُنی کے آشرم کی چرچا کرتے ہوئے وہ سنگم کے اُس پاک مقام پر پہنچ گئے جہاں دونوُں ندیاں کُل کُل کرتی ہوئی مانو اِن نئے مہانوں کا خوش آمدید کر رہی تھیں:۔ پاس ہی مہرشی "بھاردواج" کا آشرم تھا۔ وہاں جا کر انہوں نے آشرم میں تشریف رکھے بھاردواج رشی کے دیدار کئے۔ اُسوقت رشی کے چاروں طرف بیٹھے ہوئے چیلے مذہبی ربط ضبط کے ساتھ ہی اپنے گوُرو دیو کے وچن کا فائدہ اُٹھا رہے تھے۔ جِس چیلے کے دِل میں جو شکوک پیدا ہوتے تھے۔ وہ اُسے بلا جھجک رشی کے سامنے رکھ دیتا تھا۔ اور وہ تفصیل سے وضاحت کرتے ہوئے شکوک دوُر کرتے تھے۔ شری رام چندر جی نے بھاردواج مُنی کا اِستقبال کرتے ہوئے کہا" مہارشی! ایودھیا پتی مہاراج دشرتھ کے بیٹے رام اور لکشمن آپکو سادر پرنام کرتے ہیں۔ بھگوان! پِتا جی نے مُجھے چودہ سال تک جنگل میں رہائش کرنے کا حُکم دیا ہے اور یہ میرے چھوٹے بھائی

سُمترا انندن لکشمن بھی پیار سے مجبور ہو کر میرے ساتھ چلے آئے ہیں۔ ہمارے ساتھ میری بیوی مِتھلا کے راجہ جنک کی بیٹی "سیتا" بھی آئی ہے۔ ہم لوگ چودہ برس تک سُنسان جنگلوں میں کند مؤل بطور خوراک کھا کر ریاضت کی زندگی گذاریں گے" یہ سُنکر مُنی بھاردواج نے اُنکا دِلی خوشامدید کیا۔ سب کو بیٹھنے کے لیئے نشست دیدی۔ پھر اُنکے نہانے دھونے کا انتظام کر کے اُنکے کھانے کے لیئے قسم قسم کے پھل دیئے اور اُنکی عزت افزائی کی۔ پھر مُنی راج بولے۔ یہ سُن چکا ہوں کہ مہاراج دشرتھ نے بِنا کِسی قصور کے تُمہیں ون واس بھیجا ہے اور تُم نے روایت برقرار رکھتے ہوئے اِسے خوشی سے قبول کیا ہے۔ تُم لوگ چودہ سال تک میرے اِسی آشرم میں بے فکر ہو کر رہو۔ تروینی کے سنگم پر واقعہ ہونے کی وجہ سے یہ جگہ بیحد دِل رُبا اور پُر سکون ہے"۔ بھاردواج کی بات سُن کر شری رام بولے"۔ اِسمیں شک نہیں کہ آپکی یہ جگہ بہت ہی دِلکش اور سکھ دینے والی ہے۔ لیکن یہاں رہائش کرنے میں ایک مُشکل ہے۔ آپکا آشرم اپنی بڑائی اور شان کی وجہ سے دُور دُور تک مشہور ہے۔ اِس لئے جب میرے یہاں رہنے کی خبر ایودھیا پہنچے گی۔ تو ایودھیا کے لوگوں کے یہاں آنے کا تانتا لگ جائے گا۔ ویسے بھی یہ جگہ ایودھیا سے دُور نہیں ہے۔ اِس سے ہمارے تپسوی دھرم میں رُکاوٹ آئے گی اور آپکو بھی مُشکل ہو گا۔ اِس لئے آپ مہربانی کر کے ہمیں کوئی ایسی دُوسری جگہ بتایئے۔ جو خلوت میں ہو اور جہاں سیتا کو بھی من لگا رہے"۔ شری رام کی مدلل و معقول باتیں سُنکر مُنی بولے" جب تُمہاری کِسی دُوسری جگہ پر ہی رہنے کی خواہش ہے تو تُم چترکوٹ جا کر رہ سکتے ہو۔ چترکوٹ یہاں سے دس کوس کی دُوری پر ہے۔ اُس پہاڑ پر بہت سارے رِشی مُنی اور تپسوی اپنی اپنی کُٹیا (جھونپڑی) بنا کر رہائش کرتے ہیں۔ ایک تو وہ جگہ ویسے ہی دِلکش ہے۔ پھر بندر، لنگور وغیرہ نے اُسکی خوبصورتی کو اور بھی بڑھا دیا ہے۔ چترکوٹ کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ بہت سارے رِیشی مُنیوں نے وہاں تپسیا کر کے موکھش حاصل کیا ہے" اسکے بعد مُنی نے انہیں اس پردیش کی بہت ساری جاننے کے لائق باتیں بتائیں۔ رات کو تینوں نے مُنی کے آشرم میں ہی آرام کیا۔ ☆☆☆

# چِتر کوٹ کی اور

سورج چڑھنے کے بعد صُبح کی عبادت وغیرہ سے فارِغ ہو کر شری رام، لکشمن اور سیتا کے ساتھ چِتر کوٹ کے لئے روانہ ہوئے۔ چلتے چلتے وہ اُس جگہ پر پہنچے جہاں ''یمنا ندی'' کو پار کر کے چِتر کوٹ پہاڑ کی طرف راستہ جاتا تھا۔ اُس وقت یمنا اپنی پُوری جوانی پر تھی اُس کی گہری جل دَھارا کل کل کر کے بہہ رہی تھی۔ چِتر کوٹ کا راستہ پکڑنے کے لئے یمنا ندی کو پار کرنا ضروری تھا۔ سیتا دِل میں دہشت زدہ ہو کر سوچنے لگی۔ اِس گہری جل دھارا کو میں کیسے پار سکوں گی۔ پاس میں کوئی کِشتی وغیرہ بھی دِکھائی نہیں دیتی۔ اُدھر یمنا کی اُونچی اُونچی لہریں آسمان کو چھُونے کی دوڑ لگا رہی تھیں۔ اِن حالات پر تھوڑی دیر تک شری رام اور لکشمن نے آپس میں سوچ وِچار کیا۔ اُسکے بعد لکشمن جنگل سے کچھ بانس لکڑی اور شاخیں توڑ لائے۔ پھر اُنہوں نے بانس اور لکڑیوں کو ٹہنیوں سے باندھ کر ایک کام چلاؤ کِشتی بنائی۔ اُس پر سیتا کے بیٹھنے کے لئے الگ جگہ بنائی۔ کِشتی کو یمنا کے بہاؤ میں اُتارا گیا۔ شری رامچندر جی نے سیتا کو بازوؤں میں اُٹھا کر اُس کِشتی پر بٹھایا۔ پھر اپنے اور لکشمن کے وَلکل کِشتی پر رکھوا دئے۔ اُسکے بعد دونوں بھائی خود تیر کر کِشتی کو آگے دھکیلتے ہوئے بڑھے۔ جب کِشتی منجدھار میں پہنچی اور اونچی اونچی لہروں سے اوپر نیچے ہونے لگی۔ تو جانکی آکاش کی طرف دیکھ کر پرم پِتا سے دُعا کرنے لگی۔ ''ہے پرماتما! میں یہ عہد کرتی ہوں کہ جب ہم بخیر و عافیت وَنواس کی معیاد ختم کر کے لوٹیں گے۔ تو میں یہاں ہوّن کرونگی۔'' منجدھار کی رُکاوٹوں کو پار کر کے ناؤ یمنا کے دوسرے کنارے پر بخریت پہنچ گئی۔ کام چلاو کِشتی کو یمنا کے کِنارے پر ہی چھوڑ کر یہ تینوں ایک ''سدھن شیام وٹ'' درخت کے نیچے پہنچ کر آرام کرنے لگے۔ تھوڑی دیر آرام کرنے کے بعد دونوں راجکُمار سیتا کے ساتھ گھنے جنگلوں میں گھُومتے ہوئے ایسی جگہ پر پہنچے۔ جہاں مور اپنی میٹھی اور تیز رفتار ناچ سے تمام ماحول کو خوش کر رہے تھے۔ درختوں کی ٹہنیوں پر چنچل بندر اِدھر اُدھر جھُنڈ بنائے سیر کر رہے تھے۔ چلتے چلتے سورج بھی مغرب کے دروازہ پر پہنچے۔ اپنی لالی سے سُورج اپنی سُونے کی کِرنوں سے پہاڑوں کی چوٹیوں کو سُونے سے مُنڈ رہے تھے۔ سیتا کے دیکھتے دیکھتے سُورج نے اپنی کِرنوں کو سمیٹ لیا اور چاروں طرف اندھیرا چھانے لگا۔ سیتا کے اِصرار پر شری رام نے آگے کا سفر بند کر کے وہیں آرام کرنے کا فیصلہ کیا۔ وہ بہت ہی دِلرُبا جگہ یمنا ندی کے کِنارے پر تھی سب نے

اُس میں نہا کر اُسی کے کنارے پر شام کی عبادت کی۔ پھر لکشمن نے شری رام اور سیتا کے لئے گھاس کے بستر ے بنائے جس پر سو کر اُنہوں نے رات گذاری۔

صُبح سویرے جب آسمان کے رنگ میں لالی آنے لگی تبھی شری رام۔ سیتا اور لکشمن روزمرہ ضرُوری کام سے فارغ ہو کر چترکوٹ پہاڑ کی طرف چل پڑے۔ جب دُور سے شری رام نے چترکوٹ کی آسمان سے چھوتی ہوئی چوٹی دیکھی تو وہ سیتا سے بولے۔ ''ہے مرگ لوچنی! ذرا اِن پھولے ہوئے پلاشوں کو دیکھو۔ جو جلتے ہوئے انگاروں کی طرح تمام جنگل کو جگمگا رہے ہیں۔ اور ایسا ظاہر ہوتا ہے۔ مانو پھولوں کی مالا لیکر ہمارا خوشامدید کر رہے ہیں۔ اور ان ''پھلاتک'' اور ''ولو'' کے پیڑوں کو دیکھو جنہیں آج تک کسی بھی انسان نے نہیں چھوا ہے۔ اِدھر دیکھو لکشمن! اِن درختوں میں شہد کی مکھیوں نے کتنے بڑے بڑے چھتے بنائے ہیں۔ ہوا کے جھونکوں سے گرے ہوئے اِن پھولوں نے تمام زمین کو اِسطرح سے سجایا ہے کہ مانو اس زمین پر پھولوں کی رُونق دوبالا ہو رہی ہے۔ آمنے سامنے کھڑے درختوں پر بیٹھے تیتر اپنی دِلرُبا بولی سے ہمیں اپنی طرف کشش کر رہے ہیں۔ میرے خیال سے چترکوٹ کی یہ دِلکش جگہ ہم لوگوں کے رہنے کے لئے ہر طرح سے مناسِب ہے۔ ہمیں یہیں اپنی کُٹیا بنانی چاہئے۔ اِس بارے میں تُمہارا کیا خیال ہے۔ مُجھ سے بلا جھجھک کہو۔ جیسا تم کہو گے میں ویسا ہی کروں گا'' شری رام کی تجویز کی تائید کرتے ہوئے لکشمن نے کہا۔ ''پربھو! میرے خیال میں بھی یہ جگہ ہم لوگوں کے رہنے کے لئے ہر طرح سے مُناسِب ہے''۔ سیتا نے بھی اُنکے خیالات سے اِتفاق کیا۔ پھر وہ ٹہلتے ہوئے مُنی بالمیکی کے خاص اور خوبصورت آشرم میں پہنچے۔ شری رام نے اُنکو پرنام کر کے اُنہیں اپنا تعارف کرایا۔ اور بتایا کہ ہم لوگ جنگل میں چودہ برس کی معیاد گزارنے کے لئے آئے ہیں۔'' مُنی نے اُنکی خاطر تواضع کرتے ہوئے کہا۔ ہے دشرتھ نندن۔ تُمہارے دیدار کر کے میں اِحسان مند ہوا۔ تُم جب تک چاہو۔ اِس آشرم میں رہائش کرو۔ یہ ہر طرح سے تمہارے لائق ہے۔ اِس لئے ون واس کی پوری میعاد تُم یہیں گذارو''۔ مُنی بالمیکی کی مہمان نوازی سے شُکر گذاری ظاہر کرتے ہوئے شری رام چندر بولے ''اِسمیں شک نہیں ہے یہ دِلکش جنگل مُجھے، سیتا اور لکشمن تینوں کو ہی پسند ہے۔ لیکن میں یہ نہیں چاہتا کہ میرے یہاں پر رہائش کرنے سے آپکی تپسیا میں کسی طرح کا خلل پڑے۔ اِس لئے ہم لوگ پاس ہی کہیں اپنی کُٹیا بنا کر رہائش کرنا چاہیں گے۔''

پھر اُنہوں نے لکشمن کو حُکم دے دیا۔ ''بھیا تُم جنگل میں اچھی اور مضبوط لکڑیاں کاٹ کر لے آؤ۔ ہم لوگ اِس آشرم

کے نزدیک ہی کہیں کٹیا بنا کر رہائش کریں گے۔

شری رام چندر کے حکم کے مطابق لکشمن فوراً لکڑیاں کاٹ کر لائے۔ اور اُن سے بڑی خوبصورت کٹیا بنا ڈالی، اِس خوبصورت اور آسائشی کاریگری سے بنی کٹیا کو دیکھ کر شری رام نے لکشمن کی بہت تعریف کی۔ پھر اُنہوں نے سیتا کو ساتھ لیکر گرہ پرویش کا ہون کیا۔ اور اُس کے بعد کٹیا میں داخل ہوئے۔ وہاں کا واتاورن بہت ہی دِلکش تھا۔ چترکوٹ، پہاڑ کو چھوتی ہوئی ''مالیہ وتی ندی'' بہہ رہی تھی۔ اُسکے دونوں طرف پہاڑوں کا سِلسلہ بے حد پُرکشش تھا۔ اِس خوبصورت دِل بہلانے والے قدرتی نظارہ کو دیکھ کر کچھ وقت کے لئے شری رام اور جانکی (سیتا) ایودھیا چھوڑنے کے دُکھ کو بھول گئے۔ قسم قسم کے پرندوں کے دِل لُبھانے والی آوازوں کو سُن کر اور رنگ برنگے پھولوں سے ڈھکی ہوئی ڈالیوں اور کونپلوں کو دیکھ کر اُس سُنسان جنگل میں بھی سیتا راج محل کے شور شرابہ کو بھول گئی۔ ☆☆☆

# سُمنت کا ایودھیا لوٹنا

جب شری رام چندر جی سے رُخصت لے کر اپنے رتھ کے ساتھ سُمنت ایودھیا پہنچے۔ تو اُنہوں نے دیکھا کہ تمام ایودھیا میں غم اور اُداسی کی گھٹائیں چھائی ہوئی تھیں۔ جوں ہی ایودھیا واسیوں نے رَتھ کو آتے ہوئے دیکھا۔ اُنہوں نے دوڑ کر رتھ کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ پھر سُمنت سے پوچھنے لگے۔ ''رام۔ لکشمن اور سیتا کہاں ہیں؟ تُم اُنہیں کہاں چھوڑ آئے؟ اپنے ساتھ ہی واپس کیوں نہیں لائے؟ سُمنت نے اُنکو حوصلہ دینے کے لئے زبان کھولی تو اُن کا گلا سُوکھ گیا تھا۔ مُنہ سے آواز نہیں نکلی۔ آنکھوں سے آنسوؤں کی دھارا نمودار ہو گئی۔ ہر مُمکن اپنے کو سمبھالتے ہوئے اُنہوں نے ٹوٹی پھوٹی آواز میں کہا۔ ''میں اُنہیں گنگا پار چھوڑ آیا ہوں۔ وہاں سے پیدل ہی آگے چلے گئے۔ اُنہوں نے اپنی مرضی سے ہی رتھ لوٹا دیا''۔

سُمنت کے دِل کو چُھبنے والے الفاظ سُن کو شہری بلکھ بلکھ کر آہ وزاری کرنے لگے۔ دیکھتے دیکھتے سارا بازار اور تمام دُوکانیں بند ہو گئیں۔ شہری غمگین ہو کر چھوٹی چھوٹی ٹولیاں بنائے شری رام کے بارے میں ہی چرچا کرنے لگے۔ کوئی کہتا کہ اب رام کے بنا ایودھیا سُونی ہو جایئے گی۔ ہمیں بھی یہ شہر چھوڑ کر کہیں اور چلا جانا چاہئے۔ کوئی کہتا کہ ہم سے باپ کی طرح پیار کرنے والے رام چندر جی کے چلے جانے سے ہم لوگ یتیم ہو گئے ہیں۔ یہ راجیہ اُجاڑ ہو گیا ہے۔ اب ہمیں یہاں رہ کر کیا کرنا ہے۔ ہمیں بھی کِسی جنگل میں چلا جانا چاہئے۔ کوئی رانی کیکئی کو گالیاں دیتا اور کوئی مہاراج دشرتھ کی نِندا کرتے ہوئے کہتا۔ مہاراج نے بیوی کے مُوہ میں پڑ کر اپنا وِکار کھو دیا۔ دِھرماتما شری رام کو بغیر کِسی قُصور کے ون واس دینا کہاں کا اِنصاف ہے۔ ون واس بھی دو چار دِن کا نہیں۔ پُورے چودہ سال کا۔ سچ مُچ مہاراج کی عقل ماری گئی ہے۔ اُس وقت ایودھیا کے تمام مرد عورتوں، بچوں۔ جُوانوں اور بوڑھوں کی زبان پر شری رام کی ہی چرچا تھی۔

اُدھر سُمنت سُن کر بھی نہ سُنتے ہوئے خالی رتھ کو ہانکے لے جا رہا تھا۔ اِس طرح سے وہ راج بھون کے اُس خاص کمرے میں جا پہنچا جہاں مہاراج دشرتھ بیٹے کے غم میں پریشان ہو کر نیم بے ہوشی کی حالت میں پڑے اپنی آخری گھڑی کا اِنتظار کر رہے تھے۔ دِل کے کِسی کونے میں اُمید کی ہلکی سی کِرن کبھی کبھی چمک اُٹھتی تھی۔ مُمکن ہے۔ سُمنت عاجزی کر کے شری رام کو لوٹا لائیں۔ اگر رام کو نہیں تو ممکن ہے کہ کم از کم سیتا کو ہی واپس لے آئیں۔ تبھی دُوسرا خیال آ کر اُس کِرن کو کُچل

دیتا۔ کہ اگر واپس آنا ہی ہوتا تو جاتے ہی کیوں؟ جب مہاراج دشرتھ اس طرح اُمید اور نا اُمیدی کے جھولے میں جھول رہے تھے۔ تبھی سُمنت نے آکر مہاراج کے پیر چھو کر شری رام کو جنگل میں چھوڑ آنے کی خبر دی اور چُپ چاپ آنسو بہانے لگے۔

جب مہاراج دشرتھ نے دیکھا۔ کہ سُمنت رام۔ سیتا اور لکشمن کو جنگل میں چھوڑ کر خالی رتھ لیکر لوٹ آئے ہیں تو وہ غمگین ہو کر بے ہوش ہو گئے۔ سارے محل میں ہاہا کار مچ گیا۔ سارے مرد عورتیں رو رو کر اپنا دُکھ درد ظاہر کرنے لگے۔ کوشلیا نے راجہ کو جھنجھوڑتے ہوئے کہا۔ ''ہے سوامن! سُمنت شری رام۔ لکشمن اور سیتا کو چھوڑ کر جنگل سے واپس لوٹ آئے ہیں۔ اُن سے بات کیوں نہیں کرتے؟ کیکئی سے کیا ہوا آپکا وعدہ پُورا ہو گیا۔ اب آپ دُکھی کیوں ہو رہے ہیں؟ کُچھ دیر بعد جب راجہ کو ہوش آیا تو وہ کانپتی ہوئی آواز میں بولے۔ ''ہے سُمنت! ایودھیا میں سُکھی زندگی گُزارنے والے راجکُمار پتھریلی زمین پر کیسے سوئیں گے؟ کیسے کند مُول پھل کھا کر اپنی بھوک مِٹا دیں گے؟ جنہوں نے کبھی زمین پر پاؤں نہیں رکھا۔ وہ پاؤں کِسطرح جنگلوں میں بھٹکیں گے؟ جِس سیتا نے کبھی دُکھ نہیں دیکھا۔ وہ خطرناک جانوروں سے بھرے جنگلوں میں کیسے رہے گی۔ جب تم وہاں سے لوٹے تھے۔ تب کیا اُنہوں نے تُم سے کُچھ کہا تھا؟ کُچھ تو بتاؤ تا کہ میرے دُکھی دِل، کو تسلی ہو''۔

دشرتھ کی باتیں سُنکر سُمنت ہاتھ جوڑ کر بولے۔ ''کرپاناتھ! شری رام چندر جی نے آپکو پرنام کر کے یہ کہا ہے کہ ماتاؤں۔ بزرگوں۔ منتریوں سے بھی پرنام کر کے کہہ دینا کہ ہم سب بخریت ہیں۔ ماتا کوشلیا سے گزارش کی ہے کہ مہاراج کے لئے پہلے سے زیادہ عِزت واحترام دِکھانا اور دیوتا کی طرح اُنکی پوجا کرنا۔ کیکئی کے ساتھ کوئی سختی نہ دِکھانا اور بھرت کو راجا جیسا عِزت و احترام دینا۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ بھرت کو میری طرف سے کہہ دینا کہ پتاجی کے حُکم کی تعمیل کریں۔ اور سب ماتاؤں کا برابر برابر احترام کریں۔ مہاراج کو بوڑھا جان کر حکومت حاصل کرنے کے لئے کوئی ایسا کام نہ کریں جس سے اُنہیں دُکھ ہو۔ ہے مہاراج! جب میں اُن تینوں کو وَن میں چھوڑ کر لوٹا۔ تو گھوڑے راستے میں ٹھٹھک گئے۔ اُنکی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔ میں بڑی مُشکل سے ایودھیا تک اُنہیں لے کر آیا ہوں۔ لیکن یہاں آکر جو میں نے دِل سوز نظارہ دیکھا، اُسکا میں ذِکر نہیں کر سکتا۔ شری رام سے بچھڑی ہوئی اَودھ پُوری مُجھے ایسی دِکھائی دیتی ہے جیسے اپنے پیارے بیٹے سے بچھڑی ہوئی ماتا کوشلیا''۔

سُمنت کی بات سُن کر راجا نے گہری آہ بھر کر کہا۔ ''سُمنت! ہونہار بڑے پربل ہیں۔ آج سوریہ کُل کو نیست و نابود کرنے والی اِتنی بڑی مُصیبت اچانک آپڑی ہے۔ اِس عُمر میں میری آنکھوں کے تارے مُجھ سے الگ ہو گئے۔ اِس سے بڑھ کر میرے لئے اور کیا دُکھ ہو سکتا ہے۔

اِس طرح دُکھی راجا آنسوں پونچھتے ہوئے بار بار بے ہوش ہونے لگے۔ جب ہوش آیا تو روتے ہوئے کوشلیا کہنے لگی۔ ''ہے سوامی! آپ بڑے دیالوُ۔ دھرماتما اور سچائی کا ساتھ دینے والے ہیں۔ پھر بھی نہ جانے کیوں آپ نے اُن بے قصور بچوں کو جنگل بھیج دیا۔ رام۔ لکشمن اور خاصکر سیتا جو ہمیشہ سُکھ سے محلوں میں رہی ہے۔ کِس طرح جنگل کی تیز دھوپ اور سخت سردی کو برداشت کر سکے گی۔ اب میں جانے کب اُنکی پیاری صوُرت دیکھ سکوں گی۔ میرا دِل کہتا ہے کہ آپ نے اُنہیں وَن واس دے کر بڑی نا اِنصافی دِکھائی ہے۔ پربھو! جو رام اپنی بہادُری سے تمام دُنیا پر فتح حاصل کر سکتا ہے وہ آج اپنے باپ کے ہاتھوں مُردہ سا ہو گیا ہے۔ ہے ناتھ! اگر آپ دَھرم کے مُطابق چلتے تو کبھی میرے بچوں کو جنگل کا دُکھ نہ بھوگنا پڑتا۔ آپکی تو کیکئی ہی اپنی ہے۔ جِسے خوش کرنے کے لئے آپ نے ہم سبکو بے موت مار دیا ہے۔ اُسکے موہ میں آپ نے بیٹوں کا، بیوی کا، اپنا، میرا، اور ایودھیا کا ناش کر ڈالا ہے۔ صِرف کیکئی اور بھرَت کے سُکھ کے لئے آپ نے یہ سب انجام دیا ہے''۔ کوشلیا کے کٹھور الفاظ سُنکر راجا کا دِل چھلنی ہو گیا۔ وہ آنکھوں میں آنسوں بھر کر بولے ''کوشلیا! میں تُمہیں ہاتھ جوڑتا ہوں۔ تُم مُجھے اِسطرح مت حقارت کرو۔'' دشرتھ کی زبان سے نکلے ان تین جُملوں کو سُنکر کوشلیا کا دِل پانی پانی ہو گیا۔ اور وہ روتی ہوئی دونوں ہاتھ جوڑ کر بولی۔ ''ہے مالِک! میں دُکھ میں اپنی عقل کھو بیٹھی تھی۔ مُجھے معافی دے دیں۔ رام کو جنگل گئے آج پانچ راتیں گُزر چُکی ہیں۔ لیکن یہ پانچ راتیں مُجھے پانچ برس لگ رہی ہیں۔ اِسلئے میں اپنا دِماغی توازن کھو بیٹھی ہوں۔ جو ایسا اُوٹ پٹانگ بولنے لگی'' کہتے ہوئے کوشلیا شوہر کے پاؤں کو پکڑ کر آہ وزاری کرنے لگی۔ تھوڑی دیر میں راجا کو بھی نیند آ گئی۔ آدھی رات کو راجا کی نیند کھُلی تو بولے۔ ''کوشلیا یہ جو کُچھ ہوا ہے سب میری کرنی کا نتیجہ ہے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں۔ ☆☆☆

# دَشرتھ کی زبانی شرون کُمار کی کہانی!

مہاراج بیتی کہانی سُناتے ہوئے بولے۔ ''کوشلیا! میں تب کی بات بتاتا ہوں۔ اُس وقت میں بلا شادی تھا۔ شام کا وقت تھا۔ لیکن نہ جانے کیوں دِل میں شکار پر جانے کا خیال آیا۔ اور میں دھُنش بان لیکر رتھ پر سوار ہو کر شکار کے لئے چل دیا۔ جب سُوریہ ندی کے کِنارے کے ساتھ ساتھ رتھ میں چلا جا رہا تھا۔ تو مجھے ایسی آواز آئی جیسے ''ونیہ'' ہاتھی گرج رہا ہو۔ لیکن اصل میں وہ آواز پانی میں ڈوبتے ہوئے گھڑے کی تھی۔ ہاتھی کو مارنے کے لئے میں نے ''ویکھشنی شبد بیدھی'' بان چھوڑا۔ جہاں وہ بان گِرا۔ وہیں پانی میں گِرتے ہوئے آدمی کے مُنہ سے نِکلا۔ ''ہائے میں مر گیا۔ مُجھ بے قصور کو کِس نے مارا؟ ہے پِتا! ہے ماتا! اب تُم پانی کے بغیر پیاسے ہی تڑپ تڑپ کر مر جاؤ گے۔ ہائے کِس پاپی نے ایک ہی بان سے میرا اور میرے ماں باپ کا خون کیا۔'' یہ آواز سُنکر میرے ہاتھ کانپنے لگے۔ میرے ہاتھوں سے دھُنش گِر گیا۔ میں دوڑتا ہوا وہاں پہنچا۔ اور دیکھا کہ ایک ون واسی جوان خون میں لت پت پڑا ہے۔ اوندھا گھڑا پانی میں پڑا ہے۔ مُجھے دیکھتے ہی وہ غُصے سے بولا ''راجن! تُم نے کِس جُرم میں مجھے مارا ہے؟ میں اپنے پیاسے بوُڑھے ماں باپ کے لئے پانی لینے آیا تھا۔ کیا یہی میرا جُرم ہے۔ اگر آپ میں ذرا بھی اِنصاف ہے تو میرے پیاسے ماں باپ کو پانی پلا آؤ۔ جو اِس پگڈنڈی ندی کے سِرے پر میرا انتظار کر رہے ہیں اِس بان کو میرے کلیجے سے نکالو جس کی پیڑا سے میں تڑپ رہا ہوں۔ میں ون واسی ہوتے ہوئے بھی براہمن نہیں ہوں۔ میرا باپ ویش اور میری ماں شوُدر ہے۔ اِس لئے میرے مرَنے سے تمہیں برہمن ہتیا کا دوش نہیں لگے گا''۔ جب میں نے اُسکے دِل سے بان کھینچا تبھی وہ جان بحق ہوا۔ میں اپنے کِئے ہوئے پر پچھتاوا کرتا ہوا گھڑے میں پانی بھر کر اُس پگڈنڈی پر چلتا ہوا اُسکے ماں باپ کے پاس پہنچا۔ میں نے دیکھا۔ وہ نہایت ہی کمزور اور اَندھے تھے۔ اُنکی حالت دیکھ کر میرا دُکھ اور بھی بڑھ گیا۔ میری آہٹ پا کر وہ بولے۔ ''بیٹا شرّون! اتنی دیر کہاں لگائی؟ تُمہاری ماں تو پیاس سے پریشان ہو رہی ہے۔ پہلے اِسے پانی پلاؤ۔ شرون کے باپ کے یہ الفاظ سُنکر میں نے ڈرتے ڈرتے کہا۔ مہامُنے! میں ایودھیا کا راجہ دشرتھ ہوں۔ میں نے ہاتھی کے دھوکے میں اندھیرے کی وجہ سے تُمہارے بے گناہ بیٹے کا خون کر دیا ہے۔ لاعلمی کی وجہ سے کیئے ہوئے اس گُناہ سے میں بہت دُکھی ہوں۔ اب اِسکی سزا پانے کے لئے تُمہارے پاس آیا ہوں۔ ہے

سُبھگے ! بیٹے کی موت کی خبر سُن کر دونوں وِلاپ کرتے ہوئے کہنے لگے۔ اگر تُم نے خُود آکر اپنا قصور قبول نہ کیا ہوتا۔ تو میں ابھی شاپ دیکر تُمہیں بھَسم کر دیتا۔ اب تُم ہمیں ہمارے شرون کے پاس لے چلو۔ میں اُنہیں لیکر شرون کے پاس پہنچا۔ تو وہ اُسکے مُردہ جسم پر ہاتھ پھیر پھیر کر دِل سوز وِلاپ کرنے لگے۔ پھر اپنے بیٹے کو تِلان جلی دیکر مُجھ سے بولے۔

''ہے راجن! جس طرح ہم بیٹے کے غم میں مَر رہے ہیں۔ اِسی طرح تُم بھی بیٹے کے غم میں سنگین تکلیف اُٹھا کر مرو گے۔'' اِسطرح سے شاپ دیکر اُنہوں نے اپنے بیٹے کی چِتا بنائی اور پھر خُود بھی دونوں اپنے بیٹے کے ساتھ ہی چِتا میں بیٹھ کر جل کر بھسم ہو گئے۔ ☆☆☆

# راجہ دَشرتھ کی وفات

''ہے دیوی! اُس گناہ کا پھل آج میں بھگت رہا ہوں۔ اب میرا آخری وقت آ گیا ہے۔ اب مُجھے ان آنکھوں سے کُچھ دِکھائی نہیں دے رہا ہے۔ اب میں رام کو نہیں دیکھ سکوں گا۔ ہے دیوی اب میری سب حواس مُجھ سے رُخصت ہو رہے ہیں۔ میرے ہوش و ہواس گھٹ رہے ہیں۔ ہا رام! ہا لکشمن! ہا پُتر! ہا سیتا! ہائے کُل گھاتنی کیکئی'' کہتے کہتے راجہ کی آواز رُک گئی۔ سانس اُکھڑ گیا اور اُن کی روح قفس سے آزاد ہوگئی۔ راجہ دشرتھ کی جان نِکلتے ہی رانی کوشلیا زمین پر گر پڑی۔ سُمترا وغیرہ دوسری رانیاں سر پیٹ پیٹ کر اور اپنے بال کھینچ کھینچ کر آہ وزاری کرنے لگیں۔ تمام انت پورا اپنے خالق کی ہمدردی میں ہاہا کار سے گونج اُٹھا۔ جہاں کبھی سُکھ اور شانتی کی چہل پہل ہوتی تھی۔ وہیں راج محل دُکھ کا مرکز بن گیا۔ جب کوشلیا کو ہوش آیا تو اُس نے اپنے شوہر کا سر اپنی جھانگ پر رکھ لیا اور وِلاپ کرتے ہوئے بولی۔ ہا کمینی کیکئی! آج تیری چاہت پُوری ہوئی۔ اب تو سُکھی ہو کر راج سُکھ بھوگ۔ بیٹا تو پہلے ہی چھِن گیا تھا آج شوہر بھی چھِن گیا۔ اب میں کِس کے لئے زِندہ رہوں۔ آج کیکئی کی راج کُماری نے کوشل کا ناش کر دِیا ہے۔ میرے بیٹے اور بہو، اناتھوں کی طرح جنگلوں میں بھٹک رہے ہیں۔ ایودھیا پتی تو گئے ہی۔ مِتھلا پتی بھی سیتا کے دُکھ سے دُکھی ہو کر زیادہ دِن زندہ نہیں رہیں گے۔

کیکئی! تُو نے دو خاندانوں کو نیست و نابود کر دیا''۔ اِسطرح وِلاپ کرتی ہوئی کوشلیا راجا کے جِسم سے لِپٹ کے پھر بے ہوش ہوگئی۔

صُبح سویرے منتریوں نے روتے روتے راجہ کے مُردہ جِسم کو تیل کے کُنڈ میں رکھ دیا۔ رام کی جُدائی سے دُکھی ایودھیا واسی مہاراج کی موت کی خبر سنکر بہت ہی زیادہ دُکھی ہو گئے۔ ☆☆☆

# بھرت شتروگھن کی واپسی

راجا کی موت کی خبر سے دُکھی ہو کر تمام منتری۔ درباری۔ مارکنڈیہ۔ مودگل، وامدیو، کیشپ اور جابالی مہرشی ویشیشٹھ کے آشرم میں اکٹھے ہو کر بولے۔ ''ہے مہارشی! کسی رگھوونشی کو راج تخت پر بٹھایئے۔ کیونکہ تخت راجہ کے بغیر نہیں رہ سکتا۔ بغیر راجہ کے مُلک جلد ہی تباہ ہو جاتا ہے۔ اِسلئے جلد ہی ایودھیا کے تخت کو محفوظ رکھنے کا اِنتظام کیجئے تاکہ کوئی دُشمن راجا اس پر حملہ کرنے کا خیال نہ کر سکے۔'' اُنکی بات سُن کر ویشیشٹھ جی نے کہا۔ ''آپ ٹھیک کہتے ہیں۔ میرے خیال میں ہمیں جلد ہی بھرت کو اُنکے نانا کے یہاں سے بُلانا چاہئے۔ کیونکہ اُنہیں سُورگیہ مہاراج کی طرف سے راجیہ کا وارِث کے طور اعلان کیا جا چُکا ہیں۔ اِسلئے میں ابھی ہی کسی ماہر قاصِد کو بھیج دیتا ہوں جو تیز رفتار گھوڑے پر سوار ہو کر وہاں پہنچے اور بھرت کو اپنے ساتھ لے آوے۔ تاکہ آگے کی کاروائی اِطمینان بخش طور کی جا سکے۔ پھر راج گُورو نے سِدھارتھ، وجے، جینت اور اشوک نندن نام کے چالاک قاصِدوں کو حُکم دیا کہ جلد کشمیر جا کر میری طرف سے بھرت اور شتروگھن سے کہنا کہ تمہیں نہایت ہی ضُروری کام سے ابھی فوراً بُلایا ہے۔ ہر گز اِفشانہ کرنا کہ رام۔ لکشمن اور سیتا کو جنگل بھیج دیا گیا ہے۔ یا راجا وفات پا گئے ہیں۔ ایسی کوئی بات اُن سے مت کہنا۔ جس سے اُنہیں کسی ناپسندیدہ بات کا خدشہ ہو۔ یا اُنکے دِل میں کسی بھی قسم کے ناخوشگواری کا شک پیدا ہو۔

ویشیشٹھ جی کا حُکم پاکر چاروں قاصِد ہوا کی رفتار والے گھوڑوں پر سوار ہو کر ''مالینی ندی'' کو پار کر ہستناپور ہوتے ہوئے ''پانچال'' دیش پہنچے اور وہاں سے ''شرونڈا'' ندی پار کر کے ''ایکھشتی'' ندی پار کرتے ہوئے ''واہلک'' دیش پہنچے۔ وہاں سے ''وِپاش ندی'' پار کر کے کیکئی نریش کے ''گریورج'' نام کے شہر پہنچ گئے۔ جس رات یہ قاصِد گریورج پہنچے اُسی رات کو بھرت نے ایک ناپسندیدہ خواب دیکھا۔ آنکھ کھُلنے پر وہ خواب کو یاد کر کے بہت ہی غمگین ہوئے۔ ایک دوست کے پوچھنے پر اُنہوں نے بتایا۔ میرے دوست! رات کو میں نے بہت ہی خوفناک خواب دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ پتاجی کے سر کے بال کھُلے ہیں۔ وہ پہاڑ سے گر کر گوبر سے لت پت انجلی سے بار بار تیل پی رہے ہیں۔ اور ہنس رہے ہیں۔ میں نے اُنہیں تِل اور چاول کھاتے اور جسم پر تیل ملتے دیکھا ہے۔ اُسکے بعد میں نے دیکھا کہ سارا سمندر سُوکھ گیا ہے۔ چاند ٹوٹ کر

زمین پر گر پڑا ہے۔ والد صاحب کی سواری کے ہاتھی کے دانت ٹوٹ گئے ہیں۔ پہاڑوں کے سلسلے آپس میں ٹکرا کر چور چور ہو گئے ہیں۔ اور اُس سے کالا دھواں نکل رہا ہے۔ جس سے زمین اور آسمان سب کالے ہو گئے ہیں۔ پھر راجہ گدھوں کے رتھ پر سوار ہو کر شمال کی طرف چلے گئے۔ اِس خواب سے مجھے کسی ناخوشگوار صورتِ حال کی خبر ملنی ظاہر ہوتی ہے۔ نتیجہ کے طور پر میرا دِل بہت ہی پریشان ہو رہا ہے۔'' ابھی بھرت یہ خواب سُنا ہی رہے تھے کہ ایودھیا کے چاروں قاصدوں نے اُنہیں پرنام کر کے خبر دے دی ''ہے راجکمار! گُرو ودیشیشٹھ نے اپنی خیریت کی خبر دے کر آپ سے فوراً ایودھیا چلنے کی تاکید کی ہے۔ بہت ضروری کام ہونے کی وجہ سے ہی ہم آپکو لینے کے واسطے آئے ہیں۔''

گُرو ودیشیشٹھ کا پیغام پا کر بھرت نے پوچھا ''میرے والد صاحب اور سب ماتائیں خیریت سے تو ہیں؟ بھیا رام اور لکشمن بخوشی تو ہیں'' یہ سُن کر قاصد نے کہا ''ایودھیا میں سب کُشل ہیں اب آپ دونوں بھائی بہت جلد ایودھیا چلنے کی تیاری کرو۔'' پھر بھرت اور شتروگھن مہاراج کیکئے سے رُخصت لیکر ایودھیا کے لئے روانہ ہوئے۔ اُسوقت مہاراج کیکئے نے بہت سے ہاتھی اور طرح طرح کے لِباس اور زیورات دیکر اُنہیں رُخصت کیا۔

دُشوار گُزار جنگلوں اور گھاٹیوں کو پار کرتے ہوئے جب بھرت ایودھیا کے حُدود میں داخل ہوئے۔ تو وہاں کا نظارہ دیکھ کر بولے۔ ''ہے دُوت! آج ایودھیا کے باغیچے لوگوں سے کیوں خالی دِکھائی دیتے ہیں۔ شہر میں رِعایا لوگوں کا شور شرابہ بھی سُنائی نہیں دے رہا ہے۔ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ آج ایودھیا سُنسان ہو گئی ہے۔ مانو یہاں کوئی غیر معمُولی واقعہ رُونما ہوا ہے۔ اِس طرح کے اندیشوں سے گھرے ہوئے بھرت راج محل میں پہنچے اور سب سے پہلے والد صاحب کے درشن کے لئے بھوّن کی طرف چلے۔ اُس رہائش گاہ میں والد کو نہ پا کر وہ اپنی ماں کیکئی کے راج محل میں پہنچے۔ بیٹے کو آیا دیکھ کر کیکئی مُسکراتی ہوئی سیورن آسن سے اُٹھی۔ بھرت نے اُنکے پیر چھوئے کیکئی اُنہیں گلے لگا کر اپنی ماں اور باپ کی خیریت پوچھ کر بولی۔ ''برخودار! نانا کے یہاں سے چلے تُمہیں کتنے دِن ہو گئے راستے میں کوئی تکلیف تو نہیں ہوئی۔''

اِن سوالات کا جواب دیکر بھرت نے پوچھا۔ ''ماتا! ابا جان کہاں ہیں؟ وہ تو ہمیشہ اِسی بھوّن میں رہتے تھے۔ آج دِکھائی نہیں دے رہے۔'' بھرت کے سوال کو سُنکر کیکئی نے غیر جانبداری سے کہا ''بیٹا تُمہارے تیجسوی پِتا سورگ سُدھار گئے ہیں۔'' کیکئی کی زبان سے یہ الفاظ سُنتے ہی بھرت کے دِل کو آگ لگ گئی اور بلکھ بلکھ کر رونے لگے اور بولے۔ ''اُنہیں

اچانک کیا ہو گیا تھا؟ ہائے! آخری وقت پر میں اُنکے دیدار بھی نہ کر سکا۔ مُجھ سا بد قسمت کون ہو گا؟ خوش قسمت ہیں رام و لکشمن جنہوں نے آخری وقت پر پِتا جی کے سیوا کی۔ بھیا رام کہاں ہیں؟ پِتا جی کی غیر موجودگی میں اب وہ ہی میرا سہارا اور پوجنی ہیں۔ ماتا! آخری وقت پر کیا والد صاحب نے مُجھے یاد کیا تھا۔ میرے لئے کیا اُنہوں نے کوئی پیغام رکھا ہے"؟ بھرت کو تسلی دیتی ہوئی کیکئی بولی۔ بیٹے! آخری وقت پر تُمہارے پِتا جی نے تُمہارے لئے کوئی پیغام نہیں دیا۔ وہ پانچ دن اور رات تک ہا رام! ہا لکشمن! ہا سیتا! کہہ کہہ کر وِلاپ کرتے رہے۔ اور آخر پر روتے روتے ہی سورگ پدھار گئے"۔ یہ سُنکر بھرت کی پیڑا اور بڑھ گئی اور بولے "پِتا جی کے آخری وقت میں بھیا رام کہاں چلے گئے تھے۔ جو اُنکی جدائی میں اُنہیں آخری سانس لینے پڑے۔

یہ سوال سُنکر کیکئی نے مُسکراتے ہوئے کہا۔ "تُمہارا بڑا بھائی لکشمن اور سیتا کے ساتھ وَلکل پہنکر جنگل چلا گیا ہے۔ میں تُمہیں پُوری بات بتاتی ہوں۔ جب میں نے نوکرانی منتھرا کی زبان سے رام کی تاج پوشی کی بات سُنی۔ تو میں نے مہاراج سے دو وَعدے لئے تھے پہلے وعدہ کے مُطابق تُمہارے لئے ایودھیا کا راج۔ اور دوسرے وعدہ سے رام کے لئے چودہ سال کا ون واس مانگا۔ شری رام کے ساتھ لکشمن اور سیتا اپنی مرضی سے چلے گئے۔ اُنکے جانے پر راجا روتے روتے مر گئے۔ اِس طرح سے یہ راجیہ اب تُمہارا ہے۔ تُم صدمہ اور غم چھوڑ کر بلا کِسی خوف و ہراس کے راج کرو۔ اب اِس شہر میں کوئی نہیں رہ گیا۔ جو تُمہارے خلاف بغاوت کر سکے۔ میں نے سب کُچھ ٹھیک کر لیا ہے۔ تُم گُرو وشیشٹھ اور منتریوں کو بُلا کر حکومت کی باگ دوڑ سنبھال لو۔"

بھائیوں کے وَن واس اور والد صاحب کی موت کی وجہ جان کر بھرت کا تن من صدمے اور غُصے سے جل اُٹھا۔ وہ بولے۔ "ہے گنہگار ماں! تُم نے رگھو کُل کو کلنک لگا کر داغدار کیا ہے۔ تُمہاری ہی بد بختی سے بھائیوں کو ون واس ہوا اور والد صاحب کی موت واقعہ ہوئی۔ تُم ماں نہیں رگھو کُل کو نیست و نابود کرنے والی ناگن ہو۔ ہے کم عقل بے وقوت! تم نے رام کو جنگل کیوں بھیجدیا؟ لگتا ہے والد صاحب کی طرح ماتا کوشلیا اور سُمترا بھی شوہر اور بیٹوں کی جُدائی میں اپنی جان دیں گی۔ بھیا رام تو تُمہاری عِزت و احترام مُجھ سے بھی زیادہ کرتے تھے۔ ماتا کوشلیا تُمہارے ساتھ سگی بہن جیسا سلوک کرتی تھیں۔ پھر تُم نے کِس لئے اِتنی بڑی بے اِنصافی کی ہے؟ پتھر دِل! جن بھائیوں اور بھابی نے کبھی کوئی دُکھ نہیں دیکھا ہے اُنہیں اتنی

سخت سزا دے کر تمہیں کیا ملے گا شری رام کے بغیر میں ایک لمحہ بھی زِندہ نہیں رہ سکتا۔ تُم اتنا بھی نہیں سمجھتی ہو کہ اچھے اوصاف میں شری رام کے پاؤں کی دُھول کے برابر بھی میں نہیں ہوں۔ تُم نے میرے ماتھے پر بدنُما داغ لگایا ہے۔ اگر میں نے تُمہاری کوکھ سے جنم نہیں لیا ہوتا تو میں اِسی وقت تُمہیں چھوڑ کر چلا جاتا۔ اگر میں تُمہیں نہیں چھوڑ سکتا ہوں۔ تو کیا ہوا۔ اپنی جان تو دے سکتا ہوں میں ذہر کھا کر مر جاؤں گا۔ یا جنگلوں میں شری رام کو تلاش کرتا ہوا جان دوُں گا۔ ایکھشوا کو خاندان میں ہمیشہ سے سب سے بڑا بھائی تخت پر بیٹھتا آیا ہے۔ اِس بات کو تُم نے کیسے بھُلا دیا؟ ابھی جا کر شری رام کو لوٹا کر لاونگا۔ اور اُنکا راج تخت اُنکے حوالہ کرونگا۔" ایسا کہہ کر وہ روتے روتے شترُوگھن کو ساتھ لیکر کوشلیا کی رہائش کی طرف چل دئے۔ بھرت کو آشیرواد دیتے ہوئے کوشلیا بولی۔ "بیٹا تمہیں راج مِل گیا۔ یہ تو اچھا ہوُا۔ لیکن بے گُناہ رام کو وَن واس دے کر تُمہاری ماں کو کیا مِلا؟ اب تُم راج تخت سنبھال کر مُجھے بھی جنگل جانے کی اِجازت دو۔ کوشلیا کی زبان سے یہ الفاظ سُن کر بھرَت نے روتے ہوئے کہا ماں! آپ جانتی ہیں جو کُچھ بھی ہوا۔ وہ میری غیر حاضری میں ہوا ہے۔ پھر آپ مُجھے کیوں قصوُروار ٹھہراتی ہیں۔ میرا دِل تو بھیا کی جُدائی میں پھٹا جا رہا ہے۔ اُنکے بغیر تو صِرف ایودھیا کا کیا ہیں ساری دُنیا کا راج بھی نہیں لونگا۔ اگر شری رام کے جنگل جانے میں میری ذرا سی بھی شُمولیت ہو تو مجھے دوُزخ میں جگہ ملے۔ اِسی وقت زمین پھٹ جائے۔ اور میں اُس میں سما جاؤں۔ اگر اِس بدنما کام میں میری مرضی کا عمل دخل ہو۔ تو مُجھے اُسکی وہ سزا مِلے۔ جو بُرے سے بُرے گنہگار کو ملتی ہے۔

ایسا کہتے ہوئے بھرَت بے ہوش ہو کر کوشلیا کے پاؤں پر گر پڑا۔ اُنہوں نے بھرَت کو اُٹھا کر اپنی گود میں لِٹا لیا۔ جب اُسکو کُچھ ہوش آیا تو بولی۔ "بیٹا اِس طرح سے قسمیں کھا کھا کر تُم مُجھے اور دُکھی کیوں کرتے ہو۔ کیا میں تُمہیں اور تُمہارے دِل کو نہیں پہچانتی؟ اور وہ بھرَت کو طرح طرح سے تسلیاں دینے لگی۔ ☆☆☆

# دَشرتھ کے آخری رسُومات اور بھرت کا جنگل کی اور رُخ

دوسرے دِن صُبح سویرے گوروو یشیشٹھ نے آکر غمگین بھرت کو حوصلہ دیا۔ اور مہاراج دشرتھ کے آخری رسُومات انجام دینے کے لئے راغب گیا۔ دِل میں ہمت جُٹا کر راج گورو کی ہدایت پر چلتے ہوئے بھرت نے اپنے سورگیہ باپ کے آخری رسُومات شُروع کیئے۔ شو کو تیل کے کُنڈ سے نِکال کر ارتھی پر لٹایا گیا۔ ارتھی پر شو اور جھنڈا دیکھ کر بھرت پھر چیخ اُٹھا۔ ''ہا پتا جی! آپ مُجھ یتیم کو کس کے آسرے پر چھوڑ کر جا رہے ہیں؟ آپ بھی مُجھے قُصوروار جان کر مُجھ سے نہیں بول رہے ہیں۔ آپ تو سورگ پدار رہے ہیں۔ بھیا رام جنگل گئے۔ اب اِس ایودھیا کی حکومت کون سنبھالے گا''؟ بھرت کو اِسطرح سے آہ وازاری کرتے ہوئے دیکھ کر مہرشی وِشوامتر بولے۔ ''برخوردار! افسردگی چھوڑ کر مہاراج کے آخری رسُومات انجام دینے کے لئے تیار ہو جاؤ؟'' تب بھرت نے ارتھی کو رتنوں سے سجایا۔ رِت دِج پُروہتوں اور آچاریوں کے ساتھ بیٹھ کر قُربانی کی آگ جلائی۔ بھرت شتروگھن اور وریشٹھ منتریوں نے ارتھی کو کندھا دیا۔ اور روتے بلکھتے رعایا شویاترا کے جلوس کے پیچھے پیچھے چلے۔ آگے غریبوں کے لئے سونا چاندی۔ رتن وغیرہ دان دیئے جا رہے تھے۔ سُوریہ ندی کے کِنارے پر چندن گگُ، گُل وغیرہ سے چِتا بنا کر میت کو اُس پر لِٹا دیا گیا۔ تمام رانیاں بلکھ بلکھ کر رونے لگیں۔ بھرت نے چِتا کو آگ لگا دی۔ اور سچائی پر چلنے والے مہاتما دشرتھ کا جسدِ خاکی پنچ بھوت میں مِل گیا۔ بھرت تیرھویں دِن اپنے والِد کے آخری رسُومات وغیرہ سے فارغ ہو گئے۔ تو منتریوں نے اُن سے گذارش کی۔ ہے رگھوکُل بھوشن! شری رام چندر جی تو چودہ سال کے لئے جنگل چلے گئے اُس سے پہلے وہ لوٹیں گے نہیں۔ اِس لئے اب آپ ہمارے اِنصاف پسند راجا ہیں۔ کیونکہ سورگیہ مہاراج اپنے جیتے جی آپکو راجا بنا گئے ہیں۔ اِسلئے آپ راج کا بھار سنبھالنے کی مہربانی کریں۔ بھرت نے جواب دیا۔ باپ کی جگہ پر سب سے بڑا بیٹا راجا ہوتا ہے۔ یہی رگھوکُل کی بھی روایت ہے۔ اِس لئے اِس پر دھرماتما شری رام کا ہی حق ہے۔ میں جنگل جا کر شری رام کو لوٹا کر لاؤں گا۔ اور اُن کے بدلے چودہ سال تک خود جنگل میں رہوں گا۔ اِس لئے آپ فوراً فوج وغیرہ ساتھ لیکر جنگل چلنے کی تیاری کریں۔ تا کہ سب مِلکر اُنہیں واپس لائیں۔

بھرت کے الفاظ سُنکر سب میں ایک نیا جوش پیدا ہو گیا۔ اور اُنہیں رام چندر کے لوٹنے کی اُمید پیدا ہونے لگی۔

جب جنگل جانے کی سب تیاریاں مکمل ہوگئیں تو بھرت۔ شتروگھن۔ تینوں ماتائیں، وزیر۔ درباری وغیرہ چترنگنی فوج کے ساتھ جنگل کی طرف چلے۔ جوش سے بھرے لوگ رام اور بھرت کی جے جے کار کرتے جاتے تھے۔ راستہ میں اُنہوں نے گنگا کے کنارے راجہ گُہہ کے شہر شرنگ وے پور کے نزدیک اپنا پڑاؤ ڈالا۔ ایودھیا سے آئی بھاری تعداد میں فوج کر دیکھ کر گُہہ راج نے اپنے سپہ سالاروں کو بُلا کر کہا۔ ''سیناپتیو! رام چندر ہمارے دوست ہیں۔ اپنی فوج کو تم مُسلح رکھکر اِدھر اُدھر چھپاؤ پانچ سو کشتیوں میں سو سو مُلسح سپاہی تیار رہیں۔ اگر بھرت شری رام کے پاس دیانتداری سے جانا چاہیں تو جانے دو۔ ورنہ سب کو راستے میں ہی ختم کردو۔'' اِسطرح سے سپہ سالاروں کو محتاط کر کے اِستقبال کا سامان لیکر گُہہ راج بھرت کے پاس آ کر بولے۔ ''ہے رادھو! اِس مُلک کو آپ اپنا ہی سمجھیں۔ آپ بِنا اِطلاع کئے تشریف لائے ہیں۔ اِس لئے میں آپکا مُناسب خاطر تواضع نہیں کر پا رہا ہوں۔ اِسکے لئے آپ مُجھے معافی دیں۔ آج کی رات یہیں آرام کریں۔ اور رُوکھا سُوکھا بھوجن قبول کریں۔ بھرت نے گُہہ راج کے پیار بھرے الفاظ سُنکر کہا۔ ''ہے نشادراج! میں بھاردواج مُنی کے آشرم میں جانا چاہتا ہوں۔ جہاں بھیا رام گئے ہیں۔ اگر آپ مُجھے کُچھ راستے کی رہبری کرنے والے ساتھی دیں جس سے مُجھے وہاں پہنچنے کے لئے آسانی ہو۔ تو آپکی مہربانی ہوگی۔'' بھرت کی بات سُنکر نشادراج نے کہا'' پربھو! اِسکی فکر نہ کریں۔ میں اور میرے فوجی آپکے ساتھ چلیں گے۔ لیکن میں یہ جاننا چاہتا ہوں۔ کہ آپ اِتنی بڑی فوج لیکر شری رام چندر کے پاس کیوں جا رہے ہیں؟'' نشادراج کے اندیشہ کا اندازہ لگا کر بھرت بولے۔ ''نشادراج! شری رام چندر میرے بڑے بھائی اور باپ کے سمان ہیں۔ میں اُنہیں جنگل سے لوٹا کر اُنکا تخت اُنکو سونپنا چاہتا ہوں۔ اِسکے لئے میری سب ماتائیں اور وزیر وغیرہ بھی میرے ساتھ جا رہے ہیں'' بھرت کے الفاظ سُنکر نشادراج کو اِطمینان ہوا۔ بھرت وغیرہ نے رات کو وہیں آرام کیا۔ صُبح سویرے بھرت نے یہی جاننا چاہا کہ رات کو رام۔ لکشمن اور سیتا نے کہاں آرام کیا تھا اور کیا کیا کھایا تھا۔ کسطرح سے رات گُزاری تھی، نشادراج نے اُنہیں ساری باتیں تفصیل سے بتائیں۔ یہ سُنکر بھرت بہت دُکھی ہوئے اور آنسوں بہا کر پچھتانے لگے۔ کہ اِس سبکا جوابدہ میں ہی ہوں جب وہ گنگا پار کرنے کے لئے تیار ہوئے تو گُہہ راج کے حکم سے گنگا کے کنارے پر سینکڑوں کشتیاں لگا دی گئیں۔ اِن میں بیٹھ کر سب لوگ مہامُنی بھاردواج کے آشرم میں پہنچے۔ مہامُنی نے اُنکا مُناسب خاطرِ تواضع کرنے کے بعد بھرت سے جنگل میں آنے کی وجہ پوچھی، بھرت نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ''مہا مُنے! میں مہاتما

رام کا غُلام ہوں۔ ماتا کیکئی نے جو کُچھ کیا ہے میں مُکمل طور اُسکے خلاف ہوں اِس لئے میں بھیا رام کے پاس جا کر اُن سے معافی کی درخواست کرونگا۔ تا کہ وہ لوٹ کر اپنا راج سمبھالیں۔

بھرت کی بات سُنکر مُنی بولے۔ بھرت تُم فی الحقیقت اعظیم ہو۔ میں تُمھیں آشیرواد دیتا ہوں۔ کہ تُمھاری شہرت کے چرچے تینوں لوکوں میں پھیلیں۔ آجکل شری رام، سیتا اور لکشمن کے ساتھ چتر کوٹ پر رہائش پذیر ہیں۔ تُم کل صُبح سویرے وہاں چلے جانا۔ آجکی رات یہاں ہی آرام کرو۔"

صُبح سویرے کے روزانہ کے معمول کے پوجا پاٹ سے فارغ ہو کر چتر کوٹ کے لئے جب وہ بھاردواج سے اِجازت لینے پہنچے تو اُنھوں نے بھرت کو سمجھاتے ہوئے کہا" بھرت! تم اپنی ماتا کو گُنہگار نظر سے نہیں دیکھنا اِس میں اُنکا کوئی قُصور نہیں ہے۔ ہونے والے واقعات ہی آدمی کی راہ مُنظم کرتے ہیں۔ کیکئی کے کِئے ہوئے کام میں پرماتما کی مرضی ہے۔ تا کہ جنگل میں رام کے ہاتھوں راکھشسوں کا خاتمہ ہو سکے۔

بھرت اپنی ماتاؤں اور تمام ساتھیوں کے ساتھ مہارشی سے رُخصت ہو کر چلے اور" مندا کنی" ندی کے کِنارے پر پہنچے۔ وہاں ٹھہر کر بھرت نے منتریوں سے کہا۔" ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ بھیّا کی کُٹیا یہاں کہیں نزدیک ہے۔ اِس سے آگے میں فوج کے ساتھ نہیں جانا چاہتا ہوں۔ اِس سے یہاں بسے ہوئے آشرم واسیوں کے سکون اور تپسیا میں خلل پڑے گا۔ اِسلئے تُم جاسُوسوں کو بھیجکر شری رام کی کُٹیا کا پتہ لگاؤ"۔ منتریوں کے حُکم کے مُطابق جاسُوس اِس کام کے لئے روانہ ہو ئے۔ ☆☆☆

# رام اور بھرت کا مِلن

اُدھر چترکوٹ پہاڑ پر رہائش کرتے ہوئے رام چندر جی سیتا کے ہمراہ اُس کے قابل دید قدرتی نظارے دیکھتے تھے سیتا بے شمار قسم کی بولی بولنے والے پرندوں۔ سورج کی روشنی سے ہوئی رنگ برنگی پہاڑوں کی چوٹیوں۔ قسم قسم کے میووں سے لدے ہوئے درختوں کو دیکھ کر بہت ہی شادمان ہورہی تھی۔ جب وہ اِسی طرح کی قدرتی حُسن سے محظوظ ہورہی تھی تو اچانک شری رام نے چترنگینی فوج کا شور شرابہ اور جنگلی جانوروں کے اِدھر اُدھر خوف زدہ ہوکر بھاگنے کی آواز سُنی۔ یہ دیکھ کر شری رام لکشمن سے بولے۔ ''سومتر! یہ شور شرابہ سُننے سے ایسا لگتا ہے کہ کوئی راجا یا راجکمار جنگل میں جانوروں کا شکار کرنے کے لئے آیا ہے۔ ہے ویر! تُم جا کر اِسکا پتہ لگاؤ'' شری رام کا حُکم پا کر لکشمن فوراً ایک ''سال'' کے درخت پر چڑھ کر اِدھر اُدھر نظریں دوڑانے لگا۔ اُنہوں نے دیکھا جنُوب کی طرف سے ایک بہت بڑی فوج ہاتھی۔ گھوڑوں اور جنگی ہتھیاروں سے لیس چلی آرہی ہے۔ آگے آگے ایودھیا کا جھنڈا لہرا رہا تھا۔ لکشمن فوراً سمجھ گئے۔ کہ وہ ایودھیا کی ہی فوج ہے۔ شری رام کے پاس آکر لکشمن غُصہ سے کانپتے ہوئے بولے۔ بھیا! کیکئی کا بیٹا بھرت فوج لیکر اِس لئے چلا آرہا ہے کہ ہمیں جنگل میں اکیلا پا کر ہم لوگوں کو ختم کردے اور پھر بے کھٹک ہوکر ایودھیا کا راج کرے۔ آج میں اِس فریبی بھرت سے اچھی طرح نپٹوں گا۔ آج میں بھرت کو اُس کے گُناہوں کا مزہ چکھاوں گا۔ آؤ بھیا ذرہ بکتر سے لیس ہوکر پہاڑ کی چوٹی پر چڑیں''۔ لکشمن کے شرارت بھرے الفاظ سُنکر شری رام بولے۔ ''بھیا! تُم کیسی باتیں کرتے ہو؟ جب جان سے پیارا بھرت یہاں آرہا ہے۔ تو دُھنش تان کر کھڑے ہونے کی کیا ضُرورت ہے۔ کیا بھائی کا اِستقبال ہتھیاروں سے کیا جاتا ہے۔ وہ مجھ سے جنگ کرنے نہیں۔ مُجھے ایودھیا واپس لے جانے آیا ہوگا۔ بھرت میں اور مُجھ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ اِسلئے جو تُم نے سخت الفاظ بھرت کے لئے کہے ہیں وہ فی الحقیقت میرے لئے کہے ہیں۔ یاد رکھنا چاہئے کُچھ بھی ہو جائے۔ کبھی بیٹا باپ کا اور بھائی بھائی کا خون نہیں کرتا۔ رام کے مذمت بھرے الفاظ سُن کر لکشمن بولے۔۔'' ہے پربھو! فوج میں والِد صاحب کا سفید چھتر نہ دیکھ کر ہی مُجھے یہ خدشہ ہوا۔ اِسکے لئے مُجھے معافی دیں۔

اُدھر بھرت پہاڑ کے نزدیک ہی اپنی فوج کو چھوڑ کر شترُوگھن کے ساتھ رام چندر کی کُٹیا کی طرف چلے۔ دُور سے ہی

دیکھا۔ کُٹیا کے باہر شری رام۔ لکشمن اور سیتا کے کپڑے لٹک رہے تھے۔ وہ شترُ وگھن سے بولے۔ ''ایسا لگتا ہے۔ اب ہم آ پہنچے ہیں۔ یہ کپڑے بلا شک لکشمن نے ہی باندھے ہونگے۔ اب ہم جلد ہی مہاتما شری رام کے دیدار کریں گے۔'' تھوڑا آگے بڑھنے پر اُنہوں نے دیکھا۔ ہوَن کُنڈ کے پاس مرگ چھالا پر جٹادھاری شریرام وَلکل دھارن کیئے بیٹھے ہیں۔ وہ دوڑ کر روتے ہوئے شری رام کے پاس پہنچے۔ اُن کے مُنہ سے صِرف لفظ ''آریہ'' نِکلا اور وہ شری رام کے پاؤں میں گر پڑے۔ شترُوگھن کی بھی یہی حالت ہوئی۔ شری رام نے روتے ہوئے بھائیوں کو زمین سے اُٹھا کر گلے سے لگایا اور پُوچھا! پِتا جی خیریت سے تو ہیں؟ کُل گُورو وشیشٹھ جی کی پُوجا کرتے ہو؟ تینوں ماتائیں ہر طرح سے خُوش تو ہیں۔ میں دیکھ رہا ہوں۔ تُم نے راجاؤں کا پوشاک چھوڑ کر تپسویوں کا لباس پہن رکھا ہے۔ ایسا کیوں؟''

شری رام چندر جی کی باتیں سُن کر روتے ہوئے بھرَت بولے ''بھیّا! ہمارے عظیم دَم خم والے دَھرم پرائن آبّا جان سورگ سِدھار گیئے۔'' میری بد بخت ماں نے جو گُناہ کیا ہے۔ اُسکے سبب میں کِسی کو اپنا مُنہ نہیں دِکھا سکتا۔ اب میں آپکی شرن میں آیا ہوں۔ آپ ایودھیا کا راج سمبھال کر مُجھ پر احسان کیجیئے۔ تمام وزیر تینوں ماتائیں، گُورو وشیشٹھ وغیرہ سب یہی درخواست لے کر آپ کے پاس آئے ہیں۔ میں آپکا چھوٹا بھائی ہوں۔ بیٹے کے برابر ہوں۔ ماں کے ذریعے مُجھ پر لگائے گیئے کلنک کو دھو کر میری حِفاظت کریں۔'' اِتنا کہہ کر بھرَت روتے ہوئے پھر شری رام کے پاؤں پر گر گیئے۔ اور بار بار ایودھیا لوٹنے کے لیئے اِستدعا کرنے لگے۔

شری رام چندر نے بھرَت کو گلے سے لگا کر سمجھاتے ہوئے کہا۔ ''بھائی بھرَت! تُم سمجھدار اور سیاست جاننے والے ہو۔ سوچو۔ کیا میرے جیسے سچائی پر چلنے والے شخص کے لیئے راجیہ کے لیئے والِد صاحب کے وعدوں کو توڑ کر اُصول سے گر جانا مناسب ہے؟ تمہارے اندر تو میں کوئی بُرائی نہیں دیکھتا۔ پھر تُم دُکھی اور شرمندہ کیوں ہوتے ہو؟ اور جہاں تک ماتا کیکئی کا سوال ہے۔ اُنکی بُرائی کرنا بھی مُناسب نہیں ہے۔ کیونکہ اُنہوں نے جو وَر مانگے تھے۔ وہ والد صاحب کی مرضی سے ہی مانگے تھے۔ میں ماتا کیکئی کا اُتنا ہی احترام کرتا ہوں۔ جِتنا ماتا کوشلیا کا۔ پھر میں والد صاحب کے حُکم کی عدُولی کیسے کر سکتا ہوں؟ وہ اپنے ہاتھوں سے تمہیں راجیہ دے گیئے ہیں۔ اِسلیئے اُسے قبول کرنا تُمہارا فرض ہے۔ پھر جب پِتا جی ہی سورگ چلے گیئے۔ تو پھر ایودھیا میں میرا کیا کام؟ میں تو ایسا بد قسمت ہوں۔ کہ نہ تو میں اُنکی سیوا کر سکا ہوں۔ نہ اُنکے آخری دیدار کر سکا۔

اور نہ اُن کا واہ سنسکار ہی کر سکا۔'' یہ کہتے ہوئے رام کی آنکھوں سے آنسوں بہہ نکلے۔ پھر اُنہوں نے سیتا سے جا کر کہا'' پیاری! تُمہارے سُسر جنت میں چلے گئے۔ اور لکشمن سے بولے'' بھیا! ہم یتیم ہو گئے۔ بھرت نے مُجھے ابھی بتایا ہے۔ یہ خبر پا کر سیتا اور لکشمن بلکھ بلکھ کر رو پڑے۔ اُس کے بعد شری رام نے سیتا اور لکشمن کے ساتھ مندا کنی کِنارے پر جا کر ہنگُدی کا گوُدا لے اور ولکل لباس دھارن کر کے والد صاحب کو انجلی دے دی۔ ہنگری کے گودے کا پِنڈ بنا کر اُسے گھاس پر رکھتے ہوئے اُنکا ترپن کیا۔ اِسطرح سے پِنڈ دے کر نہا دھو کر اپنی کُٹیا پر لوٹ آئے اور بھائیوں کو باز‌ُوں میں سمیٹ کر رونے لگے۔ چاروں بھائیوں کے روُنے کی آواز سُنکر وشِیشٹھ و تمام رانیاں وہاں آ پہنچی۔ اور بچھڑی ہوئی اولاد کو جٹا جوٹ دھارن کئیے وِلاپ کرنے لگیں۔ رام، لکشمن اور سیتا نے سب رانیوں اور گورو وشِیشٹھ کے پیر چھوئے۔ سیتا کی حالت دیکھ کر تو کوشلیا طرح طرح سے آہ وزاری کرنے لگی۔ اُس کے بعد تمام لوگ جو ایودھیا سے آئے تھے شری رام چندر جی کو گھیر کر بیٹھ گئے اور وہ رات مہاراج دشرتھ کے بارے میں دُکھ بھری چرچا کرتے ہوئے گذر گئی۔ صُبح سویرے روز کے پوجا پاٹھ وغیرہ سے فارِغ ہو کر بھرت راج گُورو اور منتریوں کے ساتھ آ کر شری رام چندر جی سے بولے...... '' ہے رگھوکُل منی! وَعدہ سے بندے ہوئے والِد صاحب نے ایودھیا کا راج مُجھے دیا تھا۔ وہی راج میں آپکو حوالہ کرتا ہوں۔ آپ ایودھیا چلکر راج سمبھالیں اور رِعایا کا پالن کریں۔ گُورو اور ماتاؤں کو لیکر ہم تمام ایودھیا کے رہنے والے آپ سے یہی اِلتجا کرنے آئے ہیں۔ اِسے آپ مہربانی کر کے منظور کریں۔''

شری رام نے بھرت کے اُوپر پیار سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا'' بھرت میں جانتا ہوں کہ والد صاحب کی فوتید گی اور میرے جنگل جانے سے تمہیں بہت دُکھ ہوا ہے۔ لیکن یہ سب قسمت کا کھیل ہے۔ اِس میں کِسی کا کوئی قصور نہیں ہے۔ مِلنے کے ساتھ بچھڑنا اور پیدا ہونے کے ساتھ مرنا۔ کا اٹوٹ تعلق ہے۔ ہمارے والِد صاحب ہزاروں ہوّن، خیرات، تپ وغیرہ کر کے جنّت کو گئے ہیں۔ اِس لئے اُنکے لئے غم کرنا دُرست نہیں۔ تُم والِد صاحب کا حُکم مان کر ایودھیا پر راج کرو میں بھی اُنکے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے جنگل میں رہائش کروں گا۔ والد صاحب کے حُکم کی عدُولی کرنے سے مُجھے اور تُمہیں دونوں کو ہی جہنم میں سزا بھگتنی پڑے گی۔ اِس لئے ہمیں اُنکے حُکم کی تعمیل کرنی ہی چاہیئے۔''

رام کی زبان سے یہ مُدلّل الفاظ سُن کر بھرت ہاتھ جوڑ کر بولے۔'' ہے مہاتمن! جس وقت یہ حادثہ ہوا۔ میں نانا کے

گھر تھا۔ میری ماں کی نادانی کی وجہ سے یہ ساری ناپسندیدہ بات ہوئی۔ ایسی حالت میں دھرم اُدھرم کے بارے جانتے ہوئے میں آپکے حق پر کیسے ڈھاکہ ڈال سکتا ہوں؟ پھر چھتریہ کا دھرم تو رِعایا کا پالن کرنا ہے۔ جٹا دھارن کر کے تپسوی بننا نہیں۔ میں تو آپ سے عُمر۔ گیان۔ تعلیم سب میں چھوٹا ہوں۔ پھر آپکے ہوتے ہوئے میں تخت پر کیسے بیٹھ سکتا ہوں۔ اِسلیئے آپ راج تخت پر بیٹھ کر میری ماں کو لوگوں کی نظروں میں گرنے سے اور والِد صاحب کو گُناہوں سے بچایئے۔ اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے۔ تو مُجھے بھی جنگل میں ہی رہنے کی اِجازت دیجئے۔ ایسا کہہ کر بھرت شری رام سے لگا تار اِصرار کرنے لگے۔

شری رام چندر جی نے بھرت کو پھر سنبھالتے ہوئے کہا۔ ''والِد صاحب نے تُمہیں راج اور مُجھے چودہ برس کے لئے ون واس دیا ہے۔ جس طرح میں اُنکے وعدوں پر اٹل عقدیت رکھ کر اُنکے حکم کی تعمیل کر رہا ہوں۔ اُسی طرح تُمہیں بھی اُنکے حکم کو اٹل مان کر ایودھیا پر حکومت کرنی چاہیئے۔ اُنکے وعدوں کی خلاف ورزی کر کے اُنکی رُوح کو دُکھ مت پہنچاؤ۔ دانا شتروگھن تمہیں راج کے کام کاج میں ہر مُمکن مدد کریں گے۔ میں ''ڈنڈک ون'' میں داخل ہو جاونگا۔ اِس طرح سے ہم چاروں بھائی والِد صاحب کو اپنے وعدوں کے قرضہ سے نجات دِلائیں گے۔

شری رام کی باتیں سُن کر ایودھیا کے نہایت چالاک منتری جابالی نے کہا۔ ''رام چندر جی! آپکو یہ یاد رکھنا چاہیئے کہ دُنیا میں کوئی کِسی کا رِشتہ دار نہیں ہے۔ سارے رِشتے ناطے جھوٹ ہیں۔ اِن کے مایا جال میں پھنس کر اپنے کو خراب کرنا عقلمندی نہیں ہے۔ اِسلیئے باپ کی تیئں عقیدت کا جھوٹے خیال کو ترک کر کے آپ راج کرنا تسلیم کرو۔ نہ کوئی جنت ہے۔ نہ کوئی دوسری دُنیا۔ نہ کوئی اچھے بُرے کاموں کا پھل دینے والا ہے۔ جو کُچھ سامنے ہے وہ ہی سچ ہے۔ دوسری دُنیا کے جھوٹے تصورات سے اپنی زندگی دُکھی بنانا راجکُماروں کے لئے مُناسب نہیں ہے۔'' جابالی کے اِن الفاظ کو سُن کر خُدا پر یقین رکھنے والے عقیدت مند شری رام بولے۔ ''منتری ور! آپ نے میری بھلائی کے لئے جو کُچھ کہا۔ یہ حقیقت میں میری بھلائی کے لئے نہیں بلکہ بُرائی کے لئے ہے۔ یہ خیالات ناخُداؤں کو رونق دیتے ہیں۔ نیک کردار اور نیک چلن کی اپنی اہمیت ہے۔ اگر راجا سچائی کے راستے سے ہٹ جائے تو رِعایا بھی اُسکی تقلید کر کے غلط راستوں پر چلنے والے ہو جائیں گے۔ اسلیئے میں آپکے نا مُناسب تجویز کو تسلیم کرنے سے قاصر ہوں۔ مُجھے تو دُکھ اس بات کا ہے کہ والِد صاحب جیسے خُدا پر یقین رکھنے والے اعلیٰ

اصول پر وررا جانے آپ جیسے مُنکر شخص کو منتری کا عہدہ کیسے دیا۔ میں اِس بات کو نہیں سمجھ پا رہا ہوں‘‘۔ رام چندر جی کے سخت الفاظ سنکر جابالی بولے ’’راگھو! میں مُنکر نہیں ہوں۔ بھرت کے بار بار اِصرار کرنے پر بھی آپ نے اُن کی بات نہیں مانی تو آپ کو واپس لے جانے کے لئے نا مُناسب چال کا سہارا لیا۔ میری کم عقلی میں اور کوئی حل نہیں سُوجھا‘‘۔

جب شری رام کِسی بھی طریقہ سے بھرت کی اِستدعا کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہوئے تو بھرت نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔

ہے محترم! یہ راج آپکا ہے میں اِسے قبول نہیں کرسکتا۔ یہ میرا اٹُوٹ وعدہ ہے۔ جب آپ والِد صاحب کے حُکم کی تعمیل کرنا ہی چاہتے ہیں تو آپ کے بدلے جنگل میں میں رہوں گا۔ اور اِس طرح سے والد صاحب کو ماں کا قرضہ چُکا دوں گا‘‘

بھرت کے یہ پیار بھرے الفاظ سُنکر شری رام منتریوں اور شہریوں کی طرف دیکھ کر بولے۔ ’’ سورگیہ والِد محترم نے جو کُچھ کر دیا۔ اُسے نہ تو میں اُلٹ کرسکتا ہوں اور نہ بھرت۔ وَن واس کا حُکم تو مُجھے ہوا ہے۔ نہ کہ بھرت کو۔ ماں کیکئی نے جو کُچھ کیا ہے وہ دُرست ہے۔ اور والِد صاحب نے جو کُچھ کیا ہے وہ بھی ٹھیک ہے۔ بھرت، ماتا، پِتا اور گُورو کے عقیدت مند خادِم ہیں۔ شتروگھن مُکمل شخصیت ہیں۔ اِس لئے وہ ہی راج کریں اور والد صاحب کے تئیں قرضہ سے نجات دلا دیں۔ ☆☆☆

# بھرت کا واپس ایودھیا لوٹنا

آخرکار جب بھرت نے شری رام کے ایودھیا لوٹنے کا کوئی حل نہیں دیکھا تو اُنہوں نے روتے ہوئے کہا۔'' بھیّا! میں یہ جانتا ہوں کہ آپکا وعدہ اٹل ہے۔لیکن یہ بات بھی اُتنی ہی اٹل ہے کہ ایودھیا کا راج آپ کا ہی ہے۔اِسلئے آپ اپنی چرن پاؤکائیں یعنی (کھڑاوں) مجھے دے دیجئے۔ اِنہیں میں ایودھیا کے راج تخت پر رکھوں گا۔اور خود شہر سے باہر رہ کر آپکے غُلام کے طور راج کاج چلاؤں گا۔ ولکل پہن کے برہمچریہ ورت کا پالن کرونگا۔چودھویں برس کے آخری دِن اگر آپ ایودھیا نہ پہنچے۔تو میں آگ میں جل کر اپنی جان دونگا۔یہ میرا اٹل وعدہ ہے۔تب شری رام چندر نے بھرت کو گلے لگا کر اُنہیں اپنی کھڑاوٗں دیدی۔اور شتروگھن کو سمجھاتے ہوئے کہا۔'' ماتا کیکئی کو کبھی کوئی غلط لفظ بول کر بے عزت نہ کرنا۔وہ ہم سب کی پوجیہ ماتا ہیں۔اِس بات کو کبھی نہ بھولنا۔تمہیں میری اور سیتا کی قسم ہے۔'' پھر ماتاؤں کو حوصلہ دیکر نمسکار کر کے با عزت سب کو رخصت کیا۔اُسوقت دُکھ میں ڈوبی کوشلیا وغیرہ ماتاؤں کا گلا آنسوں سے رُندھ گیا تھا۔وہ دُکھ کی وجہ سے شری رام کو مُخاطب نہ کر سکیں۔شری رام چندر کی کھڑاوٗں لیکر بھرت شتروگھن کیساتھ رتھ پر سوار ہوئے،اُنکے پیچھے چلنے والے رتھوں پر ماتائیں، گُورو وشیشٹھ اور پروہت، منتری گن اور دیگر شہری چلے۔اُنکے پیچھے فوج چلی۔غمگین دِل سے سب لوگ راستہ کی دُوری پار کر کے تین دِن میں ایودھیا پہنچے۔راستے کی تھکاوٹ کو مِٹا کر بھرت گُورو وشیشٹھ کے پاس جا کر بولے۔'' گُورو دیو! یہ تو آپ جانتے ہی ہیں کہ ایودھیا کے اصلی راجہ شری رام ہیں۔اُن کی غیر حاضری میں اُنکی کھڑاوٗں تخت کی رونق بڑھائے گی۔ میں شہر سے دُور '' نندی گاؤں'' میں درختوں کے پتوں کی کُٹیا بنا کر رہائش کرونگا۔اور وہیں سے راج کاج کا انتظام کرونگا۔'' پھر تمام منتریوں کو اُنکا کام سونپ کر وہ ''نندگرام'' سے حکومت کا کام شری رام کے نمائندے کے طور پر دیکھنے لگے۔

☆☆☆

# مہارشی اَتری کا آشرم

بھرت کے چترکوٹ سے روانہ ہونے کے بعد شری رام لکشمن سے بولے۔ ''بھیا! ماتاؤں کے چلے جانے سے میرا دِل اُداس اور پج مُردہ ہو گیا ہے۔ اُن سب کی یاد اِس جگہ کے ساتھ اِسطرح سے جُڑ گئی ہے کہ مُجھے بار بار اُنکی یاد ستانے لگی ہے۔ اِس لئے میں چاہتا ہوں کہ اب ہم اس جگہ کو چھوڑ کر کہیں اور جا کر رہائش کریں۔'' اِس طرح سیتا اور لکشمن سے مشورہ کر کے اُنہوں نے چترکوٹ کو چھوڑ دیا۔ اور گھومتے ہوئے مہارشی اَتری کے آشرم میں جا پہنچے۔ وہاں اُنہوں نے اعلیٰ تپسوی بوڑھے مہارشی کو پرنام کر کے اپنا تعارُف کرایا۔ مہرشی اَتری نے اُنکا اپنے بیٹوں کی طرح پیار سے اِستقبال کیا۔ اُنکی خیرو خریت پوچھ کر مہارشی اتری نے اپنی بوڑھی بیوی انوسُویا کو بتایا۔ کہ مِتھلا پتی کی راج کُماری اور ایودھیا پتی کے بڑے لڑکے کی بیوی (بڑی بہو) جانکی جی تُمہارے سامنے موجود ہے۔ اِن کا مناسب خاطر تواضع کرو' رِشی کے ذریعے اِس طرح سے تعارف کراتا دیکھ کر شری رام نے سیتا سے کہا۔ ''سیتا! ماں کے برابر پیاری خوش قسمت اَنوسویا دیوی کے پاؤں چھوؤ''۔

شوہر کا حُکم پا کر سیتا نے انوسویا کے پاؤں چھوئے اور اُن سے آشیرواد حاصل کیا۔ اُسکے بعد رِشی پتنی بولی سیتا میں تمہارے ترک کے جذبات کو دیکھ کر بہت خوش ہوں۔ تُم نے راج محل کے سُکھ اور عیش آرام کو چھوڑ کر اپنے شوہر کے ساتھ جنگل میں رہتے ہوئے طرح طرح کے تکلیفات کو برداشت کرنے کا جو فیصلہ لیا ہے۔ اُس سے تُم نے تینوں لوکوں میں عورت کے پتی ورتا دھرم کی اہمیت کو روشن کر دیا ہے۔ ہے خوش قسمت والی! جو عورت اپنے شوہر کے اَوصاف اور خامیوں کا خیال کئے بغیر اُسے ایشور کے برابر عزت واحترام دیتی ہوئی ہر ایک دُکھ سُکھ میں اُسکا ساتھ دیتی ہے۔ جنت خود اُسکے قدموں پر نچھاور ہو جاتا ہے۔ حقیقت میں شوہر کتنا ہی بدصُورت۔ بدکردار، شرارتی اور غریب کیوں نہ ہو وہ بیوی کے لئے ہمیشہ قابل اَحترام ہے۔ اُسکے جیسا کوئی دوسرا رَشتہ دار اپنا نہیں ہوتا۔ شوہر کی خِدمت ہی جنّت کا راستہ ہے۔ جو عورت اپنے شوہر میں عیب دیکھتی ہے۔ اور اُس پر اپنی بالا دستی قائم کرنے کے لئے اُسکے ساتھ ہمیشہ جھگڑا کرتی ہے۔ اور اُسکی حُکم عدُولی اور بے عزتی کرتی ہے۔ وہ اِس لوک میں بے عزتی کی حقدار اور مرنے کے بعد جہنم میں جاتی ہے۔ تُمہیں یہ سب باتیں بتانے کی ضرورت نہیں ہے۔ کیونکہ تُم خود سب شاستروں کو جاننے والی اپنے شوہر کی مُقتدی ہو۔ تُم نے تو اپنی فرض شناسی سے

تینوں لوکوں میں اپنی شہرت کی دُھوم کا جھنڈا لہرایا ہے۔ پرماتما کرے تُمھاری عقل ہمیشہ اسی طرح نرمل بنی رہے۔"

دیوی انوسویا کی یہ ہدایت پرور باتیں سُن کر جانکی بولی۔" ہے آریہ! آپ نے مُجھے جو ہدایات دی ہیں وہ بلاشبہ اہمیت کے حامل ہیں۔ میں جانتی ہوں کہ شوہر بیوی کا گورو۔ دیوتا اور سب کچھ ہوتا ہے۔ اسی قسم کی نصیحت مُجھے میری ماں اور ساس نے دی تھی۔ وہ سب مُجھے یاد ہے۔ آپکی باتیں بھی میں نے دِل میں اُتاری ہیں۔ آپ یقین کیجئے۔ میں کبھی اس راستہ سے ہٹ کر نہیں چلوں گی۔ شوہر کی پیروی کرنا ہی میری زندگی کا واحد مقصد ہے"۔

سیتا کی بات سُنکر انوسویا نے خوش ہو کر کہا۔" بیٹی میں تُجھ سے بہت خوش ہوں۔ جو تیری خواہش ہو وردان مانگو۔ میں ون واسی ہو کر بھی دیوی شکھتی سے کسی بھی آدمی کی دِل کی خواہش پوری کرنے کی استقاعت رکھتی ہوں۔" یہ سُن کر سیتا بولی۔" ماتیشوری! میں پُوری طور خود کفیل ہوں، اِس لئے آپ سے کیا مانگوں۔ آپ کی مُجھ پر بہت زیادہ کرپا ہے۔ یہی میرے لئے کافی ہے۔" سیتا کے الفاظ سُن کر انوسویا نے کہا۔" ہے جانکی! تم ہمیشہ خوش قسمت رہو۔ میں تُمھیں یہ رُوحانی مالا دیتی ہوں جس کے پھُول کبھی نہین کُمھلائیں گے۔ یہ رُوحانی کپڑے نہ کبھی میلے ہونگے اور نہ پھٹیں گے۔ اور یہ خوشبودار انگ راگ کبھی پھیکا نہیں پڑے گا۔ یہ کہہ کر اُس نے تینوں چیزیں سیتا کو دیکر اُنہیں اپنے سامنے ہی پہنایا۔ پھر اُنکے پاؤں پر سر جھُکا کر سیتا رام چندر جی کے پاس گئی اور اُنہیں وہ سب تحفے دِکھائے۔

شام کو سب نے ساتھ بیٹھ کر پوجا پاٹ کیا۔ پھر انوسویا سیتا کو چاندنی رات میں جنگل کا حُسن دِکھانے کے لئے لے گئی۔ رات کو رُوحانی چرچا کے بعد سب نے مُنی کے آشرم میں آرام کیا۔ صُبح سویرے جب شری رام آشرم سے رُخصت ہونے لگے تو اتری ریشی اُنہیں رُخصت کرتے ہوئے بولے۔" ہے راگھو! اِن جنگلوں میں خطرناک راکھشس اور سانپ رہتے ہیں، جو لوگوں کو طرح طرح کے دُکھ دیتے ہیں۔ اُن کی وجہ سے بہت سے تپسوی بے موت ہی مر گئے۔ میں چاہتا ہوں کہ اُنکو نیست و نابود کر کے تپسیوں کی حفاظت کریں۔

شری رام مہرشی کے حُکم کی تعمیل کر کے ہنگامہ کرنے والے راکھشسوں اور خطرناک سانپوں کو نابود کرنے کا وعدہ دے کر سیتا اور لکشمن کے ساتھ آگے کے لئے روانہ ہوئے۔

☆☆☆شری بالمیکی رامائین اُردو زبان کا ایودھیا کانڈ برابر ہوا☆☆☆

## ارنیہ کانڈ (باب)

## ڈنڈک ون میں وِرادھ راکھشس کا خاتمہ

ڈنڈک ون میں داخل ہوکرشری رام نے رِشی مُنیوں کے بہت سارے آشرم دیکھے۔ وہاں کا عِلاقہ اِتنا دِلکش تھا کہ دیکھتے ہی انسان دَنگ رہتا۔ بڑے بڑے ہوّن کُنڈ اور ہوّن کا سامان رُوحانی جذبات کو اُجاگر کر رہا تھا۔ اُن آشرموں میں شاندار اور رعب دار رِشی مُنی اپنی رُوحانی عِبادت میں مشغول تھے۔ وہ تپسویوں کے بھیس میں بہادُر رام لکشمن کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے اور اُنہیں دُعائیں دے کر بولے۔ ''ہے راگھو! آپ چاہیئے ایودھیا میں رہیں یا جنگل میں۔ آپ ہمارے راجا ہیں اور اِس لئے ہم جنگل میں رہنے والوں کی حفاظت کرنا آپکا فرضِ اولین ہے۔ یہاں رہنے والے تپسوی کام اور کرودھ وغیرہ عیبوں پر فتح حاصل کر کے عِبادت میں مشغول رہتے ہیں۔ لیکن بدذات راکھشس اُنہیں مَن لگا کر ایشور کی عبادت کرنے نہیں دیتے۔ اُس میں وہ نہ صِرف رُکاوٹ ڈالتے ہیں۔ بلکہ بے گُناہ تپسویوں کو جان سے بھی مار ڈالتے ہیں۔ اِس لئے رام آپ اُنسے ہماری حِفاظت کریں۔''

شری رام چندر نے اُنہیں یقین دہانی کی کہ میں جلد ہی اِن راکھشسوں کو ختم کر کے اِس علاقہ کو اُن سے خالی کر دونگا۔ پھر اُس بڑے جنگل میں داخل ہوئے جہاں بھیانک جانور اور بھوُکے راکھشس رہائش کرتے تھے۔ اور تپسویوں کو دُکھ دیتے تھے۔ وہ ڈنڈک ون میں ابھی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ پہاڑ جیسا راکھشس ہاتھی کے برابر چنگھاڑتا ہوا گھمبر دھارن کئے سیتا پر جھپٹا اور اُنہیں اُٹھا کر کُچھ دُور جا کر کھڑا ہو گیا۔ پھر رام اور لکشمن کی طرف دیکھ کر بولا۔ ''تُم ہاتھ میں دُھنش بان لیکر گھس آئے ہو۔ اِس سے معلوم ہوتا ہے کہ اب تُمہاری موت نزدیک آئی ہے تُم دونوں کون ہو۔ کیا تُم نے میرا نام نہیں سُنا ہے؟ میں وِرادھ'' ہوں۔ جو ہر روز رِشیوں کا گوشت کھا کر اپنی بھوُک مِٹاتا ہوں۔ میں ابھی تُم دوُنوں کا خون پی کر اِس خوبصورت عورت کو اپنی بیوی بناؤں گا۔ تُمھاری موت ہی تُمہیں یہاں لے آئی ہے۔

وِرادھ کی مغروُر آواز سُن کر رام نے لکشن سے کہا۔ ''بھیّا! دیکھو وِرادھ کی چُنگل میں پھنس کر سیتا کیسی دُکھی ہو رہی ہے۔ کوئی دوسرا آدمی اُسکو چھوئے۔ یہ میرے لئے کِتنی شرم کی بات ہے۔ والِد صاحب کی موت اور اپنے راج کے چھِن

جانے سے مُجھے اتنا دُکھ نہیں ہوا ہے۔ جتنا آج خوفزدہ سیتا کو دیکھ کر ہو رہا ہے۔ میری سمجھ میں نہیں آ رہا ہے کہ اِس شیطان سے سیتا کو کیسے بچالوں۔''

شری رام کی یہ باتیں سُنکر لکشمن نے غُصہ ہو کر کہا۔'' بھیّا! آپ اِتنے بہادُر ہو کر اِس طرح یتیموں کیطرح کیوں بات کر رہے ہو۔ میں ابھی اِس شیطان کا خاتمہ کرتا ہوں۔'' پھر وِرادھ سے بولے۔'' شیطان مرنے سے پہلے تُو اپنا تعارف کراوٴ۔ اور اپنے کُل کا نام بتاوٴ۔'' وِرادھ نے ہنستے ہوئے کہا۔'' تُم میرا تعارف جاننا چاہتے ہو تو سُنو۔ میں '' جے'' نام کے راکھشس کا بیٹا ہوں اور '' شتہندا'' میری ماں ہے۔ مُجھے برہماجی سے وَرحاصل ہوا ہے۔ کہ کِسی بھی ہتھیار گولہ بارُود سے مُجھے نہیں مارا جاسکتا۔ اور نہ وہ میرے جِسم کے کِسی اعزا کو کوئی اثر کر سکتے ہیں۔ اگر تُم اِس خاتون کو میرے پاس چھوڑ کر چلے جاوٴ گے تو میں تُمسے وَعدہ کرتا ہوں کہ میں تُمھیں نہیں مارونگا۔

'' وِرادھ'' کے الفاظ سُنکر شری رام کو اِتنا غُصہ آیا کہ اُنہوں نے فوراً اُسکو تیز نوکدار تیروں سے بلیند ھنا شروع کیا۔ وہ تیر وِرادھ کے جِسم کے آرپار جا کر خون آلود ہو کر زمین پر گرنے لگے۔ اِس طرح زخمی ہو کر وِرادھ ترشول لیکر شری رام اور لکشمن پر جھپٹا۔ تو دونوں بھائیوں نے اُس پر اگنی بانوں کی بارش شروع کی۔ لیکن وِرادھ کو کوئی اثر نہیں ہوا۔ وہ اُسکے ترشول کو کاٹ بھی نہ سکے۔ اُسکے بعد جب خطرناک تلواروں سے دونوں بھائیوں نے اُس پر حملہ کیا۔ تو وہ اُنہیں دونوں بغلوں میں دبا کر آسمان کی طرف اُڑ چلا۔ رام چندر نے لکشمن سے کہا۔ کہ جہاں یہ شیطان ہمیں لے جا رہا ہے ہمیں کوئی مُخالفت کئے بغیر چلے جانا چاہئے۔ یہی ہمارے لئے مُفید ہے''۔ اِسطرح شری رام اور لکشمن کو لے جاتے دیکھ کر سیتا واویلا کرنے لگی اور کہنے لگی۔'' ہے راکھشس! ان دونوں بھائیوں کو چھوڑ دو۔ میں تم سے درخواست کرتی ہوں۔ میں تُمھارے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہوں۔'' سیتا کی التجا سے پگل کر دونوں بھائیوں نے وِرادھ کا ایک ایک بازو مروڑ کر توڑ ڈالا۔ اُس سے وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ لکشمن اِسے بے ہوشی میں بار بار اُٹھا اُٹھا کر ٹپکنے لگا۔ اِس سے وہ زخمی ہو کر چیخنے لگا۔ تبھی شری رام بولے۔'' لکشمن! وَردان کی وجہ سے یہ شیطان مر نہیں سکتا۔ اِس لئے ہمیں زمین میں گڈھا کھود کر اِسے بہت گہرائی

میں گاڑ دینا چاہئے''۔ لکشمن گڈھا کھودنے لگے اور شری رام ''وِرادھ'' کی گردن پر پیر رکھ کر کھڑے ہو گئے۔تب وِرادھ بولا۔''بھگون! میں شاپ کی وجہ سے راکھشس ہوا تھا حقیقت میں میں ''تُمبورو'' نام کا گندھرو ہوں۔کبیر نے مجھے راکھشس ہونے کا شاپ دیا تھا۔آج آپکی مہربانی سے میں اُس شاپ سے آزاد ہو رہا ہوں''۔اُسکے بعد شری رام اور لکشمن نے اُسے اُٹھا کر گھڑے میں ڈال کر پتھروں وغیرہ سے گھڑے کو بھر دیا۔اُس وقت اُسکی چیخ پُکار سے سارا جنگل گونج اُٹھا۔☆☆☆

# مہارِشی ''شر بھنگ'' کا آشرم

وِردھ راکھشس کو مار کر سیتا اور لکشمن کے ساتھ شری رام چندر جی مہا مُنی ''شر بھنگ'' کے آشرم میں پہنچے۔ اُنہوں نے دیکھا مہرشی ''شر بھنگ'' بہت زیادہ بوڑھے اور جسم سے کمزور اور خستہ حال ہیں۔ ایسا لگتا تھا کہ اُنکی زندگی کا چراغ جلد ہی بُجھنے والا ہے۔ اُنہوں نے مہرشی کے پاؤں چُھوئے اور اُنکو اپنا تعارُف کرایا۔ مہرشی نے آئے ہوئے مہمانوں کی خاطر تواضع کرتے ہوئے کہا۔ '' ہے رام! اِس جنگل میں تُمہارے جیسے مہمانوں کے دیدار کبھی کبھی ہی ہوتے ہیں۔ میں تُمہارا ہی انتظار کر رہا تھا۔ اب تُم آ گئے ہو۔ اِس لئے میں اِس ضعیف خستہ حال جسم کو چھوڑ کر برہم لوک میں جاونگا۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے آخری رسومات تمہارے ہی ہاتھوں ہوں۔'' اِتنا کہہ کر مہرشی نے خود ہی اپنے جسم کو جلتی ہوئی آگ کے حوالہ کیا۔

شر بھنگ کی وفات کے بعد آشرم کے ہمسایگی میں واقعہ کُٹیاؤں میں رہنے والے رِشی مُنیوں نے رام چندر جی کے پاس آ کر درخواست کی۔ '' ہے راگھو! آپ چھتریہ راجا ہیں۔ ہم لوگوں کی حِفاظت کرنا آپکا فرض ہے۔ ہم یہاں پھل پھُول کھا کر اپنی زندگی گذارتے ہوئے ایشور کی عبادت کرتے ہیں۔ تپسیا کرتے ہیں۔ اور ہماری رِیاضت کے پھل کا چوتھائی حِصہ راجا حاصل کرتا ہے۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ آپ جیسے فرض شِناس راجاؤں کے ہوتے ہوئے بھی راکھشس لوگ ہمیں ستاتے ہیں اور جان سے مارتے ہیں، اِن راکھشسوں نے تو ''پمپاندی''، ''منداکنی'' اور ''چترکوٹ'' میں اِتنا ہنگامہ مچا رکھا ہے کہ یہاں تپسویوں کے لئے ریاضت کرنا تو دُور بلکہ جینا بھی دُشوار بنایا ہے۔ یہ تپسویوں کو سمادھی میں ہونے کی وجہ سے غیر متحاط پا کر موت کے گھاٹ اُتارتے ہیں۔ اِس لئے ہم آپکی پناہ میں آئے ہیں،۔ اِس ناقابل برداشت دُکھ اور بے عِزتی سے ہمیں نجات دِلا کر نڈر رہو کر عِبادت کرنے کا موقعہ فراہم کریں۔

تپسویوں کی مُصیبت کی کہانی سُن کر شری رام بولے۔ '' ہے مُنیو! مُجھے آپکی مُصیبت کی کہانی سُن کر بہت صدمہ ہوا ہے۔ آپ مُجھے بتایئے کہ مُجھے کیا کرنا چاہیئے۔ والِد صاحب کے حُکم کے مُطابِق میں چودہ سال تک اِن جنگلوں میں رہوں گا۔ اِس عرصے میں راکھشسوں کو چُن چُن کر اُنکا صفایا کروں گا۔ میں آپ سب کے سامنے وَعدہ کرتا ہوں کہ میں اپنے زورِ بازُو سے دُنیا کے تمام مُنی مُخالف راکھشسوں کو ختم کردوُں گا۔ میں چاہتا ہوں کہ آپ لوگ مُجھے دُعا دیں جس سے میں اِس مقصد میں کامیاب ہوسکوں۔''

اِس طرح سے اُنہیں حوصلہ دیکر اور راکھشسوں کے خاتمہ کا وَعدہ کر کے شری رام چندر جی سیتا اور لکشمن کے ساتھ مُنی سُتیکھشن'' کے آشرم میں گئے۔ وہاں بہت ہی بوڑھے مہاتما سُتیکھش کے دیدار کر کے اُنہوں نے اُنکے پاؤں چھوئے اور اُن سے اپنا تعارُف کرایا۔ رام چندر جی کے تعارُف کو پا کر مہرشی خوشی سے پھولے نہ سمائے اور اُنہوں نے اُٹھ کر سری رام اور لکشمن کو گلے لگایا۔ پھر تینوں کو مُناسب نشت بیٹھنے کے لئے دیکر خیر وخریت دریافت کی۔ اُسکے بعد پھل وغیرہ سے اُنکی خاطر تواضع کی۔ بات چیت کرتے ہوئے جب سُورج ڈوبنے کا وقت آیا تو اُن سب نے ایک ساتھ بیٹھ کر روزمرہ شام کا پُوجا پاٹ ادا کیا۔ اُس سے فارغ ہو کر رات کو وہیں ٹھہرے۔

صُبح سویرے رِشی کا طواف کر کے شری رام بولے۔'' ہے مہارشی! ہمارا خیال ڈنڈک وَن میں رہنے والے رِشی منیوں کے دیدار کرنے کا ہے۔ ہم نے سُنا ہے۔ کہ یہاں ایسے بہت سارے ریشی مُنی ہیں۔ جو ہزاروں سال سے صِرف پھل آہار پر دیرینہ وقت سے ریاضت کرتے ہوئے کامِل بن چکے ہیں۔ ایسے مہاتماؤں کے دیدار سے جنم جنم کے گُناہ ختم ہو جاتے ہیں، اِسلئے آپ ہمیں وہاں جانے کی اِجازت دیجئے۔'' رام کی عرضداشت سُن کر مہاتما نے دُعا دیکر پیار سے اُنہیں رُخصت کیا اور کہا۔'' ہے رام! تمہارا راستہ مُبارک اور خوشحال ہو۔ حقیقت میں یہاں تپسوی بے حد علم اور عقیدت کے بھنڈار ہیں۔ ضرور اُنکے دیدار سے فیض یاب ہو جاؤ۔ اس جنگل کا ماحول بھی ہر طرح سے آپ کے لئے مُناسب ہے۔ اس میں آپ لوگ سیر کر کے اپنے ون واس کے وقت کو با مقصد بناؤ۔ اِس سے سیتا اور لکشمن کا بھی دل خوش ہو گا۔ راستے میں سیتا شری رام چندر جی سے بولی۔'' میرے مالک! میرے دِل میں ایک خدشہ اُٹھ رہا ہے۔ آپ تمام علوم کے جاننے والے۔ فرض پر یقین رکھنے والے ہوتے ہوئے بھی ایسے کام کرنے کے لئے تیار ہو جانے لگے ہیں۔ جو آپکے کرنے کے لائق نہیں ہے۔ سوامی! اِنسان کے تین عیب ایسے ہیں جو کہ اُسکو چھوڑ دینے چاہئیں۔ کیونکہ یہ خواہش سے پیدا ہوتے ہیں وہ عیب ہیں۔ جھوٹ بولنا۔ جو آپ نے کبھی نہ کیا ہے۔ اور نہ کریں گے۔ دوسرا عیب ہے زِنّا۔ جو دھرم کا ناش کر کے اِس دُنیا اور دوسری دُنیا کو بھی بگاڑتا ہے۔ یہ کام بھی آپ کے لئے نا مُمکن ہے۔ کیونکہ آپ ایک پتی وِرت دھاری اور بہت بڑے اچھے رکردار والے ہیں۔ تیسرا عیب ہے خون سے کھیلنا اور یہ عیب آپکو لگنا ظاہر ہوتا ہے۔ کیونکہ آپ نے ان تپسویوں کے سامنے راکھشسوں کو سِرے سے ختم کرنے کا جو وعدہ کیا ہے۔ اُس میں مُجھے عیب نظر آتا ہے۔ اِس عبادت کی زمین پر آپ نے

لکشمن کے ساتھ جو دُھنش چڑھا کر داخلہ لیا ہے۔ اُسے میں فائدہ مند نہیں سمجھتی ہوں۔ جن راکھشسوں نے آپکو کوئی نقصان نہیں پہنچایا ہے اُنکا قتل کر کے آپ فضول ہی اپنے ہاتھ خون سے رنگیں گے۔ یہ مُجھے اچھا نہیں لگتا۔ اِسکو میں نا مُناسب اور پُر عیب سمجھتی ہوں۔ میں نے بچپن میں ایک کہانی سُنی تھی۔ وہ مُجھے اِسوقت یاد آرہی ہے۔ کِسی جنگل میں ایک ریشی تپسیا کر رہے تھے۔ وہ صِرف پھلاہار پر ہی پرماتما کی عبادت میں مگن رہتے تھے۔ اُنکی اِس سخت تپسیا سے خوفزدہ ہو کر اِندر نے اُنکی تپسیا میں رخنہ ڈالنے کی غرض سے اُنکے آشرم میں آکر عاجزی سے کہا۔ ”ہے مُنی راج! میرا خنجر آپ اپنے پاس امانت کے طور رکھئے۔ ضرُورت پڑنے پر میں اِسے آپ سے لے جاؤں گا۔“ ریشی نے وہ خنجر لے کر اپنی کمر میں باندھ لیا۔ تا کہ وہ گُم نہ ہو جائے۔ خنجر کمر میں باندھنے کے اثر سے اُسکے دِل میں تامس پیدا ہوا۔ اور مرنے مارنے کے خیالات آنے لگے۔ نتیجہ کے طور پر وہ اب تپسیا کم اور جانوروں کا شِکار زیادہ کرنے لگے۔ اِس گُناہ کے لئے آخر میں اُنہیں جہنم میں جانا پڑا۔ اِس لئے ہے مالک! اِس پُرانی کہانی کو دھیان میں رکھتے ہوئے میں آپ سے کہنا چاہتی ہوں کہ عِلم اور آگ کی صُحبت مساوی اثر دِکھانے والی ہوتی ہیں۔ آپ نے جو یہ خطرناک وعدہ کیا ہے اور آپ جو دونوں بھائی ہمیشہ دُھنش اُٹھائے پھرتے ہو۔ آپ لوگوں کی بھلائی کے لئے نہیں ہے۔ آپکو بے گُناہ راکھشسوں کو جان سے نہیں مارنا چاہیئے۔ آپ کے ساتھ اُنکی کوئی دُشمنی نہیں ہے۔ پھر بغیر کسی دُشمنی کے کِسی کا قتل کرنا لوگوں میں بے عِزتی کی وجہ بنتا ہے۔ ہے مالکِ! آپ ہی سوچیئے کہاں جنگل کی پُر سکون تپسوی عدم تُشدد والی زندگی اور کہاں ہتھیاروں کا اِستعمال۔ کہاں عبادت خُدا اور کہاں نہتے جانداروں کا قتل۔ یہ ایک دوسرے کے مخالف ہیں جب آپ نے جنگل میں آکر عِبادت کرنے کی زِندگی اپنائی ہے۔ تو اُسی پر چلیئے۔ ویسے بھی دیرینہ رِواج یہی ہے کہ علقمند لوگ تکلیف برداشت کر کے اپنے فرض کو انجام دیتے ہیں۔ یہ تو آپ جانتے ہیں کہ دُنیا میں کبھی سُکھ سے سُکھ نہیں ملتا۔ دُکھ اُٹھانے پر ہی سُکھ حاصل ہوتا ہے۔

سیتا کی باتیں سُنکر شری رام بولے۔ ”پیاری! جو کُچھ تُم نے کہا۔ اُس میں کوئی غلط بات نہیں۔ پھر تُم نے یہ باتیں میری بھلائی کے نظریہ سے کہی ہیں۔ تُمہارا یہ کہنا بھی ہر لحاظ سے دُرست ہے۔ کہ دھنُش بان اُٹھانے کا واحِد مقصد آریوں کی حفاظت کرنا ہے۔ تُم یہ دیکھ چکی کہ یہاں رہنے والے رِشی مُنی اور تپسوی، راکھشسوں کے ہاتھوں بہت زیادہ دُکھی ہیں۔ اور وہ اُن سے اپنی حِفاظت چاہتے ہیں۔ اور اِسکے لئے اُنہوں نے مُجھ سے گزارش کی ہے۔ اُن کی حِفاظت کے لئے

ہی میں نے وَعدہ کیا ہے۔ مددگار اور دُکھیوں کی حِفاظت کرنا کھشتری کا فرض ہے۔ کیا تُم یہ مناسِب سمجھتی ہو کہ میں وہ وَعدہ توڑ دوُں۔ یہ تو تُم نہیں چاہو گی۔ کہ میں وَعدہ توڑ کر جھوٹا کہلاؤں۔ جب سَچ مُجھے اپنی جان سے پیارا ہے۔ رِشی مُنی اور براہمنوں کی خِدمت تو مجھے بنا کہے ہی کرنی چاہے۔ پھر میں نے تو اُن سے وَعدہ کیا ہے۔ جو کُچھ تُم نے کہا۔ اُس سے میں بہت خوش ہوں۔"

اِسکے بعد شری رام چندر جی سیتا اور لکشمن کے ساتھ اگست مُنی کے دیدار کے لئے روانہ ہوئے۔ اِس طرح بہت سارے رِشی مُنیوں کے درشن کرتے اور جنگلوں میں گھوُمتے ہوئے اُنہیں دس سال گذر گئے۔ اِس دوران اُنہوں نے بہت ساری جگہوں پر ایک ایک۔ دو دو سال تک کُٹیا بنا کر رہائش کی۔ بیچ بیچ میں اگست مُنی کا آشرم بھی ڈھونڈتے رہے۔ لیکن بہت محنت کرنے پر بھی اُنکا آشرم نہ پاسکے۔ آخر کار وہ لوٹ کر پھر سُتیکھشن مُنی کے آشرم میں آئے اور بولے۔ "مُنی راج! میں پچھلے دس سال سے جنگل میں بھٹک کر مہارِشی اگست کے آشرم کو ڈھونڈھ رہا ہوں لیکن ابھی تک اُنکے دیدار کا استفادہ نہ کر سکا ہوُں۔ اُنکے دیدار کی مُجھے بہت چاہت ہے۔ اِس لئے آپ مہربانی کر کے اُنکا ایسا پتہ بتائیے جس سے میں آسانی سے اُن کے آشرم میں پہنچ سکوُں۔ مُجھے راستہ میں بھٹکنا نہ پڑے۔

شری رام کی بات سُن کر مہارِشی سُتیکھشن نے کہا۔" ہے رام! تُم میرے آشرم سے جنوب کی طرف سولہ کوس جاؤ۔ وہاں تُمہیں ایک بہت بڑا پیپلی جنگل دِکھائی دیگا۔ جس میں ہر موسِم میں کھِلنے والے خوشبو دار رنگ برنگے پھولوں سے لدھے ہوئے درخت مِلیں گے۔ اُن پر طرح طرح کی بولیوں میں کلرو کرتے ہوئے بے شُمار پرِندے ہونگے۔ قِسم قِسم کے ہنسوں، وکوں، کارنڈوں وغیرہ سے بھرے تالاب بھی دِکھائی دینگے۔ اِسی ماحول میں مہاتما اگست کے بھائی کا آشرم ہے۔ جو وہاں پر ماتما کی عِبادت میں مگن رہتے ہیں۔ کُچھ دِن اُنکے آشرم میں رہ کر آرام کرنا۔ جب تُمہیں راستے کی تھکاوٹ مِٹ جائے۔ تو وہاں سے جنوب کی طرف جنگل کے کِنارے چلنا۔ وہاں سے چار کوس کی دُوری پر مہارِشی اگست کا پُرسکون اور دِلکش آشرم ہے، جسکے واحدِ دیدار سے ہی بے انت سکون مِلتا ہے۔ ☆☆☆

# اگست مُنی کے آشرم میں

اِس طرح سے سُتیکھشن مُنی سے مہارِشی اگست کے آشرم کو جانے والے راستے کی مُکمل تفصیل حاصِل کر کے شری رام چندر جی مُنی سے رُخصت لے کر راستہ کے ندی۔ پہاڑوں اور وادیوں کی رُونق اور حُسن کی داد دیتے ہوئے دو دن مہارِشی اگست کے بھائی کے آشرم میں آرام کرنے کے بعد آخر کار اگست مُنی کے آشرم کے نزدیک جا پہنچے۔ آشرم کے مُتصِل کا ماحول بھی بڑا دِلکش تھا۔ خوبصُورت بڑے بڑے درخت، پھُولوں سے بھری ڈالیوں سے سجے ہوئے تھے۔ بہت سارے درخت جنگل کے ہاتھیوں سے گرائے گئے زمین پر پڑے تھے۔ درختوں کی اُونچی اُونچی ٹہنیوں پر بندر کھیل کُود کر رہے تھے۔ پرِندوں کی آوازیں اُنکے کھیلوں کے لئے دُھن بناتی تھیں۔ خوُنی جانور بھی ہرن وغیرہ کے ساتھ سیر و تفریح کر رہے تھے۔ یہ دیکھ کر شری رام لکشمن سے بولے۔ دیکھو سومِتر! اِس آشرم کا اثر کتنا شاندار اور پیارا ہے۔ کہ آپس کے پیدائشی دُشمن کتنا ایکدُوسرے کے ساتھ پیار سے رہتے ہیں۔ اور ایکدُوسرے کو نہیں مارتے ہیں۔ یہ مہارِشی کی عِبادت کا اثر ہے۔ راکھشس بھی یہاں کِسی قِسم کا ہنگامہ یا فساد نہیں کرتے ہیں۔ میں نے تو یہ بھی سُنا ہے کہ اُن کے اثر سے بہت سارے راکھشس اپنی جہالت اور غُصے والے پیشے اور کر دار کو چھوڑ کر اُنکے شریف چیلے بن گئے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اِس زمانے کے رِشی مُنیوں میں مہامُنی اگست کا درجہ سب سے اُونچا ہے۔ اُن کی مہربانی سے اِس جنگل میں رہنے والے دیوتا، راکھشس۔ یکھش، گندھرو، سانپ، کنر سب اِنسانوں کے فرائض کو اپناتے ہوئے بڑے پیار سے اپنی زندگی گذارتے ہیں۔ اِس پُرسکون جنگل میں چور، ڈاکو، کپٹی (جعلساز) لمپنٹ، بد کردار آدمی دِکھائی بھی نہیں دیتے۔ ایسے مہاتما مہارِشی کے آج ہم درشن کرینگے۔ تُم آگے جا کر میرے آنے کی خبر کر دو۔''

شری رام چندر جی کی ہدایت کے مُطابق لکشمن آشرم میں داخل ہوئے۔ اور اپنے سامنے مہارِشی کے خاص چیلے کو پا کر اُس سے بولے '' ہے سومیہ! اُتم مہارِشی ''اگست'' کو ہماری اور سے دست بستہ اِلتماس کرو کہ ایودھیا کے شاندار سُوریہ کُل ونشی سمراٹ دَشرتھ کے بڑے بیٹے شری رام چندر جی اپنی بیوی جنک نندنی سیتا کے ساتھ اُنکے دیدار کے لئے آئے ہوئے ہیں۔ وہ باہر اِنتظار کر رہے ہیں۔''

لکشمن کا پیغام جب چیلے نے جا کر اگست مُنی کو دے دیا۔ تو وہ بہت خوش ہوئے اور اُس سے بولے ''یہ تو بڑی مسرت آمیز خوش خبری ہے۔ شری رام کا اِنتظار کرتے کرتے میری آنکھیں تھک چکی تھیں۔ تُو جلدی سے جا کر شری رام چندر جی کو جانکی جی اور لکشمن کیساتھ میرے پاس لے آ۔ تُو اِتنا بھی نہیں جانتا کہ جِنکا میں اِتنے دِن سے بے چینی سے اِنتظار کر رہا ہوں۔ اُنہیں کیا آشرم میں داخل ہونے کے لئے اِجازت کی ضرُورت ہوتی ہے۔ جا! جلدی جا کر اُنہیں لے آ۔''

مُنی کا حُکم پاتے ہی چیلا شری رام۔ لکشمن اور سیتا کو لیکر مُنی کے پاس پہنچا۔ جو پہلے ہی اُنکے اِستقبال کے لئے باہر کھڑے تھے۔ شری رام نے اِحترام سے سر جھُکا کر اُنہیں پرنام کیا۔ سیتا اور لکشمن نے بھی اُنکی تقلید کی۔ تب ''اگست'' ریشی نے بڑے پیار سے اُن سب کو بیٹھنے کے لئے نشت دے دی۔ پھر اُنکی خیرو خریت پوچھنے لگے۔ پھَل پھُولوں وغیرہ سے اُنکی خاطر تواضع کر کے بولے۔ ''ہے رام! میں نے تو دس سال پہلے تُمہارے ''ڈنڈک ون'' میں آنے کی خبر سُنی تھی۔ تبھی سے میں تُمہارے آنے کا اِنتظار کر رہا ہوں۔ آج میری خوش قسمتی ہے۔ کہ میری اِس کٹیا میں تُمہارے جیسا دَھر ماتما فرض شِناش سچائی پر چلنے والا، وِعدہ پالنے والا بیٹا۔ بھکت مہمان بنکر آیا ہے۔ در حقیقت میری کُٹیا تُمہارے آنے سے مُبارک ہو گئی۔

اِسکے بعد مہاریشی نے شرم رام کو کُچھ روُحانی ہتھیار دیتے ہوئے کہا۔ ''ہے راگھو! جب دیوتاؤں اور راکھشسوں کا جنگ ہوا تھا۔ اُس وقت سے یہ کُچھ روُحانی ہتھیار میرے پاس امانت کے طور تھے۔ آج میں تُمہیں دیتا ہوں۔ اِنکا اِستعمال جِتنا مُناسب اور مِحقول طور تُم کر سکتے ہو۔ دوسرا کوئی اصول پرست جوان نہیں کر سکتا ہے۔ یہ دُھنش خود وِشوکر مانے سوُنے اور وَجر کی مِلاوٹ سے کیا ہے۔ یہ بان خود برہما جی نے دیئے تھے۔ اِن میں آگ کی طرح جلانے والے بان بھرئے ہوئے ہیں۔ یہ کھڑک کبھی نہ ٹُوٹنے والا ہے۔ چاہئے اِس پر کیسا ہی وار کیا جائے۔ مُجھے بھروسہ ہے کہ اِن ہتھیاروں سے لیس ہو کر تُم اِندر کی طرح نا قابل ہار ہو جاؤ گے۔ اِن کی مَدد سے اِس ''ڈنڈک ون'' میں جو دیوتپسوی لوگوں کے مُخالِف راکھشس ہیں اُنکا ناش کرو گے۔''

شری رام نے مہارِشی کے اِس تحفے کے لئے اُنہیں بہت بہت شُکریہ ادا کیا۔ اور بولے۔ ''مُنی راج! یہ آپکی بہت ہی ہمدَردی اور رَحم ہے۔ جو آپ نے مُجھے اِن ہتھیاروں کے قابل سمجھا۔ میں حت اُلمقدوُر اِنکا مُناسب اِستعمال کرنے کی

کوشش کرونگا۔'' شری رام کے اِنکساری کے الفاظ سُنکر مُنی بولے ''نہیں رام! اِس میں ہمدردی کی کوئی بات نہیں ہے اصل میں تُم میرے آشرم میں آنے والے غیر معمولی مہمان ہو۔ تُمہیں دیکھ کر میں اِحسان مند ہوگیا ہوں۔ لکشمن بھی کُچھ کم اہمیت کا مہمان نہیں ہے۔ ایسا دِکھائی دیتا ہے۔ کہ اِنکے بڑے بڑے طاقتور بازو دُنیا پر فتح کا جھنڈا لہرانے کے لئے ہی بنائے گئے ہیں۔ اور جانکی کا شوہر کے لئے پیار اور عقیدت تمام دُنیا کی مستوُرات کے لئے قابلِ تقلید مثال بن گئی ہیں۔ اُنہوں نے کبھی دُکھ کا سایہ بھی نہیں دیکھا ہے۔ پھر بھی صِرف شوہر کی خِدمت کے لئے اِس سخت مُشکل وقت میں چلی آئی ہے۔ فی الحقیقت اِنکی تقلید کر کے تمام خواتین جنّت میں جانے کی حق دار ہو جائیں گی۔ تُم تینوں کو اپنے بیچ میں پا کر میرا دِل پھوُلے نہیں سما رہا ہے۔ تُم لوگ اِتنا لمبا سفر کر کے آئے ہو۔ تھک گئے ہونگے۔ اِسلئے اب آرام کرو۔ میری تو یہ خواہش ہے کہ تُم لوگ وَن واس کی باقی ساری معیاد یہیں پر گُذارو۔ یہاں تُمہیں کِسی قِسم کی تکلیف نہیں ہوگی۔'' رِشی کے یہ پیار بھرے الفاظ سُنکر شریرام چندر جی نے ہاتھ جوڑ کر جواب دیا۔

ہے مُنی راج! جِنکے دیدار بڑے بڑے راجا مہاراجاؤں اور طویل تپسیا کرنے والے رِشی مُنیوں کو بھی مُمکن نہیں ہوتے اُنکے درشن میں نے آج کر کے اپنے آپکو سرشار کیا۔ بھلا اِس دُنیا میں مُجھ سے زیادہ خوش قسمت کون ہوگا؟ آپکی اِس بہت بڑی مہربانی اور مہمان نوازی کے لئے میں سیتا اور لکشمن کے ساتھ آپکا بہت ہی شُکر گُذار ہوں۔ آپکے حُکم کی تعمیل کرتے ہوئے ہملوگ آجکی رات ضُرور یہیں ٹھہریں گے۔ لیکن ون واس کی باقیماندہ معیاد آپکے دِلکش آشرم میں دِل سے چاہتے ہوئے بھی گُذارنا مُمکن نہیں ہوگا۔ میں آپکی عِبادت میں کِسی بھی طرح کی کوئی خلل اندازی کرنا نہیں چاہتا ہوں۔ آپکے ست سنگ کے فائدہ سے بھی محروم نہیں ہونا چاہتا۔ اِس لئے مہربانی کر کے کوئی ایسی جگہ بتائے جو میوہ دار درختوں۔ صاف و شفاف پانی اور پُرسکون ماحول سے مالا مال ہو۔ وہاں میں آشرم بنا کر رہائش کرونگا۔ اور یہاں سے زیادہ دُور بھی نہ ہو۔

شری رام چندر جی کی بات سُن کر ''اگست'' مُنی نے کُچھ لمحے سوچکر جواب دیا۔

''ہے رام! میں تُم سے پھر کہتا ہوں کہ میرے اِس آشرم کو تُم اپنا ہی سمجھو۔ اور یہیں رہائش کرو۔ تُمھارے یہاں رہنے سے مجھے مُشکل نہیں ہوگی۔ اگر پھر بھی تُم کِسی الگ تھلگ جگہ پر اپنا آشرم بنانا چاہتے ہو۔ تو یہاں سے آٹھ کوس دُور ''پنچ وٹی'' نام کا بہت بڑا جنگل ہے۔ اور وہ جگہ ایسی ہے جیسا کہ تُم چاہتے ہو۔ وہاں تُمھاری رہائش کے لئے سب کُچھ دستیاب

ہے۔ وہیں گوداوری ندی بہتی ہے۔ وہ جگہ بے حد دِلرُبا، خُوبصورت، پُرسکون، صاف اور پاک ہے۔ سامنے جو ''مدھک ون'' دِکھائی دیتا ہے۔ جنوب کی طرف سے پار کرنے کے بعد تُمہیں ایک پہاڑ دِکھائی دیگا۔ اُسکے نزدیک ہی ''پنچ وٹی'' ہے۔ وہ جگہ اِتنی پُرکشش ہے کہ اُسے ڈھونڈنے میں تُمہیں کوئی مُشکل نہ ہوگی۔ مُنی کی ہدایت حاصل کر کے شام کی عبادت انجام دے کر شری رام نے سیتا اور لکشمن کے ساتھ رات کو اگست مُنی کے آشرم میں ہی آرام کیا۔ صُبح سویرے روزمرہ کے فرائض سے فارغ ہوکر مہا مُنی سے رُخصت لیکر شری رام اپنی زوجہ اور چھوٹے بھائی کے ساتھ ''پنچ وٹی'' کی طرف روانہ ہوئے۔ اور مُنی سے حاصل شُدہ ہتھیار وغیرہ لکشمن لے کر اُن کے ساتھ چلے۔ ☆☆☆

# پنچ وٹی میں آشرم قائم کرنا!

پنچ وٹی کی طرف جاتی تر مورتی رام۔ سیتا اور لکشمن اس قدر شاندار لگ رہے تھے جیسے بھگوان اور انسان کے بیچ میں قدرت نے اپنا شعور قائم کر لیا ہے۔ جب رام چندر جی اور لکشمن تپسوی کے بیس میں دِلیری کے مُجسمے بنے راستہ کو طے کرتے چلے جا رہے تھے۔ تو اُنکی نظر ایک پہاڑ جیسے جسم والے طاقتور شخص پر پڑی۔ لکشمن نے اس غیر معمولی جسم والے شخص کو دیکھ کر سمجھ لیا کہ یہ کوئی راکھشس ہے۔ اِس لئے دُھنش پر تیر چڑھاتے ہوئے اُس سے بولے۔ ''تُم کون ہو؟ لکشمن کے اِس سوال کا اُس نے کوئی جواب نہیں دیا۔ لیکن شری رام چندر جی کی طرف دونوں ہاتھ جوڑ کر بولا۔

''ہے رگھوکُل تِلک! جب مُجھے معلوم ہوا کہ آپ ''ڈنڈ کارنیہ'' میں آئے ہیں۔ تبھی سے آپکے اِنتظار میں یہاں پڑا ہوا ہوں۔ آپکا اِنتظار کرتے ہوئے مُجھے بہت سال گُزر گئے ہیں۔ میرا نام ''جٹایو'' ہے اور میں گِردھ جاتی کے بہادُر شخصیت ''اروُن'' کا بیٹا ہوں۔ میری درخواست ہے۔ کہ آپ مُجھے اپنے ساتھ رہنے کی اِجازت دیں۔ تاکہ میں نوکر کی طرح آپ کے ساتھ رہ کر آپکی خِدمت کر سکوُں۔'' یہ کہہ کر وہ رام اور لکشمن کے ساتھ چلنے لگا۔ پنچ وٹی میں پہنچکر شری رام چندر جی نے لکشمن سے کہا۔ ''بھیا لکشمن! ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ مہارِشی اگست نے جِس پنچ وٹی کا ذِکر کیا تھا۔ وہ یہی ہے اور ہم صیح جگہ پر آ پہنچے ہیں۔ سامنے گوداوری ندی بھی کَل کَل کرتی ہوئی بہتی ہے۔ اِس لئے کوئی اچھی سی جگہ ڈھونڈ کر آشرم بنانے کی تیاری کرو۔

شری رام کے منصوبہ کی تائید کرتے ہوئے سیتا نے بھی کہا'' ہاں مالِک! یہ جگہ فی الحقیقت مُناسب ہے۔ گوداوری کے کِنارے پر پھُولوں سے لدَے ہوئے درخت کِتنے اچھے لگ رہے ہیں۔ پانی میں ہنس۔ کُٹ کُٹ آبی پرندے طرح طرح کے کھیل کھیل کر خوش ہو رہے ہیں۔ درختوں پر لگے طرح طرح کے پھَل پھُول سونے۔ چاندی اور تانبے کی طرح چمک رہے ہیں۔ اِن رنگ برنگے پھُولوں والے درختوں سے بھرَے ہوئے پہاڑ ایسے معلوم پڑتے ہیں۔ مانو ہاتھیوں کے جھُنڈ نے سنگار کیا ہو۔ مُجھے تو تال۔ تمال۔ آم کٹھل، خاگ، کشیر، اشوک، دیودار، چندن۔ کدمُب وغیرہ کے درختوں سے اور کیوڑہ۔ موتیا۔ چمپک۔ گیندا۔ مولسری وغیرہ رنگ برنگے پھُولوں سے سَج دھَج کر جنگل بہت ہی دِل رُبا معلوم ہوتا ہے۔

آپ اپنا آشرم یہیں بنائیے۔ میرا دِل بھی یہاں اچھی طرح بہل جائے گا۔"

شری رام کی تجویز اور سیتا کی منظوری پا کر اِسی جگہ لکشمن نے آشرم بنانے کا کام شروع کیا۔ پہلے اُنہوں نے اُس جگہ کی زمین کو ہموار کیا۔ مٹی کی دیواریں کھڑی کر کے اُن پر شمی درخت کی لکڑیاں جمائیں۔ اُسکے بعد اُن پر گھاس پھُوس پھیلا کر اچھی طرح بچھا دیا۔ اِس طرح سے چھت ڈالکر اُنہوں نے یہ کُٹیا تعمیر کی۔ جب یہ کُٹیا بن کر تیار ہو گئی۔ تو اُسی کے مُتصِل اُنہوں نے ایک اور کُٹیا کا تعمیر خوبصُورت لتا پلوؤں سے کیا۔ اور اُسمیں خوبصورت کھمبوں پر کھڑا ہون کُنڈ بنایا۔ جب یہ سب بن کر تیار ہو گیا۔ تو اُنہوں نے پُورے آشرم کے چاروں طرف کانٹوں کی باڑ لگائی۔ پھر اُنہوں نے شری رام اور سیتا کو بُلا کر آشرم کا مُعائینہ کرایا۔ وہ اِس خوبصورت آشرم کو دیکھ کر بہت خوش ہوئے۔ اور لکشمن کی سراہنا کرتے ہوئے بولے۔

"لکشمن! تُم نے تو اِس نشیب و فراز والے مُشکل جنگل میں بھی راج محل جیسا آسائش و آرام والا آشرم بنا ڈالا۔ تُمہاری وَجہ سے تو مُجھے جنگل گھر سے بھی زیادہ سُکھ دینے والا ہو گیا ہے۔ اُسکے بعد اُن دونوں کے ساتھ بیٹھکر رام چندر نے ہَون کُنڈ میں ہَون کیا۔ پھر سب نے رہائش کے لئے بنے آشرم میں داخلہ لیا۔ جہاں وہ سُکھ اور سکون سے رہنے لگے۔ اور لکشمن دِل و جان سے اُن دونوں کی خِدمت کرنے لگے۔ اِس طرح سے اُنہوں نے موسمِ خزاں کے دو ماہ سُکھ سے گُذارے۔ ایک دِن موسم سرما میں صُبح سویرے شری رام چندر سیتا کے ساتھ گوداوری میں نہانے جا رہے تھے۔ لکشمن اُنکے پیچھے پیچھے گھڑا اُٹھائے چل رہے تھے۔ ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی۔ جِس سے جِسم سُن ہو رہا تھا۔ ندی کے کِنارے پر پہنچ کر لکشمن کو دھیان آیا۔ کہ موسمِ سرما شری رام چندر جی کا کِتنا پیارا موسم ہے۔ اِس لئے وہ ندی کِنارے گھڑا رکھ کر بولے۔ "ہے بھیا! یہی وہ موسم سرما ہے جو آپکو ہمیشہ سب سے زیادہ پیارا ہے۔ اِس موسم کو آپ "سال کا زیور" کہا کرتے تھے۔ اب سخت سردی پڑنے لگی۔ زمین "انہ پُورنہ" بن گئی ہے۔ گرمی کے موسم میں جِتنا پانی اچھا لگتا تھا۔ آج اِتنی ہی سہاونی آگ لگتی ہے۔ شہر کے لوگ دھوُم دھام سے یگوں میں خوراک بطور نذرانہ دیکر اُسکی پُوجا کرنے لگے ہیں۔ تمام بھارت ورش میں دُودھ دہی کی ندیاں بہنے لگی ہیں۔ راجہ مہاراجہ اپنی چترنگی فوجیں لیکر دُشمنوں کو فتح کرنے نِکل پڑے ہیں۔ سُورج کے دکھشنائین ہونے سے جنوبی علاقہ کی شوبھا ختم ہو گئی ہے۔ آجکل سُورج کی گرمی اور آگ کی تپش دونوُں ہی اچھے لگتے ہیں۔ راتیں برف جیسی ٹھنڈی ہو گئی ہیں۔ شبنم کی وجہ سے لوگوں کے ہاتھ پیر ٹھِٹھرنے لگے ہیں۔ اُدھر دیکھیئے پربھُو! جَو اور گیہوں سے بھرے

کھیتوں میں اوس کے قطرے موتیوں کی طرح جلمِلا رہے ہیں۔ اِدھر کے پانی سے بھیگی ہوئی ریت پیروں کو زخمی کر رہی ہے۔ اُدھر بھیا بھرت ایودھیا میں رہتے ہوئے بھی وَن واسی کی زندگی گذارتے ہوئے ٹھنڈی زمین پر سوتے ہونگے۔ وہ بھی ہر طرح عیش و آرام کو لات مار کر آپکی طرح تیاگ اور دُکھ بھری زندگی گذارتے ہوں گے۔ ہے بزرگ! عالم لوگ کہتے ہیں۔ کہ آدمی کی فطرت اُسکی ماں کے ساتھ مناسبت رکھتی ہے۔ باپ کے نہیں۔ لیکن بھرت نے اِس کہاوت کو جھوٹا ثابت کر دیا ہے۔ اُن کی فطرت اپنی ماں کی بُری فطرت سے بالکل میل نہیں کھاتی۔ اُنکی بُری فطرت حقیقت میں ہمارے اور تمام مُلک کے دُکھ کی وجہ بن گئی ہے۔

لکشمن کی زبان سے کیکئی کے لئے نفرت بھرے الفاظ سُن کر شری رام بولے۔ ''لکشمن! اِس طرح سے ماتا کیکئی کی بُرائی مت کرو۔ وَنواس میں نے عبادت گذار دھرم اپنایا ہے۔ اور تپسوی کے لئے کسی کی بُرائی کرنا یا سُننا دونوں ہی گُناہ ہیں۔ پھر کیکئی جیسی بھرت کی ماں ہیں، ویسی ہی میری بھی ماں ہے۔ ہمیں بھرت کی اُن عاجز۔ میٹھے اور پیار بھری باتوں کو یاد رکھنا چاہیئے جو اُنہوں نے چِترکوٹ میں آکر کہی تھیں۔ میں تو بے چینی سے اُس دِن کا انتظار کر رہا ہوں۔ جب ہم چاروں بھائی پھر یکجا ہو کر ایکدوسرے کے گلے ملیں گے۔

اِس طرح بھرت کی جُدائی میں غمگین ہوتے ہوئے شری رام۔ لکشمن اور سیتا کے ساتھ گوداوری کے ٹھنڈے پانی میں نہا کر کے آشرم کو لوٹے۔ ☆☆☆

# لکشمن کا شُورنپکھا کی ناک وکان کاٹنا!

جب شری رام چندر جی سیتا اور لکشمن کے ساتھ اپنے آشرم میں پہنچے۔ تو اُنہوں نے آشرم کے قریب ایک رکھشس لڑکی کو دیکھا۔ جو شری رام چندر جی کے بارُعب اور شاندار چہرے۔ کمل جیسی آنکھیں۔ مضبُوط بازو۔ خوبُرو اور خوبصورت بدن کو دیکھ کر ٹھگی سی کھڑی تھی۔ جلد ہی اُسکے جذبات میں تبدیلی آئی۔ اور وہ شری رام کو خواہش بھری نظروں سے دیکھنے لگی۔ اور اُنکے پاس آکر بولی۔ ''تم کون ہو اور اس جنگل میں کیوں آئے ہو۔ یہاں تو راکھشسوں کا راج ہے۔ بھیس تو تمہارا تپسویوں جیسا ہے لیکن ہاتھوں میں تیر کمان لِئے ہو۔ ساتھ ہی ایک خاتون کو لئے گھُومتے ہو۔ یہ دونُوں باتیں ایکدوسرے کے برعکس ہیں۔ اِس لئے تُم اپنا تعارُف دیکر میری حیرانگی دُور کرو۔ اور اپنا سب کُچھ تفصیل سے بتاؤ۔'' اُس راکھشس لڑکی کی بات سُن کر شری رام چندر جی نے سیدھا سادھا جواب دیا۔ ''ہے راکھشس لڑکی! میں ایودھیا کے چکرورتی بادشاہ مہاراجہ دشرتھ کا سب سے بڑا بیٹا رام ہوں۔ یہ میرا چھوٹا بھائی لکشمن ہے۔ اور یہ جنک پُوری کے مہاراج کی راجکماری اور میری بیوی سیتا ہے۔ والد صاحِب کے حُکم سے ہم چودہ برس کے لئے جنگلوں میں رہائش کرنے کے لئے آئے ہیں۔ یہی ہمار تعارُف ہے۔ اب تُم مُجھے اپنا تعارُف دیکر بتاؤ کہ تُم کون ہو۔ تُمہارا کیا نام ہے۔ اور یہاں کِس مقصد سے آئی ہو؟ اِس خطرناک جنگل میں تُم اِس طرح سے اکیلی کیوں گھُوم رہی ہو؟ شری رام کا سُوال سُنکر راکھشنی بولی۔ ''میرا نام ''شُورپنکھا'' ہے اور میں لنکا کے بادشاہ پرم پرتاپی مہاراج راون کی بہن ہوں۔ ساری دُنیا میں مشہور بہت بڑے جسم کے کُمبھکرن اور بہت اچھے چال وچلن والے وِبھیشن بھی میرے بھائی ہیں۔ یہ سب لنکا میں رہتے ہیں۔ میری ''پنچ وٹی'' میں گھومنے کی وجہ یہ ہے کہ پنچ وٹی کے مالِک ''کھر اور دوشن'' بھی میرے بھائی ہیں۔ وہ بہت ہی بہادُر ہیں۔ دُنیا میں شاید ہی کوئی ایسا بہادُر ہوگا جو اِن دونوں بھائیوں کے سامنے میدان جنگ میں ٹھہر کر اُن سے لوہا لے سکے۔ یہ تو ہُوا میرا خاندانی تعارُف۔ اب میں تُمہیں کُچھ اپنے بارے میں بتاتی ہوں۔ یہ تو تُم دیکھ ہی رہے ہو۔ کہ میں کامدیو کی بیوی ''رتی'' سے بھی خوبصورت، کمالِ جوانی میں بے حد حسین ہوں۔ تُمہاری خوبصورت شکل وصُورت اور بارُعب طاقتور جوان جسم کو دیکھ کر میں تُمہیں اپنا دِل دے چُکی ہوں۔ میں چاہتی ہوں کہ تم مُجھے بیوی کے طور پر تسلیم کر کے اپنی باقی زندگی آرام سے گذارو۔ ذرا سوچو کہ یہ تُمہارے لئے کِتنی خوش

قِسمتی کی بات ہوگی۔ کہ مُجھ سے شادی کر کے تُم بڑی آسانی سے تینوں لوکوں میں مشہور سب سے زیادہ بہادُر لنکا پتی مہاراج راوَن کے رِشتہ دار بن جاوگے۔ اور پھر تُمہاری طرف کوئی آنکھ اُٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکے گا۔ مُجھے پانے کے لئے سینکڑوں راجکمار اپنی جان نچھاور کرنے کو تیار ہیں جبکہ میں بذاتِ خود تُمہارے سامنے اپنا ہاتھ بڑھا رہی ہوں۔"

شورنپکھا کے مُنہ سے اِس قِسم کی تجویز سُن کر رام چندر جی نے جواب دیا۔" او قسمت والی! تُم دیکھ رہی ہو کہ میں شادی شُدہ ہوں۔ اور میری بیوی میرے ساتھ ہے۔ ایسی صُورتِ حال میں تُم سے شادی کرنا کِسی بھی صُورت میں جائیز نہیں ہے۔ یہ دھرم کے مُطابِق بھی نہیں ہے۔ ہاں میرا بھائی لکشمن یہاں اکیلا ہے۔ اگر تُم چاہو اور وہ مان جائے تو تُم اُس سے شادی کر سکتی ہو۔ اِس بارے میں اُس سے بات کر کے تُم دیکھ لو۔"

رام کا جواب سُنکر شہوت کی ستائی" شورپنکھا" نے لکشمن کو خواہش اور جوش کی نظروں سے دیکھا اور پھر لکشمن کے پاس جا کر بولی۔" راجکمار! تُم خوبصورت ہو میں بھی خوبصورت ہوں تُم بھی جوان ہو اور میں بھی جوان ہوں۔ ایسی صُورت میں تُمہاری اور میری جوڑی خُوب سجے گی۔ میرے ساتھ شادی کر کے تُمہارا راوَن کے ساتھ جو رِشتہ قائم ہوگا۔ اُس سے تُمہاری حالت شری رام سے بھی اعلیٰ تر بن جائے گی"۔ اِس لئے تُم مُجھے اپنی بیوی بنانا تسلیم کر لو۔ پھر تُمہاری ون واس کی کڑوی زندگی سُکھ اور شانتی میں بَدل میں جائے گی۔ شورپنکھاہ کی شہوت کی غلاظت بھری شکل دیکھ کر اور شادی کی تجویز سُن کر بیباک لکشمن بولے" سُندری! تُم راجکماری ہو میں شری رام کا ایک سیدھا سادھا غلام ہوں۔ تُم میری بیوی بنکر کیوں داسی کہلاؤ گی۔ کیا کِسی بہت بڑے مُلک کی راجکُماری ہو کر داسی بننا تُمہیں رونق بخشے گا؟ دُنیا میں کیا اِس سے تُمہاری عزت وشہرت کو ٹھیس نہیں پہنچے گی؟ اِس سے تو اچھا ہے کہ تُم شری رام سے ہی شادی کر کے اُسکی چھوٹی بیوی بن جاؤ۔ تُم جیسی خوش شکیل اِنہیں کے لائق ہے"۔ شورپنکھاہ کو لکشمن کے یہ تعریف بھرے الفاظ بہت اچھے لگے۔ اور وہ پھر شری رام کے پاس جا کر غُصے میں بولی۔" ہے رام! اِس بدصورت سیتا کے لئے تُم میری شادی کی تجویز نامنظور کر کے میری بے عزتی کرتے ہو۔ لو! پہلے میں اِسے ہی مار کر ختم کر دیتی ہوں۔ اُسکے بعد تُمہارے ساتھ شادی کر کے میں اپنی زندگی آرام سے گذاروں گی۔ اِتنا کہہ کر خطرناک غُصہ کرتی ہوئی شورپنکھا برق رفتاری سے سیتا پر جھپٹی۔ اِس اچانک حملے کو شری رام نے بڑی مُشکل مگر تیاری سے روکا۔ شورپنکھا کو سیتا سے الگ کرتے ہوئے لکشمن سے بولے۔" ہے بہادُر۔ اِس کمینی راکھشنی سے زیادہ باتیں کرنا یا اِس کے

ساتھ ہنسی مذاق کرنا مُناسب نہیں ہے۔ اِس نے تو جنک نندی کو جان سے ہی مار ڈالا ہوتا۔ تُم اِس کے ناک کان کاٹ کر اِس بد کردار کو ایسا سبق دو کہ یہ آئندہ پھر کبھی ایسا برتاؤ نہ کر سکے"۔ شری رام کا حُکم مِلتے ہی لکشمن نے فوراً خنجر نِکال کر کمینی "شور پنکھا" کے ناک کان کاٹ ڈالے۔ ناک کان کٹنے کی پیڑا اور بد ترین بے عزتی کی وجہ سے روتی ہوئی شور پنکھا اپنے بھائیوں کھر اور دُوشن کے پاس پہنچی۔ اور سنگین چیخ پُکار کر کے اُنکے سامنے گر پڑی۔ اپنی بہن کو اُٹھا کر جب کھر نے اُسکا خون آلودہ چہرہ دیکھا۔ تو وہ غُصے سے کانپتے ہوئے بولا۔

بہن! یہ کیا ہُوا؟ کِس کمینے نے تیرے ناک کان کاٹنے کی ہمت کی ہے؟ کِس نے آج اِس سوئے ہوئے شاہمار کو چھیڑنے کی بے وقوفی کی ہے۔ کِس کے سر پر موت منڈلا رہی ہے۔ میرا بدن غُصے سے جل رہا ہے۔ تُو جلدی اُسکا نام بتاؤ۔ اور سارا واقعہ تفصیل سے بتاؤ۔ میں ابھی اُس کمینے کو اس دُنیا سے ختم کر دُونگا۔

کھر کے یہ حوصلہ بڑھانے والے اور اِحتجاج بھرے الفاظ سُن کر شور پنکھا کی کُچھ ہمت بڑھی اور وہ روتے روتے کھر کو بتانے لگی۔ "ایودھیا کے راجہ دَشرتھ کے دو بیٹے شری رام اور لکشمن اِس جنگل میں آئے ہوئے ہیں۔ ساتھ ہی رام کی بیوی سیتا بھی ہے۔ وہ دونوں بھائی بڑے خوبصورت۔ بہادُر اور تپسوی معلوم ہوتے ہیں۔ جب میں نے اُن سے اُس خاتون کے بارے میں پوچھا تو وہ چڑ گئے۔ اُن میں سے ایک نے میرے ناک کان کاٹ لئے۔ بھیّا تُم جلد اُنہیں مار کر اُن سے میری بے عزتی کا بدلہ لو۔ جب تک میں اُن تینوں کا گرم گرم خون نہ پی لوں گی۔ مُجھے سُکون نہیں مِلے گا۔ کیا تُم میرے لئے اِتنا بھی نہیں کر سکتے؟" بہن کی یہ باتیں سُن کر اُس نے اپنی فوج کے سب سے خطرناک بہادُر چودہ راکھشسوں کو حُکم دیا کہ شور پنکھا کے ساتھ جا کر اُن تینوں کا قتل کرو۔ میری بہن کو وہیں اُنکے جِسم کا گرم گرم خون پلا کر اُسکی بے عزتی کی جوالا کو ٹھنڈا کرو۔ کھر کا حُکم پا کر وہ راکھشس خطرناک ہتھیاروں سے لیس ہو کر شری رام۔ لکشمن اور سیتا کو مارنے کے لئے شُور پنکھا کے ساتھ چل پڑے۔

جب شری رام چندر جی نے شور پنکھا کو راکھشسوں کے ساتھ آتے دیکھا تو وہ لکشمن سے بولے۔ "لکشمن! یہ راکھشس شور پنکھا کی بے حُرمتی کا بدلہ لینے کے لئے آ رہے ہیں۔ تُم سیتا کی حِفاظت کرو۔ میں ایک ایک کو مار کر جہنم بھیجتا ہوں۔"

اُسکے بعد جب تک راکھشس اُن کے پاس پہنچے تب تک رام دُھنش پر پرتینچا چڑھا کر بان سنبھالے جنگ کے لئے تیار ہو چُکے تھے پھر اُن سے بولے۔ "ہے کمینو! ہم لوگ اِس جنگل میں رہتے ہوئے تپسوی دھرم کا پالن کر رہے ہیں۔ اور کِسی بے گُناہ کو کبھی نہیں چھیڑتے۔ اس لئے اگر تُم بھی اپنی بھلائی چاہتے ہو تو یہاں سے لوٹ جاؤ"۔ شری رام کی بات سُن کر بغیر کِسی جواب دیئے ہی اُن راکھشسوں میں سے ایک نے شری رام چندر جی پر اپنے ہتھیاروں سے حملہ کیا۔ اِس پر شری رام نے چودہ بان ایک ساتھ داغے۔ جو اُنکی چھاتیوں میں گھُس کر اُنکو ہلاک کر دیا۔ وہ زمین پر گر پڑے۔ تڑپ تڑپ کر مر گئے، سب راکھشسوں کو اِس طرح مَرتے ہوئے دیکھ کر شورپنکھا روتی بلکھتی "کھر" کے پاس جا کر بولی۔ "اُن سب راکھشسوں کو اکیلے رام نے ہی مار ڈالا۔ وہ سب مِلکر بھی اُسکا کُچھ نہیں بِگاڑ سکے۔ ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اُن دونوں بھائیوں کے سامنے تُمہارے بڑے بڑے بہادُر راکھشسوں کی حثیت گاجر مولی جیسی ہے۔ مُجھے تو ایسا لگتا ہے کہ وہ تُمہارے سب بہادُروں کو پَل بھر میں ختم کر دیں گے۔ اگر آپ اپنی اور اپنے راج کی خریت چاہتے ہو تو اپنی تمام طاقت سے اُن سے جنگ کرو۔ مُجھے ایسا لگتا ہے کہ اُن تپسویوں نے میرے نہیں تُمہارے ناک کان کاٹ لئے ہیں۔ اپنی بہن کے ناک کان کٹ جانے پر اور اپنے بہادُر جوانوں کے مارے جانے پر بھی تُم اب تک جو چُپ چاپ کھڑے ہو۔ اُس سے معلُوم ہوتا ہے کہ۔ تُمہاری خودداری ختم ہو چُکی ہے۔ وَرنہ اب تک تُم فوج لیکر وہاں پہنچ چُکے ہوتے۔ میں تُمہیں بتائے دیتی ہوں کہ اگر تُم نے میری اِس بے عزتی کا بَدلہ نہیں لیا۔ تو میں ابھی اور یہی خودکشی کر کے اپنی جان دونگی"۔ شورپنکھا کے اِن اِشتعال انگیز الفاظ کو سُنکر "کھر" کے غُصے کی آگ اور بھڑک اُٹھی۔ وہ بولا شورپنکھا! تُو فضُول ہی مُشتعل ہو کر خودکشی کی بات کرتی ہو۔ میں ابھی جا کر اُن دونوں بھائیوں کو ختم کر دُوں گا۔ رام چندر کی شان اور ہمت میرے سامنے ایسی ہے۔ جیسی سورج کے سامنے جُگنو کی۔ تو بے فکر رہ میں آج اُسے قتل کر کے ہی دَم لوں گا۔ تُو سمجھ لے کہ اب دُنیا میں اُسکا آب و دانہ ختم ہو چُکا ہے۔ اِس طرح سے اپنی بہن کو تسلی دے کر کھر چودہ ہزار بہادُر جوانوں کی بھاری فوج لے کر تیز رفتار رتھ پر سوار ہو کر شری رام سے لڑائی کرنے کے لئے چلا۔ آگے آگے کھر اور اُسکے پیچھے پیچھے اَبر آلود بادلوں کی طرح گرجتی اور راستہ کی گرد اُڑاتی ہوئی شاندار فوج شری رام کے آشرم کی طرف چل پڑی۔ اِس بھاری راکھشس فوج کو دیکھ کر شری رام نے لکشمن سے کہا۔ "لکشمن! اِس بار مقابلہ کُچھ کڑا ہے معلوم ہوتا ہے کہ راکھشسوں کا راجا پورے دَل بَل کے ساتھ چلا آ رہا ہے۔ آج آریہ اور اناریہ کی جنگ ہو

گی۔ آریہ بَل کی جیت ہوگی۔ اسمیں ذرہ بھی شک نہیں ہے۔ تُم جانکی کو لیکر کسی گھپا میں چلے جاؤ تا کہ ایسا نہ ہو کہ ''کھر'' کے فوجی ایک طرف سے مجھے لڑائی میں اُلجھائیں اور دوسری طرف سے سیتا پر حملہ کر کے اُسے بے عزت کرنے کی کوشش کریں، اس لئے جلدی کرو۔

بڑے بھائی کے حُکم کے سامنے سر جھکا کر لکشمن سیتا کے ساتھ ایک پہاڑ کی گھپا میں چلے گئے۔ شری رام نے ذرہ بکتر دھارن کیا۔ اِس غیر معمولی جنگ کو دیکھنے کے لئے یکھش، گندھرو، کنہر، مُنی وغیرہ وہاں یکجا ہو کر شری رام چندر کی بڑھائی کرنے لگے اور اُن کی فتح کے لئے پرماتما سے دُعا مانگنے لگے۔ ''ہے تینوں لوکوں کے مالک ! گائے۔ برہمنوں۔ رشی۔ مُنیوں طرح طرح سے پیڑا دینے والے راکھشسوں کا بہادُر شری رام کے ہاتھوں خاتمہ ہو''۔

اِتنے میں راکھشسوں کی فوج نے شری رام کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور حملہ کی تیاری کی۔ شری رام نے پرتینچا پر ''تیور وناشک اگنی میہ بان'' چھوڑ کر راکھش فوج میں ہاہا کار مچا دیا۔ دُشمنوں کے ذریعے چھوڑے گئے تیروں کو اپنے پاس پہنچنے سے پہلے ہی وہ ختم کرنے لگے۔ راکھشسوں کی فوج بھی کُچھ کم ماہرِ جنگ نہیں تھی۔ ایک بار تو اُن کے تیروں نے رام چندر جی کو چاروں طرف سے گھیرا۔ اِس سے جان چھڑانے کے لئے اُنہوں نے اپنے دُھنش گول منڈلا کار کر کے بے حد ہاتھ کی صفائی کا مُظاہرہ کرتے ہوئے تیروں کو چھوڑنا شروع کر دیا۔ اُس وقت یہ بھی معلوم نہیں ہوتا تھا کہ اُنہوں نے ترکش سے کب تیر نکالا۔ کب دُھنش پر چڑھایا اور کب اِسے چھوڑا۔ صِرف سینکڑوں کی تعداد میں راکھشس زمین پر لیٹے ہی دِکھائی دیتے تھے۔

تھوڑی ہی دیر میں راکھشسوں کی فوج ایسی درہم برہم ہوگئی۔ جیسے خوفناک آندھی بادلوں کو درہم برہم کر دیتی ہے۔ دیکھتے دیکھتے سارا میدانِ جنگ راکھشسوں کے تڑپتے۔ مرے ہوئے اور اَدھ مرے جسموں سے بھر گیا۔ بچے ہوئے راکھشس جوان اپنے ہی ساتھی فوجیوں کی نعشوں سے ٹکراتے۔ اُن پر چڑھ کر آگے بڑھنے کی کوشش کرنے لگے۔ جب شری رام نے ایک بار پھر غُصیلے سانپ کی طرح اپنے زہریلے تیروں سے دُشمن پر حملہ کیا، تو بہت سے وہیں ڈھیر ہو گئے۔ اور باقی اپنی جان بچانے کو میدانِ جنگ سے بھاگ گئے۔ کھر کی فوج کی بُری حالت کی خبر سُنکر ''دُوشن'' بھی اپنی وسیع فوج لیکر ''کھر'' کی مدد کے لئے میدان جنگ میں کُود پڑا۔ اُسکی فوج کی بھی ایسی ہی بُری حالت ہوئی۔ تو اُس نے بادلوں کی طرح

گرج کر تیز نوکدار بانوں کی بارش شروع کی۔ دُوشن کے اِس غیر مُتوقع حملے سے غُصہ ہو کر شری رام نے چمکتے ہوئے کھُر سے اُسکے دُھنش کو کاٹ ڈالا۔ اور چار تیروں سے چاروں گھوڑوں کو زمین پر سُلا دیا۔ اُسکے بعد ایک ''اردھ چندرا کار بان'' سے دُوشن کے سارتھی کا سِر کاٹ دیا۔ اِس طرح سے جب دُوشن کے گھوڑے اور سارتھی مر گئے۔ تو اُس نے غُصہ ہو کر ایک ''پریدھ'' اُٹھایا اور وہ شری رام کو مارنے کے لئے جھپٹا۔ اُسے اپنی طرف آتے دیکھ ''کوش لیش'' نے پھُرتی سے خنجر نکال کر اُسکے دونوں ہاتھ کاٹ ڈالے۔

اِس پیڑا سے چھٹپٹاتا ہوا وہ بے ہوش ہو کر زمین پر ڈھیر ہو گیا۔ دُوشن کی یہ حالت دیکھ کر سینکڑوں راکھشس ایک ساتھ رام چندر پر ٹوٹ پڑے۔ یہ دیکھ کر اُنہوں نے سُونے اور ہیرے سے بنائے ہوئے شدید اور تیز تیروں کے وار سے اُن سب راکھشسوں کو وہیں ختم کر دیا۔ اُسوقت کھُلے بالوں والے خون آلودہ راکھشسوں سے بھرا ہوا میدانِ جنگ ایسا دِکھائی دیتا تھا جیسے ہون کُنڈ میں گھاس بِچھا دی گئی ہو۔ اعلیٰ دَم خَم والے نِڈر کوشلیا نندن نے کھر اور دُوشن کی بے شمار فوج کو اکیلے ہی موت کے گھاٹ اُتارا۔ اب صِرف کھر اور اُسکا سِپہ سالار ''ترشیرا'' باقی بچے تھے۔ نا اُمید کھر کو حوصلہ بڑھاتے ہوئے سِپہ سالار ''ترشیرا'' نے کہا: ''ہے راکھشسوں کے بادشاہ! آپ اپنے فوجیوں کے مارے جانے سے دُکھی نہ ہوں۔ آپ دیکھئے میں ابھی رام کو موت کے گھاٹ اُتار کر سب کا بدلہ لے لوں گا۔ آج رام میرے ہاتھ سے بچ کر نہیں جانے پائے گا۔ میں وعدہ کرتا ہوں کہ اگر میں نے اُس تپسوی کو نہ مارا تو میں میدان جنگ میں اپنی جان دونگا۔ کھر کو اِس طرح سے یقین دہانی دیکر ترشیرا شری رام سے جنگ کرنے کے لئے اِس طرح سے دوڑا جِس طرح پتنگا آگ کی طرف لپکتا ہے۔ ترشیرا کو خطرناک صُورت بنائے اپنی طرف آتے دیکھ کر شری رام نے اُسکا استقبال شدید اور تیز تیروں سے کیا۔ اور جلد ہی اُسکے رتھ مان گھوڑوں اور جھنڈے کو مسمار کر کے اُسکو بے سہارا کر دیا۔ اِس پر غُصہ ہو کر سِپہ سالار ہاتھ میں گدا لے کر شری رام پر جھپٹا۔ مگر بہادُر شری رام چندر جی نے اُسے اپنے نزدیک پہنچنے ہی نہیں دیا۔ اِس سے پہلے ہی ایک ایسا شدید تیز تیر مارا جو اُسکے کوچ کو چیر کر دِل تک پہنچ گیا۔ دِل میں تیر لگتے ہی دَم خَم والا بھیسم کرما ترشیرا ہار کر زمین پر دھڑام سے گر پڑا۔ اور فوراً اُسکی جان نِکلکر اُڑ گئی۔ اُسکے آس پاس کی زمین خون سے رنگین ہو گئی۔ جب میدانِ جنگ میں کھر اکیلا رہ گیا تو وہ غُصے سے لال پیلا ہو کر شری رام پر اندھا دُھند تیروں کی بارش کرنے لگا۔ اُسکے چھوڑے ہوئے تیر چاروں طرف سانپوں کی طرح لپلپاتے ہوئے

ہوا میں پھیلتے گئے۔ تیروں کی گھٹاؤں سے گھیر جانے پر دَشرتھ نندن نے اگنی بانوں سے کھر کے رتھ کو بھر دیا۔ اِس سے اور زیادہ غصہ ہوکر کھر نے ایک تیر سے شری رام کے دُھنش کو کاٹ دیا۔ کھر کی اِس بے حد بہادری کو دیکھ کر یکھش، گندھرو بھی ششدرہ گئے۔ لیکن نہ دھبنے والی ہمت رکھنے والے شری رام ذرا برابر بھی پریشان نہ ہوئے۔ اُنہوں نے اگست مُنی کا دیا ہوا بڑا دُھنش اُٹھا کر لمحہ بھر میں کھر کے رتھ کے گھوڑوں اور سارتھی کو مار گرایا۔ اِس طرح سے بنا رتھ ہو جانے پر بہت زیادہ غصے میں آکر بہادر کھرؔ ہاتھ میں گدا لے کر شری رام کو مارنے کے لئے دوڑا۔ اُسے اپنی طرف آتے دیکھ کر راگھو بولے۔ ''ہے راکھشسوں کے راجا! بے گناہوں اور شریف لوگوں کو دُکھ دینے والا آدمی چاہئے تمام دُنیا کا مالک ہی کیوں نہ ہو اُسے بھی بالآخر اپنے گناہوں کا پھل بھگتنا پڑتا ہے۔ تیرے جیسے گنہگار نے بے گناہ ریشی مُنیوں اور تپسویوں کو جو خوفناک تکالیف پہنچائیں ہیں۔ اور اُنکے خون کئے ہیں۔ اُسکا بدلہ تُمہیں آج چکانا پڑے گا۔ یہ سچ ہے کہ پاپ کی جڑ نہیں ہوتی اور آدمی کے بھلے بُرے کام وقت پاکر اُسی طرح پھلتے پھولتے ہیں، جس طرح مُناسب موسم آنے پر درخت پھلتے پھولتے ہیں، آج تیرے گُناہوں کا گھڑا ابھر گیا ہے۔ تیرے جیسے کمینے گُنہگار راکھشسوں کا خاتمہ کرنے کے لئے ہی میں جنگل میں آیا ہوں۔ اب تو سمجھ لے کہ تیرا بھی آخری وقت آگیا ہے۔ اب تُجھے کوئی نہیں بچا سکتا''۔ دَشرتھ نندن کی زبان سے یہ الفاظ سُن کھر بولا۔ ''ہے ایودھیا کے راجکمار! بہادر لوگ اپنی زبان سے اپنی تعریف کر کے اپنے مُنہ میاں مِٹھو نہیں بنا کرتے۔ ایسا معمولی لوگ کیا کرتے ہیں۔ اپنے الفاظ سے تُم نے اپنا چھوٹا پن ثابت کر دیا ہے۔ میں جانتا ہوں۔ کہ تُم میں اِتنی طاقت نہیں ہے کہ تم مُجھے مار سکو۔ میری اِس گدا نے اب تک ہزاروں آریوں کو میدان جنگ میں مار گرایا ہے۔ آج یہ تُمہیں بھی ''چرندرا'' آخری نیند سُلا کر میری بہن کی بے حُرمتی کا بدلہ لیں گے۔ یہ کہتے ہوئے کھر نے اپنی اُس طاقتور گدا کو شری رام کی طرف اُنکے دِل کو نشانہ بنا کر پھینکا۔ اپنی طرف آتی ہوئی گدا کو شری رام نے ایک ہی تیر سے کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیا۔ پھر ایک ساتھ بہت سارے تیر چلا کر کھر کا جسم خون ہی خون کر دیا۔ کھشت وکھشت ہوکر بھی جب غُصہ آور سانپ کی طرح کھر شری رام کی طرف لپکا تو اُنہوں نے اگست ریشی کا دیا ہوا بان استعمال کیا۔ جس نے کھر کا دِل چیر ڈالا۔ جس سے خوفناک طور چیختا ہوا بہت بڑے پہاڑ کی طرح دھڑام سے گر کر کھر زمین بوس ہوا۔ اور اُسکی جان نِکل گئی۔ کھر کے مرنے پر رشی مُنی تپسوی چارِن وغیرہ رام کی جے جے کار کرتے ہوئے اُن پر پھولوں کی بارِش کرنے لگے۔ اُنہوں نے شری رام کی بہت تعریف

کرتے ہوئے کہا۔'' ہے راگھو! آج آپ نے ''ڈنڈک ون'' میں رہنے والے تپسویوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ ان راکھشسوں نے اپنے ہنگاموں سے ہماری زندگی، تپسیا اور سکون ختم کر دئے تھے۔ آج ہم لوگ آپ کی مہربانی سے بے خوف و بے فکر ہو کر سوئیں گے۔ پرم پِتا پرماتما آپ کا بھلا کرے۔ اِسطرح سے دُعا دیتے ہوئے وہ اپنی اپنی رہائش گاہوں کو لوٹ گئے۔ اُسی وقت لکشمن بھی سیتا کو گری گھپا سے لے کر لوٹ آئے۔ اپنے بہادُر شوہر کا بہادُری کا کارنامہ سُن کر سیتا کا دِل خوشی سے پھولے نہ سمایا۔ اور وہ اُنکے دَم خَم والے بدن کو پیار سے دیکھنے لگی۔

# فریاد لیکر آ کمپن اور شورپنکھا راون کے پاس!

جب کھر کی فوج اس طرح سے ختم ہوگئی۔ تو اُسکے ایک فوجی اکمپن نے راوَن کے دربار میں جا کر اُسکی خبر دی۔ وہ ہاتھ جوڑ کر بولا۔ ''ہے لنکا پتی! ڈنڈک ارنیہ میں رہنے والے آپکے بھائی کھر اور دُوشن اپنے چودہ ہزار سپاہیوں کے ساتھ جنگ میں مارے گئے۔ میں بڑی مُشکل سے بچ کر آپکو خبر کرنے آیا ہوں۔ یہ سُن کر راوَن کو بڑا دُکھ ہوا۔ ساتھ ہی اُسے سب سے زیادہ غصہ بھی آیا۔ وہ بولے۔ ''میرے بھائیوں کو سینا کے سمیت مار ڈالنے والا کون ہے؟ میں ابھی اُسکو ختم کر دونگا۔ تُم مُجھے پوری بات تفصیل سے سُناؤ۔'' راوَن کے حُکم کے مُطابق اکمپن نے کہا پربھو! یہ سب ایودھیا کے راجکمار رام چندر نے کیا ہے۔ اُس نے اکیلے ہی سب راکھشس بہادُروں کو موت کے گھاٹ اُتارا۔'' راوِن نے حیرانگی سے پُوچھا۔ ''کیا رام نے دیوتاؤں سے مدد حاصل کر کے ''کھر'' کو مارا ہے۔؟ اکمپن نے جوابدیا۔ ''نہیں پربھُو! اُس نے اکیلے ہی کیا ہے۔ اصل میں رام چندر بارُعب شاندار، طاقتور اور ماہر جنگ نوجوان ہے۔ اُسکے ساتھ اُسکا بھائی لکشمن بھی ایسا ہی بہادُر ظاہر ہوتا ہے۔ میں نے رام چندر کو اپنی آنکھوں سے راکھشس فوج کا خاتمہ کرتے دیکھا ہے۔ جس کھر کی ایک گرج سے سارے دیوتا کانپ جاتے تھے۔ اُس ہمت وَر جنگجو کھر کو اُنکی طاقتور فوج کے ساتھ اُس نے آناً فاناً ختم کر دیا۔ اُسکی جنگی مہارت دیکھ کر مُجھے ایسا محسُوس ہو رہا ہے۔ کہ آپ اپنی تمام فوج کے ساتھ جنگ کر کے بھی اُسے ہرا نہیں سکتے ہیں۔ اُسکو ہرانے کا میری نظر میں ایک ہی عِلاج ہے۔ اُسکے ساتھ اُسکی بیوی ہے جو بے حد خوبصُورت۔ بہت زیادہ حَسین دوشیزہ ہے۔ رام چندر اُس سے بہت پیار کرتا ہے۔ اِس لئے وہ اُسے اپنے ساتھ جنگل میں لئے پھِرتا ہے۔ نتیجہ یہ ہے کہ اُسکے بغیر ایک پل بھی نہیں رہ سکتا ہے۔ مُجھے یقین ہے کہ اگر آپ اُسکو کِسی طریقہ سے اغوا کر کے لائیں گے تو رام اُسکی جُدائی میں گھُٹ گھُٹ کے مَر جائے گا۔ اور یہ مسئلہ اپنے آپ حل ہو جائے گا۔ آپکو میدان جنگ میں فضُول کا خون خرابہ بھی نہیں کرنا پڑے گا۔ لنکا پتی راوَن کو یہ تجویز با مقصد اور برمحل لگی اُس نے اِس بارے میں زیادہ سوچ بچار کرنا یا اپنے منتریوں سے صلاح مشوَرہ کرنا بھی مُناسب نہیں سمجھا۔ وہ فوراً اپنے روُحانی رَتھ پر سُوار ہو کر جیسے آسمان میں اُڑتا ہوا سمندر پار کر کے ''ماریچ'' کے پاس پہنچا۔

ماریچ راوَن کا جانی دوست تھا۔ اچانک اپنے گہرے دوست کو سامنے پا کر ماریچ بولا'' ہے لنکیش! آج اچانک بنا کوئی اطلاع دیئے یہاں آنے کا کیا مقصد ہے؟ آپ جو اِتنی جلد بازی میں آئے ہو۔ اِس سے میرے دِل میں طرح طرح کے شُبہات پیدا ہو رہے ہیں۔ لنکا میں سب خریت تو ہے؟ گھر کے کُنبہ کے سب لوگ بھی خیریت سے تو ہیں؟ اپنے آنے کا مقصد فوراً بتا کر میرے شکوُک کو دُور کیجئے۔ میرے دِل میں بہت سارے ناکارہ شُبہات پیدا ہو رہے ہیں۔

ماریچ کے ممتا بھرے الفاظ سُنکر راوَن نے کہا۔'' یہاں آنے کا مقصد تو خاص ہی ہے۔ ایودھیا کے راجکمار شری رام نے میرے بھائیوں کھَر اور دُوشن کو معہ اُنکی فوج کے مار کر ارنیہ وَن میری جنم بھومی کو اُجاڑ دیا ہے۔ اُسی سے دُکھی ہو کر میں تُمہاری مدد لینے کے لئے آیا ہوں۔ میں چاہتا ہوں کہ شری رام کی بیوی کا اغوا کر کے اپنی لنکا لے جاؤں۔ اِسمیں مُجھے تُمہاری مدد کی ضرُورت ہے۔ سیتا کی جُدائی میں رام چندر بِنا جنگ کئے ہی تڑپ تڑپ کر مر جائے گا۔ اور اِسطرح سے میں اِنتقام لوں گا۔

راوَن کے الفاظ سُن کر ماریچ بولا۔'' ہے راوِن! تُمہارا یہ خیال سَراسَر نا مُناسب ہے۔ جِس نے تُمہیں سیتا کے اغوا کی صلاح دی ہے، وہ اصل میں تُمہارا دوست نہیں دُشمن ہے۔ تُم رام چندر سے کِسی بھی طرح جیت نہیں سکو گے۔ رام چندر جی کے ہوتے ہوئے تُم اُس سے سیتا کو نہیں چھین سکو گے۔ اُسکی لامثال بہادُری کے سامنے تُم ایک لمحہ بھی نہیں ٹھہر سکو گے۔ تُمہاری بھَلائی اِسی میں ہے کہ تُم اِس خیال کو چھوڑ کر چُپ چاپ لنکا میں جا کر بیٹھ جاؤ۔

ماریچ کے جواب سے مایوس ہو کر راوَن لنکا کو لوٹ آیا۔ اُسی وقت ڈنڈک وَن سے ناک کان کٹا کر شورپنکھا وہاں آپہنچی۔ اُس نے آکر دیکھا کہ راوَن چاروں طرف سے منتریوں سے گھِرا ہوا سونے کے تخت پر بیٹھا ایسی شان پا رہا تھا۔ جیسے سونے کی ہانڈی میں گھی کو پکایا جا رہا ہو۔ وہ راوَن جس نے سمندروں اور پہاڑوں پر فتح پائی ہے۔ ''وسوکی ناگ'' کو ہرا کر تکھشک کی پیاری بیوی کا اغوا کیا ہے۔ کُبیر کو جیت کر اُس سے پشپک وِمان چھینا ہے۔ اِندر وغیرہ دیوتا جِس سے ڈرتے رہتے ہیں۔ وایو دیوتا جِس پر پنکھا ڈھلاتا ہے۔ وَرن دیوتا جِس کے یہاں پانی بھرتا ہے۔ اور جو موت کو بھی شِکست دینے کی

اِستقاعت رکھتا ہے۔ ایسے عظیم بھائی کی بہن ہو کر میں ناک کان کٹوا کر بے حُرمتی کا زہر پیوں۔ لعنت ہے ایسی بہادُری اور دَم خَم پر۔ یہ سوچتے ہوئے اُسکا سارا جِسم غُصے اور بے عزتی کی جوالا سے اُبلنے لگا۔

وہ راوَن کے پاس غُصے سے پھُنکارتی ہوئی بولی۔ ''لعنت ہے تُم پر۔ تمہارے دَم خَم پر۔ اور تُمہارے اِن منتریوں پر۔ تُم دُنیا سے اِتنے بے خبر ہو کر اپنی مستی میں ڈوبے ہوئے ہو کہ تُمہیں یہ بھی پتہ نہیں۔ کہ تُمہاری موت نزدیک چلی آ رہی ہے۔ سیاست دان راوَن! کیا مُجھے تُم کو یہ بتانے کی ضُرورت ہوگی۔ کہ وقت پر مُناسب کام نہ کرنے والے اور اپنے مُلک کی حِفاظت کے نِسبت لاپرواہ رہنے والے راجہ کا راج جلد نیست و نابُود ہو جاتا ہے۔ جِس راجا کے جاسُوس موثر۔ فعال اور ہوشیار نہیں ہوتے وہ حقیقت میں راج کرنے کے قابل نہیں ہوتا۔ جاسُوس ہی اُسکی آنکھیں ہوتیں ہیں۔ اُنکے بغیر وہ اَندھا ہوتا ہے۔ میں دیکھ رہی ہوں۔ کہ تُمہارے جاسُوس بے وقوف۔ نا قابل اور نِکمےّ ہیں۔ منتری بھی ہر لحاظ سے نا قابل ہیں۔ جو اُنہیں ابھی تک یہ پتہ نہیں کہ اُنکے راج ''ڈنڈک ارنیہ میں'' خطرناک واقعہ ہوا ہے۔ چودہ ہزار راکھشسوں کا میرے بہادُر بھائیوں کھر اور دُوشن کو لیکر خاتمہ ہو چُکا ہے۔ تُمہاری بہن کے ناک کان ایک پردیسی نے کاٹ لئے ہیں۔ لیکن شراب اور شباب میں مست رہنے والے تُمہیں اور تُمہارے منتریوں کو اِس کی کیا فِکر ہے۔ جو ریشی مُنی کل تُمہارے نام سے تھَر تھَر کانپتے تھے وہ آج سر اُٹھا کر بے خوف گھوم رہے ہیں۔ تُمہیں اب بھی سوچنا چاہیئے۔ کہ درخت سے گِرے ہوئے پتے اور حکومت سے مُنحرف راجا کی کوئی دُقعت نہیں ہوتی ہے۔ جو راجہ آنکھوں سے سُوتا ہے۔ اور سیاست سے جاگتا ہے۔ جِسکا کرُودھ پر لینکر اور تعریف سُکھ دہندہ ہیں، ۔ رعایا اُسکی تعریف کرتی ہے۔ لیکن تُم میں تو ایک بھی صِفت نہیں ہے۔ جو تُم رام چندر کے ذریعے کیئے ہوئے زبردست قتلِ عام سے ابھی تک بے خبر ہو''۔

شورپنکھا کے تلخ الفاظ سُن کر راوَن شرمندہ ہو کر بولا۔ ''میں سب جانتا ہوں شورپنکھا۔ صِرف تُمہارا اِنتظار کر رہا تھا۔ اب تُم رام اور لکشمن کو مرے ہوئے ہی سمجھو۔ تیری ناک کان کاٹنے والے کو اب کوئی نہیں بچا سکتا۔ میں نے سوچ سمجھ کر منصوبہ بنایا ہے۔ کہ مُجھے کیا کرنا ہے۔ رام میرے ہاتھوں مارا جائے گا۔ سیتا میرے محلوں کی رونق بڑھائے گی۔ اور تیری داسی

بن کر رہے گی۔

اِتنا کہہ کر راوَن نے منتریوں کو رُخصت کیا۔ اور پھر آسمان میں اُڑتے ہوئے بَرق رفتاری سے ماریچ کے پاس پہنچا۔ اور اُس کو پیار سے بولا۔

دوست ماریچ! دوست ہی مُصیبت کے وقت دوست کی مدد کرتا ہے۔ میں جانتا ہوں کہ میرے دوستوں اور خیر خواہوں میں تُم سے بڑھ کر بہادُر۔ سیاست دان اور مُجھ سے سچا پیار کرنے والا اور کوئی نہیں ہے۔ مُجھے بہن شور پنکھا کی حالت دیکھ کر بہت دُکھ ہوا ہے۔ اُن کمینوں نے یہ بھی نہیں سوچا کہ ایک عورت پر ہاتھ اُٹھانا مُناسب نہیں ہے۔ شور پنکھا کی حالت دیکھ کر میں رات بھر سو نہیں سکا۔ اُن بُزدلوں کو ضرُور سزا دینی ہوگی۔ یہ ناک شور پنکھا کی ہی نہیں۔ ساری راکھشس ذات کی کٹی ہے۔ ہمارے نام سے کانپنے والے ریشی مُنی آج ہماری بُزدلی پر ہنستے ہیں، اِس بے عزتی سے تو مر جانا ہی اچھا ہے۔ بھائی ماریچ! اُٹھو اور مِنجملہ راکھشس ذات کو اِس بے عزتی سے نجات دِلاو۔ میں سیتا کا اغوا ضرور بالضرور کرونگا۔ تُم طرح طرح کے بھیس بدلنے میں ماہر ہو۔ میں چاہتا ہوں کہ تُم چاندی کے بندُووں والا سُونے کا ہرن بن کر رام چندر کے آشرم کے سامنے جاوَ۔ تُمہیں دیکھ کر سیتا ضرُور رام چندر اور لکشمن کو تُمہیں پکڑنے کے لئے بھیجے گی۔ اُن دونوں کے چلے جانے پر میں اکیلی سیتا کو اغوا کر کے لے جاؤں گا۔ رام چندر کو سیتا کی جُدائی نا قابل برداشت ہوگی۔ جُدائی کے غم کے مارے رام چندر کو مار ڈالنا میرے لئے مُشکل نہ ہوگا۔

راوَن کی تجویز کے ساتھ اتفاق نہ کرتے ہوئے ماریچ بولا۔ ''ہے لنکا پتی! میں پہلے بھی تُم سے کہہ چُکا ہوں کہ ایسا کرنا تُمہاری بھلائی کے لئے نہیں ہوگا۔ یہ کام تُمہاری زندگی کے لئے موت کا سبب بن جائے گا۔ سب سے بڑی حیرانی کی بات تو یہ ہے کہ ویدا اور شاستروں کے جاننے والے ہوتے ہوئے بھی تُم دوسرے کی بیوی کا اغوا جیسا خطرناک گُناہ کرنے جا رہے ہو۔ یاد رکھو۔ رام چندر کے غُصے سے تُم نہیں بچ سکو گے۔

ماریچ کے جواب سے ناراض ہو کر ہاتھ میں خنجر لیکر راوَن بولا۔ ''ماریچ! میں تُجھے اپنا دوست سمجھ کر تیرے پاس آیا

تھا۔ تیری اوٹ پٹانگ باتیں سُننے نہیں۔ تیری بُزدلی سے بھرا منطق سُنکر میں اپنا خیال نہیں بدل سکتا۔ سیتا کا اغوا مُجھے ضرُور بالضرُور کرنا ہی ہے۔ تُمہیں میرے حُکم کی تعمیل کرنی ہے۔ اگر تُم میرے اِس حُکم کو مان کر میرے اِس کام میں مدد نہیں کرے گا تو رام اور لکشمن سے پہلے میں تُم کو قتل کروں گا۔

راوَن کے اِن غُصہ بھرے الفاظ سے خوفزدہ ہوکر مارِیچ نے اپنی رضامندی دے دی۔ اِس پر خوش ہوکر راوَن بولا۔ ''اب تو سچا راکھشس ہے اور میرا اہم دوست ہے۔'' اِسکے بعد راوَن اُسے لیکر ڈنڈک ون میں پہنچکر رام چندر کے آشرم کی تلاش کرنے لگا۔ جب آشرم مِل گیا۔ تو مارِیچ نے راوَن کے حُکم کے مُطابق ہرن کی شکل وصُورت اختیار کی۔ اور آشرم کے نزدیک گھوُمنے لگا۔ اِس بے انتہا سُونے جیسے ہرن کی رونق دیکھ کر سیتا حیران ہوکر رہ گئی اور پھر اُسکے پاس پہنچی۔ فریبی مارِیچ نے اپنے ہرن والے کھیلوں سے سیتا کا دِل موُہ لیا۔ ☆☆☆

# سیتا کا اغوا

اِس خوبصُورت ہِرن کو پکڑ کے آشرم میں رکھنے کے نظریہ سے سیتا نے شری رام کو پُکار کر اپنے پاس بُلایا اور بولی۔" ہے مالک! آپ لکشمن کے ساتھ جلد آئیے۔ یہ سُونے کا ہرن کِتنا خوبصُورت اور پیارا ہے۔"۔اِس فریبی ہرن کو دیکھ کر لکشمن شری رام سے بولے۔" ہے محترم! سُونے کا ہرن آج تک نہ تو کبھی ہم نے دیکھا اور نہ سُنا ہے۔ مُجھے ایسا لگتا ہے کہ ہمیں دھوکہ دینے کے لئے کِسی راکھشسی فریب کا مُظاہرہ کیا گیا ہے۔"،لکشمن کی بات کی اَن سُنی کر کے سیتا بولی۔" ہے مالِک! یہ ہَرن کا بچہ وِدھاتا کی بے شمار مخلوقات میں سے ایک ہے۔ آپ اِسے پکڑ کر ضُرور لائیے۔ میں اِس سے اپنا دِل بہلایا کرونگی۔ جب ہم وَن واس ختم ہونے پر ایودھیا لوٹیں گے۔تو یہ ہمارے محل کی شان بڑھائے گا۔ایودھیا کے رہنے والے اِسے دیکھ کر کِتنے خوش ہونگے۔اگر یہ زِندہ نہ پکڑا جا سکے تو اسے مار کر اسکی کھال ہی لے آئیے۔میں اُس پر بیٹھ کر بھگوان کی پوجا کرونگی۔ جائیے! جلدی کیجئے! سیتا کی ضِد کو دیکھ کر رام لکشمن سے بولے۔" ہے لکشمن! اِسمیں شک نہیں کہ اِس ہرن کی شکل وصُورت حقیقت میں پُرکشش ہے، اگر یہ پکڑا نہ گیا تو مارا تو ضُرور جائے گا۔اِسکی کھال بلا شُبہ بہت دِلکش ہوگی۔اِس لئے اِسے ضرور پکڑنا چاہیئے۔اور اگر یہ کوئی راکھشسی فریب ہے تو بھی اِس راکھشس کو مارنا جائز ہوگا۔کیونکہ میں راکھشسوں کو مارنے کا وَعدہ کر چُکا ہوں۔تُم ہوشیاری سے سیتا کی حِفاظت کرو۔میں اِسے زندہ پکڑنے یا مارنے کے لئے جاتا ہوں"۔اِتنا کہہ کر شری رام چندر تیر کمان اور تیز دھار تلوار لے کر فریبی ہرن کے پیچھے چل پڑے۔شری رام کو اپنی طرف آتا دیکھ کر ہرن بھی اُچھلتا کُودتا جنگل میں گھُس گیا۔ وہ اپنی جان کے ڈر سے گھنے درختوں اور جھاڑیوں کے بیچ چھپتا ظاہر ہوتا تیز رفتاری سے بھاگنے لگا۔اُسکا پیچھا کرتے ہوئے شری رام بہت آگے نِکل گئے، تب غُصہ ہو کر ہرن کے نظر آتے ہی شری رام چندر نے ایک تیز دھار والا تیر چھوڑا۔ جو اُسکے فریبی بھیس کو چیر کر ماریچ کے دَل تک پہنچ گیا۔تیر کے لگتے ہی ماریچ اُچھل کر اپنے اصل بھیس میں آکر زمین پر ڈھیر ہوگیا۔اور اُونچی آواز میں ہا لکشمن! ہا سیتا پُکارتا ہوا مَر گیا۔اُسکا بہت بھاری جسم زمین پر تاڑ کے درخت کی طرح بے حِس پڑا تھا۔

ماریچ کا مُردہ جسم دیکھکر شری رام کو لکشمن کی بات یاد آئی۔آخر کار یہ راکھشسی فریب ہی نکلی۔اُنہیں ایسا لگا کہ اس

راکھشسی بناوٹ کے پیچھے کوئی سازش ہے۔ کہیں کچھ ناپسندیدہ نہ ہو۔ اِس خدشہ سے وہ تیز رفتاری سے آشرم کی طرف لوٹ پڑے۔ پھر اُنہیں یہ بھی دھیان آیا کہ یہ کمینہ اونچی آواز میں ہا لکشمن ! ہا جانکی کہہ کر مَرا ہے۔ کہیں لکشمن سیتا کو اکیلا چھوڑ کر میری مدد کے لئے نہ چل پڑا ہو۔ اور سیتا کو کوئی اغوا کر کے لے گیا ہو۔

شری رام چندر جی کا خدشہ صحیح نکلا۔ جب سیتا نے اپنے شوہر کی آواز میں ہا لکشمن ! ہا سیتا سُنا تو اُنہوں نے گھبرا کر لکشمن سے کہا۔ ''ہے لکشمن ! ایسا ظاہر ہو رہا ہے کہ تمہارے بھائی مصیبت میں پڑ گئے ہیں۔ تُم جلد جا کر اُنکی مدد کرو۔ میرا دِل فکر سے گھبرا رہا ہے۔ یہ اُنکی ہی دُکھ بھری آواز تھی۔''

سیتا کی بیقراری کے الفاظ سُن کر لکشمن بولے۔ ''ہے آریہ ! میں آپکو اکیلے چھوڑ کر نہیں جا سکتا۔ بھیّا کا ایسا ہی حُکم ہے۔ آپ حوصلہ رکھیں۔ وہ ابھی آتے ہی ہوں گے۔ لکشمن کے جواب سے دُکھی ہو کر سیتا بولی۔ ''لکشمن ! مُجھے لگتا ہے تُم بھائی کے بھیس میں اُنکے دُشمن ہو۔ جو اُنکی ایسی صاف آواز میں اُنکے الفاظ سُن کر بھی اُن کی مدد کے لئے نہیں جانا چاہتے۔ جب اُنکو ہی کچھ ہو گیا۔ تو میری حفاظت سے کیا فائدہ۔'' اِس طرح سے بولتے ہوئے اُنکی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔

سیتا کی یہ حالت دیکھ کر لکشمن ہاتھ جوڑ کر بولے۔ ''ماتا ! آپ فضول دُکھی ہو رہی ہیں۔ دُنیا میں ایسا کون سا دیوتا یا دانو ہے جو بھیا کو شکست دے سکے یا اُنکا بال بھی بانکا کر سکے۔ آپ تھوڑی دیر اِنتظار کرو۔ وہ آتے ہی ہوں گے۔ آپ نہیں جانتی کہ فریب کار راکھشس طرح طرح کی شکل و صورت اختیار کرتے ہیں۔ طرح طرح کی بولیاں بولتے ہیں۔ میں جانے کو تیار ہوں۔ لیکن ایسا نہ ہو کہ اکیلی رہ کر آپ کسی مُصیبت میں پڑ جائیں۔ اِس لئے میں آپکو اکیلے نہیں چھوڑنا چاہتا ہوں۔ لکشمن کے منطق نے سیتا کے غُصہ کو اور بڑھا دیا۔ وہ بولی۔ ''لکشمن ! تُمہاری دِل کی بات کو اچھی طرح سمجھ رہی ہوں۔ تُم شری رام کے مرجانے پر مُجھ پر اپنا حق جتلانے کی بات سوچ رہے ہو۔ میں تُمہاری کمینی چاہت کو کبھی پُورا نہیں ہونے دُونگی۔ شری رام کے بغیر میں اپنی جان دُونگی۔'' سیتا کے یہ الفاظ سُنکر لکشمن کا دِل پیڑا سے کراہ اُٹھا۔ وہ بے ہوش سے ہونے لگے۔ بڑی مُشکل سے اپنے کو سنبھال کر بولے۔ ''جانکی ! میں آپکی باتوں کا کوئی جواب نہیں دے سکتا۔ کیونکہ آپ میری ماں کے برابر ہیں۔ میں صِرف یہی کہہ سکتا ہوں کہ آج آپکی عقل کا ناش ہو گیا ہے۔ جو اپنے بڑے بھائی کے حُکم کی تعمیل کرنے والے چھوٹے بھائی پر ایسا غلط اِلزام لگا رہی ہیں۔ آج آپ پر ضُرور کوئی مُصیبت آنے والی ہے۔ یہ سب اُسی کے آثار ہیں۔ مُجھے

آپ زبردستی بھیج رہی ہیں۔ جنگل کے دیوتا اسکے گواہ ہیں'' یہ کہہ کر کندھے پر دُھنش رکھ کر لکشمن چل دیئے، جدھر شری رام ماریچ یعنی ہرن کے بچے کے پیچھے گئے تھے۔ لکشمن کے جانے کے بعد سنیاسی کے بھیس میں راوَن سیتا کے پاس آیا۔ اور بولا ''اے حسینہ! تُم کوئی جنگل کی دیوی ہو۔ یا لکشمی یا پھر کامدیو کی پیاری بذاتِ خود ''رتی'' ہو؟ تُمہاری جیسی لاجواب حسین دوشیزہ میں نے آج تک اس دُنیا میں نہیں دیکھی ہے۔ مُجھے یہ دیکھ کر تعجب ہو رہا ہے۔ کہ جو حُسن محلوں میں ہونا چاہئے تھا۔ آج اِس جنگل میں کیسے دِکھائی دے رہا ہے۔ تُم کون ہو؟ کِس کی لڑکی ہو اور اِس جنگل میں کِس لئے رہتی ہے۔

راوَن کے سوالات سُن کر سیتا بولی۔ '' ہے سنیاسی! میں تُمہیں اور تُمہارے اِس سیناسی بھیس کو نمسکار کرتی ہوں۔ آپ اِس جگہ بیٹھ کر یہ پانی اور پھل لے لیجئے۔ میرا نام سیتا ہے۔ میں مِتھلا کے راجہ جنک کی بیٹی اور ایودھیا کے راجہ دَشرتھ کے بڑے بیٹے شری رام چندر جی کی بیوی ہوں۔ باپ کے حُکم سے میرے شوہر اپنے بھائی بھرَت کو ایودھیا کا راج دے کر چودہ برس کے لئے ون واس کر رہے ہیں۔ اُن نڈر اور دَم خَم والے سچائی پر چلنے والے بہادُر کے ساتھ میرے بارعب اور شاندار دیور لکشمن بھی ہیں۔ آپ تھوڑی دیر یہاں بیٹھیئے۔ وہ ابھی آتے ہی ہوں گے۔ اب آپ بتائے مہاتمن! آپکون ہیں۔ اور اِدھر کِس مقصد سے تشریف لائے ہیں۔'' سیتا کا سوال سُنکر راوَن گرَج کر بولا۔ '' ہے سیتا! میں تینوں لوکوں۔ چودہ بھونوں کا فاتحِ مہا پرتاپی لنکا پتی راوَن ہوں۔ جسکے نام سے دیوتا۔ راکھشس۔ یکش، کنر، گندھرو، مُنی سب تھرَ تھرَ کانپتے ہیں۔ اِندر۔ ورُن۔ کبیر جیسے دیوتا جسکی نوکری کر کے اپنے کو باشان سمجھتے ہیں۔ میں تُمہاری لاجواب خوبصوُرتی کو دیکھ کر اپنی حسین رانیوں کو بھی بھُول گیا ہوں۔ اور میں تُمہیں لے جا کر اپنے رنواس کی رونق بڑھانا چاہتا ہوں۔ ہے ہرن جیسی آنکھوں والی! تُم میرے ساتھ چلکر مُختلف مَمالک سے آئی ہوئی میری بہت ہی حُسین رانیوں پر پٹ رانی بنکر حکوُمت کرو۔ پردیش ''لنکا'' کی خوبصوُرتی کو دیکھ کر تُم اس جنگل کے تکالیف کو بھوُل جاؤ گی۔ اِس لئے میرے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو جاؤ۔'' راوَن کا کمینہ پن سُن کر سیتا غُصیلی آواز میں بولی۔ ہے اُدھم راکھشس! تُم بہت بڑے رُعب دار اور شاندار، نہایت دَم خَم والے، نِڈر، اعظیم جنگجو شری رام کی بہادُری کو نہیں جانتے۔ اِس لئے تُم میرے سامنے یہ نیچ تجویز رکھنے کی ہمت کر رہے ہو۔ اَرے بے وقوف! تو جنگل کے بادشاہ شیر کے مُنہ سے دانت اکھاڑنا چاہتا ہے۔؟ کیا تیرے سر پر موت منڈلا رہی ہے۔ جو تُو قابل نفرت تجویز لیکر یہاں آیا ہے؟ اِس خیال کو لے کر یہاں آنے سے پہلے تُو نے یہ بھی نہیں سوچا کے تُو اپنے

چھوٹے سے ہاتھوں سے سُورج اور چاند کو پکڑ کر اپنی مُٹھی میں بند کرنا چاہتا ہے۔ اصل میں تیری موت تمہیں یہاں لے آئی ہے۔''

سیتا کے یہ بے عِزتی سے بھرے الفاظ سُن کر راوَن کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اُسکی آنکھیں لال ہوئیں اور بولا۔'' سیتے! تُو میری طاقت اور بہادُری کو نہیں جانتی۔ میں آسمان میں کھڑا ہو کر زمین کو گیند کی طرح اُچھال سکتا ہوں۔ اور سُمندر کو ایک چلو میں بھر کر پی سکتا ہوں۔ میں تُجھے لینے کے لئے آیا ہوں۔ اور لے کر ہی جاؤں گا۔'' یہ کہہ کر راوَن نے گیروے کپڑے اُتار کر پھینک دیئے۔ دوُنوں ہاتھوں سے سیتا کو اُٹھا کر اپنے کندھے پر بٹھا کر نزدیک ہی کھڑے وِمان پر جا سوار ہوا۔ اِس طرح سے غیر شعوری طور اچانک پکڑے جانے پر سیتا نے ہارام! ہارام کہتے ہوئے اپنے آپکو راوَن کے ہاتھوں سے چھڑانے کی کوشش کی۔ لیکن طاقتور راوَن کے سامنے اُنکی ایک بھی نہ چلی۔ اُس نے اُنہیں باندھ کر وِمان میں ایک طرف ڈالدیا۔ اور تیز رفتاری سے لنکا کی طرف چل پڑا۔

سیتا لگاتار آہ وزاری کِئے جا رہی تھی۔'' ہارام! راوَن پاپی مُجھے لئے جا رہا ہے۔ ہے لکشمن! تُم کہاں ہو۔ تُمہاری طاقتور بھُجائیں اِسوقت اِس کمینے سے میری حفاظت کیوں نہیں کرتیں۔ کیکئی کی دِلی خواہش پوری ہوئی۔ اِس طرح سے وِلاپ کرتی ہوئی سیتا نے راستہ میں کھڑے ہوئے جٹایو کو دیکھا۔ جٹایو کو دیکھتے ہی سیتا چلائی'' ہے آریہ جٹایو! دیکھو لنکا کا یہ کمینہ راجا راوَن مُجھے اغوا کر کے لئے جا رہا ہے۔ آپ تو میرے سُسر کے دوست ہیں۔ اِس گھٹیا آدمی سے میری نجات دلاؤ۔ اگر آپ مُجھے اِس نیچ کے پھندے سے نہیں چھُڑا سکتے تو یہ واقعہ میرے شوہر سے ضرُور بالضرُور کہہ دینا'' ☆☆☆

[نوٹ: یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ راوَن کے سیتا اغوا میں ''لکشمن ریکھا'' کا تذکرہ نُمایاں طور پر موجود ہے۔ وہ اِسطرح کہ سیتا کے ضِد کرنے پر جب لکشمن رام چندر کی طرف جانے پر مجبور ہو گئے تو لکشمن نے اپنی کُٹیا کے احاطے کے اِرد گرد چاروں طرف ایک لکیر کھینچی اور اُس لکیر سے باہر نکلنا سیتا کو منع کیا۔ جب راوَن اُس لکیر کے اندر نہ جا سکا تو دھوکے سے سیتا کو اُس ریکھا سے باہر بُلا کر اُس پر جھپٹ پڑا اور اُسکو اپنی گرفت میں لے جا کر وِمان میں اُڑ گیا]

# جٹایو کی ہلاکت اور سیتا کی آہ وزاری

سیتا کی فلک شگاف آہ وازری سُنکر جٹایو نے اُس طرف دیکھا اور راوَن کا سیتا اغوا اور وِہاں میں جاتے دیکھ کر بولا۔ ''ارے براہمن! تُو چاروں ویدوں کا مشہور زمانہ جاننے والا بہت بڑا عالم ہوتے ہوئے بھی دوُسرے شخص کی بیوی کو اغوا کر کے لے جارہا ہے۔ اَرے لنکا کے راجا! عظیم بہادُر شری رام چندر جی کی یہ بیوی ہے۔ تم ایسے قابلِ مُذمت کام کرنے کی کیسے جرات کرتے ہو؟ راجا کا فرض تو دُوسرے کی بیوی کی حِفاظت کرنا ہے۔ تم شہوت کے غُلام بن کر اپنا ضمیر اور ہوش مندی کھو بیٹھے ہو۔ چھوڑ دو رام کی بیوی کو۔ ہے راوَن! یہ جانتے ہوئے کہ تُم طاقتور۔ جوان اور ہتھیاروں سے لیس ہو اور میں کمزور، بوڑھا اور بنا کِسی ہتھیار کے ہوں۔ پھر بھی جب تک جان ہے تب تک میں سیتا کی حِفاظت کرونگا۔ تُم نے جو یہ سنگین جُرم کیا ہے۔ اُس سے میں تُم کو روکوں گا۔ اگر روک نہ سکا تو میں تُمہاری جان لُونگا۔ یا خود اپنی جان دُونگا۔ میرے زِندہ رہتے تُم سیتا کو نہیں لے جا سکو گے''

جٹایو کے اِن سخت بے عِزتی بھرے الفاظ کو سُنکر راوَن اُسکی طرف جھپٹا۔ جو سیتا کو آزاد کرانے کے لئے وَہاں کی طرف تیزی سے بڑھ رہا تھا۔ ہوا سے دوڑنے والے مخالِف سِمت سے آئے دو بادلوں کی طرح ایکدُوسرے سے ٹکرائے ہیبت ناک غُصے میں جٹایو نے مار مار کر راوَن کو زخمی کر دیا۔ مضرُوب راون بھی بوڑھے کمزور جٹابو سے زیادہ طاقتور تھا۔ اُس نے موقعہ پا کر جٹایو کے دونُوں بازو کاٹ ڈالے۔ پیڑا سے پریشان ہو کر وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ جٹایو کو زمین پر گِرتے دیکھ کر جانکی بھی اُسکے پیچھے زمین پر گِرنے والی تھی کہ راوَن نے پھُرتی سے اُن کے سِر کے بال پکڑ کر اُنہیں گِرنے سے روک لیا اور ہارام! ہا لکشمن! کہہ کر وِلاپ کرتی ہوئی سیتا کو وہاں میں ایک طرف ٹپک دیا۔ پھر وِہاں کو آسمان میں لے جا کر تیز رفتاری سے لنکا کی طرف چل پڑا۔ جب اُس نے دیکھا کہ سیتا زور زور سے وِلاپ کر کے جنگل میں رہنے والوں کو اپنی طرف راغِب کر رہی ہے۔ تو اُس نے سیتا کو زبردستی کھینچ کر اپنی گود میں ڈال دیا۔ اور ایک ہاتھ اُنکے مُنہ پر رکھ کر اُنکی آواز کو دبانے کی کوشش کی۔ اُسوقت اُبھرتی دوشیزہ۔ خوبصُورت کالے کالے بالوں والی، شان وشوکت والی، ہرن جیسی آنکھوں والی جانکی کا حسین چہرہ راوَن کی گود میں پڑا ایسا ظاہر ہوتا تھا جیسے پُونم کا چاند نیلے بادلوں کو چیر کر چمک رہا ہو۔ پھر بھی سیتا کی گریہ زاری جنگل کے پرانیوں کو اپنی طرف متوجہ کر رہی تھی۔ جنگل کے شیر، باگ، ہرن وغیرہ راوَن سے ناراض ہو

کر اُسکے وِمان کے نیچے دوڑنے لگے۔ پہاڑوں سے گرتے ہوئے پانی جھرنے اور آبشار ایسے ظاہر ہو رہے تھے مانو وہ بھی سیتا کے دُکھ سے دُکھی ہو کر فریاد کرتے ہوئے آنسو بہا رہے ہوں۔ سفید بادلوں سے ڈھکا ہوا سورج بھی ایسا ظاہر ہو رہا تھا، جیسے اپنے خاندان کی بہو کی بُری حالت دیکھ کر اُسکا چہرہ غمگین ہو گیا ہو۔ سب سیتا کے دُکھ سے دُکھی ہو رہے تھے۔ جب سیتا کو ایسا لگا کہ اب کمینے راون سے آزاد ہونے کا کوئی راستہ نہیں ہے۔ تو وہ بڑی عاجزی سے پرماتما سے دُعا مانگنے لگیں۔ ’’ہے پرم پِتا! ہے سروشکتی مان! اِسوقت میری حِفاظت کرنے والا تُمہارے بغیر اور کوئی نہیں ہے۔ ہے پربھو! میری رکھشا کرو۔ میری حِفاظت کرو۔ ہے مہربان مُجھ سچائی کی مورتی کے دِفاع کرنے والے صِرف تُم ہی ہو۔‘‘ جب سیتا اِسطرح بھگوان سے دُعا مانگ رہی تھی۔ تو اُنہوں نے نیچے ایک پہاڑ پر پانچ بندروں کو بیٹھے دیکھا۔ اُن کو دیکھ کر سیتا نے انُوسویا سے حاصل شُدہ لباس میں اُنہی کے دئے ہوئے زیورات کو باندھ کر اُوپر سے گرا دیا۔ اچانک اِس پوٹلی کو گرتے دیکھ کر وانروں (بندروں) نے اُوپر کی طرف دیکھا کہ ایک وِمان تیزی سے اُڑتا چلا جا رہا ہے۔ اور اُسمیں بیٹھی کوئی خاتون آہ وزاری کر رہی ہے۔ اِس سے قبل کہ وہ کُچھ اور دیکھ پاتے وِمان نظروں سے اُوجھل ہو گیا۔ جنگلوں۔ پہاڑوں اور سمندر کو پار کرتا ہوا راون معہ سیتا لنکا میں پہنچا۔ اُس نے سیتا کو ’’میہ دانو‘‘ کے ذریعے تعمیر شُدہ خوبصُورت محل میں رکھا پھر کمینی راکھشسنیوں کو بُلا کر حُکم دیا ’’کوئی بھی میرے بغیر اِس عورت سے مِلنے نہ پائے۔ یہ جو بھی پوشاک۔ زیور۔ کھانے پینے کی چیز مانگے وہ فوراً اِسے دیا جائے، اِسے کِسی بھی طرح سے کوئی تکلیف نہیں ہونی چاہئے۔ اور نہ کوئی اِسکی بے عزتی یا تحقیر کرے۔ توہین کرنے والوں کو سزا مِلے گی۔‘‘

اِس طرح سے راکھشسنیوں کو حُکم دیکر راون اپنے محل میں پہنچا۔ وہاں اُس نے اپنے آٹھ بہادُر سپہ سالاروں کو بُلا کر حُکم دیا۔ ’’تُم لوگ جا کر ڈنڈک وَن میں رہو۔ ہماری جن جگہوں کو رام لکشمن نام کے دو تپسیوں نے اُجاڑ دیا ہے۔ تُم وہاں جا کر اُنکے چلنے پھرنے اور حرکات پر نظر رکھو۔ اور اُنکی خبر مُجھے تیزی سے دیتے رہو۔ میں تُمہیں اختیار دیتا ہوں کہ موقعہ پا کر اُن دونوں کو قتل کر ڈالو۔ میں تُمہاری بہادُری سے اچھی طرح سے واقف ہوں۔ اِس لئے اُنہیں مارنے کا کام تُمہارے سُپرد کرتا ہوں۔‘‘ اُنہیں اِس طرح سے ہدایت دے کر وہ شہوت پرست راکھشس شہوت کا ستایا ہوا سیتا سے مِلنے چل پڑا۔ ☆☆☆

# راون سیتا گُفتگو

شری رام کی جُدائی میں آنسو بہاتی ہوئی جانکی کے پاس جا کر راون بولا۔ ’’ ہے دِلکش! اب اُس تپسوی کے لئے آنسوں بہانے سے کیا فائدہ؟ اب تُو اُسے بھُول جا۔ تُو پیار بھری نظر سے مُجھے دیکھ۔ یہ سارا راج پاٹ میں تیری نذر کرونگا۔ یہ راج ہی نہیں۔ میں بھی جو تینوں لوکوں کا مالِک ہوں، تیرے پاؤں کا نوکر بن کر رہوں گا۔ میری تمام رانیاں تیری نوکرانیاں بن کر رہیں گی۔ صِرف تُو مُجھے اپنا شوہر تسلیم کر لے۔ میں آج ہی مُلک بھر میں تیرے لنکا کی پٹ رانی ہونے کا اعلان کروا دُونگا۔ سارے دیوتا۔ راکھشس۔ نَر۔ کنر جو میرے نوکر ہیں۔ وہ سب تیرے ایک اِشارے پر اپنی جان نچھاور کرنے کو تیار ہو جائیں گے۔ تُو نے یہ وَن واسی سخت مُشکل زندگی گذاری ہے۔ یہ تیرے پچھلے جنموں کے کرموں کا پھَل تھا۔ اب اِسکی معیاد ختم سمجھ۔ مُجھ سے شادی کر کے تینوں لوکوں کی مالکن بننے کے دِن آ گئے ہیں۔ تیری خاطر ساری دُنیا کے عُمدہ ترین لِباس، زیورات کھانے پینے کی چیزیں تیرے سامنے پیش کر دیئے جائیں گے۔ جو دیوتا استعمال کرتے ہیں تیری جیسی لاجواب حسینہ رونے بلکھنے اور دُکھ اُٹھانے کے لیے پیدا نہیں ہوئی ہے۔ تُو میری پٹ رانی بن کر میرے ساتھ پُشپک وِمان میں بیٹھکر آکاش میں سیر و تفریح کے لئے آ۔ اگر تُمہیں دھرم اور لوک لاج کا ڈر ہے تو تیرا یہ خیال غلط ہے۔ اور اِسکی کوئی اہمیت نہیں ہے۔ جنگ میں کِسی حسینہ کا اغوا کر کے اُسکے ساتھ شادی کرنا بھی تو ویدک رِواج کا ایک حِصہ ہے۔ اِس لئے بِلا کِسی خدشہ کے میری بن جا۔‘‘ راوَن کے اِن لالچ بھرے الفاظ کو سُنکر اُسکے اور اپنے بیچ میں گھاس رکھ کر غمگین سیتا بولی۔ ’’ ہے نرادھم! عظیم دَم خَم والے۔ دَھرم پر چلنے والے اور سچائی کو افضل ماننے والے راجا دَشرتھ کے بیٹے شری رام چندر جی ہی میرے شوہر ہیں۔ میں اُنکے بغیر کِسی دوسرے شخص کی طرف نظر بھی نہیں کر سکتی۔ تیرے اوٹ پٹانگ بے لگام باتوں سے ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ اب لنکا کے ساتھ تیرے خاتمے کا وقت آ چُکا ہے۔ تُو بزدِلوں کی طرح مُجھے چُرا کر اب ڈینگس مار رہا ہے۔ اگر اُنکے رُو بُرو میرا اغوا کرنے کی کوشش کرتا۔ تو تیری بھی وہی دِشا ہوتی جو تیرے بھائیوں کھر اور دُوشن کی ہوئی ہے۔ اگر تُو اُنکے سامنے آ جاتا تو وہ تیرے جِسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیتے۔ تُو ایسے دھوکے میں مت رہ کہ جب دیوتا اور راکھشس تیرا کُچھ نہیں بِگاڑ سکتے تو شری رام بھی تُجھے نہیں مار سکیں گے۔ اُن کے ہاتھوں سے تیری موت یقینی ہے۔ اب تیری زندگی کا

چراغ بجھنے والا ہے۔ تیری چمک دھمک اور عقل تو پہلے ہی ختم ہو چکی ہے۔ اور جسکی عقل ختم ہو چکی ہوتی ہے۔ اُسکا کُل ہُم خاتمہ بھی دُور نہیں ہوتا۔ جو تُو بار بار مُجھ سے شادی کرنے کی بات کرتا ہے۔ تُو نے ایک بار بھی سوچا ہے۔ کہ کمل کے پھولوں میں رہنے والی ہنسنی کیا کبھی کنگ کُٹ کے ساتھ رہ سکتی ہے۔ میں تُجھے مُتنبہ کرتی ہوں کہ بار بار میرے شوہر کی بُرائی نہ کر، چاہئے میرے فانی جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈال۔ میں تو تیرے جیسے نیچ سے بات چیت کرنا بھی گُناہ سمجھتی ہوں۔'' سیتا کے سخت بے عزتی والے الفاظ سُنکر راوَن ناراض ہو کر بولا۔ ''ہے سیتے! اگر میں چاہوں تو ابھی تیرا سر کاٹ کر ٹکڑے ٹکڑے کر دوں۔ لیکن مُجھے تم پر رحم آتا ہے۔ اگر ایک سال کے اندر اندر تُو نے مُجھے شوہر کے طور تسلیم نہ کیا، تو میں تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالوں گا۔ پھر وہ راکشسنیوں سے بولا۔ ''تم اِسے یہاں سے اشوک واٹکا میں لے جا کر رکھو۔ اور جتنی تکلیف دے سکتی ہو۔ دو۔ تمہیں اِسکی پوری آزادی ہے۔''

لنکا پتی راوَن کے حُکم کے مطابق راکھشسنیاں سیتا کو اشوک واٹکا میں لے گییٔں۔ اشوک واٹکا ایک دُلربا جگہ ہوتے ہوئے بھی سیتا کے لئے شوہر کی جُدائی اور بہت دُور بھوت پریت والی جگہ ہونے کی وجہ سے بہت ہی دُکھدائیک جگہ بن گئی۔ ☆☆☆

# شری رام کا واپسی پر وِلاپ

جب رام چندر جی ماریچ کو ہلاک کر کے آشرم کی طرف لوٹے تو اُنہوں نے راستہ میں لکشمن کو آتے دیکھا۔ جنک دُلاری سیتا کے بغیر لکشمن کو اکیلے دیکھ کر خدشات سے اُنکا ماتھا ٹھنکا۔ اُنہیں ایسا لگا کہ کسی راکھشسی سازش کے نتیجہ کے طور پر سیتا کِسی مُشکل میں پھنس گئی ہیں۔ اُنہوں نے مُتفکر ہوکر پُوچھا "لکشمن! سیتا کہاں ہے؟ جب میں تُمہیں یہ ہدایت دے آیا تھا کہ تُم سیتا کی حِفاظت کرنا۔ پھر تُم اُسے اکیلے کیسے چھوڑ آئے۔ وہ کِسی مُصیبت میں تو نہیں پھنس گئی ہے۔ زِندہ تو ہے۔ جَلدی بتاؤ، اُسے کیا ہوا ہے۔ اگر وہ زندہ نہیں ہوگی۔ تو میں آشرم نہیں جاؤنگا۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اُس بناوٹی راکھشس نے ہا لکشمن کہہ کر تُمہیں بھی دھوکے میں ڈال دیا ہے۔ اور اِس دُربھسندھی کے نتیجہ کے طور تُم سیتا کو اکیلا چھوڑ کر یہاں دوڑ آئے ہو۔ یا سیتا نے ہی دھوکہ کھا کر تُمہیں یہاں آنے کے لئے مجبور کیا ہو۔ مُجھے ایسا لگتا ہے۔ کہ راکھشسوں نے اپنا انتقام لینے کے لئے یہ چال چلی ہے۔ اور تُم اِس میں پھنس گئے ہو۔ کھر اور دُوشن کی موت کا بدلہ لینے کے لئے اُنہوں نے سیتا کو مار ڈالا ہو۔"

اِس طرح سے پریشانی میں ڈوبتے اُبھرتے ہوئے رام کے ساتھ لکشمن جب اپنے آشرم میں پہنچے۔ تو اُنکا خدشہ صیح نِکلا۔ اُنہیں سیتا کہیں دِکھائی نہیں دی۔ اُنہوں نے آشرم کا کونہ کونہ چھان مارا لیکن اُسوقت خالی کٹیا کی حالت سردی سے ماری ہوئی کمِلنی جیسی ہورہی تھی، آشرم کے درخت اور پتے بھی ہوائیں سَن سُنا کر دُکھ بھری ٹھنڈی آہیں لیتے ظاہر ہوتے تھے۔ شری رام چندر نے دیکھا مرگ چھالا اور کُش اِدھر اُدھر بکھرے پڑے ہیں۔ آسن اوندھے پڑے ہیں۔ درختوں کے پھُول پتے اور کہیں کہیں ٹہنیاں ٹوٹی یا ادھ ٹوٹی پڑی ہیں۔ آشرم کا اُلٹا پُلٹا نظارہ دیکھ کر شری رام سوچنے لگے کہ سیتا کا کِسی نے اغوا کر لیا ہے۔ یا کِسی کمینے راکھشس نے اُسکو کھا لیا ہے۔

کہیں وہ پھُول چُننے یا ندی پر پانی بھرنے تو نہیں چلی گئی ہے۔ جب سب طرف سے تلاش کرنے پر بھی اُنہیں سیتا کہیں دِکھائی نہ دی، تو اُنکی آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے لگا۔ دِماغ چکرانے لگا۔ وہ اِدھر اُدھر ندی نالوں پہاڑوں کی گھپاؤں پر جا کر پاگل جُنونی کی طرح آوازیں دے کر سیتا کی تلاش کرنے لگے۔ آخر میں اُنکا جُنون اتنا بڑھ گیا۔ کہ وہ کبھی

کُدمب کے پیڑ کے پاس جا کر کہتے۔''ہے کدمب! میری سیتا کو تیرے پھولوں سے بہت پیار تھا۔تُو ہی بتا وہ کہاں ہے؟''
کبھی وِلو کے پاس جا کر اُس سے پوچھتے''ہے وِلو وِرِٹپ! کیا تُم نے شادی کا جوڑا پہنی ہوئی سیتا کو کہیں دیکھا ہے؟''اِسطرح وہ کبھی کِسی درخت سے کبھی کِسی ڈالی سے اور کبھی پھولوں کے جھنڈوں سے سیتا کا پتہ پوچھتے۔کبھی اشوک پیڑ کے پاس جا کر کہتے۔''اے اشوک وِرِٹپ! تیرا تو نام ہی اشوک ہے۔پھر تو سیتا سے میری مُلاقات کرا کر میرا غم دُور کیوں نہیں کرتا؟''پھر تاڑ کے درخت سے کہتے''تُو تو سب درختوں سے اُونچا ہے۔تُو دُور دُور کی چیزیں دیکھ سکتا ہے۔دیکھ کر بتا کیا تُجھے سیتا کہیں نظر آتی ہے۔چُپ چاپ کھڑا نہ رہ۔اگر تُو دیکھنا چاہے تو تُجھے وہ ضرور دِکھائی دے گی۔

اِس طرح سے مُختلف قسم کے درختوں سے پُوچھ پُوچھ کر شری رام چندر جی آہ وزاری کرنے لگے۔''ہے میری جان میری محبُوبہ جانکی! تو کہاں چھُپ گئی؟ اگر تُم درختوں کی اوٹ میں چھپ کر مذاق کر رہی ہو۔تو میں تُم سے اِستدعا کرتا ہوں کہ تُم سامنے آؤ۔دیکھ میں تیرے بنا کِتنا پریشان ہو رہا ہوں۔اب مذاق بہت ہو چُکا۔میں ہار مانتا ہوں۔میں تُجھے نہیں ڈھونڈھ پا رہا ہوں۔یا تُو سچ مُچ مُجھ سے روٹھ گئی ہے۔بول پیاری سیتے بول۔جلدی بول۔تُو کہاں ہے؟ اِدھر دیکھ تیرے ساتھ کھیلنے والے ہرن بچے بھی تیری جُدائی میں آنسو بہا رہے ہیں۔سیتے! تیرے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکتا۔میں چاہتا ہوں کہ ابھی تیری جُدائی میں جان دوں۔لیکن والدِ محترم کے حُکم سے مجبُور ہوں۔مُجھے جنّت میں دیکھ کر وہ ملامت کریں گے۔اور کہیں گے کہ تُو میرے حُکم عدُولی کر کے چودہ برس کی وَن واس کی معیاد پُوری کئے بغیر ہی جنّت میں کیسے چلا آیا۔۔ہاں میں کِتنا بدقسمت ہوں۔،جو تُمہاری جُدائی میں مَر بھی نہیں سکتا۔ہائے جانکی! تُم ہی بتاؤ تُمہارے بِنا میں کیا کروں؟''

بڑے بھائی کو اِس طرح سے آہ وزاری کرتے دیکھ کر لکشمن نے اُنہیں حوصلہ دیتے ہوئے کیا۔''ہے آدمیوں میں افضل! رونے اور ہمت ہارنے سے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔آیئے آشرم سے باہر چلکر جنگلوں اور گھپاؤں میں بھابی کو تلاش کریں۔اُنہیں جنگلوں اور پہاڑوں میں سیر کرنے کا چاؤ تھا۔مُمکن ہے۔کہ گوداوری کے کِنارے پر بیٹھی مچھلیوں کا پانی میں کھیل دیکھ رہی ہوں۔یا کِسی ڈر کی وجہ سے خوفزدہ ہو کر کِسی ڈالیوں کے جھنڈ میں بیٹھی ہوں۔اِس لئے ہمارے لئے یہی مُناسب ہے کہ ہم افسوس اور پریشانی کو چھوڑ کر اُنکی تلاش کریں۔

لکشمن کے حوصلہ افزا الفاظ سُنکر شری رام چندر جی اُنکے ساتھ جنگلوں۔ڈالیوں گری۔گھپاؤں وغیرہ میں کھوج

کرنے کے لئے چلے۔ اُن دونوں نے جنگل۔ پہاڑ۔ گپھاؤں وغیرہ کا ایک ایک کونہ چھان مارا لیکن اُنہیں سیتا کہیں نہیں ملی۔ آخر کار شری رام مایُوس ہو کر بولے۔ ''بھیا سومتر! یہاں تو کوئی ایسی جگہ باقی نہیں بچی۔ جہاں ہم نے جانکی کو تلاش نہ کیا ہو۔ لیکن ہمیں ہر طرف نا اُمیدی ہی ہاتھ لگی۔ اب ایسا لگتا ہے کہ میری سیتا مُجھے کبھی نہیں مِلے گی۔ میں وَن واس کی معیاد گُذار کر جب ایودھیا لوٹوں گا۔ اور ماتا کوشلیا پوچھیں گی کہ سیتا کہاں ہے تو میں اُنہیں کیا جواب دونگا؟ مِتھلا پتی جنک کو کیا مُنہ دِکھاؤں گا۔ یہ کہتے کہتے وہ زور زور سے آہ وزاری کرنے لگے۔'' ہے سیتا! میں تُمہیں کہاں ڈھونڈوں؟ ہے جنگلوں کے ہرنو! کیا تُم نے کہیں مرگ نینی سیتا کو دیکھا ہے۔ ہے جنگلوں کی کوکلو! کیا تُم نے کہیں کوکلا کنٹھی جانکی کو دیکھا ہے؟ کوئی تو کُچھ بتاؤ۔ کیا سبھی میرے لئے سنگدِل اور بے رحم ہو گئے ہو؟ کوئی نہیں بولتا۔ کوئی نہیں بتاتا۔ کوئی بھی مُجھ سے بات کرنا نہیں چاہتا۔ میں بے جان ہوں۔ کائیر ہوں جو اپنی رفیقہ حیات کی حفاظت نہ کر سکا۔ تھوڑی دیر چُپ رہنے کے بعد وہ پھر لکشمن سے بولے۔'' ہے سومتر! اب سیتا کے بِنا میں کِسی کو مُنہ دِکھانے کے قابل نہیں رہا۔ میں معیاد ختم ہونے پر ایودھیا بھی نہیں جاؤں گا۔ تُم اب ایودھیا لوٹ جاؤ۔ میری طرف سے بھرت کو کہہ دینا کہ اب تُم ہی ایودھیا کا راج سنبھالو میں کبھی نہیں لوٹونگا۔ ماتا کوشلیا سے کہنا کہ کِس طرح سے سیتا کا اغوا ہو چُکا ہے۔ اور اُسکی داستان غم کو نہ سہہ سکنے کی وجہ سے شری رام نے خودکشی کر لی۔ اب تُمہارے جاتے ہی میں گوداوری ندی میں کُود کر اپنی جان دُوں گا۔ حقیقت میں اِس دُنیا میں سب سے بڑا گنہگار میں ہوں اِسی لئے مُجھے ایک کے بعد دوسرے دُکھ مِلتے چلے آرہے ہیں۔ پہلے والدِ صاحب کا انتقال ہوا۔ اور اب سیتا بھی مُجھے چھوڑ کر نہ جانے کہاں چلی گئی۔ گھر بار اور رشتہ دار تو پہلے ہی چھوٹ گئے ہیں۔ مُجھے رہ رہ کے یہ دھیان آتا ہے کہ سیتا راکھشسوں کے چُنگل میں پھنس گئی ہے۔ وہ بھی رو رو کر اپنی جان ختم کر رہی ہوگی۔ تُم کہتے ہو کہ جنگل میں یا گوداوری کے کنارے پر گئی ہو گی۔ یہ سب دِل بہلانے کی باتیں ہیں۔ جو وَن واس کی اِتنی لمبی مُدت میں ایک بار بھی آشرم سے باہر اکیلی نہیں نِکلی۔ وہ آج ایسے نہیں جاسکتی ہے۔ ضرُور بالضرُور راکھشسوں نے اُسکا اغوا کیا ہے۔ یا اُسکو کھا لیا ہے۔ اِن درختوں جانوروں وغیرہ سے اِتنی ہم آہنگی اور تال میل ہوتے ہوئے بھی کوئی مُجھے سیتا کا اَتہ پتہ نہیں بتاتا۔ ہا سیتے! ہا جان سے پیاری! تُو ہی بتا۔ میں تُجھے کہاں ڈھونڈوں کہاں جا کر تلاش کروں''؟

شری رام کو اِسطرح سے بے یار و مددگار کی طرح روتے دیکھ کر لکشمن نے اُنہیں حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔ بھیا! ذرا

سوچو کتنی تپسیا سے ماتا کوشلیا اور والِد صاحب نے آپکو حاصل کیا ہے۔ آپکی جُدائی میں ہی والِد صاحب نے بلکھتے ہوئے اپنی جان دی۔ اگر اِسی طرح آپ رو رو کر اپنی جان دیں گے تو سوچیئے تینوں ماتاؤں اور میری کیا حالت ہوگی۔ آپکی جُدائی میں ہم کتنے دِن زندہ رہ سکتے ہیں۔ پھر آپکے پیارے ایودھیا کے لوگوں کا کیا ہوگا؟ آپ نے رشی مُنیوں کو جو بھروسہ دیکر راکھشسوں کے خاتمہ کرنے کا وَعدہ دیا ہے۔ اُس وَعدے کا کیا ہوگا؟ کیا لوگ یہ کہہ کر نکتہ چینی نہیں کریں گے کہ سچائی پر چلنے والے رگھوکُل کے سورج راگھو اپنے ہی دُکھوں کو جگہ دیکر اپنے وَعدے سے مُنکر ہو گئے؟ ہے آدمیوں میں افضل! سُکھ دُکھ کا تو روزانہ گھومنے والا چکر ہے۔ ایسا کون ہے جِس پر مُصیبت نہیں آتے، اور ایسی کون سی مُصیبت ہے جِسکا خاتمہ نہیں ہوتا۔ کِسی کے ہمیشہ ایک جیسے دِن نہیں رہتے۔ آپ تو خود بہت بڑے عالِم ہیں۔ کیا آپکو سبق سیکھانا اچھا لگتا ہے۔ آپ حالات پر سوچ بچار کر کے ہمت سے کام لیجئے۔ کہیں نہ کہیں جانکی جی ہمیں ضرور مِلیں گی۔"

لکشمن کے مرہم بھرے الفاظ سُن کر شری رام نے اپنے آپ کو سنبھالا اور لکشمن کے ساتھ سیتا کی کھوج کرنے کے لئے کھر اور دُوشن کی جگہوں کی طرف چلے۔ راستہ میں اُنہوں نے اپنے والِد صاحب کے دوست جٹایو کو دیکھا۔ اُسے دیکھ کر شری رام نے لکشمن سے کہا۔

بھیا! مجھے ایسا لگتا ہے کہ اِسی جٹایو نے سیتا کو کھا ڈالا ہے۔ میں ابھی اِسے جہنم میں بھیجتا ہوں۔ ایسا کہتے ہوئے غُصے سے تِلملاتے ہوئے اُنہوں نے اپنے دُھنش پر تیر چڑھایا اور جٹایو کو مارنے کے لئے آگے بڑھے۔ شری رام کو اپنی طرف آتے ہوئے دیکھ کر جٹایو بولا۔

شری رام! آپ آ گئے۔ اچھا ہوا۔ آپکے ہی اِنتظار میں میری جان اَٹکی ہوئی ہے۔ لنکا کا راجا سیتا کو اغوا کر کے لے گیا ہے۔ اور اُسی نے میرے دونوں بازو کاٹ کر مجھے بُری طرح مضرُوب کر دیا ہے۔ ہے بہادُر! جِس جنک نندنی کو آپ یہاں جنگلوں اور پہاڑوں پر ڈھونڈھ رہے ہو۔ اُسے راوَن اپنے وِمان میں بِٹھا کر لے گیا ہے۔ سیتا کی پُکار سُنکر میں اُسکی مَدد کے لئے گیا بھی تھا۔ لیکن اُس طاقتور راکھشس نے مجھے مار مار کر یہ حالت کر دی۔ بُڑھاپے کیوجہ سے میں اُس پر قابو نہیں پا سکا۔ یہ اُسکا دُھنش اور یہ اُسکے بان ہیں۔ اُدھر اُسکے وِمان کا کُچھ ٹوٹا ہوا حِصہ پڑا ہے۔ اب میرا آخری وقت آ چُکا ہے۔ اِس لئے میں زیادہ نہیں بول رہا ہوں۔ میں آپکے والِد صاحب کا دوست ہوں۔ اِس لئے میرے مَرنے پر آپ میری آخری

رسومات کرنا۔'' اِتنا کہہ کر جٹایو کا گلا بیٹھ گیا۔ آنکھیں پتھرا گئیں اور اُسکی جان نکل گئی۔

جٹایو کے بے جان خون میں لت پت جسم کو دیکھ کر شری رام دُکھی ہو کر لکشمن سے بولے۔ ''بھیا! سچ مُچ میں کتنا بد قِسمت ہوں، راج بھی چھِن گیا گھر سے بے گھر ہوا۔ والد صاحب کا اِنتقال ہو گیا۔ سیتا کا اغوا ہوا۔ اور آج والد صاحب کے دوست جٹایو بھی میری وجہ سے مضروب ہوئے۔ میری ہی وجہ سے اُنہوں نے اپنے جان کی قربانی دی۔ اِنکی اِس قربانی سے میں بہت مُتاثر ہوا ہوں۔ اِن کے مرنے کا مُجھے بہت دُکھ ہے۔ تُم جا کر لکڑیاں جمع کرو۔ میں اپنے ہاتھوں سے اِن کا داہ سنسکار کرونگا۔ یہ میرے والد کے برابر تھے۔

رام چندر کا حُکم پا کر لکشمن نے لکڑیاں اِکٹھا کیں۔ دونوں نے مِلکر چِتا بنائی۔ شری رام نے پتھروں کو رگڑ کر آگ سُلگائی پھر فرشتہ صِفت جٹایو کے جسم کو چِتا پر رکھ کر بولے۔ ''ہے پُوجا کے قابل گردھوں کے راجا! جس لوک میں ہون اور اگنی ہوتر کرنے والے، میدان جنگ میں لڑ کر شہید ہونے والے اور دھرماتما لوگ جہاں جاتے ہیں۔ اُسی لوک کے لئے آپ روانہ ہو جائیں۔ آپکی شہرت اِس سنسار میں اٹل رہے گی۔'' یہ کہہ کر اُنہوں نے چِتا کو آگ لگا دی۔ تھوڑی ہی دیر میں جٹایو کا فانی جسم پنچ بھوتوں میں مِل گیا۔ اُسکے بعد دونوں بھائیوں نے گوداوری کے کِنارے پر جا کر جنّتی جٹایو کو جل انجلی دی۔ ☆☆☆

# کبندھ راکھشس کی ہلاکت

پکھشی راج جٹایو کا تجہیز و تکفین کر کے شری رام اور لکشمن سیتا کی کھوج میں جنوب مغرب کی طرف چلے۔ کیونکہ اب اُنکو یہ معلوم ہو ہی چکا تھا کہ لنکا کا راجہ راون سیتا کو لیکر اُسی طرف گیا ہے۔ کچھ دُور آگے چل کر وہ جنگل میں پہنچے۔ جس میں کوئی پگڈنڈی نہیں تھی۔ درختوں۔ جھاڑیوں اور ڈالیوں نے آگے کا راستہ دُشوار گُزار بنایا ہوا تھا۔ مُشکل سے وہ اُسے پار کر کے ''کرونچ'' نام کے جنگل میں پہنچے۔ وہ جنگل اور بھی گھنا اور اَندھیرا تھا۔ اُسکا زیادہ گھِنا ہونا اور چلنے کے لئے بہت ہی مُشکل ہونے کے بارے میں اُنہوں نے سوچا۔ کہ مُمکن ہے کہ راون نے سیتا کو وہیں چھُپا کر رکھا ہو۔ لیکن بہت تلاش کرنے پر بھی جب کوئی نتیجہ نہیں نِکلا تو وہ اور آگے چلے۔ اِس جنگل کو پار کر کے ''متنگ آشرم'' نام کے جنگل میں پہنچے جو پچھلے جنگل سے بھی زیادہ خوفناک اور بھیانک جانوروں سے بھرا ہوا تھا۔ گھُومتے گھُومتے وہ ایسی مُڑی ہوئی گُھپا میں پہنچے جو پاتال تک گہری اور اندھیرے میں گُم تھی، کہ ہاتھ کو ہاتھ نہیں سُوجھتا تھا۔ اُس بہت بڑی گھُپا کے دَہانے پر ایک بہت زیادہ خوفناک لمبے پیٹ والی بڑے بڑے دانتوں اور بکھرے بال والی خوفناک مُنہ والی راکھشنی بیٹھی ہوئی ہڈی چبا رہی تھی۔ شری رام اور لکشمن کو دیکھ کر وہ قہقہے لگاتی ہوئی دوڑی اور لکشمن سے لِپٹ کر بولی ''میرا نام ''ایومُکھی'' ہے میں بہت دِنوں سے کِسی خوبصورت نوجوان کا اِنتظار کر رہی تھی۔ اب تُم آ گئے، چلو۔ میرے ساتھ وِہار کرو'' اُس کے اِس غلط رویہ سے غُصہ ہو کر لکشمن نے اپنے میان سے تلوار نِکالی اور اُسکے ناک کان اور پستان کاٹ ڈالے۔ اُسکے سارے جسم پر خون کی دھارا بہنے لگی۔ اور وہ چیختی ہوئی وہاں سے بھاگ گئی ''ایومکھی'' کے بھاگ جانے کے بعد دونوں بھائی تھوڑی دُور گئے تھے کہ اُنہیں ایک خطرناک شور سُنائی دیا۔ جِسکی گرج سے سارا زمین و آسمان کانپتے ہوئے ظاہر ہو رہے تھے، اِس سے ہوشیار ہو کر دُونوں بھائیوں نے تلواریں نکال کر اُس طرف قدم بڑھائے جِدھر سے وہ خوفناک شور آ رہا تھا۔ اُنہوں نے گرج کے آکار والے بِنا گردن کے ''کنبدھ راکھشس'' کو دیکھا اُسکا مُنہ اور آنکھیں اُسکے سینہ پر چمک رہی تھیں۔ وہ دونُوں مٹھیوں میں جنگل کے حیوانوں کو پکڑے اُنکا راستہ روکے کھڑا تھا۔ شری رام اور لکشمن کو دیکھتے ہی اُس نے لپک کر دونوں کو اپنے بازوں کے بیچ دبا لیا اور بولا بڑی خوش قسمتی

سے آج ایسا سُندر بھوجن مِلا ہے۔ تُم دونوں کو کھا کر میں بھوک مِٹا دوں گا۔'' اِس اچانک حملے سے لکشمن دم بخود ہو گئے۔ لیکن شری رام نے بڑی پھُرتی سے اُس راکھشس کے دونوں بازو کاٹ ڈالے۔ وہ چیختا ہوا زمین پر گر پڑا۔ زمین پر پڑے ہوئے وہ بولا۔ ''ہے انسانوں میں اعلیٰ ترین رام! آپ نے راکھشس یونی سے مُجھے نجات دِلا کر مُجھ پر بہت بڑا احسان کیا ہے۔ اِندر نے مُجھے پہلے ہی بتا دیا تھا کہ آپکے ہاتھوں سے مُجھے نجات مِلے گی۔ اب آپ مُجھ پر اِتنی مہربانی اور کرنا کہ اپنے ہاتھوں سے میرا داہ سنسکار کر دینا۔'' کبندھ کی اِلتجا سُن کر شری رام بولے۔ ''ہے راکھشس راج! میں تُمہاری خواہش ضُرور پوری کرونگا۔ میں تُم سے کُچھ اِطلاع حاصل کرنا چاہتا ہوں۔ اُمید ہے کہ ضُرور دے دوگے۔ ''ڈنڈک وَن'' سے میری غیر حاضری میں لنکا پتی راون میری بیوی کو اغوا کر کے لے گیا ہے۔ میں اُسکی طاقت۔ دَم خَم۔ جگہ وغیرہ کے بارے میں پوری جانکاری چاہتا ہوں۔ اگر جانتے ہو تو بتاؤ''۔

شری رام کا سوال سُنکر کبندھ بولا۔ ''ہے رام اِنسانوں میں افضل! راوَن بڑا طاقتور راجا ہے اُس سے سبھی دیوتا اور راکھشس ڈرتے ہیں۔ اُس پر فتح حاصل کرنے کے لئے آپکو سیاست کا سہارا لینا پڑے گا۔ آپ ایسا کیجئے کہ یہاں سے ''پمپا سروور'' چلے جائیے۔ وہاں ''رشی شے موک پہاڑ'' پر وانرُوں کا راجہ سگریوا اپنے چار بہادُر وانروں کے ساتھ رہائش کرتا ہے۔ وہ بہت ہی بہادُر دَم خَم والا۔ رُعب دار۔ عقلمند۔ حوصلہ مند اور سیاست دان ہے۔ اُس کے پاس ایک بہت بڑی بہادُر فوج بھی ہے۔ جِسکی مدد سے آپ راوَن پر فتح حاصل کر سکتے ہیں۔ اُسکے بڑے بھائی بالی نے اُسکا راج اور بیوی ہڑپ کی ہے۔ اگر آپ اُسے دوست بنا سکیں۔ تو آپکا کام پُورا ہو جائے گا۔ وہ راکھشسوں کی سب جگھوں کو جانتا ہے۔ اور اُنکی بناوٹی چالوں کو بھی سمجھتا ہے۔ اُسے بھی اِسوقت دَم خَم والے دوست کی ضرورت ہے۔ آپکا دَرست بن جانے پر وہ اپنے وانروں کو بھیج کر سیتا کی کھوج کرے گا۔ ساتھ ہی سیتا کو واپس دِلانے میں بھی آپکی مدد کرے گا۔'' اِتنا کہہ کر کبندھ نے آخری سانس لی۔

شری رام چندر جی اُسکا تجہیز و تکفین کر کے لکشمن کے ساتھ پمپا سرُوور کی طرف چل دیئے۔ پمپا سُرودر کے مُتصِل اُنھوں نے ایک خوبصورت جھیل دیکھی جِس میں دونوں بھائیوں نے نہایا۔ ☆☆☆

# شبری کا آشرم

نہانے کے بعد اپنی تھکاوٹ مٹا کر دونوں بھائی سُگریو سے ملنے بڑی محنت سے پمپا سُرور کے مغربی کنارے کے نزدیک پہنچے۔ وہاں اُنہوں نے ایک خوبصورت صاف وشفاف اور دلکش آشرم دیکھا وہ شبری ''بھیلنی'' کا آشرم تھا۔ اُس نے شری رام اور لکشمن کو اُدھر سے نکلتے دیکھ اُنکا استقبال کیا اور با عزت طور اُنکو اپنے آشرم میں لے آئی۔ اُنکے پاؤں چھو کر اُنکی مناسب خاطر تواضع اور پوجا کی۔ اُس سے خوش ہو کر آسن پر بیٹھکر شری رام چندر جی بولے۔ '' ہے تپسونی! تمہاری تپسیا میں کسی طرح سے کوئی رُکاوٹ تو نہیں پڑتی ہے۔ کوئی راکھشس وغیرہ تُمہیں کوئی تکلیف تو نہیں دیتے ہیں۔''

شری رام چندر کے پیار بھرے الفاظ سُن کر بوڑھی ''شبری'' ہاتھ جوڑ کر بولی۔ '' ہے پربھو! آپکے دیدار پا کر میری تمام تپسیا مکمل ہوگئی۔ میرے گرودیو اُسی دِن جنت میں گئے جسدن آپ چترکوٹ تشریف لائے تھے۔ اُنہوں نے اپنے آخری وقت پر آپکے بارے میں مجھے بتایا تھا۔ تبھی سے میں آپکے اِستقبال کے لئے اِس جنگل کے میٹھے اور مزیدار میوے چھانٹ چھانٹ کر اکٹھی کرتی رہی ہوں۔ مہربانی کر کے اِنہیں لیکر مجھے مشکور فرویں۔''

''شبری'' نے جو پھل پریم اور عقیدت سے جمع کئے تھے۔ اُنہیں شری رام نے بڑے پیار سے منظور کیا۔ وہ ایک ایک بیر کھاتے جاتے تھے اور اُسکی بھوری بھوری تعریف کرتے جاتے تھے۔ جب وہ مزے لے لے کر سب بیر کھا چکے تو شبری نے اُنہیں بتایا۔ '' ہے رام! یہ سامنے جو گھنا جنگل دِکھائی دے رہا ہے۔ ''ماتنگ وَن'' ہے۔ میرے گورو نے ایک بار یہاں بڑا بھاری ہون کیا تھا۔ حالانکہ اُس ہون کو کئے سال ہا سال ہوئے۔ پھر بھی ابھی تک خوشبودار دھُواں سارے ماحول میں خوشبو پھیلاتا ہے۔ ہون کے برتن بھی ابھی اپنی اپنی جگہ پر رکھے ہوئے ہیں۔ ہے مالِک! میں نے اپنی زندگی کی تمام دھارمِک آرزوئیں پوری کرلی ہیں۔ صِرف آپکے دیدار کی خواہش تھی۔ وہ آج پوری ہوگئی۔ اب آپ مجھے اِجازت دیں۔ کہ میں اِس جسدِ خاکی کو چھوڑ کر وہیں چلی جاؤں جہاں میرے گورودیو گئے ہیں۔'' ''شبری'' کی دونوں عقیدت اور شکتی دیکھ کر شری رام نے کہا۔ '' ہے عظیم تپسونی! تمہاری خواہش ضرور پوری ہوگی۔ میں بھی دُعا کرتا ہوں کہ پرماتما تمہاری دِلی خواہش

پوری کریں۔شری رام چندر کا آشیرواد پاکر ''شبری'' نے سمادھی لگائی۔اور اِس طرح سے اپنی روح آزاد کردی۔اُسکے بعد شبری کے آخری رُسومات پُورے کر کے دونوں بھائی پمپا سروور پہنچے۔پاس ہی ''پمپا ندی'' بہہ رہی تھی۔جس کے کِنارے پر مُختلف اقسام کے درخت پھُولوں اور پھلوں سے سجے ہوئے تھے۔اِس جگہ کی رونق دیکھ کر رام چندر جی اپنا سارا غم بھول گئے۔وہ سُگریو سے ملنے کی خواہش کو دِل میں لئے پمپا کے کِنارے پُوری کی طرف چلنے لگے۔☆☆☆

☆☆☆شری بالمیکی رامائین کا ارنیہ باب مُکمل ہوا☆☆☆

# کشکندھا باب

## پمپا سرور میں شری رام اور ہنومان کی مُلاقات

پمپا سرور پر پہنچنے کے بعد وہاں کے دِلرُبا نظاروں کو دیکھ کر شری رام کو پھر سیتا کی یاد آئی۔ اور وہ اُسکی جُدائی میں رُونا تونا کرتے ہوئے لکشمن سے کہنے لگے۔ "ہے سومتر! پمپاندی کا پانی مونگے جیسا صاف وشفاف ہے۔ اِس کے بیچ کِھلے ہوئے کنول کے پھُول اور کھیل کُود کرتے ہوئے آبی پرندے بہت خوبصُورت دِکھائی دے رہے ہیں، کِنارے پر کھڑے درختوں کی رُونق اور اُن پر کِلَر وکرتے پرندے بہت ہی دِل بہلائی کرنے والے ظاہر ہوتے ہیں۔ اگر آج سیتا بھی اپنے ساتھ ہوتی تو اِس نِظارے کو دیکھ کر اُسکا دِل کِتنا خوش ہوتا۔ اِس پر چیتر کے مدھوماس نے میرے جُدائی بھرے دِل کو کِتنا دُکھی کردیا ہے۔ یہ میں ہی جانتا ہوں۔ ہا سیتا! میں اِس قدرت کے حُسن کا مزہ لے رہا ہوں۔ اور تُم نہ جانے کِس حالت میں رو رو کر اپنا وقت گُزار رہی ہوگی؟ میں کِتنا بدقسمت ہوں کہ تُمہیں اپنے ساتھ جنگل میں لے آیا۔ لیکن تُمہاری حِفاظت نہیں کرسکا۔ ہائے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر ناچ کرتے ہوئے مُوروں کے ساتھ شہوت بھری مورنیاں کیسا ناچ کر رہی ہیں۔ اگر آج تُم میرے پاس ہوتی تو تُم بھی اِسی طرح ناچ اور کھیل کر کے اپنے دِل کی خوشی ظاہر کرتی۔ ہے لکشمن! جِس جگہ پر سیتا ہوگی اگر وہاں بھی اِسی طرح بسنت جوبن پر ہوگا۔ تو وہ اُسکے جُدائی سے سوختہ دِل کو کتنی تکلیف پُہنچا رہا ہوگا۔ وہ ضُرور میری جُدائی میں رورو کے پاگل ہوتی جارہی ہوگی۔ میں جانتا ہوں۔ میرے بِنا پانی سے باہر نِکلی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپ رہی ہوگی۔ اُسکی حالت بھی وہی ہورہی ہوگی جو میری ہورہی ہے۔ بلکہ مُجھ سے زیادہ ہی ہوگی۔ کیونکہ خواتین مردوں سے زیادہ جذباتی اور نرم دِل ہوتی ہیں۔ یہ تمام نظارہ اِتنا دِلربا ہے۔ کہ اگر سیتا میرے ساتھ ہوتی۔ تو اِس جگہ کو چھوڑ کر میں کبھی ایودھیا نہیں جاتا۔ ہمیشہ اُس کے ہمراہ یہاں ہی رہائش کرتا۔ لیکن وہ تو صِرف ایک خواب ہے۔ آج تو یہ بدقسمت پیاری سیتا کی جُدائی میں جنگلوں میں مارا مارا پھِر رہا ہے۔ جِس سیتا نے میرے لئے محلوں کے سُکھ کو چھوڑ دیا۔ میں اُسکی جنگل میں حفاظت نہیں کر سکا۔ میں کیسے یہ زندگی گذاروں؟ میں ایودھیا جاکر کِسی کو کیا مُنہ دِکھاؤں۔ اور کیا بتاؤں گا۔ ماتا کوشلیا کو کیا جواب دُونگا۔

مُجھے کُچھ سمجھ نہیں آتا۔ میں اِس مُصیبت کے پہاڑ کے نیچے دَبا جا رہا ہوں۔ مُجھے اِس مُصیبت سے چھٹکارے کا کوئی حل نہیں سوُجھ رہا ہے۔ میں یہیں پمپا سرور میں ڈُوب کر جان دے دُوں گا، بھیا لکشمن! بھیا لکشمن! تُم ابھی ایودھیا لوٹ جاؤ۔ وہاں جا کر سب ماتاؤں اور بھرت سے کہہ دینا کہ رام خود کشی کر کے مرگیا۔ وہ سیتا کی جُدائی کے دُکھ کو نہ سہہ سکا۔ یہ کہتے ہوئے رام بہت پریشان ہو کر بے ہوش ہو گئے۔

بڑے بھائی کی یہ حالت دیکھ کر لکشمن نے اُنہیں اپنی گود میں لٹایا اور اُنکی بے ہوشی کو دُور کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ جب شری رام کو قدرے ہوش آیا۔ تو آنکھوں میں آنسوں ٹپکے۔ لکشمن بولے۔ ''ہے بھیا آپ اُداس نہ ہوں اور بھروسہ رکھیں۔ کہ راون تینوں لوکوں میں کہیں بھی چلا جائے ہم کسی بھی صُورت میں اُسکو مار کر جنک نندنی کو رہا کریں گے۔ آپ تو بہت ہی حوصلہ مند شخص ہیں۔ آپکو ایسی مُصیبتوں میں ہمیشہ حوصلے سے کام لینا چاہیئے۔ ہم لوگ اپنے حوصلہ۔ ہمت اور مردانگی کے بھروسے پر ہی راون کو شکست دے کر سیتا کو رہا کرا سکیں گے۔ آپ حوصلہ رکھیں۔

لکشمن کی ہمت بڑھانے والے الفاظ سُنکر شری رام کو پھر ہمت بڑھ گئی۔ وہ اُٹھ کر کھڑے ہوئے اور آگے چلے۔ چلتے چلتے وہ ''رشیہ موک'' پہاڑ کے نزدیک پہنچے۔ تو اپنے ساتھیوں کے ساتھ اُس پروت پر بیٹھے ہوئے سُگریو نے اُن دونوں شاندار اور رعب دار نو جوانوں کو دیکھا۔ اُنہیں دیکھ کر سُگریو کے دِل میں اندیشہ ہوا۔ کہ مُمکن ہے بالی نے ان دونوں دُھنش دھاری بہادُروں کو اُنکے خلاف جنگ کرنے کے لیئے بھیج دیا ہو۔ سُگریو کو اس طرح فِکر مند دیکھ کر ہنومان بولے۔ ہے وانر دِھپتے! آپ اچانک اِتنے فِکر مند کیوں ہو گئے؟ ہنوُمان کے سوال کو سُنکر سُگریو بولے۔ مُجھے ایسا لگتا ہے کہ یہ دونوں آدمی بالی کے بھیجے ہوئے جاسُوس ہیں۔ اور تپسویوں کا بھیس بنا کر ہماری تلاش میں آئے ہیں۔ ہمیں جلد ہی ان دونوں کا مُناسب بندوبست کرنا چاہیئے۔ ورنہ ہم سب بالی کے ہاتھوں مارے جائیں گے۔

سُگریو کی زبان سے یہ تشویش بھرے الفاظ سُن کر ہنومان بولے۔ ''ہے راجن! مُجھے آپکی تشویش کے پیچھے کوئی اثر نہیں دِکھائی دیتا۔ پھر بھی آپکو ہمت سے اِس بارے میں سوچنا چاہیئے۔ کوئی راجا کم ہمت ہو کر مُصیبت میں بچنے کا نہ تو کوئی عِلاج ہی سوچ سکتا ہے اور نہ ہی اُس سے نجات پا سکتا ہے۔ پھر بھی اپنے خیال پر ڈٹے رہتے ہوئے سُگریو نے کہا۔ ''ہنومان! تُم کُچھ بھی کہو۔ میرا اندازہ یہی ہے کہ یہ دونوں بالی کے بھیجے ہوئے جاسُوس ہیں، اِس لیئے ہمیں اُنکی طرف سے بے فکر چاہیئے

نہیں ہونا چاہیئے۔ تُم بھیس بدل کر اُنکے پاس جاؤ۔ اِن کے نسبت سارے معلومات حاصل کرو۔ اگر میرا اندازہ ٹھیک ہو تو جلد از جلد اس بارے میں کُچھ کرنا ہوگا۔"

سُگریو کا حُکم پا کر ہنومان تپسوی کا بھیس بنا کر رام لکشمن کے پاس پہنچے۔ اُن دونوں کو پرنام کر کے وہ بے حد انکساری سے بولے۔ "ہے بہادرو! آپ لوگ اِس جنگلی علاقہ میں کِس لئے گھوم رہے ہو۔ آپ دونوں دَم خَم والے اور دیوتاؤں کے برابر با اثر دِکھائی دیتے ہو۔ آپ کے مضبوط بازو اور بہادرُ شکل وصُورت کو دیکھ کر ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اِندر کو بھی شکست دینے کی قُوت رکھتے ہو۔ لیکن پھر بھی آپکے چہرے مُرجھائے ہوئے ہیں۔ اور آپ ٹھنڈی سانسیں بھرتے رہے ہیں۔ اِسکی کیا وجہ ہے؟ مہربانی کر کے آپ اپنا تعارُف دیجئے۔ آپ اِس طرح سے چُپ کیوں ہیں؟ یہاں پہاڑ پر وانرِ افضل سُگریو رہتے ہیں، اُن کے بڑے بھائی بالی نے اُنہیں گھر سے نِکال دیا ہے۔ اُن ہی کے حُکم سے میں آپکا تعارُف حاصل کرنے کے لئے یہاں آیا ہوں۔ میرا نام ہنومان ہے۔ میں بھی وانر جاتی کا ہوں۔ اب آپ اپنا تعارُف دیجئے۔ میں سُگریو کا وزیر ہوں۔ اور اپنی مرضی کے مُطابق اپنا بھیس بدل سکتا ہوں۔ اِس لئے میں تپسوی کے بھیس میں آپکے پاس آیا ہوں۔ میں نے آپکو سب کُچھ بتا دیا ہے۔ اُمید ہے کہ آپ بھی تعارُف دیکر مُجھے اِحسان مند کریں گے۔ اور جنگل میں تشریف لانے کی وجہ بھی بتائیں گے۔

ہنومان کی دانشمندی سے بھری صاف وشفاف باتوں کو سُنکر شری رام چندر جی لکشمن سے بولے "ہے سُمتر! اِن کی باتوں سے مُجھے پُورا یقین ہو گیا ہے۔ کہ یہ نہایت ہی اونچے خیالات والا وانر راج سُگریو کے معتمِد وزیر ہیں۔ اور اُنہی کے فائدہ کے لئے یہاں آئے ہیں۔ اِس لئے تُم بے خوف ہو کر سب کُچھ انہیں بتا دو"

اِس طرح سے شری رام کے حُکم کے مطابق لکشمن ہنومان سے بولے۔ "ہے وانر افضل! سُگریو کے صِفات سے ہم واقف ہو چکے ہیں۔ ہم اُن ہی سے ملنے کے لئے اُنہیں ڈھونڈتے ہوئے یہاں تک آئے ہیں۔ آپ سُگریو کے کہنے کے مُطابق جو دوستی کی بات چلا رہے ہیں۔ وہ ہمیں منظور ہے۔ جہاں تک ہمارے تعارُف کا سوال ہے۔ ہم ایودھیا کے مالکِ مہا راج دَشرتھ کے بیٹے ہیں۔ یہ شری رام چندر جی اُنکے بڑے بیٹے اور میں اِنکا چھوٹا بھائی لکشمن ہوں۔ چودہ سال کا ون واس پا کر یہ جنگل میں رہنے کے لئے اپنی زوجہ سیتا کو بھی ساتھ لائے ہیں۔ راوَن نے سیتا جی کا اغوا کیا ہے۔ اِسی خیال سے

ہے! وانروں کے بادشاہ! جس چکرورتی راجہ سمراٹ دَشرتھ کے قدموں میں تمام روئے زمین کے راجہ مہاراجہ سر جھکاتے تھے۔ اور اُنکے پناہ گزین ہوتے تھے۔ اُنہی مہا راجہ کے سب سے بڑے بیٹے آج وقت کے پھیر بدل سے سُگریو کی پناہ میں آئے ہیں۔ تاکہ مہاراج سُگریو اپنی فوج ساتھ لیکر ہماری مدد کریں۔ ہم مہاراج سُگریو کے پاس آئے ہیں۔ کہ مُمکن ہے کہ وہ ہماری کُچھ مدد کریں۔

اِتنا کہتے ہوئے لکشمن کا گلا سُوکھ گیا۔ اور وہ زیادہ نہ بول سکے۔ لکشمن کی بات سُنکر ہنومان بولے۔ ''ہے لکشمن! آپلوگوں کے آنے سے آج ہمارا وطن پاک ہوا۔ ہم لوگ آپ کے دیدار سے اِحسان مند ہو گئے۔ جس طرح آپ لوگ مُصیبت میں ہیں۔ اُسی طرح سُگریو پر بھی مُصیبت کے بادل چھائے ہوئے ہیں۔ بالی نے اُن کی بیوی کا اغوا کیا ہے۔ اُنہیں وطن سے نِکال دیا ہے۔ اِس لئے وہ اِس پہاڑ پر سُنسان جگہ پر رہائش کرتے ہیں۔ پھر بھی میں آپکو یقین دِلاتا ہوں کہ وہ ہر طرح سے آپکی مدد کریں گے۔'' اِتنا کہہ کر ہنومان بڑی عزت واحترام سے شری رام چندر جی اور لکشمن کو سُگریو کے پاس لے آئے۔ ☆☆☆

# رام سُگریو دوستی

سُگریو کے پاس جا کر ہنومان نے دونوں بھائیوں کا تعارُف کراتے ہوئے کہا۔" ہے وانروں کے مالک! ایودھیا کے مہاراج دَشرتھ کے سب سے بڑے بیٹے شری رام چندر جی اپنے چھوٹے بھائی لکشمن کے ساتھ آپ ہی کے دیدار کے لئے تشریف لائے ہیں۔ جب یہ دنڈ کارنیہ میں رہتے تھے تو اِنکی بیوی سیتا جی کو راون نے اغوا کیا۔ یہ اُنہی کو جنگلوں میں کھوجتے پھر رہے ہیں۔ اب یہ آپکے پاس دوستی کرنے کے لئے آئے ہیں۔ آپکو اِنکی دوستی تسلیم کر لینی چاہئے۔ کیونکہ یہ بڑے اچھے اوصاف والے۔ بہادُر اور دھرماتما ہیں۔ اِنکی دوستی آپکے لئے بھی فائدہ مند ہوگی۔ آپ آپس میں ایکدُوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔"

ہنومان سے اُنکا اِس طرح تعارُف پا کر سُگریو نے خوش ہو کر کہا۔" ہے رگھوکُل مُنی! آپکے دیدار سے میں مشکور ہوا۔ ہم دونوں آپسمیں مِلکر ایکدُوسرے کا دُکھ دُور کرنے کی کوشش کریں گے۔ آیئے ہم دونوں آگ کو گواہ رکھ کر وَعدہ کریں کہ ہم دُکھ سُکھ میں ایک دوسرے کی مدد کریں گے۔ ہماری دوستی مستحکم رہے گی۔"

سُگریو کا اِشارہ پا کر ہنومان نے آگ جلائی۔ رام چندر اور سُگریو نے آگ کو گواہ مان کر دوستی کی قسم کی اور دونوں بڑے پیار سے ایک دوسرے کے گلے مِلے۔ اِسکے بعد سُگریو نے رام چندر جی اور لکشمن کا مُناسب خاطر تواضع کیا۔ اور وہ اپنی اپنی نشتوں پر بیٹھ کر آپس میں گفتگو کرنے لگے۔ سُگریو نے کہا" ہے راگھو! اِس وقت میں بڑی بے عِزتی کے ساتھ اپنی زندگی گُذار رہا ہوں۔ میرے بڑے بھائی بالی نے میری بیوی کا اغوا کیا ہے۔ اور میری حُکومت بھی مُجھ سے چھین لی ہے۔ وہ مُجھ سے بہت زیادہ طاقتور ہے۔ اِس لئے میں اُس سے خوفزدہ ہو کر" رشیہ لوک" پہاڑ کے اس مکیہ گری پر کھنڈ میں رہائش کر رہا ہوں۔ آپ بہت بڑے بہادُر اور دَم خَم والے ہیں۔ اِس لئے میں آپ سے گُذارش کرتا ہوں کہ آپ مہربانی کر کے بالی کے ظُلم سے میری حفاظت کیجئے۔ سُگریو کی التجا سُنکر شری رام چندر جی بولے۔" ہے سُگریو! جب ہم تُم دوست بن ہی گئے۔ تو تُمہارا دُکھ میرا دُکھ ہے۔ میں اپنے تیز تیروں سے ضُرور اُسکو ہلاک کرونگا۔ چھوٹے بھائی کی بیوی تو اپنی بیٹی کے برابر ہوتی ہے۔ اُس کا اغوا کر کے اُس کمینے نے اپنے کو اِس دُنیا اور دوسری دُنیا۔ دونوں میں ہی قابلِ مزمت بنایا ہے۔ اب تُم اُسے مَرا

ہی سمجھو۔ میں آج آگ کے سامنے وَعدہ کرتا ہوں کہ بالی کو ہلاک کر کے تمہیں بلاشبہ راجہ بناونگا۔ تم میرے اِس وَعدہ کو اٹل سمجھو۔

جب شری رام چندر جی نے اِس طرح سے وَعدہ کیا۔ تو سُگریو نے مطمئین ہوکر کہا۔ ''ہے رام! میں ہنومان کی زبان سے تُمہاری مُصیبت کی ساری کہانی سُن چُکا ہوں۔ سیتا آکاش پر یا پاتال میں کہیں بھی ہو۔ میں ضُرور اُسکا پتہ لگواؤں گا۔ راون تو کیا اِندر وغیرہ دیوتا بھی سیتا کو میرے وانروں کی نظروں سے چھپا کر نہیں رکھ سکتے۔ ہاں۔ راگھو! مُجھے یاد آیا ابھی کُچھ دِن پہلے ایک راکھشس ایک خاتون کو وِمان میں اُڑا کر لے جا رہا تھا۔ اُسوقت ہم اِسی پہاڑ پر بیٹھے ہوئے تھے۔ تب ہم نے اُس خاتون کی زبان سے ہا رام! ہا لکشمن، الفاظ سُنے تھے۔ ممکن ہے وہ سیتا ہی ہو۔ اُسے میں اچھی طرح دیکھ تو نہیں سکا۔ اُس نے ہمیں بیٹھے دیکھ کر کُچھ کپڑے اور زیور نیچے پھینکے تھے۔ وہ ہمارے پاس محفُوظ ہیں۔ آپ اُنہیں پہچان کر دیکھئے۔ کیا وہ سیتا کے ہیں''۔ یہ کہہ کر سُگریو نے ایک وانر کو وہ کپڑے و زیور لانے کی ہدایت دے دی۔ اُنکو دیکھتے ہی شری رام کا حوصلہ جاتا رہا۔ وہ آنکھوں سے آنسوں بہاتے اُن کپڑوں کو سینے سے لگا کر بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑے۔ ہوش آنے پر وہ کُچھ دیر تک گہری گہری سانسیں لیتے رہے پھر لکشمن سے بولے۔ ''ہے لکشمن! سیتا کے اِن زیورات کو تُم ہی شناخت کرو۔ میری تو عقل اِس وقت کام نہیں کرتی ہے۔ میں سوچ سمجھ سے خالی ہو رہا ہوں۔ تُم ہی میری مدد کرو۔''

اپنے بڑے بھائی کی ہدایت پا کر لکشمن بولے۔ بھیا! اِن زیورات میں سے نہ تو میں ہاتھوں کے کنگنوں کو پہچانتا ہوں۔ اور نہ گلے کے ہار کو اور نہ ہی سر کے کِسی دوسرے زیور کو پہچانتا ہوں۔ کیونکہ آجتک میں نے سیتا جی کے ہاتھوں اور چہرے کیطرف کبھی نظر نہیں ڈالی ہے۔ ہاں اُنکے پاؤں کو روز چھُوتا رہا ہوں۔ اس لئے اِن پائلوں کو پہچانتا ہوں۔ یہ اصل میں اُن کے ہی ہیں، اِس پر شری رام چندر جی نے سُگریو سے کہا۔ ''ہے سُوریہ پُتر سُگریو! تُم اُس راکھشس کا پتہ لگا کر جلد بتاؤ۔ میں آج ہی اُسکو ہلاک کر کے سیتا کو آزاد کراؤ نگا۔ شری رام کو اِس طرح سے دُکھی دیکھ کر سُگریو نے اُنہیں اِسطرح یقین دِلایا۔ ''ہے راگھو! اگر چہ میں راوَن کی طاقت اور ٹھکانے سے واقف نہیں ہوں۔ پھر بھی میں آپکو یقین دِلاتا ہوں کہ میں جلد ہی اُسکا پتہ لگوا کر سیتا جی کو اُسکے چُنگل سے چھُڑانے کی کوشش کرونگا۔ آپ حوصلہ رکھیں۔ مُصیبت کِس پر نہیں آتی ہے لیکن عقلمند لوگ اِسے ہمت کے ساتھ برداشت کرتے ہیں۔ کم عقل لوگ فُضول کا غم کرتے ہیں۔ آپ تو خود عالم اور باضمیر

ہو۔ بُرے اور بھلے میں فرق کرنے والے ہیں۔ اِس بارے میں اِس سے زیادہ میں آپ سے کیا کہوں۔

سُگریو کی بات سُنکر شری رام بولے۔ ''ہے وانر نریش! تُم ٹھیک کہتے ہو۔ میں جذبات میں بہہ گیا تھا۔ آپ جیسے پیارے دوست بہت کم ملتے ہیں۔ تُم سیتا کا پتہ لگانے میں میری مدد کرو۔ اور میں تُمہارے سامنے ہی بدذات بالی کو ہلاک کرونگا، تُم بھروسہ رکھو۔ بالی میرے ہاتھوں سے نہیں بچ سکتا۔ اُسکے بارے میں تُم مُجھے ساری باتیں بتاؤ''

شری رام کے وَعدہ سے مطمئین ہوکر سُگریو بولے۔ ''ہے رگھوکُل مُنی! بالی نے میرا راج چھین کر میری پیاری بیوی بھی مُجھ سے چھین لی ہے۔ اب وہ دِن رات مُجھے مارنے کے منصوبے سوچ رہا ہے۔ اُس سے خوفزدہ ہوکر میں اِس پہاڑ پر رہائش کرتا ہوں۔ اُس کے ڈر سے میرے سب ساتھی ایک ایک کر کے میرا ساتھ چھوڑ گئے ہیں۔ اب صِرف یہ چار دوست ہی میرے ساتھ رہ رہے ہیں۔ بالی بہت طاقتور ہے۔ اُسکے ڈر سے میری جان سوکھتی جارہی ہے۔ وہ اِتنا طاقتور ہے کہ اُس نے ''دُندُوَبھی'' نام کے بہادُر راکھشس کو دیکھتے دیکھتے مار ڈالا، جب وہ سال کے درخت کو اپنے بازوُں سے ہِلاتا ہے۔ تو اُسکے سارے پتے گر جاتے ہیں۔ اُسکی غیر معمولی طاقت کو دیکھ کر مُجھے یقین نہیں آتا کہ آپ اُسے مار سکیں گے۔''

سُگریو کے خدشات کو سُن کر لکشمن نے ہنستے ہوئے کہا۔ ''ہے سُگریو! تُمہیں اِسکا بھروسہ کیسے ہوگا کہ شری رام چندر جی بالی کو مار سکیں گے۔'' یہ سُن کر سُگریو بولا۔ سامنے جو ''سال'' کے سات درخت کھڑے ہیں۔ اُن ساتوں کو ایک ایک کر کے بالی نے سوراخ کئے ہیں۔ اگر شری رام اِن میں سے ایک کو بھی سوراخ کر دیں تو مُجھے اُمید بندھ جائے گی۔ ایسا نہیں ہے کہ میں اُنکے زور بازو پر بھروسہ نہ کرتے ہوئے کہتا ہوں۔ بلکہ صِرف بالی سے خوفزدہ ہونکی وجہ سے ایسا کہہ رہا ہوں۔ سُگریو کے ایسا کہنے پر شری رام نے دھُنش پر تیر چڑھا کر چھوڑ دیا۔ جس نے زبردست ٹنکار کرتے ہوئے ایک ساتھ ساتوں ''سال'' کے درختوں کو اور پہاڑ کی چوٹی کو بھی بیندھ ڈالا۔ شری رام کے دَم خَم کو دیکھ کر سُگریو حیران رہ گیا۔ اور اُنکی تعریف کرنے لگا۔ اور بولا ''پربھو! بالی کو مار کر آپ مُجھے ضُرور بالضرُور بے فِکر کر دیں گے۔ ☆☆☆

# بالی کی ہلاکت

شری رام نے سُگریو کو بھروسہ دِیا کہ بالی کو ہلاک کیا جائے گا۔ اور ''کشکندا'' کی طرف چل پڑے۔ شری رام ہاتھ میں تیر کمان لئے آگے آگے چل رہے تھے۔ کِشکندھا میں پہنچکر شری رام چندر ایک سگھن کُنج میں ٹھہر گئے اور سُگریو کو بالی سے لڑائی کرنے کے لئے بھیج دیا اور کہا ''تُم بے فکر ہو کر لڑائی کرو'' شری رام کے الفاظ سے باہمت ہو کر سُگریو نے بالی کو لڑائی کے لئے للکارا۔ سُگریو کی یہ للکار سُن کر بالی کا غُصہ حدیں پار کر گیا۔ وہ غُصے سے باہر آیا اور سُگریو پر ٹوٹ پڑا۔ غُصے میں جُنونی ہوئے دونوں بھائی ایک دُوسرے کو گھونسوں اور لاتوں سے مارنے لگے۔ شری رام چندر جی نے بالی کو مارنے کے لئے اپنا دھنُش سنبھالا۔ لیکن دونُوں کی شکل وصورت ایک جیسی ہونے کیوجہ سے وہ سُگریو اور بالی میں فرق نہ کر سکے۔ اِس لئے تیر مارنے میں ہراس کرنے لگے۔ اُدھر بالی کے حملے کو برداشت نہ کرنے کی وجہ سے سُگریو ''رِشیہ مُوک'' پہاڑ کی طرف بھاگا۔ شری رام لکشمن اور دوسرے وانر سُگریو کے پاس پہنچے، شری رام کو سامنے پا کر اُس نے طعنہ دیتے ہوئے کہا۔ ''جنگ کے لئے بھیج کر آپ کھڑے مُجھے پٹنے کا تماشہ دیکھتے رہے۔ کیا یہی آپکا وعدہ تھا؟ اگر آپ کو میری مدد نہیں کرنی تھی تو مُجھ سے ہی صاف صاف کہہ دینا تھا۔ آپکے بھروسے آج میں موت کے مُنہ میں پھنس گیا تھا۔ اگر میں وہاں سے بھاگ نہ جاتا تو وہ مُجھے مار ہی ڈالتا۔''

سُگریو کے غُصہ بھرے الفاظ سُنکر شری رام چندر نے بڑی نرمی سے کہا۔ ''سُگریو! غُصہ چھوڑ کر پہلے تُم میری بات سُنو۔ تُم دونوں بھائیوں کا رنگ روپ شکل وصُورت وغیرہ سب کُچھ اِسقدر ایک جیسا تھا۔ کہ میں تُم دونوں میں فرق نہ کر سکا۔ اِس لئے میں نے تیر نہیں مارا۔ اِمکان تھا کہ وہ تیر اُسکے بدلے تُمہیں لگ جاتا اور پھر میں زندگی بھر کسی کو مُنہ دِکھانے کے قابل نہیں رہتا۔ اِس بار میں تُمہارے اوپر کوئی نشان لگا دونگا'' وہ پھر لکشمن سے بولے۔ ''ہے ویر اس پھول والی ڈالی کو سُگریو کے گلے میں باندھ دو۔ جس سے اِنہیں پہچاننے میں مُجھ سے کوئی بھُول نہ ہو۔'' لکشمن نے ایسا ہی کیا اور سُگریو پھر لڑائی کرنے چلا۔ اِس بار سُگریو نے دُوگنی ہمت سے گرجتے ہوئے بالی کو للکارا اور وہ آندھی کی طرح باہر کی طرف دوڑا۔ تبھی اُسکی بیوی تارا نے بالی کو روکتے ہوئے کہا۔ ''ہے بہادُر، عظیم! ابھی تُم باہر مت جاؤ۔ سُگریو ایک بار مار کھا کر بھاگ جانے کے بعد پھر

لڑائی کرنے کے لئے لوٹا ہے۔ اِس سے میرے دِل میں شک پیدا ہوتا ہے، کہ ایسا لگتا ہے کہ وہ کسی کے بَل پر آپکو للکار رہا ہے۔ آج ہی مُجھے انگد کُمار نے بتایا تھا کہ ایودھیا کے نا قابل شکست راجکماروں شری رام و لکشمن کے ساتھ اُسکی دوستی ہو گئی ہے۔ مُمکن ہے کہ وہی اِسکی مدد کر رہے ہوں۔ شری رام کے دَم خَم کے بارے میں مَیں نے سُنا ہے۔ وہ دُشمنوں کو دیکھتے ہی دیکھتے زمین بوس کر دیتے ہیں۔ اگر وہ خود سُگریو کی مدد کر رہے ہوں تو اُن سے لڑ کر تُمہارا زِندہ رہنا مُشکل ہے۔ اِس لئے مُناسب ہے کہ اِس موقعہ پر تُم حسد چھوڑ کر سُگریو سے دوستی کر لو۔ اُسکو شہزادہ جانشین کی نشت دے دو۔" وہ تُمہارا چھوٹا بھائی ہے۔ اور اِس دُنیا میں بھائی کے برابر کوئی دوسرا دوست یا رشتہ دار نہیں ہوتا۔ اُس کے ساتھ دوستی کرنے میں ہی تیری بھلائی ہے۔

تارا کے اِس طرح سمجھانے سے چڑ کر بالی نے اُسے جھڑک کر کہا۔ یہ بے لگام تقریر بند کرو۔ عورت ذات مزاج سے ہی بُزدِل ہوتی ہے۔ میں سُگریو کی للکار سُنکر بُزدلوں کیطرح گھر میں چھُپ کر نہیں بیٹھ سکتا ہوں۔ اور للکارنے والے سے خوف زدہ ہو کر اُسکے سامنے دوستی کا ہاتھ نہیں بڑھا سکتا ہوں۔ رام کو میں جانتا ہوں۔ وہ دھرماتما ہے۔ میری اُس کے ساتھ کوئی دُشمنی بھی نہیں ہے۔ پھِر وہ بلا وجہ مُجھ پر کیوں حملہ کرے گا؟ آج میں ضُرور سُگریو کو ہلاک کرونگا۔" یہ کہہ کر بالی سُگریو کے پاس پہنچکر اُس سے لڑنے لگا۔ دونوں ایک دوسرے پر گھونسوں اور لاتوں سے حملے کرنے لگے۔ جب شری رام نے دیکھا کہ سُگریو کمزور ہو رہا ہے تو اُنہوں نے ایک زہریلے تیر کو دُھنش پر چڑھا کر بالی کو نشانہ بنا کر داغ دیا۔ جو کڑکتا ہوا بالی کی چھاتی میں لگا۔ جِس سے وہ بے سُدھ ہو کر زمین پر گر پڑا۔ بالی کو زمین پر گرتے دیکھ کر رام چندر اور لکشمن اُسکے پاس جا کر کھڑے ہو گئے۔

جب بالی کو ہوش آیا۔ اور اُس نے دونوں بھائیوں کو اپنے سامنے کھڑے دیکھا تو وہ نرمی کے ساتھ سخت الفاظ میں بولا۔ "ہے راگھو! تُم نے چھُپ کر جو مُجھ پر حملہ کیا۔ اِسمیں کونسی بہادُری تھی؟ اگر چہ تارا نے سُگریو کی اور تُمہاری دوستی کی بات بتائی تھی۔ لیکن میں نے تُمہاری بہادُری۔ دَم خَم۔ شہرت۔ اصول پرستی۔ اِنصاف پسندی کے اوصاف کو مدِ نظر رکھتے ہوئے اُسکی بات پر یقین نہیں کیا اور کہا تھا کہ اِنصاف پسند شری رام کبھی نا اِنصافی نہیں کریں گے۔ میری تو آپکے ساتھ کوئی دُشمنی بھی نہیں تھی۔ پھِر آپ نے یہ چھتریوں کو شرمندہ کرنے والا کام کیوں کیا؟ آپ راجا ہیں۔ راجہ کے صِفات ہم آہنگی۔

محبت ۔ سزا ۔ اِمتیاز نہ کرنا ۔ سخاوت ۔ معافی ۔ سچائی ۔ حوصلہ اور وِکرم ہوتے ہیں، کوئی راجا کسی بے گُناہ کو سزا نہیں دیتا ۔ پھر آپ نے مُجھے کیوں ہلاک کر دیا؟ جس نے آپکی بیوی کا اغوا کیا ہے ۔ اُس کو آپ نے کُچھ نہیں کیا ۔ مُجھ پر بے خبری میں چھُپ کر وار کیا ۔ اگر مجھ سے جنگ کرنا تھا ۔ تو سامنے آکر مجھ سے لڑائی کرنی تھی ۔ آپکے اِس سلوک سے میں بہت دُکھی ہوا ہوں''

بالی کے اِن کٹھور الفاظ کو سُن کر شری رام چندر جی بولے ۔'' ہے بالی! میں نے تُمھیں بلا وجہ یا ذاتی دُشمنی سے ہلاک نہیں کیا ۔ ممکن ہے کہ تُم نہیں جانتے ہونگے کہ یہ تمام زمین ''اکھشواکوں'' کی ہے ۔ وہ ہی اِسکے واحد مالک ہیں اور اِس لئے اُنہیں تمام گُنہگاروں کو سزا دینے کا حق حاصل ہے ۔ ''اکھشواکو'' کُل کے دھرماتما راجا بھرت اِسوقت سارے مُلک پر حکومت کر رہے ہیں ۔ اُن کے حُکم سے ہم سارے مُلک میں گھوم کر سادھوؤں کی حِفاظت اور بدکرداروں کا خاتمہ کر رہے ہیں ۔ تُم شہوت پرست غلط راستوں پر چلنے والے ہو ۔ دھرم ساشتر کے مُطابق چھوٹا بھائی ۔ بیٹا اور چیلا تینوں بیٹے کے برابر ہوتے ہیں ۔ تُم نے اِس دھرم کے راستے کو چھوڑ کر اپنے چھوٹے بھائی کی بیوی کا اغوا کیا ۔ جو دھرم کے مُطابق تُمھاری بہو ہے ۔ یہ ایک بدترین گناہ ہے ۔ تُمھیں اِسی گُناہِ عظیم کی سزا ملی ہے ۔ ایسا کرنا میرا فرض تھا ۔ اپنی بہن اور بہو کے ساتھ بھوگ کرنے والا مار ڈالنے کے قابل ہوتا ہے ۔ اِس طرح سے میں نے تُمھیں تُمھارے پچھلے گُناہوں کی سزا دے کر آئیندہ کے لئے تُمھیں بے گُناہ بنا دیا ۔ اب تُم بے گُناہ ہو کے سُورگ میں جاؤ گے ۔ میں تُمھیں اِس بارے میں ایک واقعہ سُناتا ہوں ۔

میرے اَجداد میں ''ماندھیاتا'' نام کا راجہ تھا ۔ ایک شرمن نے اِسی طرح کا بُرا کام کیا ۔ جیسا تُم نے کیا ہے ۔ راجہ نے اُسے بھی سخت سزا دی تھی ۔ اِس لئے تُمھارا پچھتاوا کرنا فضول ہے ۔ میں نے مُلک کے راجا کے حُکم کی تعمیل کی ہے ۔ میں بھی آزاد نہیں ہوں ۔ اِس لئے میں تُمھیں سزا دینے کے لئے مجبور تھا'' شری رام کا اِستدلال سُنکر بالی نے ہاتھ جوڑ کر کہا ۔'' ہے راگھو! آپکا کہنا سچ ہے ۔ مُجھے اپنی موت پر دُکھ نہیں ہے ۔ مُجھے صِرف اپنے بیٹے انگد کی نو عُمری (نابالغی کی) فِکر ہے ۔ وہ میری واحِد اولاد ہے ۔ اُسے میں آپکی پناہ میں سونپتا ہوں ۔ آپ اُسے سُگریو کی طرح ہی بے خوف کر دیں یہی میری آپ سے اِلتماس ہے'' ۔ اتنا کہہ کر بالی چُپ ہو گیا ۔ اور اُسکی روح پرواز کر گئی ۔ جب تارا کو بالی کی موت کا پیغام مِلا تو وہ بڑی دُکھی ہوئی اور روتی وِلاپ کرتی ہوئی اُس جگہ پر آئی جہاں بالی کا شو پڑا تھا ۔ تارا اور انگد دونوں کو بلکھ بلکھ کر روتے دیکھ کر

سُگریو کو بہت دُکھ ہوا۔ اُسکی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔ اُدھر تارا بالی سے لپٹ کر آہ وزاری کر رہی تھی۔ ''ہے مالک! تُمہارے جیسے دَم خَم والے بہادُر کی شری رام نے چھُپ کر ہلاکت کر کے چھتریہ دِھرم پر دَھبہ لگایا ہے۔ ہے ناتھ! آپ چُپ چاپ کیوں پڑے ہیں؟ اِدھر دیکھئے آپکا لاڈلا بیٹا انگدِ کس طرح بلکھ بلکھ کر رو رہا ہے۔ آپ تو کبھی اِسکو اُداس بھی نہیں دیکھ سکتے تھے۔ آج آپ کی مُحبت کہاں گئی؟ ہے مالِک! آپ مُجھے اور انگد کو کِس کے بھروسے چھوڑے جا رہے ہو۔ یہ کیسی سِتم ظریفی ہے۔ کہ جس جگہ پر آپ نے اب تک سینکڑوں بہادُروں کو سُلایا ہے۔ وہیں پر آج آپ کی ویرگتی بن گئی۔ مُجھے اَناتھ بنا کر آپ کہاں جا رہے ہیں۔ میں دُکھ کے سمندر میں ڈوبی جا رہی ہوں۔ ہے مالک میری حِفاظت کرو۔ آج میرے پاس بیٹا۔ عیش و آرام، دولت سب کُچھ ہوتے ہوئے بھی میں بیوہ کے نام سے پُکاری جاؤں گی۔ اور رُسوائی کی زِندگی گذاروں گی۔'' پھر انگدَ سے بولی ''ہے پُتر۔ یم لوک کو جا رہے اپنے والِد کو ہاتھ جوڑ کر اِستقبال کرو۔ دیکھو سوامی! تُمہارا بیٹا تُمہارے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑا ہے اُسے آشیرواد کیوں نہیں دیتے؟ آج آپ نے اِس جنگ نُما ہون میں میرے بِنا کیسے حِصہ لیا۔ بِنا اردھانگنی کے تو کوئی ہوَن پُورا نہیں ہوتا۔'' اِس طرح سے تارا طرح طرح سے آہ وزاری کرنے لگی۔ بالی کے وانر سرداروں نے بڑی مُشکل سے اُسے شو سے الگ کیا۔

تیر کمان سنبھالے ہوئے رام چندر کو دیکھ کر تارا اُن کے پاس آ کر بولی۔ ''ہے راگھو! تُم بہادُر۔ شاندار بارُعب دھر ماتما اور بہت بڑے سخی ہو۔ میں تُم سے ایک دھان مانگتی ہوں، جس تیر سے تُم نے میری شوہر کی جان لی ہے۔ اُسی سے میری جان بھی لے لو۔ تا کہ میں مر کر اپنے شوہر کے پاس پہنچ جاؤں۔ میرے سرتاج جنت میں میرا اِنتظار کر رہے ہونگے۔ اگر تُم یہ سوچ رہے ہو کہ میں ایک عورت ذات ہوں اور مستورات کو ہلاک کرنا گُناہ ہے۔ تو تُم اِس سے مت ڈرو۔ میں بالی کی ہی اردھانگنی ہوں۔ اِس لئے جلدی کرو۔

تارا کے مرم اسپرشی الفاظ سُن کر شری رام چندر بولے۔ ''تارا! تیری اِس طرح سے غم اور آہ وزاری کرنا فضول ہے۔ ساری دُنیا پرماتما کے بنائے گئے اصولوں کے مُطابق چلتی ہے۔ پرماتما کی ایسی ہی مرضی تھی۔ یہ سوچ کر تُم حوصلہ رکھو۔ انگدَ کی کوئی فِکر مت کرو۔ وہ آج سے اِس راجیہ کا ولی عہد ہوگا۔ تُمہارا شوہر بہادُر تھا۔ وہ جنگ کرتے ہوئے شہید ہو گیا ہے۔ یہ تُمہارے لئے فخر کی بات ہے۔ رونا دونا بند کرو۔ رونے سے متوفی کے روح کو تکلیف پہنچتی ہے۔ اِس طرح سے شری رام نے

تارا کو بہت طرح سے حوصلہ دیا۔ پھر وہ سُگریو سے بولے۔" ہے بہادُر! تارا اور انگد کو ساتھ لے کر اب تُم بالی کے آخری رسومات کی تیاری کرو۔ ہے انگد! تُم اِس سنسکار کے لئے گھرت چندی وغیرہ لے آؤ۔ اور ہے تارا! تُم بھی غم کو بھُول کر بالی کے لئے اَرتھی کی تیاری کرو۔

اِس طرح سے شری رام چندر جی نے سب سے کہہ سُن کر بالی کے آخری رسُومات کی تیاری کرائی۔ بالی کے شَو یاترا میں بڑے بڑے بہادُر اور کش کندھا کے رہنے والے آنسوں بہاتے ہوئے روتے بلکھتے شمشان گھاٹ پہنچے۔ عورتوں کے ہمدردانہ آہ وزاری سے تمام ماحول اور فِطرت غمگین ظاہر ہو رہی تھی۔ ندی کے کِنارے پر جب چِتا بنا کر بالی کا شَو اُس پر رکھا گیا تو تمام ماحول ایک بار پھر ہمدردانہ چیخ پُکار سے گونج اُٹھا۔

آخر کار انگد نے بڑی مُشکل سے تارا کو شَو سے الگ کیا گیا۔ وہ چِتا پر ہی اُس سے لپٹ کر آہ وزاری کئے جا رہی تھی۔ آخر کار انگد نے چِتا کو آگ لگائی۔ جب بالی کا جسد خاکی جل کر بھسم ہو گیا۔ تو شری رام چندر جی نے لکشمن۔ سُگریو۔ انگد اور دوسرے معزز وانروں کے ساتھ مِل کر اُسکے لئے جلانجلی دی۔ ☆☆☆

# سُگریو کی تاجپوشی اور شری رام کا ون واس جاری

جب سب لوگ بالی کے آخری رسُومات سے فارغ ہو گئے تو ہنوُمان نے شری رامچندر جی سے استدعا کی ''ہے پربھو! آپ کی مہربانی سے سگُریو اب بے فکر اور بے خطرہ ہو گئے۔ آپ اب مہربانی کر کے اُن کی تاجپوشی کر کے انگد کو ولی عہد نامزد کریں۔''

ہنومان کی استدعا سُنکر شری رام بولے۔ ''ہے پون پُتر! تُم نے ٹھیک کہا۔ لیکن میں کشکندھا شہر میں جا کر سُگریو کی تاجپوشی نہیں کرسکتا۔ کیونکہ والدِ محترم کے حکم سے میں ونواس کی زندگی گُذار رہا ہوں۔ اور ون واسی ہوتے ہوئے میں کِسی شہر میں داخل نہیں ہو سکتا ہوں۔ اِس لئے تُم لوگ سُگریو کے ساتھ شہر میں جا کر تاجپوشی کے رُسومات پوُرے کرو۔ اور ہے سُگریو! تُم سیاست دان اور لوگوں کے ساتھ برتاؤ کرنے میں ماہر ہو۔ اِس لئے اپنے بھتیجے انگد کو ولی عہد نامزد کرو۔ وہ تُمہارے بڑے بھائی کا بیٹا ہی نہیں ہے۔ دَم خَم والا اور بہادُر بھی ہے۔ کُچھ دِن تُم راج میں رہ کر حکومت کی حالت کو اپنے مطابق چلاؤ۔ اور رعایا کی بھلائی میں دِل لگاؤ، یہ ساون کا مہینہ ہے۔ اور برسات کا موسم ہے۔ اِس میں سیتا کی کھوج نہیں ہو سکتی ہے۔ بارشیں ختم ہونے پر جانکی کی کھوج کرانا۔ میں اِس مُدت کے لئے لکشمن کے ساتھ اِسی پہاڑ پر رہوُنگا''۔

شری رام چندر سے رُخصت ہو کر سُگریو معہ دَل بَل کشکندھا جا کر تخت نشین ہو کر راج کرنے لگا۔ رِعایا کو اُس نے ہر طرح سے مطمئین کرنے کی کوشش کی۔ اُدھر شری رام و لکشمن ''پرسترون'' کے پہاڑ پر رہائش کرنے لگے۔ ایک مخصوص گُھپا کو جھونپڑی کی شکل دے کر وہ لکشمن سے بولے۔ ''ہے بھائی! ہم بارشوں کا موسم تو یہیں گُزاریں گے۔ یہ پہاڑ درخت وغیرہ سے رونق افروز ہو کر بہت ہی دِلکش ظاہر ہوتا ہے۔ اس گُھپا کے مُتصِل ندی بہنے کی وجہ سے یہ جگہ ہمارے لئے اور بھی آسائش دینے والی ہے۔ یہاں سے ''کشکندھا'' بھی زیادہ دُور نہیں ہے۔ لیکن اِس پُرسکون ماحول میں بھی جانکی کی جُدائی مُجھے دُکھی کر رہی ہے۔ اُس کے بغیر میرے دِل میں خطرناک پیڑا ہوتی ہے''۔ اِتنا کہہ کر وہ صدمے میں ڈوب گئے۔ اپنے بزُرگ کو غمگین دیکھ کر لکشمن بولے۔ ''ہے بھیا! اِس طرح سے غم کرنے سے کیا فائدہ ہے۔ غم کرنے سے تو ہمت ختم ہو جاتی ہے۔ اور کم ہمت ہو جانے پر راوَن سے ہم کیسے اِنتقام لیں گے۔ اس لئے آپ حوصلہ رکھئے۔ ہم راوَن کو مار کر بھابی کو کِسی بھی

صورت میں آزاد کرینگے۔ صِرف کُچھ ہی دنوں کی بات اور ہے۔"
لکشمن کی باتوں سے رام نے اپنے دِل کو سنبھال لیا۔ اور وہ قُدرت کی رونق نہارنے لگے۔ تھوڑی دیر تک وہ برسات کے نظاروں سے لُطف اُٹھاتے رہے۔ پھر لکشمن سے بولے۔" ہے لکشمن! دیکھو اِس موسم میں قُدرت کے نظارے کِتنے حسین نظر آتے ہیں۔ یہ کالے کالے بڑے بڑے بادل پہاڑوں کی شکل بنا کر آسماں میں دوڑ رہے ہیں۔ سمندر کا پانی پی کر آسمان جو امرت کی بارش برسائے گا۔ اُس سے طرح طرح کی جڑی بوٹیاں نباتات اناج وغیرہ پیدا ہو کر زمین پر رہنے والوں کا بھلا کریں گے۔ اِدھر اِن بادلوں کو دیکھو۔ ایک کے اوپر ایک کھڑے ہوئے یہ ایسے دِکھائی دیتے ہیں۔ مانو قُدرت نے سورج تک پہنچنے کے لئے اِن کالی کالی سیڑھیوں کو بنایا ہوا ہے۔ ٹھنڈی۔ مُند خوشبودار ہوا دِل کو کِس طرح بہلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ لیکن تنہا لوگوں کے لئے یہ بھی کم دُکھدائی نہیں ہے۔ اُدھر پہاڑ پر سے جو پانی کی دِھارا بہہ رہی ہے۔ اُسے دیکھ کر مُجھے ایسا احساس ہوتا ہے۔ کہ سیتا بھی میری جُدائی میں اِسی طرح آنسوں کی دھارا بہا رہی ہوگی۔ ارے! یہ پہاڑ تو دیکھو۔ جیسے کوئی برہمچاری بیٹھے ہوں۔ اور یہ کالے کالے بادل اِنکی مرگ چھالائیں ہوں۔ پہاڑی نالے اُنکے یگنوپویت ہوں۔ اور بادلوں کی گمبھیر گرجنا ہی وید منتروں کا پاٹھ ہو۔ کبھی ایسا لگتا ہے۔ کہ بادل گرج نہیں رہے ہیں بلکہ بجلی کے کوڑوں سے اثر انداز ہو کر تکلیف سے کراہتے ہوئے فریاد کر رہے ہیں۔ کالے بادلوں میں چمکتی بجلی ایسی ظاہر ہو رہی ہے۔ مانو راکھشس راج راون کی گود میں بے ہوش پڑی ہوئی جانکی ہو۔ ہے لکشمن! جب بھی میں بارش کو دیکھ کر اپنے دِل کو بہلانے کی کوشش کرتا ہوں۔ تبھی مُجھے سیتا کی یاد آتی ہے۔ یہ دیکھو کالے بادلوں نے چاروں طرف سے آسمان کو اپنی کالی چادر سے اِس طرح ڈھانپ لیا ہے۔ جیسے میرے دِل کے تمام جذبات کو جانکی کی جُدائی نے ڈھکا ہوا ہے۔" یہ وہ موسم ہے جب راجا لوگ اپنے دُشمن پر حملہ نہیں کرتے ہیں۔ گرہستی لوگ گھر سے پردیس نہیں جاتے۔ گھر اُن کے لئے بہت زیادہ پیارا ہوتا ہے۔ راج ہنس بھی اپنے سرور کی طرف چل پڑتے ہیں۔ چکوے اپنی پیاری چکویوں کے ساتھ ملنے کو بیقرار ہو جاتے ہیں۔ اور اُن سے مِلکر بے حد چین حاصل کرتے ہیں۔ لیکن میں ہی ایک ایسا بدقسمت ہوں۔ جِسکی چکوی نُما سیتا چکوے سے دُور ہے۔ مور اپنی پیاری مورنیوں کے ساتھ ناچ رہے ہیں۔ بگلوں کی پنکتیوں سے رونق افروز کالے کالے پانی سے بھرے بادل مانو کِسی لمبے سفر پر جا رہے ہیں۔ اِس لئے وہ پہاڑوں کی چوٹیوں پر آرام کرتے ہوئے چل رہے ہیں۔ زمین پر نئی گھاس

اُگ آئی ہے۔ اور اُس پر بکھری ہوئی لال لال ویر بہوٹیاں ایسی معلوم ہوتی ہیں مانو کوئی نوجوان حسینہ ہرے لباس پر لال لوٹے والی بیل لگائے لیٹی ہو۔ ساری زمین اِس بارش کی وجہ سے ہری بھری ہو رہی ہے۔ ندیاں شور شرابہ کرتی بہتی ہیں۔ بندر درختوں پر اُٹھکھیلیاں کر رہے ہیں۔ اِس سُکھ دینے والے ماحول میں صِرف بچھڑے لوگ اپنی پیار کی جُدائی میں تڑپ رہے ہیں۔ اُنہیں اِس بارش کی سُکھ دینے والی پھُہار میں بھی سُکون نہیں مِلتا۔ دیکھو یہ پرندے کیسے خوش ہو کر بارِش کی مَند مَند پھُہاروں میں نہا رہے ہیں۔ اُدھر وہ پرندہ پتّوں میں اٹکی ہوئی بارش کی بوند کو چاٹ رہا ہے۔ سوکھی مٹّی میں سوئے ہوئے مینڈک بادلوں کی گرج سے جاگ کر اُوپر آ گئے ہیں۔ اور ٹرٹر کی گرج سے بادلوں کی گرج پر سبقت لینے لگے ہیں۔ پانی کی تیز دھاراوں سے صاف وشفاف ہوئی پہاڑوں کی چوٹیوں سے زمین کی طرف دوڑتی ہوئی ندیوں کی قطاریں اِس طرح بکھر کر بہہ رہی ہیں۔ جیسے کسی کی سڈول گردن سے موتیوں کی مالا ٹوٹ کر بکھر رہی ہو۔ لو! اب پرندے گھونسلوں میں چھُپنے لگے ہیں۔ کمل سُوکھنے لگے ہیں۔ اور مالتی کھِلنے لگی ہے۔ اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ اب جلد ہی زمین پر شام کی لالی ما بکھر جائے گی،'' پھر رام نے ایک گہری آہ بھر کر کہا۔ ''بالی کے مرنے سے سُگریو نے اپنا راج پالیا۔ اور وہ اب اپنی بچھڑی ہوئی بیوی کو دُوبارہ پا کر اِس بارش کا لُطف اُٹھا رہا ہوگا۔ پتہ نہیں میں اپنی بچھڑی ہوئی سیتا کے دیدار کب کرونگا؟ اب تو ساون کا مہینہ اختتام پر ہے۔ جلد ہی خزاں موسم شروع ہوگا۔ ناقابلِ عُبور مُرور راستے پھر آنے جانے کے لئے کھُل جائیں گے۔ مُجھے یقین ہے۔ موسمِ خزاں آتے ہی سُگریو اپنے جاسُوسوں کے ذریعے ضرُور سیتا کو تلاش کرائے گا۔'' یہ سوچتے ہوئے شری رام خیالات کے گہرے سُمندر میں غوطہ لگانے لگے☆☆☆

# سیتا کی تلاش کے لئے ہنومان اور سُگر یو کا صَلاح ومشوَرہ

پون کمار ہنومان شاستر جاننے والا سیاست دان اور سوُجھ بوُجھ والا آدمی تھا۔ جب اُنہوں نے دیکھا کہ برسات کا موسم ختم ہوا۔ آسمان صاف ہوا ہے اب تو نہ کہیں بادل دِکھائی دیتے ہیں۔ اور نہ آسمان میں کہیں بجلی چمکتی ہے۔ وہ سُگریو کے بارے میں سوچنے لگے۔ اُنہیں ایسا لگا کہ سُگریو اپنا مطلب حاصل ہونے کے بعد اپنے فرائض کو نظر انداز کر کے عیش وعشرت میں مست رہنے لگا ہے۔ اب تارا بھی اُسکے عیش عشرت کا ایک پُر اہمیت حِصہ بن گئی ہے۔ راج کاج کا کام صِرف وزیروں پر ہی چھوڑ کر وہ خود اپنی مرضی کا مالِک ہوتا جا رہا ہے۔ شری رام چندر جی کو جو اُس نے وعدہ دیا تھا۔ وہ اُسکو یاد بھی نہیں ہے۔ یہ سوچ کر ہنومان سُگریو کے پاس جا کر بولے۔ "ہے راجن! آپ نے راج اور رُتبہ دونوں حاصل کر لئے ہیں۔ آباؤ اجداد سے حاصل شُدہ دولت کو بھی آپ نے بڑھایا ہے۔ لیکن دوستوں کو اپنانے کا جو کام باقی رہ گیا ہے۔ اُسے بھی اب پُورا کر ڈالنا چاہئے۔ آپ نے دوست کے کام کو کرنے کے لئے جو وَعدہ کیا ہے۔ اُسے پورا کرنا چاہئے۔ شری رام ہمارے اعلیٰ دوست اور خیر خواہ ہیں۔ اُنکے کام کا وقت گذرتا جا رہا ہے۔ اِس لئے ہمیں جنک دُلاری سیتا کی تلاش شروع کر دینی چاہئے۔

ہنومان کے ذریعہ یاد دِلانے پر اُنہیں اپنے آلس کا اِحساس ہوا۔ اُنہوں نے فوراً نیل نام کے ماہر وانر کو بُلا کر حُکم دیا" ہے نیل! تُم ایسے حالات بناؤ جس سے میری تمام فوج بڑی جلدی سے یہاں اکٹھی ہو جائے۔ تمام جوان سرداروں کو اپنی فوج اور سپہ سالاروں کو یہاں اولاً اکٹھا ہونے کا حُکم دو۔ اور مُلک کے حُدود کی حِفاظت کرنے والے سب پیشہ ور اور تیز رفتار وانروں کو یہاں فوراً حاضِر ہونے کا حُکم دے دو۔ یہ بھی خبر کر دو کہ جو وانر پندرہ دن کے اندر یہاں بغیر کسی قابل غور وجہ کے حاضر نہیں ہو گا۔ اُسے سزائے موت دی جائے گی۔" اس طرح سے نیل کو سمجھا کر سُگریو اپنے محلوں میں چلے گئے

☆☆☆

# موسم خزاں میں لکشمن اور سُگریو کی بات چیت

اِدھر موسم خزاں شروع ہو جانے پر بھی جب شری رام چندر جی کو سُگریو کی طرف سے سیتا کے تلاش کرنے کی کوئی خبر نہیں مِلی تو وہ سوچنے لگے کہ سُگریو اپنا مطلب پُورا کر کے مُجھے بالکل ہی بھُول چُکا ہے۔ وہ سیتا کی کھوج خبر لینے کے لئے کُچھ نہیں کر رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ اب سیتا کو پانے کی کوئی اُمید باقی نہیں رہ گئی ہے۔ بے چاری سیتا پر نہ جانے کیسی مصیبت آن پڑی۔ جو راج ہنسوں کی آوازیں سُن کر جاگتی تھی۔ نہ جانے اب کیسے بِتاتی ہوگی؟ یہ موسم خزاں تو اُسے اور بھی زیادہ پریشان کر رہا ہوگا۔ یہ سوچتے ہوئے شری رام چندر جی سیتا کو یاد کر کے آہ وزاری کرنے لگے۔ جب لکشمن پھل لے کر ''سمپئورتی باغیچہ'' سے لوٹے۔ تو اُنہوں نے اپنے بڑے بھائی کو آہ وزاری کرتے دیکھا۔ لکشمن کو دیکھتے ہی شری رام نے ایک ٹھنڈی سانس لیکر کہا۔'' ہے لکشمن! زمین سیراب کرنے والے بے چین بادل اب خاموش ہو کر نِکل گئے ہیں۔ آسمان صاف ہو گیا ہے۔ چندرما، مکشتر اور سُورج کی چمک پر موسم خزاں کا اثر صاف نظر آنے لگا ہے۔ ہنس مانسر ور کو چھوڑ کر پھر لوٹ آئے ہیں۔ اور تیز ہوا کے برابر ندی کے ریتیلے کِناروں پر کھیل رہے ہیں۔ برسات میں سُست ہو کر ناچنے والے مور اب اُداس ہو گئے ہیں۔ ندی کی شور شرابہ کرتی تیز رفتار اب سُست پڑ گئی ہے۔ مانو وہ کہہ رہی ہے کہ چار دِن کی جوانی پر ناز کر کے گُمنڈ کرنا ٹھیک نہیں ہے۔ سورج کی کِرنوں نے راستے کی کیچڑ اور دَلدَل کو سُکھا دیا ہے۔ اِس سے وہ آمدرفت کے لئے کھُل گئے ہیں۔ راجاؤں کے سیر وتفریح کے دِن آ گئے ہیں۔ لیکن سُگریو نے نہ تو اب تک میری خبر پُرسی لی ہے اور نہ ہی جانکی کو تلاش کرانے کا کوئی بندوبست کیا ہے۔ برسات کے یہ چار مہینے سیتا کی جُدائی میرے لئے سو سال سے بھی زیادہ لمبے ہو گئے ہیں۔ لیکن سُگریو کو ابھی تک مُجھ پر رحم نہیں آیا۔ معلوم نہیں میری قِسمت میں کیا لِکھا ہے۔ حکومت چھِن گئی۔ مُلک بدر کیا گیا والد صاحب وفات پا گئے۔ بیوی کا اغوا ہوا۔ اور آخر پر اس وانر کے ذریعے ٹھگا گیا۔ نہ جانے میری قسمت میں کیا لِکھا ہے۔ ہے ویر! تُمہیں یاد ہوگا کہ سُگریو نے وَعدہ کیا تھا۔ کہ برسات کا موسم ختم ہوتے ہی سیتا کی کھوج کرا دُونگا۔ لیکن اپنا مطلب نِکل جانے کے بعد وہ اِس وَعدہ کو اِس طرح سے بھُول گیا ہے جیسے کوئی بات ہی نہ ہوئی ہو۔ اِس لئے تُم کشکندھا جا کر اُس خود غرض وانر سے کہہ دو کہ جو وَعدہ کر کے اُسکو پورا نہیں کرتا۔ وہ نیچ اور کم ذات ہوتا ہے۔ کیا وہ بھی بالی کے پیچھے پیچھے

مرنا چاہتا ہے۔ تُم اُسے میری طرف سے خبردار کرو تاکہ مُجھے کوئی سخت قدم اُٹھانے کے لئے مجبور نہ ہونا پڑے۔''

شری رام چندر جی کا حُکم پاکر غُصہ ہو کر لکشمن کشکندھا کی طرف چل پڑے۔ راستے میں جھاڑیوں چھنکاڑوں کو کُچلتے ہوئے شہر کی اونچی بالکونیوں سے سجے ہوئے بازاروں اور چوراہوں کو پار کر کے سُگریو کے راج محل میں پہنچے۔ غُصے میں لال پیلے لکشمن کو دیکھ کر سُگریو کے جنگجو فوجی خوف زدہ ہو کر اِدھر اُدھر بھاگنے لگے۔ لکشمن سیدھے سُگریو کے اُس حرم خانہ میں پہنچے جہاں وہ مردنگ کی تال کے ساتھ کوئل جیسی سریلی آواز والی دوشیزاؤں کے گیتوں کا لُطف اٹھا رہے تھے۔ لکشمن نے وہاں جا کر دیکھا کہ اِندر کی افسراؤں کو بھی مات دینے والی ناچنے والیاں پائلوں اور کمر بندوں کے ساتھ مست ناچ کر رہی ہیں۔ اور سُگریو شراب میں دھت نیم روشنی والی آنکھوں سے یہ سب دیکھ رہا تھا۔

یہ جوش بھرا نظارہ دیکھ کر لکشمن کے غُصہ کا پارہ چڑھ گیا۔ اُنہوں نے دُھنش کی خطرناک ٹنکار سے سارے راج محل کو گونجا دیا۔ اس ٹنکار کو سُنتے ہی ناچ کرنے والی رنڈیاں سہم کر ایک طرف کھڑی ہو گئیں۔ خوف سے سُگریو کا مُنہ پیلا پڑ گیا۔ اُس نے خوف زدہ ہو کر تارا سے پوچھا'' ہے پریہ! شری رام چندر جی کا یہ چھوٹا بھائی بلا وجہ ہی اِتنا غُصہ کیوں ہو رہا ہے؟ تُم اپنی میٹھی آواز سے اُسے سکون میں لاؤ۔ جیسے بھی ہو، میٹھی زبان سے اُسکے ساتھ بات کر کے اُسکا غُصہ ٹھنڈا کر کے یہاں آنے کی وجہ دریافت کرو۔

اپنے شوہر کے حُکم کے مُطابق مُسکراتی تارا لکشمن کے پاس پہنچی۔ اپنے سامنے حسین عورتوں کو پا کر برہمچاری لکشمن نے اپنے غُصہ کو آنکھوں میں اُتار کر اپنی نظریں جھکا لیں۔ لکشمن کو نظریں جھکائے دیکھ کر تارا کا خوف کُچھ کم ہوا۔ وہ میٹھی آواز میں بولی۔'' ہے رگھو کُل میں افضل! آپکے اِس غُصے کی کیا وجہ ہے؟ کیا ہم میں سے کِسی سے کوئی غلطی ہوئی ہے اگر آپ کے غُلام سُگریو سے کوئی غلطی ہوئی ہو گی تو بھی آپ جیسے نجات دِہندہ اور معافی بخش عظیم شخصیت کو اُسے معافی دینی چاہئے۔ وہ آپکے خدمتگار ہیں۔ اِحسان کرنے والے نہیں ہیں۔ نہ دھوکہ باز اور جھوٹے ہیں۔ آپکے اِحسان کی وہ ہمیشہ یاد کر کے آپ دونوں بھائیوں کی تعریف کرتے رہتے ہیں۔ شری رام چندر جی کی مہربانی سے ہی اُنہوں نے اپنی حکومت کو، رُوما کو اور مُجھے حاصل کیا ہے۔ بھاری دُکھ اُٹھانے کے بعد سُکھ ملنے کی وجہ سے وہ سب کُچھ بھول گئے ہیں۔ اِسلئے آپکے درشن نہ کر سکے۔ آپ تو جانتے ہی ہیں کہ وشوامتر جیسے مہامُنی بھی ''گھرتاچی'' نام کی اپسرا پر فریفتہ ہو کر دس سال تک اُسکے ساتھ عیش کرتے

رہے تھے۔ پھر سُگریو تو ایک سیدھا سادھا آدمی ہے۔ اِس لئے ہے راگھو! میں ہاتھ جوڑ کر اِستدعا کرتی ہوں۔ آپ اِنہیں اس بار معاف کریں۔ میں آپکو یقین دِلاتی ہوں کہ وہ شری رام چندر جی کے کام کے لئے راج کا سُکھ، مُجھے، رُوما اور انگد کو بھی چھوڑ دیں گے۔ اور جب تک جنک نندنی سیتا جی کو شری رام چندر جی سے نہیں مِلا دیں گے تب تک سکوُن سے نہیں بیٹھیں گے۔ وانروں کو بُلانے کے لئے اُنہوں نے ایلچی بھیج دیئے ہیں۔ آج ہی وہ سب لوگ آنے والے ہیں اُن سب کو لیکر وہ آج ہی شری رام چندر جی کے پاس جائیں گے۔ آپ غُصہ چھوڑ کر میری بات پر بھروسہ کریں۔ میں کبھی بھی جھوٹ نہیں بولتی ہوں۔"

تارا کے الفاظ سُن کر لکشمن کو کچھ سکوُن ہوا۔ اور وہ سُگریو کے پاس پہنچے۔ لکشمن کو دیکھتے ہی سُگریو اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ اُسکی ایک طرف رُوما اور دوسری طرف تارا تھی۔ لکشمن نے تھوڑے غُصہ سے کہا "ہے وانر راج! دُنیا حوصلہ۔ رحم دِل۔ شکر گزار اور احسان مند راجا کی عِزت کرتی ہے۔ جو کسی آدمی کو مدد کرنے کا وَعدہ دیکر بھی اُسکی مدد نہیں کرتا۔ اُسے خودکشی جیسا گُناہِ عظیم لگتا ہے۔ شاستروں میں گائے مارنے والا، چور اور اپنے دائرہ کو توڑنے والے کے لئے توبہ کرنے کا راستہ ہے۔ لیکن اِحسان کو بھول جانے کے گُناہ کا کوئی کفارہ نہیں بتایا گیا ہے۔ اُسے تو آخری دم تک دوزخ کے تکالیف اٹھانے پڑتے ہیں۔ شری رام چندر جی نے تُمہارے ساتھ جو مہربانی کی ہے۔ اُسے بھُلا دینا تُمہارے لئے مُناسب نہیں ہے۔ اِس لئے سُگریو! اب تُمہیں وہ وِعدہ پوُرا کرنا چاہیئے۔ جو تُم نے اُنہیں دیا ہے۔" لکشمن کی بات سُنکر سُگریو بہت زیادہ نرمی سے بولا۔ "ہے رگھوکُل تِلک! آپکے بڑے بھائی کی مہربانی سے ہی میں نے اپنا کھویا ہوا راج پھر سے پایا ہے۔ اِس لیئے اُن کے اِس بہت بڑے احسان کو میں زندگی بھر نہیں بھُول سکتا ہوں۔ میں جانتا ہوں کہ وہ اپنی عظیم بہادُری اور دَم خَم سے سیتا کو چُرانے والے راکھشس کو ایک لمحے میں نیست نابود کر سکتے ہیں۔ صرف میری عزت افزائی کے لئے وہ مُجھ سے مدد مانگ رہے ہیں۔ اِس کے لئے میں اُنکا بہت زیادہ شُکر گذار ہوں۔ اُن کے ساتھ میری فوج اور میں خود بھی جنگ کرنے کے لئے چلیں گے۔ اب تک ہوئی دیری کے لئے آپ مُجھے مُعاف کریں۔

لکشمن یہ الفاظ سُنکر مطمئین ہو کر بولے۔ "اب تُم میرے ساتھ چل کر بھیا کے دُکھی دِل کو تسکین دو۔ وہ سیتا جی کی جُدائی میں بہت دُکھی ہو رہے ہیں۔ ☆☆☆

# وانروں کے ذریعے سیتا کی تلاش!

لکشمن کی ترغیب سے سُگریو اپنے سرداروں کے ساتھ شری رام چندر جی سے ملنے کے لئے روانہ ہوئے۔ایک پالکی منگا کر اُسمیں پہلے لکشمن کو بٹھایا۔اور پھر خود بیٹھا۔شنکھوں کی جھنکار کے ساتھ سُگریو لکشمن کو آگے کر کے شری رام چندر جی کے پاس پہنچا۔اور ہاتھ جوڑ کر ایک نیاز مند کی طرح اُنکے سامنے کھڑا ہوگیا۔شری رام نے خوش ہوکر سُگریو کو گلے لگایا۔اور پھر اُسکی تعریف کرتے ہوئے بولے۔" ہے کپِش! جو راجا وقت پر اپنے تمام اچھے اور نیک کام کرتا ہے۔وہی فی الحقیقت حکومت کرنے کے قابل ہوتا ہے۔اور جو عیش وعشرت میں مَست ہوکر خواہشات کا غُلام ہوجاتا ہے وہ آخر میں بُری طرح ختم ہوجاتا ہے۔اب تُمہیں کوشش کرنے کا وقت آیا ہے۔اسلئے جیسا مناسب سمجھو ویسا کرو۔ تاکہ سیتا کا پتہ مُجھے جلد از جلد معلوم ہوسکے۔"

شری رام چندر جی کے یہ راج نیتی کے الفاظ سُنکر سُگریو نے کہا۔" ہے آقا! میں آپکے اِحسان کو کبھی نہیں بھول سکتا ہوں۔میں آپکا مُفلس اور نادار غُلام ہوں۔جنک نندنی کو جلد از جلد تلاش کیا جاسکے۔اِس لئے میں اِن ہزاروں وانر سرداروں کو لے کر یہاں حاضر ہوا ہوں۔اِن سب کے پاس الگ الگ مجاز فوجیں ہیں۔اور یہ خود بھی اِندر کے برابر بہادُر ہیں۔آپکا حُکم پاتے ہی یہ لنکا پتی راون کو مار کر سیتا کو لے آئینگے۔اِنہیں اس کام کے لئے اِجازت دے دیں۔"

سُگریو کی حوصلہ افزا بات سُنکر شری رام بولے۔" ہے راجن! سب سے پہلے تو اِس بات کا پتہ لگانا چاہئے کہ سیتا زندہ بھی ہے کہ نہیں۔اگر زِندہ ہے تو اُسے کہاں رکھا گیا ہے۔راوَن کا رہائش گھر کہاں ہے؟ اُسکے پاس کِتنی اور کیسی فوج ہے۔وہ خود کِتنا بہادُر ہے۔یہ ساری باتیں معلوم ہوجانے پر ہی آگے کے منصوبہ پر سوچ وِچار کیا جاسکے گا۔یہ کام ایسا ہے جِسے نہ میں کرسکتا ہوں نہ لکشمن۔صِرف تُم ہی اپنی فوج کے ذریعہ کرا سکتے ہو۔"

شری رام کے منصوبے کے ساتھ اِتفاق کرتے ہوئے۔سُگریو نے بڑے بڑے فوجی سرداروں کو بُلا کر حُکم دیا۔" ہے بہادُر سپہ سالارو! اب میری عزت اور شری رام چندر جی کی زندگی تُم لوگوں کے ہاتھوں میں ہے۔اِسلئے چاروں طرف پھیل کر جانکی کی تلاش کرو۔تمام پہاڑوں کی ناقابل گُذر گھپاؤں۔جنگلوں،ندیوں کے کِناروں۔سمندروں۔جزیروں،۔اُپتیہ

کاؤں اور اُن چھپی جگہوں کو چھان مارو، جہاں اُنکے ہونے کا ذرہ بھی اِمکان ہو۔ آسمان۔ پاتال، روئے زمین کی کوئی بھی جگہ چھپی نہیں رہنی چاہیے۔ ایک مہینے کے اندر اندر جانکی جی کا پتہ مِل جانا چاہیئے۔ اگر اِس مُدت میں اُنکا پتہ نہیں لگا سکے تو تُم اپنے آپ کو مرے ہوئے سمجھو۔ اِس سے زیادہ میں اور کچھ نہیں کہنا چاہتا ہوں۔'' وانر سرداروں کو اِس طرح کا سنگین حُکم دے کر سگریو ہنومان سے بولے۔

ہے کپی سریشٹھ! میں جانتا ہوں کہ آسمان، پاتال، زمین، انترکش، جنگل، پہاڑ سمندر کوئی ایسی جگہ نہیں ہے۔ جہاں تُم نہ جا سکتے ہو۔ تُم سب مُقاموں کو جانتے ہو۔ اور تُم بے نظیر، بے مِثال، دَم خَم والے، بہادُر اور باہمت ہو۔ اِسکے علاوہ نہایت ہی سوچ سمجھ والے سیاست اور کام جاننے والے ہو۔ ویسے میں نے سیتا کی کھوج کے لئے سب وانروں کو حُکم دیا ہے۔ لیکن مُجھے پکا بھرُوسہ تُمھارے ہی اوپر ہے۔ اور تُمھیں ہی اُنکا پتہ لگا کر آنا ہے۔''

سگریو کا ہنومان پر اِتنا بھروسہ دیکھ کر شری رام بولے۔'' ہے ہنومان! سگریو کی طرح مجھے بھی تُم پر بھرُوسہ ہے۔ تُم سیتا کا پتہ ضرُور لگا لوگے۔ اِس لئے تُمھیں یہ انگوٹھی دیتا ہوں جِس پر میرا نام گندہ ہے۔ جب کبھی جانکی مِلے اُسے تُم یہ انگوٹھی دے دینا۔ اِسے پا کر وہ تُمھارے اوپر شک نہیں کرے گی۔ تُمھیں میرا سفیر سمجھ کر ساری باتیں بتا دے گی۔

شری رام کی انگوٹھی لیکر ہنومان نے اُسے اپنے ماتھے سے لگایا، اور سگریو اور شری رام کے پاؤں چھو کر وانروں کی فوج کے ساتھ سیتا کی تلاش کے لئے نِکل پڑے۔ باقی وانر۔ رشی، مُنیوں کے آشرم۔ مُختلف راجاؤں کی راجدھیانیوں۔ پتھروں کی چوٹیوں۔ سمندر کے جزیروں۔، راکھشسوں، پکشیوں، کنتروں کے گھروں کو چھان مارا۔ لیکن کہیں بھی اُنکو جنک نندنی سیتا کا پتہ نہ چلا۔ آخر کار بھوک پیاس سے مجبور تھک کر بے ہمت ہو کر نا اُمیدی کے ساتھ ایک جگہ پر بیٹھ کر اپنے کام کاج کے بارے میں تبادلہ خیال کرنے لگے۔ ایک سردار نے اُنہیں مُخاطِب ہو کر کہا۔'' ہم نے مشرِق، مغرب اور جنوب اطراف کی کوئی جگہ نہیں چھوڑی۔ بہت دُشوار گُذار دِکھائی دینے والی جگہوں کو بھی ہم نے چھان مارا۔ مگر کہیں بھی مہارانی سیتا کا پتہ نہیں چلا۔ میرے خیال سے اب ہمیں شُمال کی طرف روانہ ہونا چاہیے۔ اِس لئے اب زیادہ وقت ضائع نہ کر کے ہمیں فوراً چلدینا چاہیئے۔'' سردار کی تجویز مان کر سب سے پہلے یہ جماعت وندھیا چل پہنچی۔ وہاں کوُنہ کوُنہ چھان کر بڑھتے ہوئے وہ سمندر کے کِنارے پر جا پہنچے۔ وہاں وہ نا اُمید ہو کر بولے۔'' سیتا جی کو تلاش کرنے میں ہم لوگ بالکل نا کام رہے ہیں۔

اب ہم لوٹ کر راجا سُگریو اور شری رام چندر جی کو کیسے مُنہ دِکھائیں گے۔ ناکام لوٹنے سے اچھا یہ ہے کہ ہم یہاں ہی اپنی جان دے دیں۔"

اِن کی نااُمیدی کی باتیں وہیں پر رہنے والا ایک گِدھ سُن رہا تھا۔ وہ اُنکے سامنے آکر بولا۔ "بھائیو! تُم سیتا کی تلاش میں جا رہے ہو۔ میں اِس بارے میں تُمہیں کُچھ بتانا چاہتا ہوں۔ میرا ایک بھائی تھا جٹایو جو راوَن سے لڑ کر مارا گیا تھا۔ اُس وقت راوَن سیتا کو اغوا کر کے لے جا رہا تھا۔ اور جٹایو اُسے بچانا چاہتا تھا۔ ویسے میری خواہش تھی کہ راوَن کو میں خود ہلاک کروں۔ کیونکہ اُس نے میرے بھائی کا خون کیا تھا۔ لیکن میں بوڑھا اور کمزور ہونے کی وجہ سے اُس سے انتقام نہیں لے سکتا ہوں۔ اِس لئے میں تُمہیں اُسکا پتہ بتاتا ہوں۔ سیتا کا اغوا کرنے والا لنکا کا راجہ راوَن ہے۔ اور اُس نے سیتا کو لنکا پوری میں ہی رکھا ہے۔ جو یہاں سے چار سو کوس کی دُوری پر ہے۔ اور اِس سمندر کے اُس پار ہے۔ لنکا پُوری میں بڑے خطرناک جنگجو۔ بہادُر راکھشس رہتے ہیں۔ لنکا پُوری ایک پہاڑ پر سُونے کے جیسا شہر ہے جو کہ خود وِشوکرما نے تعمیر کیا ہے۔ اُس میں بڑے خوبصُورت اونچے اونچے دِلکش سُونے کے بنائے ہوئے ڈھالان ہیں۔ وہیں پر سُونے سے بنایا ہوا اشوک واٹکا (باغیچہ) ہے۔ جِس میں راوَن نے سیتا کو راکھشسنیوں کے پہرے میں چھُپا کر رکھا ہے۔ اِس سمندر کو پار کرنے کا راستہ بناؤ۔ تبھی تُم سیتا تک پہنچ پاؤ گے"۔ یہ کہہ کر وہ گِدھ چُپ ہو گیا☆☆☆

# جامُبو ون کی ہنومان کو ترغیب

بہت بڑے سمندر کی اپار لمبائی دیکھ کر سبھی وانر مُتفکر ہو کر ایک دوسرے کا مُنہ تاکنے لگے۔ انگد، نَل، نیل اور کسی بھی دوسرے سپہ سالار کو سمندر پار کر کے جانے کی ہمت نہیں ہوئی۔ اُن سب کو نا اُمید اور دُکھی دیکھ کر عُمر رسیدہ جامُبو ون نے کہا۔" ہے پون سُت ہنومان! تُم اِسوقت چُپ چاپ کیوں بیٹھے ہو؟ تُم وانر راج سُگریو کے برابر بہادُر ہو۔ شان اور طاقت میں تو تم شری رام اور لکشمن کی بھی برابری کر سکتے ہو۔ تُمہاری رفتار اور طاقت پکشی راج گرڑ سے کسی بھی طرح کم نہیں ہے۔ جو سمندر میں بڑے بڑے سانپوں کو نکال لاتا ہے۔ اِتنا بے حساب طاقت اور ہمت رکھتے ہوئے بھی تُم سمندر پھلانگ کر جانکی تک پہنچنے کے لئے تیار کیوں نہیں ہوتے؟ تُمہیں سمندر یا لنکا میں موت کا بھی ڈر نہیں ہے کیونکہ تُمہیں دیوراج اِندر سے یہ وَر حاصل ہے کہ تُمہاری موت تُمہاری مرضی پر ہوگی۔ جب تُم چاہو گے تبھی تُمہاری موت ہوگی ورنہ نہیں ہوگی۔ تُم کیسری کے چھیترگ اور وایُو دیو کے تابعدار بیٹے ہو۔ اِسلئے اُنہیں سدرشن اور رُعب دار اور امادھ گتی والے ہو۔ ہم لوگوں میں تُم ہی سب سے زیادہ ہمت والے اور طاقتور ہو۔ اِس لئے اُٹھو اور اِس مہا ساگر کو پھلانگ جاؤ۔ تُم ہی اِن نا اُمید وانروں کی مایُوسی دُور کر سکتے ہو۔ میں جانتا ہوں اِس کام کو صِرف تُم اور انگد۔ دو ہی آدمی کر سکتے ہیں۔ لیکن انگد ابھی چھوٹا لڑکا ہے۔ اگر اُس سے کوئی غلطی ہوئی اور اُسکی موت واقع ہوئی تو سب لوگ سُگریو پر کلنک لگائیں گے۔ اور کہیں گے کہ اپنے راج کو بلا کھٹک بنانے کے لئے اپنے بھتیجے کو مروا ڈالا۔ اگر میں بوڑھا ہونے کہ وجہ سے کمزور نہیں ہوتا تو سب سے پہلے میں سمندر پھلانگتا۔ اِس لئے ہے بہادُر! اپنی طاقت کو سمجھو اور سمندر پھلانگنے کے لئے تیار ہو جاؤ"

جامُبو ون کی ترغیب و تحریک دینے والی باتوں کو سُن کر ہنومان کو اپنی قابلیت اور طاقت پر پورا بھروسہ ہوا۔ اپنے بازُوں کو تان کر ہنومان نے اپنی طاقتور صورت کا مُظاہرہ کیا۔ اور بزرگوں سے بولے۔" آپکی دُعا سے میں بادل سے پیدا ہوئی بجلی کی طرح پلک مارتے ہی بے دھڑک آسمان میں اُڑ جاؤں گا۔ مُجھے بھرُوسہ ہو گیا ہے۔ کہ میں لنکا میں جا کر ضرُور

بالضرُور وِدیہہ کُماری کے دیدار کرونگا۔''

یہ کہہ کر اُنہوں نے بڑے زور سے گرج کی جس سے تمام وانروں کے دِل خوشی سے پھوُلے نہ سمائے۔

سب سے رُخصت لیکر ہنومان مہیندر پہاڑ پر چڑھ گئے۔ اور دِل ہی دِل سمندر کی گہرائی کا اندازہ لگانے لگے۔☆☆☆

☆☆☆شری بالمیکی رامائن کا کشکندھا باب مکمل ہوا☆☆☆

# سُندر کانڈ/ باب

## ہنومان کا سمندر پار کرنا

سمندر کے کِنارے پتھر پر چڑھ کر ہنوُمان اپنے ساتھی وانروں سے بولے۔ ''دوستو! اب، تُم میری طرف سے بےفکر ہو کر شری رام چندر جی کو یاد کرو۔ میں اب اپنے اندر ایسی طاقت محسُوس کر رہا ہوں۔ جِس کے بھروسے پر میں آسمان میں اُڑتا ہوا سامنے پھیلے ہوئے سمندر سے بھی دس گُنا بڑے سمندر کو بھی پار کر سکتا ہوں''۔ اِتنا کہہ کر ہنوُمان جی پوروابھیاس کے روپ میں اُس بہت بڑے پہاڑ کی چوٹیوں پر اِدھر اُدھر کُودنے لگے۔ اُسکے بعد اُنہوں نے اپنے جِسم کو جھٹکا دیکر ایک بہت بڑے درخت کو اپنے بازُو میں دبا کر اِس طرح ہلایا کہ اُسکے تمام پھُول اور پتے رگر کر زمین پر پھیل گئے۔ پھِر موسم برسات کے گھنگھور بال کیطرح گرجتے ہوئے اُنہوں نے اپنے دونوں بازُو اور پیروں کو سُکڑ کر اپنی سانس کو روک کر اُچھلنے کی تیار کرتے ہوئے دوبارہ وانروں کو مُخاطب کیا۔ ''ہے بھائیو! جِس تیز رفتاری سے شری رامچندر جی کا تیر چلتا ہے۔ اُسی تیز رفتاری سے اُنکے آشیرواد سے میں لنکا جاؤں گا۔ اور وہاں پہنچ کر سیتا جی کی تلاش کرونگا۔ اگر وہ وہاں نہ مِلی۔ تو سور لوک میں جا کر اُنکی کھوج کرونگا۔ اگر وہاں بھی اُنکا پتہ نہیں چلا۔ تو راون کو پکڑ کر شری رام چندر جی کے قدموں میں لا کر ٹپک دُونگا۔ آپ بھروسہ رکھیں میں ناکام ہو کر کبھی نہیں لوٹُونگا''۔ اِتنا کہہ کر ہنوُمان آسمان میں اُچھلے اور بڑے حوصلہ سے لنکا کی طرف چل پڑے۔ اُنکے اُڑتے ہی اُن کے جھٹکے سے بہت سارے درخت جڑ سے اُکھڑ کر زمین پر گر پڑے۔ اور وہ بھی اُنکے ساتھ اُڑنے لگے۔ پھر تھوڑی دُور تک اُڑنے کے بعد وہ درخت ایک ایک کر کے سمندر میں رگرنے لگے۔ درختوں سے الگ ہو کر سمندر میں رگرنے والے مختلف اقسام کے پھُول ایسے ظاہر ہوتے تھے مانو موسم خزاں کے سیارے پانی کی لہروں کے ساتھ اٹھکھیلیاں کر رہے ہوں۔

تیز رفتاری سے اُڑتے ہوئے ہنوُمان جب نیچے کی طرف مُنہ کرتے تھے۔ تو ایسا محسوس ہوتا تھا مانو وہ سمندر کو پی جانے کی کوشش کر رہے ہوں، اور جب وہ اُوپر کی طرف مُنہ کرتے تھے تو ایسا محسوس ہوتا تھا کہ وہ تمام سمندر کا آچمن کرتے ہوئے اُڑے جا رہے ہیں۔ روُنق سے مُنور اُنکی آنکھیں ہمالیہ پہاڑ پر لگے ہوئے دو داوانوں کا دھوکہ پیدا کرتی تھیں۔ کُچھ

دیکھنے والوں کوایسا لگ رہا تھا کہ آسمان میں شاندار سورج اور چندرمہ دونوں ایک ساتھ پانی کے ذخیرہ کو روشن کرر ہے ہیں۔ اُن کا لال کٹ پرویش پروت کے وکستستھل پر کسی گیروکی کان کا دھوکہ پیدا کرر ہاتھا۔ ہنوُمان کے بغل سے جو تیز آندھی بھاری شور کرتی ہوئی نکلتی تھی وہ زبردست بارشوں کے بادلوں کی گرج جیسی معلوم پڑتی تھی۔ آسمان پر اُڑتے ہوئے اُنکے بہت بڑے جسم کا سایہ سمندر پر پڑتا تھا۔ تو اُسکی لہروں کے ساتھ مل کر ایسا دھوکہ ظاہر کرتا تھا کہ جیسے سمندر کے سینے پر کوئی کشتی تیرتی چلی جارہی ہو۔ اِس طرح ہنوُمان جی لگاتار آسمان کے راستہ سے لنکا کی طرف بڑھتے جار ہے تھے۔ ہنوُمان کی بے حساب طاقت کا اِمتحان لینے کے لئے کچھ ریشیوں نے ناگ ماتا ''سُرسا'' کے پاس جا کر کہا۔ ''تم جا کر ہنومان جی کی اُڑان میں خلل ڈالو اور اُنکا اِمتحان لو کہ وہ لنکا میں جا کر شری رام چندر جی کا کام کامیابی سے کر سکیں گے یا نہیں۔'' رشیوں کے مطلب کو سمجھ کر ''سُرسا'' بہت بڑے جسم کی راکھشسنی کی شکل بنا کر سمندر کے بیچ میں جا کر کھڑی ہوگئی۔ اور اُس نے اپنے آپکو بہت زیادہ بدشکل بنالیا۔ ہنومان کو اپنے سامنے پا کر وہ بولی۔ ''آج میں تمہیں کھا کر اپنی بھوُک مِٹاؤں گی۔ میں چاہتی ہوں کہ تم خود بخود میرے مُنہ میں داخل ہو جاؤ۔ تا کہ مجھے تمہیں کھانے میں محنت نہ کرنی پڑے۔'' سُرسا کی بات سُنکر ہنومان جی بولے۔ ''تمہاری خواہش پوری کرنے میں مجھے کوئی دُشواری نہیں ہے۔ لیکن اِس وقت میں ایودھیا کے راجکمار شری رام چندر جی کے کام سے جارہا ہوں۔ اُنکی بیوی کو راون چُرا کر لنکا لے گیا ہے۔ میں اُنکی تلاش کرنے کے لئے جارہا ہوں۔ تم بھی شری رام کے راجیہ میں رہتی ہو۔ اِسلئے اِس کام میں میری مدد کرنا تمہارا فرض ہے۔ لنکا سے جب میں اپنا کام مُکمل کر کے لوٹو نگا تب ضروُر تمہارے مُنہ میں داخل ہو جاؤنگا۔ یہ میں تمسے وِعدہ کرتا ہوں۔

ہنومان کے وَعدہ پر دھیان نہ دیتے ہوئے ''سُرسا'' بولی جب تک تُم میرے مُنہ میں داخل نہ ہونگے میں تمہارے راستے سے نہیں ہٹوں گی۔'' یہ سُنکر ہنوُمان جی بولے۔ ''اچھا تُم اپنے مُنہ کو زیادہ سے زیادہ کھول کر مجھے نگل جاؤ میں تمہارے مُنہ میں داخل ہونے کو تیار ہوں'' یہ کہہ کر مہابلی ہنومان جی نے روحانی طاقت سے اپنے جسم کا حُجم بڑھا کر چالیس کوس کا کر لیا۔ ''سُرسا'' بھی بے مِثال صلاحیتوں سے مالامال تھی۔ اُس نے فوراً اپنا مُنہ اسی کوس تک پھیلایا۔ اِس پر ہنومان نے اپنے جسم کو ایک انگوٹھے کے برابر کر لیا۔ اور فوراً اُسکے مُنہ میں گھُس کر باہر نکل آئے۔ پھر بولے۔ ''اچھا سُرسا تمہاری خواہش پوری ہوئی۔ اب میں جاتا ہوں۔ پرنام'' اِتنا کہہ کر ہنومان جی آسمان میں پرواز کرنے لگے۔

ابھی پون سُت ہنوُ مان جی تھوڑی ہی دُور گئے تھے کہ ''سنگھنکا'' نام کی راکھشسنی کی نظر اُن پر پڑی۔ اُسکو ہنوُ مان جی کو کھانے کا لالچ ہوا۔ وہ سایہ کو پکڑنے کے ہُنر میں ماہر تھی۔ جس کسی شخص کا سایہ پکڑ لیتی تھی۔ وہ اُسکے بندھن میں بندھا چلا آتا تھا۔ جب اُس نے ہنوُ مان کی چھایا کو پکڑ لیا۔ تو ہنومان جی کی رفتار دھیمی پڑ گئی۔ اُنہوں نے حیرانی سے ''سنگھنکا'' کی طرف دیکھا۔ وہ سمجھ گئے کہ سُگریو نے جس بے مثال سایہ کو پکڑنے والے کی بات کی تھی۔ ممکن ہے یہ وہی ہے۔ یہ سوچ کر اُنہوں نے روُحانی طاقت سے اپنے جسم کا حجم بادل کے برابر بڑا کر لیا۔ ''سگھنکا'' نے بھی اپنا مُنہ فوراً آسمان سے پاتال تک پھیلایا اور گرجتی ہوئی اُنکی طرف دوڑی۔ یہ دیکھکر ہنوُ مان جی بہت ہی ہلکا اور چھوٹا جسم بنا کر اُسکے مُنہ میں گرے اور اپنے تیز تیز ناخنوں سے اُسکی چھاتی کو پھاڑ ڈالا۔ اور اُسکے بعد بڑی پھُرتی سے باہر نکل کر آسمان کی طرف پرواز کر چلے۔ راکھشسنی مضروب ہو کر سمندر میں گر پڑی اور مر گئی ☆☆☆

# لنکا میں سیتا کی تلاش شروع

اِس طرح چار سو کوس تک پھیلے ہوئے سمندر کو پار کر کے ہنومان جی اُسکے دوسرے کنارے پر پہنچے۔ وہاں اُنہوں نے پہاڑ کی چوٹی پر بسی ہوئی شاندار لنکا پوری کو دیکھا۔ لنکا کو دیکھتے ہی راستے کی ساری تھکاوٹ مِٹ گئی۔ اور وہ تیز رفتاری سے لنکا پوری کیطرف چلے۔ اُنہوں نے دیکھا کہ لنکا کے چاروں طرف پانی سے بھری ہوئی کھائی کھودی گئی ہے۔ جس میں کنول کے پھول رونق افروز ہیں۔ شہر پر مختلف اقسام کے جھنڈے لہرا رہے ہیں۔ شاندار ڈھالان آسمان کو چھو رہے ہیں۔ چاروں طرف سونے کے کوٹ سے گھری لنکا میں جگہ جگہ پر بہادر اور دم خم والے راکھشس پہرہ دے رہے ہیں۔ شہر میں داخل ہونے والے ہر ایک شخص کو تیز نظروں سے پرکھتے ہیں۔ اور یہ پتہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ وہ دُشمن کا جاسوس تو نہیں ہے۔ ہنومان جی سوچنے لگے۔ اِن کمینوں کی مکروہ نظر سے بچکر شہر میں داخل ہونا آسان نہیں ہے۔ اور نگر میں داخل ہونے کے بغیر سیتا جی کا پتہ لگانا بھی آسان نہیں ہے۔ اِس لئے وہ ایسی چال پر سوچ کرنے لگے جس کے سہارے وہ نہ صرف اُنکی آنکھوں میں دھول جھونک کر لنکا میں داخل ہو سکیں بلکہ ہر ایک جگہ تک بلا خلل پہنچ کر سیتا کی کھوج کر سکیں۔ پکڑے جانے پر تو موت یقینی ہے ہی۔ بگر شری راگھوناتھ جی کا کام بھی ادھورا رہ جائے گا۔ علاوہ ازیں یہ بیدار مجھے آسانی سے پہچان لیں گے۔ کیونکہ راکھشسوں کی اور میری شکل وصورت میں بھاری فرق ہے۔ پھر اِنکی نظروں سے تو ہوا بھی بچکر نہیں نِکل سکتی ہے، آخر کار اُنہوں نے یہ اِرادہ بنایا۔ کہ رات کے اندھیرے میں شہر میں داخل ہونے کی کوشش کی جائے۔ یہ سوچ کر وہ درختوں کی آڑ میں چھپ کر بیٹھ گئے۔ اور رات ہونے کا اِنتظار کرنے لگے۔

اب اندھیرا ہو گیا۔ تو ہنومان جی قلعے کو پھاند کر لنکا میں داخل ہوئے۔ سونے سے تعمیر کئے گئے، لینان مکانوں میں دِیئے جگمگا رہے تھے۔ کہیں کہیں ناچ ہو رہا تھا۔ اور کہیں کہیں شراب پی کر مست ہوئے راکھشس انا پ شناپ بک رہے تھے۔ کچھ لوگ کہیں وید پاٹ اور سوادھائے بھی کر رہے تھے۔ اُنہوں نے شہر کے سب مکانوں اور بیحد وسیع باغوں کو چھان ڈالا لیکن سیتا کہیں نہیں دِکھائی دی، آخر میں اُنہوں نے ہر طرف نا اُمید ہو کر راون کے اُس محل میں جانے کا فیصلہ کیا، جس میں لنکا کے منتری (وزیر) سچو، اور نامور درباری رہائش کرتے تھے۔ اُن سب کی اچھی طرح جانچ کرنے کے بعد وہ اُس وسیع اور عظیم

گھر کی طرف چلے۔ جوراون کو بہت زیادہ پیارا تھا۔ اور جسکی قُدرتی فنکاری کی شہرت ہر مُلک میں پھیلی ہوئی تھی،۔ اُس گھر کی سیڑھیاں رتن جڑت تھیں، سُونے کے بنے ہوئے جھروکے اور کھڑکیاں دیپوں کی روشنی سے جگمگا رہی تھیں۔ جگہ جگہ پر ہاتھی دانت کا کام کیا ہوا تھا۔ ستون اور کھمبے مینوں اور رتنوں سے جڑے ہوئے تھے۔ اِندر کے گھر سے بھی زیادہ سجاوٹ والی اِس شاندار عمارت کو دیکھ کر ہنوُمان جی حیران ہوئے۔ اُنہوں نے ایک طرف سونے کے خوبصُورت پلنگ پر راون کو شراب کے نشے میں مست پڑے ہوئے دیکھا۔ اُسکی آنکھیں آدھی کُھلی اور بند ہو رہی تھیں۔ چاروں طرف بہت سی حسینائیں اُسے گھیرے ہوئے اُسکی دِل بہلائی کر رہی تھیں۔ بہت سی دوشیزاوں کے کپڑے اور زیورات بکھر رہے تھے۔ وہ بھی شراب کے اثر سے خالی نہیں تھیں۔ وہاں بھی سیتا کو نہ پا کر پون سُت ہنوُمان باہر نِکل آئے۔

راون کے اپنے اور دیگر نزدیکی رشتہ داروں کے رہائشی مکانوں کی کھوج سے ناکام ہوکر ہنومان جی نے راون کی پٹ رانی ''مندودری'' کی رہائش گاہ میں گئے۔ ''مندوُدری'' کی آرام گاہ سونے کے کمرہ میں جا کر دیکھا ''مندُودری'' ایک سفٹک سے سونے کے پلنگ پر سو رہی تھی۔ پلنگ کے چاروں طرف رنگ برنگی خوشبودار پھولوں کی مالائیں لٹک رہی تھیں۔ اُسکی شاندار شکل وصُورت۔ حُسن اور جوانی کو دیکھکر ہنومان جی کے دِل میں خیال آیا، مُمکن ہے یہی جانکی جی سیتا ہیں۔ لیکن اُسی لمحہ اُن کے دِل میں ایک اور خیال آیا۔ کہ یہ سیتا جی نہیں ہوسکتی،۔ کیونکہ شری رام چندر جی کی جُدائی میں پتی ورتا سیتا جی نہ تو سو سکتی ہیں اور نہ اِس طرح سے زیورات وغیرہ پہن کر شرنگار ہی کر سکتی ہیں۔ اِس لئے یہ عورت نہایت حسین ہوتے ہوئے بھی کبھی سیتا جی نہیں ہوسکتی ہیں۔ یہ سوچکر وہ اُداس ہو گئے اور ''مندُودری'' کے کمرہ سے باہر نِکل آئے۔ اچانک وہ سوچنے لگے۔ آج میں نے پرائی عورتوں کو قابل اعتراض صُورت میں سوتے ہوئے دیکھکر بھاری گُناہ کیا ہے۔ اور پچھتانے لگے۔ کُچھ دیر بعد یہ سوچ کر اُنہوں نے اپنے دِل کو تسلی دے دی کہ اُنہیں دیکھ کر بھی میرے دِل میں کوئی تغیر نہیں ہوا۔ اِس لئے یہ گُناہ نہیں ہے۔ پھر جس مقصد کے لِئے مُجھے بھیجا گیا ہے۔ اُسکو پورا کرنے کے لئے مُجھے لازمی طور عورتوں کا معائنہ اور مشاہدہ کرنا پڑے گا۔ اُسکے بغیر میں اپنا کام کیسے پورا کر سکتا ہوں۔ پھر وہ سوچنے لگے مُجھے سیتا جی کہیں نہیں مِلی۔ راون نے اُنہیں مار تو نہیں ڈالا ہے؟ اگر ایسا ہو تو میری ساری محنت ضائع ہو گئی۔ نہیں۔ مُجھے ایسا نہیں سوچنا چاہیئے۔ جب تک لنکا کا کوُنہ کوُنہ چھان نہ ماروُں۔ تب تک مُجھے نا اُمیدی نہیں ہونی چاہیئے۔ یہ سوچکر اب اُنہوں نے ایسی جگہوں کی کھوج شروع

کی۔ جہاں ذرا سی بے اِحتیاطی اُنہیں موت کا باعث بن سکتی تھی۔ اُن جگھوں پر اُنہوں نے راوَن کی اغوا کردہ گئی بے حد حسین ناگ کنیاؤں اور کنزیوں کو بھی دیکھا۔ لیکن سیتا کہیں نہیں مِلی۔ ہر طرف سے نا اُمید ہو کر اُنہوں نے سوچا میں بِنا سیتا کی خبر لئے لوٹ کر کِسی کو مُنہ نہیں دِکھا سکتا۔ اِس لئے یہیں رہ کر اُنکی کھوج کرتا رہونگا۔ یا اپنی جان دوں گا۔ یہ سوچکر اُنہوں نے سیتا جی کی تلاش کرنے کا کام بند نہیں کیا۔ ☆☆☆

# ہنوُمان جی اشوک واٹِکا میں

جب ہنوُمان جی لنکا کی تمام عِمارتوں اور ڈھالانوں میں سیتا جی کی کھوج کر کے نا کام ہو گئے۔ تو وہ لنکا کے باغوں۔ باغیچوں۔ تالابوں، جھیلوں۔ خوشبودار، کشتیوں وغیرہ میدانوں کی سیر کر کے سیتا جی کی کھوج کرنے کی کوشش کرنے لگے۔ اِس طرح سے بھٹکتے بھٹکتے ہوئے وہ اشوک واٹیکا (باغیچہ) تک جا پہنچے۔ جو چاروں طرف سے اُونچے دیواروں سے گھری ہوئی تھی۔ اندر جانے کا کوئی محفوظ راستہ نہ دیکھ کر وہ ایک اونچے درخت پر چڑھ گئے۔ اور اُس پر سے چھلانگ لگا کر دیوار کے اندر کُود گئے۔ اشوک واٹیکا میں خوبصورت قُدرتی درخت اور ولریاں تو تھیں ہی۔ سونے چاندی سے نِشان لگائے مختلف قسم کے ایسے درخت بھی وہاں کھڑے کئے گئے تھے۔ جو اصلی درخت جیسے دِکھائی دیتے تھے۔ پرِندوں کے کُلر و اور ہرن کے بچوں کی اُچھل کُود سے واٹیکا بہت ہی دِلکش بن گئی تھی۔ وہاں ایسے خوبصُورت تالاب اور چشمے بھی تھے جِنکا پانی بہت ہی صاف و شفاف تھا۔ اور سیڑھیاں سوُنے اور رتن جڑِت تھیں۔ ایک طرف ہنومان جی نے سوُنے کا ایک خوبصُورت درخت دیکھا۔ جس کے نیچے چاروں طرف سوُنے کے چُبوترے بنے ہوئے تھے۔ اُنہوں نے سوچا اگر راون نے جانکی جی کو اِس باغیچہ میں رکھا ہوگا تو وہ صبح اور شام کی پوجا پاٹ کرنے کے لئے یہاں ضرور آتی ہونگی۔ کیونکہ آریہ خاندان کی ہونے کی وجہ سے وہ دَھارمِک کاموں کو کبھی بھی نہیں چھوڑے گی۔ یہ سوچ کر ہنومان جی اُس درخت پر چڑھ کر بیٹھ گئے۔ اور رات گُزرنے اور صُبح سویرا آنے کا اِنتظار کرنے لگے۔ ساتھ ہی درخت پر چڑھے ہوئے وہ اِدھر اُدھر جانچ کرنے والی نظریں بھی گھُمانے لگے۔ اُنہوں نے دیکھا کہ راوَن کی اشوک واٹیکا کے سامنے اِندر کا نندنون اور کوُبیر کا چیتر رتھ وَن بھی بے رونق سے ظاہر ہوتے ہیں۔ کبھی کبھی دیکھنے والے کو ایسا دھوکہ ہوتا ہے۔ کہ یہ اشوک واٹیکا نہیں بلکہ کوُویر دُنیا بھر میں مشہور ''گندھ ماون'' پہاڑ ہے۔ جِس میں بسنت کی دِل رُبا سمیر کی خوشبودار پھولوں کے رس کو لے کر تمام ماحول کو مخصوص کر رہی ہے۔ اِس رُوحانی باغیچے میں ہنومان جی نے کیلاش پروت جیسا اونچا سونے اور رتن جٹت محل دیکھا۔ اُس محل کے مُتصِل ایک بہت بڑے درخت کے نیچے ایک خوبصورت مگر غمگین عورت بیٹھی تھی۔ اُس کے کپڑے میلے اور پھٹے پُرانے تھے۔ اُسے چاروں طرف سے بدشکل راکھشسنیوں نے گھیر رکھا تھا۔ وہ بار بار ٹھنڈے سانس بھر رہی تھی۔ جیسے وہ خطرناک مُصیبت کی ماری دُکھیاری ہو۔ جِسم پر

کوئی زیورات نہ تھے، سر کے بال روکھے اور سوکھے تھے۔ جو ایک وینی کی شکل میں لپٹے ہوئے اُسکے آگے لٹک رہے تھے۔ جسم "کومل" ہوتے ہوئے بھی بے رونق ہو گیا تھا۔

اُسکی یہ دُکھی۔ اُداس اور میلی کچیلی حالت دیکھ کر اور بھوتنیوں کے پہرے میں قیدی بنکر ہنو مان جی نے اندازہ لگایا کہ ممکن ہے یہی شری رامچند ر جی کی جان سے پیاری جنک نندنی سیتا ہے۔ اُنہیں اِس بات کا یقین ہونے لگا کہ غیر متزلزل عقیدت کے مشابہ نا اُمید بیکار اور فریب کے نتیجہ کے طور ختم ہوئی شہرت کے برابر جو یہ دیوی راکھشسنی حیرانی سے گری بیٹھی ہے۔ حقیقت میں وہی ویدھیہ کُماری ہے۔ اِنہی کی جُدائی میں دشرتھ نندن شری رام پریشان ہو رہے ہیں۔ یہ تپسونی ہی اُنکے دِل میں مُستقل طور سے رہتی ہے۔ اِنہی سیتا کو پھر حاصل کرنے کے لئے شری رام چندر جی نے بالی کو ہلاک کر کے سُگریو کو اُنکا کھویا ہوا تخت دِلایا ہے۔ اِن ہی کی کھوج پانے کے لئے میں نے وسیع سمندر کو پار کر کے لنکا کی عمارتوں اور ڈھالانوں کی خاک چھانی ہے۔ اِس بے حد حسینہ کو حاصِل کرنے کے لئے شری روگھناتھ جی سمندر۔ پہاڑوں سمیت اگر تمام دُنیا بھی اُلٹ دیں تو بھی کم ہے۔ ایسی شوہر پرست درویش طبیعت دیوی کے سامنے تینوں لوک کا راج اور چودہ بھونوں کی دولت بھی حقیر ہے۔ آج یہ عظیم پتی ورتا راکھشس راج راون کے پنجوں میں پھنس کر نا قابل برداشت دُکھ سہہ رہی ہے۔ مجھے اب اِس بارے میں ذرہ بھی شک نہیں ہے۔ کہ یہ وہی سیتا ہے جو اپنے دیوتا سمان شوہر کی مُحبت کی وجہ سے ایودھیا کے سُکھ شانتی کو چھوڑ کر شری رام چندر جی کے ساتھ جنگل کے تکالیف کو ہنس ہنس کر برداشت کرنے کے لئے چلی آئی ہے۔ اور جسے طرح طرح کے دُکھ اُٹھا کر بھی جنگل میں آنے کا پچھتاوا نہیں ہوا۔ وہی سیتا آج اِس راکھشسی گھیرے میں پھنس کر اپنے پران ناتھ کی جُدائی میں سُوکھ سُوکھ کر کانٹا ہو گئی ہے۔ لیکن اُس نے اپنے رکردار پر کسی طرح کی آنچ نہیں آنے دی۔ اِسمیں شک نہیں کہ اگر اِنہوں نے روان کی شادی کی تجویز کو منظور کر لیا ہوتا۔ تو آج اِنکی یہ حالت نہیں ہوتی۔ شری رام کے لئے اِنکے دِل میں کِتنا مستحکم پیار ہے۔ یہ اِسی بات سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ یہ نہ تو اشوک واٹیکا کے دِلفریب حُسن کا لُطف اُٹھا رہی ہے۔ اور نہ گھیرے میں لیکر بیٹھی ہوئی بوتنیوں کو۔ اُنکی سیدھی نظر زمین پر اس طرح گڑی ہوئی ہے جیسے وہ زمین میں شری رام کی چھایا کا لُطف اُٹھا رہی ہے۔

سیتا کی یہ حالت زار دیکھ کر جذباتی پون سُت ہنومان جی کی آنکھوں سے آنسوں بہہ نکلے۔ وہ سُدھ بُدھ بھول کر

لگا تار آنسوں بہانے لگے۔ کبھی وہ سیتا کی حالت کو دیکھ رہے تھے۔ اور کبھی شری رام چندر جی کے اُداس دُکھی چہرے کو یاد کرتے تھے۔ اِن ہی خیالات میں ڈوبتے ہوئے رات ختم ہوتے ہوئے اور پو پھٹنے سے مشرق میں لالی سے رونق آنے لگی۔ تبھی ہنومان کو دھیان آیا کہ رات ختم ہوگئی ہے۔ وہ باشعور ہوکر ایسی حِکمت عملی پر سوچ کرنے لگے جس سے وہ سیتا سے مِلکر اُن سے بات چیت کر کے اُن تک شری رام چندر جی کا پیغام پہنچا سکیں ☆☆☆

# راوَن سیتابات چیت

آسمان کی چادر سے آہستہ آہستہ سِتارے غائیب ہونے لگے۔ سُورج کی لالی اُسے نمودار ہونے کی خبر دینے لگی۔ سُورج کی کِرنوں سے بھگوان سُوریہ دیو کے آنے کی خبر پا کر کنوَل کے پھولوں نے اُنکے اِستقبال کے لئے اپنے دِل کے دروازے کھول دئے۔ پرندے بھی گُلرو کی شکل میں لڑائی کی پُکار کرنے لگے۔ لنکا پُوری میں بھی وید منتروں کی آواز گونجنے لگی۔ اُسی وقت راجہ راوَن اپنی نوکرانیوں کے ساتھ اشوک واٹیکا میں داخل ہوئے۔ حسین جوانیوں کے ساتھ آتا ہوا راوَن ایسا لگ رہا تھا۔ جیسے پانی آلود بادل چمکتی بجلیوں سے گِھرا چلا آرہا ہو۔ راوَن کو دیکھ کر ہنومان درختوں کے پتّوں میں چھُپ گئے تا کہ راوَن اُنہیں نہ دیکھ سکے۔

جب راوَن سیتا کے سامنے جا کر کھڑا ہوا۔ تو اُسے دیکھ کر اُنکا دِل اِس طرح کانپنے لگا۔ جِس طرح آندھی کے طوُفان میں کیلے کا پتہ کانپنے لگتا ہے۔ اُنہوں نے دوُنوں ہاتھوں سے اپنے سینے کو اور ٹانگوں سے اپنے پیٹ کو ڈھانپ لیا۔ اور خوف کے مارے رُونے لگی۔ ڈائنوں سے گِھری ننگی زمین پر غمگین لاچار سیتا کو راوَن نے دھیان سے دیکھا جو اپنی نظریں جھکائے ٹِکٹکی لگائے زمین کی طرف دیکھ رہی تھیں۔ ایسا لگتا تھا کہ وہ راوَن سے نجات پانے کے لئے پرتھوی ماتا سے کہہ رہی ہو۔ کہ ہے پرتھوی تو پھٹ جا اور تیرے اندر سے میرے سرتاج شری روگھناتھ جی ظاہر ہو کر اِس شیطان کا نام ونشان مِٹا کے مُجھے بچالیں۔ اُسوقت مغُموم سیتا کی حالت ایسی ہو رہی تھی جیسی دُم دار تارے سے گرست رُہنی کی۔ راہو گرست پورنماشی کی رات کو سِپہ سالار کے بغیر میدان جنگ میں فوج بغیر پانی کی ندی کی چنڈالوں سے ناپاک ہون کُنڈ کا بُجھا ہوا دِیا اور جڑ سے اُکھاڑے گئے کنول کے پھُول کی ہوتی ہے۔

ایسی دُکھی جانکی کے پاس آ کر لنکا پتی راوَن ہنستا ہوا بولا ”ہے ہرن جیسی آنکھوں والی! مُجھے دیکھ کر تُو اپنے جِسم کو چھُپانے کی کوشش کیوں کر رہی ہے؟ یاد رکھ۔ تیری مرضی کے بغیر میں کبھی بھی تیرے جِسم کو نہیں چھوونگا۔ تو مُجھ پر اور میری بات پر بھروسہ رکھ اور اِسطرح سے دُکھی ہو کر یوں آنسوں نہ بہا۔ تیری یہ میلی بغیر آرائش کئے ہوئی حالت دیکھ کر مُجھے بہت پیڑا ہوتی ہے تُو دُنیا کی حسیناؤں میں اشرف ہے۔ اپنے خوبصُورتی اور جوانی کو فضُول ختم مت ہونے دے۔ ایک بار اگر یہ

جوانی بے مقصد ضائع ہو گئی۔ تو پھر لوٹ کر نہیں آئے گی۔ میں پھر کہتا ہوں تُو دُنیا کی اعلیٰ ترین حسینہ ہے۔ پرماتما کی نایاب مخلوق ہے۔ تیرے بنانے میں برہما نے اپنے سارے ہُنر اور عقل لگائی ہے۔ اِس لئے تیری بناوٹ میں اُس نے کِسی قسم کی کوئی کمی نہیں رکھی ہے۔ تیرے کِس کِس انگ کی میں سراہنا کروں۔ جِس انگ پر نظر پڑتی ہے۔ اُسی پر اٹک کر رہ جاتی ہے۔ میں تُجھے پُورے دِل سے اپنانا چاہتا ہوں۔ تیرے ہر ایک انگ کا رس چکھنا چاہتا ہوں۔ اِسلئے تُجھ سے کہتا ہوں کہ تُو رام کا موہ چھوڑ دے۔ میں تُجھے اپنی پٹ رانی بناؤں گا۔ میری سب رانیاں تیرے قدموں کی نوکرانیاں بنیں گی ہی۔ میں بھی تیرا غلام بن کر رہوں گا۔ اپنے زورِ بازو سے کمائی ہوئی ساری دولت تیرے قدموں میں نچھاور کر دونگا۔ جیتے جی اپنا تمام راج تیرے والد راجہ جنک کو دے دوں گا۔ تُو فی الحقیقت اِتنی خوبصورت ہے کہ تُجھے بنانے والا وِدھاتا تُجھے دیکھ کر خود شہوت کا شِکار ہوگا۔ میری تو بات ہی کیا ہے۔ اِس لئے میری بات مان لے۔ رام سے ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ دُنیا میں کوئی بھی مُجھ سے لوہا نہیں لے سکتا۔ چل اُٹھ کر کھڑی ہو جا اور خوبصورت کپڑے اور زیورات پہن کر کے میرے ساتھ خوب مستی کر۔ ہے مُبارک دیوی! چل کر تو میری عیش و عشرت دیکھ اور اُس کنگال وَن واسی کو بھُول جا۔ تُو ہی سوچ رام چندر کے پاس نہ حکومت ہے یہ دھن دولت ہے۔ نہ کوئی نوکر چاکر ہے۔ نہ فوج ہے نہ اور کوئی ذریعہ ہے۔ پھر بھی یہ کیا پتہ ہے کہ وہ ابھی تک زندہ ہے یا مر گیا۔ اگر زندہ بھی ہو۔ تو بھی نہ تُو اُسکے پاس پہنچ سکتی ہو اور نہ وہ خود ہی یہاں آ سکتا ہے۔ اِس لئے اِن تمام وسواسوں کو چھوڑ کر بے فِکر ہو کر میرے ساتھ موج مستی کرو۔

راوَن کی اِن نیچ باتوں کو سُن کر گھاس کو درمیان رکھ کر جانکی بولی۔ ''ہے لنکیش! تُمہارے جیسے عالم کے لئے یہ مُناسب ہوگا تُم اپنے حُدود کو پار نہ کرو۔ اور مُجھ سے اپنا مَن ہٹا کر اپنی رانیوں سے پیار کرو۔ یاد رکھو۔ گنہگار اور نیچ خیالات رکھنے والے لوگوں کو کبھی اپنے مقصد میں کامیابی نہیں مِلتی۔ میں اعلیٰ خاندان میں جنم لینے والی پتی ورتا بیوی ہوں، تُم مُجھے میرے سچے راستے سے کبھی مُخرف نہیں کرا سکتے۔ اپنی زندگانی میں تُمہاری نیچ تجویز کِسی بھی حالت میں منظور نہیں کر سکتی۔ اگر تُم میں ذرا بھی اِنصاف ہوتا تو تُم دُوسری عورتوں کے دھرم کی بھی اُسی طرح حفاظت کرتے جِس طرح اپنی رانیوں کے چال وچلن کی کرتے ہو۔ کیا اِس لنکا میں ایسا کوئی سمجھ دار آدمی نہیں ہے۔ جو تُمہیں یہ سیدھی سادھی بات سمجھائے۔ تُم تو سیاست دان بنتے ہو۔ پھر سیاست کا یہ اصُول کیسے بھُول گئے کہ جِس راجا کے حواس اُسکے قابو میں نہیں رہتے وہ چاہئے کِتنا شان

وشوکت والا ہو۔ آخر پر زمین بوس ہو جاتا ہے۔ اُسکا سب کُچھ نیست و نابود ہو جاتا ہے۔ ہے بے وقوف! تُو نے ابھی تک مُجھے پہچانا نہیں ہے۔ میں تیرے عیش و عشرت۔ راج۔ دولت اور دَھن کے لالچ میں نہیں پھنس سکتی۔ تیرا یہ کہنا بھی ایک فضول بات ہے۔ کہ میں رگھوکُل منی شری رام چندر جی سے نہیں مِل سکتی۔ اَرے کم عقل! وہ تو ہمیشہ میرے دِل میں رہتے ہیں، مُجھے کوئی اُن سے الگ نہیں کر سکتا۔ اِس لئے میں اُنکی ہی ہوں اور ہمیشہ اُنکی ہی رہونگی۔ اگر تُو سوچ سمجھ کر یہی تسلیم کریگا کہ تُو نے میرا اغوا کر کے ایک خطرناک جُرم کیا ہے۔ اور اِس لئے مُجھے لوٹاتے ہوئے تُجھے ڈر لگتا ہے۔ تو میں تُمہیں ابھیہ دان دیتے ہوئے تُجھ سے وَعدہ کرتی ہوں کہ تُو مُجھے اُنکے پاس پہنچا دے۔ میں تُجھے اُن سے معافی دِلاونگی۔ اگر تم اب بھی اپنی ضِد پر ڈٹے رہے تو یقین جانو کہ تُمہاری موت طے ہے۔ اور تُمہیں اُنکے تیروں سے کوئی نہیں بچا سکتا۔ اِس لئے میں پھر کہتی ہوں کہ ہوشیار رہو۔ اپنے ساتھ لنکا اور لنکا میں رہنے والوں کا ناش مت کرو۔ اِسی میں تُمہاری اور تُمہارے راکھشس خاندان کی بھلائی ہے۔

سیتا کے مُنہ سے ایسے سخت اور بے عزتی سے بھرے ہوئے الفاظ سُنکر لنکا پتی راوَن کی آنکھیں غُصے سے لال ہو گئیں۔ اُسکا پارہ چڑھ گیا۔ وہ اپنے ہونٹ چباتا ہوا بولا۔ ''ہے سیتے! میں نے تیرے ساتھ جتنے میٹھے الفاظ کا اِستعمال کر کے تُجھے سمجھانے کی کوشش کی۔ تُو نے اُتنے ہی سخت الفاظ میں میرے دِل کو چھلنی کرنے کی کوشش کی۔ میں تیرے حُسن۔ شان اور جوانی سے اثر انداز ہو کر جتنی نرمی دِکھا کر بات کرتا ہوں اُتنا ہی زیادہ تُم سخت الفاظ کا استعمال کر کے میری بے عزتی کر رہی ہو۔ میں تُجھے ابھی موت کے گھاٹ اُتار دیتا لیکن تیری دوشیزہ جوانی دیکھ کر مُجھے تُجھ پر ترس آتا ہے۔ میں نہیں چاہتا کہ تیرے جِس خوبصورت کندھے اور گردن کو میں اپنے بازوں میں لپیٹ کر تُجھ سے سبھی طرح کھیلنا چاہتا ہوں۔ اُسی گردن پر سخت چھُری چلاؤں۔ اِس لئے میں تُمہیں سوچ وِچار کے لئے دو ماہ کا وقت اور دیتا ہوں اگر اِس عرصہ میں تُو نے اپنے خیالوں میں تبدیلی کر کے میری پلنگ کی شان نہیں بڑھائی۔ تو میرے رسوئیے تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر کے تیرا پکا ہوا گوشت میرے صُبح سویرے کے خوراک میں میرے سامنے پروس دینگے۔

راوَن کے یہ الفاظ سُن کر جانکی جی نے چھیڑی ہوئی ناگن کی طرح پھُنکارتے ہوئے کہا۔ ''ارے کمینے! تُو نے عظیم دَم خَم والے۔ بے حد بہادُر رگھوناتھ جی کی بیوی کے لئے ایسے گُنہگار الفاظ کہے ہیں۔ اِسکا نتیجہ تُجھے ضُرور بھگتنا پڑے گا۔

اب تو اُنکے ہاتھوں سے کسی بھی صورت میں نہیں بچے گا۔ دُنیا میں ایسا آدمی ابھی پیدا نہیں ہوا کہ جو کسی رگھو ونشی کی بیوی کو گُنہگار نظر سے دیکھنے کے بعد زندہ رہے۔ اِس لئے تُو سمجھ لے کہ اب تمہاری موت یقینی ہے۔ اور تیرے گُناہوں کا گھڑا بھرنے والا ہے۔ اَرے ویدوں اور شاستروں کے عالم ہونے کا دَم بھرنے والے کمینے! جس زبان سے تُو نے چکرورتی راجہ دَشرتھ کی بہو کے لئے ایسے ناجائز الفاظ کہے ہیں۔ وہ گل کر گر کیوں نہ گئی؟ یہ تیری خوش قسمتی ہے کہ میں پتی ورتا عورت ہوں اور شوہر کی اِجازت کے بغیر کوئی کام نہیں کرتی۔ ورنہ میں تجھے ابھی اور اِسی وقت اپنے جَلال سے جَلا کر بھسم کر دیتی۔ ساتھ ہی تیری لنکا اور تیرے عیال کو بھی دُھول میں مِلا دیتی۔ کیا کروں۔ میرے شوہر نے جنگل میں آتے وقت مُجھے ایسا کرنے کی اِجازت نہیں دی تھی۔ یہ بھی میں تجھے بتا دوں کہ دُنیا کی کوئی طاقت مُجھے راگھو سے الگ نہیں کر سکتی۔ تُو نے جو میرا اغوا کیا ہے۔ وہ پرماتما کی ہی مرضی تھی۔ کیونکہ وہ اِسی طرح سے شری رام چندر جی کے ہاتھوں تجھے موت کے گھاٹ اُتارنا چاہتا ہے۔ تُو کِتنا بہادُر اور دَم خَم والا نڈر ہے اِسکا پتہ تو مُجھے اُسی دِن چل گیا تھا۔ جب تیرے پاس اِتنی بڑی فوج۔ طاقت اور جلال ہوتے ہوئے بھی تُو مُجھے چوروں کی طرح میرے شوہر کی غیر حاضری میں چُرا لایا تھا۔ کیا مجھے تیری بُزدلی کا پتہ نہیں چلتا۔ جا۔ چلا جا۔ میرے سامنے سے کہیں میں مریادا توڑ کر تُجھے بھسم نہ کر دوں۔ جا ابھی میں تُجھے معاف کرتی ہوں۔

سیتا کی زبان سے ایسے توہین آمیز اور بے عزتی کے الفاظ سُن کر راون کا سارا جسم غُصے سے تھر تھر کانپنے لگا۔ اُسکی آنکھوں سے انگارے برسنے لگے۔ وہ دہاڑتا ہوا بولا۔ ''ہے کم عقل بے وقوف! ہے غیر مُتزلزل بھروسہ والی! تُمہیں اپنے ونواسی رام پر اِتنا بھروسہ ہے۔ تُجھے معلوم نہیں۔ وہ لاچار۔ بے یار و مددگار کی طرح جنگلوں میں روتا بلکھتا پھر رہا ہے۔ تیرے بے عزتی بھرے الفاظ کو میں اب برداشت نہیں کر سکتا۔ میں اِسی خنجر سے ابھی تیرے ٹکڑے ٹکڑے کر دونگا۔ اب میرے ہاتھوں سے تیری موت یقینی ہے۔ اب تُجھے کوئی نہیں بچا سکتا۔ لیکن کیا کروں تیرے نرم و نازک بدن کو دیکھ کر مُجھے پھر تُم پر رحم آتا ہے۔ پیار کا کھیل کرنے کے لئے بنے اِن بدن کے حِصوں کو ختم کرنے کے لئے میرے ہاتھ نہیں اُٹھ رہے ہیں''

پھر وہ راکھشسنیوں کو مُخاطب کر کے بولا۔ ''جس طرح بھی ہو سکے سیتا کو میرے حق میں ہونے کے لئے مجبور کرو۔ اگر یہ پیار سے نہ مانے۔ تو اِسے اپنی مرضی کے مُطابق سختی کرو۔ تا کہ یہ ہاتھ جوڑ کر گڑ گڑاتی ہوئی مُجھ سے اِلتجا کرے اور مُجھے اپنا شوہر تسلیم کر لے۔''

اِس طرح سے گرجتا ہوا راوَن اُنہیں سمجھا رہا تھا کہ اُسی وقت ایک بہت بڑی بدشکل بھوتنی دوڑتی ہوئی آئی اور راوَن کے بدن سے لِپٹ کر بولی۔'' ہے پران بلبھ! اِس بدصُورت سیتا کے لئے کیوں اِتنے پریشان ہورہے ہیں۔'' بھلا اِسکے پھیکے پتلے پٹھوں۔ بےکشِش۔ نازک اور چھوٹے بھدے بدن میں کیا کشش ہے۔ آپ چل کر میرے ساتھ مستی کیجئے۔ اِس بدنصیب کو مَرنے دیجئے۔ اِسکی ایسی قسمت کہاں جو آپ جیسے بے مثال طاقتور۔ نہایت دَم خَم والے۔ تینوں لوکوں کو جیتنے والے کے ساتھ ازدواجی سُکھ حاصل کر سکے۔ مالِک! جو عورت آپکو نہیں چاہتی اُسکے پیچھے جنونی پاگل کی طرح دوڑنے سے کیا فائدہ؟ اِس سے تو فضوُل دِل کو دُکھ ہوتا ہے۔'' اُس بدصورت جِنسی تفریح کرنے والے کے یہ الفاظ سُن کر راوَن اُسکے ساتھ اپنے ذاتی محل کی طرف چل پڑا۔☆☆☆

# جانکی راکھشسنیوں کے گھیرے میں

راون کے چلے جانے کے بعد راکھشسنیوں نے سیتا جی کو چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور وہ اُنہیں بہت طریقوں سے ڈرانے دھمکانے لگیں۔ ایک نے اُسکی مذمت کرتے ہوئے کہا۔'' ہے بے وقوف بد قسمت! تینوں لوکوں اور چودہ بھونوں کو اپنے دَم خَم سے جیتنے والے عظیم رُعب دار راکھشس راج کا پلنگ ہر ایک کو نہیں ملتا۔ بڑے بڑے دیوتاؤں کی لڑکیاں اِسکے لئے ترستی ہیں۔ یہ تو تُمہاری خوش قسمتی ہے کہ خود لنکا پتی تُمہیں اپنی بیگم بنانا چاہتے ہیں۔ ذرا سوچ کر دیکھو۔ کہاں بے اِنتہا عیش وعشرت۔ سونے کی پُوری اور بے شُمار دھن و دولت کا اکیلا مالِک اور کہاں وہ مُلک بدر کیا ہوا کنگالوں کی طرح جنگلوں میں بھٹکنے والا بد قسمت سیدھا سادا سا آدمی! کیا تُم اِن دونوں کے بیچ میں بہت بڑا فرق نہیں دیکھتی۔ سوچ سمجھ کر فیصلہ کرو اور عظیم بہادُر لنکا پتی راون کو شوہر تسلیم کرو۔ اُسکی زوجہ بننے میں ہی تُمہاری بھلائی ہے۔ ورنہ رام کی جُدائی میں تڑپ تڑپ کر مرے گی۔ یا راکھشس راج کے ہاتھوں ماری جائے گی۔ تُمہارا نرم و نازُک بدن اِس طرح سے ختم ہونے کے لئے نہیں ہے۔ مہاراج راون کے ساتھ عیشکدہ میں جا کر اٹھکھیلیاں کرو۔ شراب پی کر ناچو۔ مہاراج تُمہیں اِتنا عالی شان سُکھ دینگے جیسا کہ تُم نے اُس کنگال ونؤاسی کے ساتھ رہتے کبھی سوچا بھی نہیں ہوگا۔ اگر تُم ہماری بات نہیں مانو گی تو کُتے کی موت ماری جاوگی۔''

اِن سخت الفاظ کو سُنکر سیتا کی آنکھوں میں آنسوں آئے اور بولی۔'' ہے راکھشسنیو! تُم کیوں ایسی تلخ باتیں کر کے مُجھ جُدائی کی ماری کی پیڑا کو بڑھاتی ہو؟ تُم عورت ہو کر بھی یہ نہیں سمجھتی کہ تُمہاری بات ماننے سے اِس دُنیا میں مذمت اور دوسری دُنیا میں دوُزخ کے تکالیف برداشت کرنے پڑیں گے۔ مانا کہ تُمہاری اور میری تہذیب اور سنسکار الگ الگ ہیں پھر بھی عورتوں کے بُنیادی جذبات تو ایک جیسے ہوتے ہیں۔ دِل ایک بار جِسکا ہو جاتا ہے۔ وہ پہننے کے کپڑوں کی طرح پہننے والے کو بار بار تبدیل نہیں کرتا۔ پھر میری تہذیب میں تو شوہر ہی بیوی کا سب کُچھ ہوتا ہے۔ میں نے دَھرماتما دَشرتھ نندن شری رام چندر جی کو شوہر کے طور تسلیم کیا ہے۔ میں اُنکو کیسے چھوڑ سکتی ہوں،۔ میرے لئے میرا کنگال شوہر ہی میرا پرمیشور ہے۔ اُنہیں چھوڑ کر میں کِسی دوسرے کی نہیں ہو سکتی۔ چاہئے وہ لنکا کا راجہ ہو یا تینوں لوکوں کا مالِک ہو۔ یا ساری کائینات کا

شہنشاہ ہو۔ یاد رکھو۔ میں کِسی بھی صورت میں اُنہیں چھوڑ کر کِسی دوسرے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتی۔

سیتا کی اِن باتوں سے چڑ کر وہ راکھشسنیاں سیتا کو بُرا بھلا کہتی ہوئی طرح طرح کے تکالیف دینے لگیں۔ ویدہ نندنی سیتا کی یہ بُری حالت پون پُتر ہنومان درخت پر بیٹھے ہوئے بڑے دُکھ کے ساتھ مشاہدہ کر رہے تھے۔ اور سوچ رہے تھے کی کِسطرح سے جانکی جی سے مِلکر اُنہیں حوصلہ دے سکوں۔ ساتھ ہی وہ پرماتما سے دُعا بھی کرتے جاتے تھے۔ ''ہے پربھوُ! سیتا جی کو اِن کمینوں سے نجات دِلاؤ''

اُدھر سیتا جب ایسا بُرا بھلا برداشت نہ کر سکی تو وہاں سے اُٹھ کر اِدھر اُدھر گھومنے لگی اور گھومتے گھومتے اُسی درخت کے نیچے آ کر کھڑی ہوگئی۔ جس پر ہنومان جی بیٹھے تھے۔ اُس درخت کی ٹہنی کو پکڑ کر اُسکے سہارے کھڑی ہو کر آنسوں پونچھنے لگی۔ پھر اچانک اونچی آواز میں موت کو بُلاتی ہوئی کہنے لگی۔ ''ہے بھگوان! اب یہ مُصیبت برداشت نہیں ہوتی ہے۔ پربھو! مُجھے اِس مُصیبت سے چھٹکارا دو۔ یا مُجھے اِس زمین پر سے اُٹھالو۔ بڑے لوگوں نے سچ کہا ہے۔ کہ وقت سے پہلے موت بھی نہیں آتی۔ آج میری کیسی قابل رحم حالت ہوگئی ہے۔ کہاں ایودھیا کا وہ راج محل جہاں میں اپنے رِشتہ داروں اور شوہر کے ساتھ پُرسکون سُکھ بھوگتی تھی۔ اور کہاں یہ بُرے دِن۔ جب میں شوہر سے الگ تھلگ دھوکے سے اغوا کی گئی ان راکھشسنیوں کے پھندوں میں پھنس کر اپنے جھُنڈ سے بچھڑی ہرنی کی طرح دُکھی ہو رہی ہوں۔ آج اپنی جان سے پیارے رام کے بِنا میں پانی سے باہر نِکالی ہوئی مچھلی کی طرح تڑپ رہی ہوں۔ اِتنی خوفناک اذیت سہہ کر بھی میرا دَم نہیں نِکلتا۔ تعجب یہ ہے کہ دِلی پیڑا برداشت کر کے بھی میرا دِل ٹکڑے ٹکڑے نہیں ہو جاتا۔ میری جیسی بد قِسمت کون ہوگی۔ جو اپنے جان سے پیارے معشوق سے بچھڑ کر بھی اپنی جان کو سنبھال کے بیٹھی ہے۔ ابھی نہ جانے کون کون سے دُکھ میری قِسمت میں لِکھے ہیں۔ نہ جانے وہ کمینہ راوَن میری کیسی بُری حالت کرے گا۔ چاہئے کُچھ بھی ہو میں اُس گُنہگار کو اپنے بائیں پیر سے بھی نہیں چھُوؤں گی۔ اُس کے اِشارے پر خود سُپرد گی کرنا تو دُور کی بات ہے یہ میری بد قسمتی ہی ہے کہ ایک عظیم بہادُر کی زوجہ ہو کر بھی کمینے راوَن کے ہاتھوں ستائی جا رہی ہوں۔ اور وہ مُجھے نجات دِلانے کے لئے ابھی تک یہاں نہیں پہنچے۔ میری تو قسمت ہی اُلٹی چل رہی ہے۔ اگر دُوسروں کا بھلا کرنے والے جٹایو اِس کمینے کے ہاتھوں نہ مارے جاتے تو وہ ضرُور راگھو کو میرا پتہ بتادیتے۔ اور وہ آ کر راوَن کو نیست ونابُود کر کے مُجھے اِس خوفناک مُصیبت سے نجات دِلاتے۔ لیکن میرا دِل کہہ

رہا ہے کہ بُرے چال وچلن والے راوَن کے گُناہوں کا گھڑا بھرنے والا ہے۔ اب اِسکا خاتمہ زیادہ دُور نہیں ہے۔ وہ کسی بھی صورت میں میرے شوہر کے ہاتھوں مارا جائے گا۔ اُنکے تیز دھار تیر لنکا کو کم بخت راکھشسوں کے راجہ سے آزاد کر کے بہر صورت میرا بھلا کریں گے۔ لیکن اُنکا اِنتظار کرتے کرتے مُجھے اِتنے دِن ہو گئے اور وہ ابھی تک نہیں آئے۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ اُنہوں نے مجھے مرا ہوا سمجھ لیا ہے اور اِس لئے اب وہ میری کھوج خبر ہی نہ لے رہے ہوں۔ یہ بھی تو ہوسکتا ہے کمینے راوَن نے جس طرح دھوکے سے بناوٹی ہرن کے زریعے میرا اغوا کیا۔ اُسی طرح اُس نے دھوکے سے اُن دونوں بھائیوں کو ہلاک کر دیا ہو۔ اُس کم ذات کے لئے کوئی بھی نیچ کام کرنا ناممکن نہ ہے۔ دونوں صورتوں میں میرا زِندہ رہنے کا مقصد کیا ہے۔ اگر اُنہوں نے مُجھے مرا ہوا سمجھ لیا ہے یا اگر اُس کمینے نے اُنکو ہلاک کر دیا ہے۔ تو بھی میرا اُن سے مِلنا اب ناممکن ہے۔ جب میں اپنے مالِک سے نہیں مِل سکتی تو میرا زِندہ رہنا فضُول ہے۔ میں ابھی اِسی وقت اپنی جان دے دُونگی۔''

سیتا کے ان نا اُمیدی کے الفاظ کو سُن کر پون پُتر ہنومان اپنے دِل میں سوچنے لگے۔ کہ اب اِس بات میں کوئی شک کہ گنجائش نہیں ہے کہ یہ ہی جنک نندنی جانکی جی ہیں۔ جو اپنے شوہر کی جُدائی میں پریشان ہو رہی ہیں۔ یہی وہ وقت ہے جب اُنہیں حوصلہ دینے کی سب سے زیادہ ضرُورت ہے۔ ☆☆☆

# ہنوُمان سیتا مُلاقات

اب ہنومان جی اس بات پر سوچ وِچار کرنے لگے کہ میں سیتا کے سامنے کس طرح ظاہر ہو کر اُنہیں شری رام چندر جی کی انگوٹھی دیکر حوصلہ بڑھاؤں۔ اِن کمینی راکھشسنیوں کے یہاں موجود رہتے ہوئے میں اپنے مقصد میں کامیاب نہیں ہو سکتا۔ پھر رات بھی لگ بھگ ختم ہونے والی ہے۔ اگر اِسی سوچ وِچار میں سورج نکل آیا تو میں کُچھ بھی نہ کر سکوں گا۔ جو کُچھ مُجھے کرنا ہے۔ اُسکا طریقہ کار جلد ہی سوچنا ہے۔ اگر کسی وجہ سے اِسوقت سیتا جی سے میں نہ مِل سکا تو میری ساری محنت رائیگان ہوگی۔ شری رام چندر جی اور سُگریو کو سیتا جی کے یہاں موجود ہونے کی خبر دینے سے بھی فائدہ نہیں ہوگا۔ کیونکہ اُنکی دُکھی حالت دیکھتے ہوئے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ یہ کس وقت نااُمید ہو کر اپنی جان دے دیں۔ اِس لئے مناسب یہی ہوگا۔ کہ اِن سب سے نظریں بچا کر میں جانکی سے بات چیت کرنے کی کوشش کروں۔ چاہئے وہ بات چیت اِشاروں میں ہی کیوں نہ ہو۔ اِس طرح اِرادہ کر کے ہنومان جی دھیمی دھیمی آریہ بھاشا میں جس سے راکھشس لوگ ناواقف تھے۔ بولنے لگے۔ ''اکشواکوؤں کے خاندان میں عظیم بہادر دم خم والے شجاع اور دھن دولت سے مالامال دُنیا کے مالِک چکرورتی مہاراج دَشرتھ ہوئے ہیں۔ اُن کے بڑے بیٹے اُن سے بھی زیادہ بہادُر۔ دَم خَم والے۔ دھرم پر چلنے والے۔ سب اچھے اوصاف سے بھرے ہوئے اور مہربان شری رام چندر جی اپنے والِد سے کئے گئے وَعدے کو پوُرا کرنے کے لئے اپنے چھوٹے بھائی لکشمن کے ساتھ جو بھی اتنے ہی بہادُر۔ دَم خَم والے اور بھائی کے عقیدت مند ہیں۔ چودہ برس کے ون واس کی معیاد پوُری کرنے کے لئے بہت سارے جنگلوں میں گھومتے ہوئے چِترکوٹ میں آکر رہنے لگے۔ اُنکے ساتھ اُنکی نہایت پیاری بیوی مہاراج جنک کی لاڈلی سیتا جی بھی تھیں۔ جنگلوں میں رشی مُنیوں کو ستانے والے راکھشسوں کا اُنہوں نے خاتمہ کیا۔ لکشمن جی نے جب بد بخت شورپنکھا کی ناک کان کاٹ لئے تو اُسکا انتقام لینے کے لئے اُسکے بھائی کھر اور دُوشن اُن سے جنگ کرنے کے لئے آئے۔ جنکو شری رام چندر جی نے مار گرایا اور اُس علاقہ کو راکھشسوں سے خالی کر دیا۔ جب لنکا پتی راوَن کو کھر اور دُوشن کی موت کی خبر ملی تو وہ اپنے دوست ماریچ کو لیکر دھوکے سے جانکی جی کا اغوا کرنے لئے پہنچا۔ جادُوگر ماریچ نے ایک سونے کے ہرن کی بناوٹی شکل وصُورت اختیار کی۔ جسے دیکھ کر جانکی جی للچائی۔ اُنہوں نے راگھویندر شری رام چندر جی کو

راغب کر کے اُس بناوٹی نقلی ہرن کو پکڑ کر یا مار کر لانے کے لئے بھیجدیا۔ چنانچہ شری رام چندر جی نے اُسکو مار گرایا۔ البتہ اُس کمینے ماریچ نے مَرتے مَرتے شری رام کی آواز میں ہا سیتے! ہا لکشمن! پُکارا تھا۔ جانکی جی دھوکے میں آئی اور اُنہوں نے لکشمن کو اُسی سُدھ میں بھیجدیا جہاں سے آواز آئی۔ لکشمن کے جاتے ہی راوَن نے چھل سے سیتا جی کا اغوا کرلیا۔ لوٹ کر شری رام نے سیتا کو نہ پایا۔ تو وہ جنگلوں میں گھوم کر سیتا کی تلاش کرنے لگے۔ راستے میں وانر راج سُگریو سے اُنکی دوستی ہوئی۔ سُگریو نے اپنے لاکھوں وانروں کو چاروں اطراف جانکی جی کو تلاش کرنے کے لئے بھیجا۔ مُجھے بھی آپکو تلاش کرنے کا کام سونپا گیا ہے۔ میں چار سو کوس چوڑے سُمندر کو پھلانگ کر کے یہاں پہنچا ہوں۔ شری رام چندر جی نے جانکی جی کی شکل و صورت۔ آکار۔ صِفات وغیرہ کا جیسے ذِکر کیا تھا اُن نیک صِفات والی دیوی کو میں نے آج دیکھ لیا ہے۔'' یہ کہہ کر ہنومان جی چُپ ہوگئے۔

شری رام کی جُدائی میں تڑپتی سیتا کے کانوں میں جب ہنومان کی بتائی ہوئی یہ آبِ حیاب جیسی کہانی پہنچی تو وہ حیرانگی سے چونک اُٹھیں۔ اِس راکھشس پُوری میں شری رام کی مُقدس کہانی سُنانے والا کون آیا۔ اُنہوں نے اپنے چہرے پر چھائے ہوئے سر کے بالوں کو ہٹا کر چاروں اطراف کا جائزہ لیا۔ لیکن اِس کہانی کے سُنانے والے کو وہ نہیں دیکھ سکی۔ اُنہیں ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ کہ یہ آواز اُنہوں نے اُسی درخت پر سے سُنی ہے۔ جِس کے نیچے وہ کھڑی تھیں۔ اُنہوں نے پھر دھیان سے اوپر کی طرف دیکھا۔ بڑے دھیان سے دیکھنے پر اُنہیں درخت کے گھنے پتوں میں چھُپی ہنومان جی کی شاندار شکل دِکھائی دی۔ اُنہوں نے کہا۔ ''بھائی! تُم کون ہو۔ نیچے اُتر کر میرے سامنے کیوں نہیں آتے۔''؟

سیتا جی کا حُکم پا کر ہنومان جی درخت سے آہستہ آہستہ نیچے اُترے اور اُنکے سامنے ہاتھ جوڑ کر بولے۔ ''ہے دیوی! آپ کون ہیں۔ جو مُجھ سے بات چیت کرنا چاہتی ہیں۔ آپکا نرم و نازک بدن خوبصُورت کپڑوں میں ملبوس اور زیورات سے سج دھج کر ہونے کے قابل ہوتے ہوئے بھی آپ اِس طرح سے بے مزہ خُشک زندگی گذار رہی ہیں۔ آپکے آنسوں بھری آنکھوں سے دِکھائی دیتا ہے کہ آپ بہت زیادہ دُکھی ہیں۔ آپکو دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ آپ آسمان سے گری ہوئی ''روہنی'' ہیں۔ آپکے اُداس ہونے کی کیا وجہ ہے؟ کہیں آپکا کوئی رشتہ دار سورگباش تو نہیں ہُوا ہے۔ کہیں آپ جنک نندنی سیتا جی تو نہیں ہیں؟ جنہیں لنکا پتی راوَن جنستھان سے چُرا لایا ہے۔ جِس طرح آپ بار بار ٹھنڈی سانس لیکر ہا رام! ہا رام! پُکارتی

ہیں۔ اِس سے ایسا اندازہ ہوتا ہے کہ آپ ویدیہ جانکی جی ہی ہیں۔ ٹھیک ٹھیک بتائیے۔ کیا میرا اندازہ دُرست ہے؟

ہنوُمان جی کا سوال سُنکر سیتا جی بولی۔ ''ہے وانر راجؔ! تُمہارا اندازہ بالکل صیح ہے۔ میں جنک پوری کے مہاراجہ جنک کی بیٹی۔ ایودھیا کے چکرورتی مہاراج دشرتھ کی بہو اور عظیم دم خم والے بہادُر دھرماتما شری رام چندر جی کی بیوی ہوں۔ جب شری رام چندر جی اپنے والد کے حُکم سے جنگل میں رہنے کے لئے آئے تو میں بھی اُنکے ساتھ جنگل میں آئی تھی۔ جنگل سے ہی یہ بدمعاش۔ شیطان۔ گُنہگار۔ راوَن دھوکے سے میرا اغوا کرکے مُجھے یہاں لے آیا۔ وہ مُجھے لگاتار اذیتیں دے رہا ہے۔ آج بھی وہ مُجھے دو مہینے کی معیاد دے کر گیا ہے۔ اگر دو مہینے کے اندر اندر میرے سوامی نے مُجھے نجات نہ دِلائی تو میں ضُرور اپنی جان دُونگی۔ یہی میری اُداسی کی وجہ ہے۔ اب تُم مجھے کُچھ اپنے بارے میں بتاوٗ۔

سیتا کے تعارُف سے مطمئین ہوکر ہنومان جی ہاتھ جوڑ کر بولے۔ ''ہے دیوی! میں شری رام چندر جی کا قاصِد ہنوُمان ہوں۔ آپکو تلاش کرتا ہوا یہاں تک آ پہنچا ہوں۔ مہاراج دشرتھ کے دونوں بیٹے شری رام چندر جی اور لکشمن بخریت وعافیت ہیں۔ شری رام چندر جی صِرف آپکی جُدائی میں دُکھی ہیں۔ وہ غمگین رہتے ہیں اُنہوں نے میرے ذریعے آپکے پاس اپنی خیریت کا پیغام بھیجا ہے۔ اور بہادُر لکشمن نے آپکے قدموں میں اپنا سَر جھُکانے کا فرمان کیا ہے۔

پون سُت ہنومان سے اپنے قابل پوجا شوہر اور پیارے دیور کی خبر وخیرت کی خوش خبری پاکر جانکی جی کا مُرجھایا ہوا کنول نُما دِل کھِل اُٹھا۔ اُداس چہرے پر اُمید کی کرنیں چھانے لگیں۔ اِس اچانک مِلے ہوئے سُکھ دینے والے پیغام نے اُنکے ادھ مرے بدن میں نئی جان بھردی اور نئے باب کا آغاز کیا۔ تبھی اچانک سیتا جی کو دھیان آیا۔ کہ شری رام کا قاصِد کہلانے والا یہ وانر کہیں، جادُوگر راوَن کا جاسُوس نہ ہو جسے اُس نے مُجھے گمراہ کرنے کے لئے میرے پاس بھیجا ہو۔ یہ سوچکر وہ پیڑ کی ٹہنی چھوڑ کر زمین پر چُپ چاپ بیٹھ گئیں۔ سیتا جی کے اِس برتاوٗ سے ہنومان جی سمجھ گئے۔ کہ اِنہیں مُجھ پرشک ہوا ہے اِسی لئے بات چیت کرتے کرتے یہ چُپ ہوکر زمین پر بیٹھ گئیں ہیں۔ اُنہوں نے دونوں ہاتھ جوڑ کر سر جھُکا کر اُنہیں نمسکار کیا۔ لیکن اِس پر بھی جانکی کا شک دُور نہیں ہوا۔ وہ گہری سانس چھوڑ کر بولی۔

''ہے جادُوگر۔ تُم یا تو راوَن کے جاسُوس ہو، یا خود راوَن ہو۔ اور مُجھے دھوکہ دینے آئے ہو اِس طرح کی دھوکہ دہی تُمکو شوبھا نہیں دیتی ہے۔ اور نہ اُس راوَن کے لئے ہی ایسا کرنا مُناسب ہے۔ اور جو خود راوَن ہو تو تُمہارے جیسے عالم،

ساشتر جاننے والے پنڈت کے لئے تو یہ کسی بھی صورت میں شوبھا نہیں دیتا۔ ایک بار سنیاسی کے بھیس میں میرا اغوا کیا۔ اب ایک وانر کے بھیس میں میرے دِل کے راز جاننے کے لئے آئے ہو۔ لعنت ہے تم پر اور تمہارے پنڈت ہونے پر۔''

یہ کہتے ہوئے سیتا جی غمگین ہو کر زور زور سے آہ وزاری کرنے لگ گئیں۔

سیتا جی کو اپنے اُوپر شک کرتے دیکھ کر ہنومان جی کو بہت دُکھ ہوا وہ بولے دیوی! آپکو دھوکہ ہوا ہے۔ میں راوَن یا اُسکا جاسوس نہیں ہوں۔ میں آپکے محبوب راگھوندر کا بھیجا ہوا قاصد ہوں۔ اپنے دِل سے تمام شکوک چھوڑ دو اور بھرُوسہ کرو کہ مُجھ سے آپکے بارے میں خبر پا کر شری رام چندر جی ضرور بد بخت راوَن کا خاتمہ کر کے آپکو اِس مُصیبت سے چھٹکارا دِلا دینگے۔ اب وہ دِن دُور نہیں ہے۔ جب راوَن کو اپنے گُناہوں کی سزا مِلے گی۔ اور لکشمن کے تیز دھار تیروں سے لنکا پوری جل کر بھسّم ہو جائے گی۔ میں حقیقت میں شری رام چندر جی کا قاصِد ہوں وہ آپکی جُدائی میں دُکھی ہو کر جنگلوں میں آپکو کھوجتے پھر رہے ہیں۔ میں پھر کہہ رہا ہوں بھرَت کے بھائی شری رام چندر جی نے آپکے پاس اپنی خیریت کا پیغام بھیج دیا ہے۔ اور شتروگھن کے اصلی بھائی لکشمن نے آپکو پرنام کہنے کے لئے کیا ہے۔ ہم سب کے لئے یہ بڑی خوشی اور تسلی کی بات ہے کہ راکھشس راج کے پھندے میں پھنس کر بھی آپ زندہ ہیں۔ اب وہ دِن دور نہیں جب آپ دَم خَم والے رام چندر اور لکشمن کو سُگریو کی بے شمار وانر فوج کے ساتھ لنکا پُوری میں دیکھیں گی۔ وانروں کے مالک سُگریو شری رام چندر جی کے قریبی دوست ہیں۔ میں اُن ہی سُگریو کا وزیر ہنومان ہوں۔ نہ کہ راوَن یا اُسکا کوئی جاسُوس۔ جیسا کہ آپ مُجھے سمجھ رہی ہیں۔ جب راون آپکو اغوا کر کے لا رہا تھا۔ اُسوقت کپڑے اور زیورات آپ نے ہمیں دیکھ کر پھینکے تھے۔ وہ میں نے ہی سنبھال کر رکھے تھے۔ اور میں نے ہی وہ راگھو کو دے دئے تھے۔ اُنہیں دیکھ کر شری رام چندر جی پریشان ہو کر آہ وزاری کرنے لگے تھے۔ اب بھی وہ آپکے بِنا ون میں اُداس اور جنونی ہو کر گھومتے رہتے ہیں۔ میں اُنکے دُکھ بیان نہیں کر سکتا ہوں'' ہنومان جی کی تفصیلی بات سُن کر جانکی جی کا شک وشُبہ کُچھ دُور ہوا۔ لیکن اب بھی وہ اُن پر پُورا بھروسہ نہیں کر پا رہی تھیں۔ وہ بولیں ''ہنومان! تُمہاری بات سُن کر دِل کہتا ہے کہ تُم سچ کہہ رہے ہو۔ مُجھے تُمہاری بات پر اعتماد کر لینا چاہئے لیکن جادُوگر راوَن کی دھوکہ دہی کو دیکھ کر میں پُوری طرح مطمئین نہیں ہو پا رہی ہوں۔ کیا کِسی طرح تُم میرے اس شک کو دُور کر سکتے ہو۔'' سیتا جی کی استدلال کو سُن کر ہنومان جی بولے۔ ''ہے مہا بھاگے! اِس جادُوی چھل کپٹ کے ماحول میں، رہتے ہوئے آپکا دِل شکی بن

گیا ہے۔ اِس کے لئے میں آپکو قصوروار نہیں ٹھہرا سکتا آپکو یہ یقین دِلانے کے لئے کہ میں فی الحقیقت شری رام چندر جی کا سفیر ہوں آپکو ایک اکاٹیو ثبوت دیتا ہوں۔ شری راگھناتھ جی بھی یہ سمجھتے تھے کہ مُمکن ہے آپ مُجھ پر بھروسہ نہ کریں۔ اسی لئے اُنہوں نے اپنی یہ انگوٹھی دی ہے اِسے آپ ضرور پہچان لیں گی۔'' یہ کہہ کر ہنومان جی نے شری رام چندر جی کی وہ انگوٹھی سیتا کو دیدی۔ جس پر شری رام کا نام کندہ تھا۔

بہت دِنوں سے اپنے محبوب سے بچھڑی ہوئی سیتا جی کو جب انگوٹھی کی شکل میں شری رام چندر جی کے یاداشت کی نشانی مِلی۔ تو وہ اُسے پا کر خوشی سے شرابور ہوئی،۔ اور بار بار اُس انگوٹھی کو اپنے دِل اور ماتھے سے لگانے اور نہارنے لگی۔ اُنکی اُسوقت ایسی حالت ہو رہی تھی جیسے پانی سے باہر نکالی ہوئی تڑپتی ہوئی مچھلی کو تالاب میں پھر ڈال دینے سے ہوتی ہے۔ اُن کے اُداس چہرے سے اُداسی کے بادل چھٹ گئے۔ وہ اِس طرح سے کھِل اُٹھیں جس طرح صُبح سویرے مشرق روشنی سے کھِل اٹھتا ہے۔ وہ ہنومان جی کے باہمت کام کی داد دیتے ہوئی بولی۔'' ہے وانرراج! تُم اصل میں بہت ہی چالاک۔ باہمت اور بہادُر ہو، جو کام ہزاروں بہادُر نو جوان مِلکر نہیں کر سکتے وہ تُم نے اکیلے کر دِکھایا ہے۔ تُم نے دونوں رگھوونشی برادروں کی خریت کا پیغام سُنا کر مُجھ نیم مُردہ کو نئی زندگی عطا کی۔ ہے پون سُت! میں سمجھتی ہوں کہ ابھی میرا دُکھ ختم ہونے میں کُچھ وقت لگے گا ورنہ ایسی کیا وجہ ہوسکتی ہے۔ کہ دُنیا بھر کے فتح کرنے کے مجاز وہ دونوں بھائی ابھی تک راون کو مارنے میں کامیاب نہیں ہوئے۔ کہیں ایسا تو نہیں ہے کہ دُور رہنے کی وجہ سے شری راگھوندر کے پیار میں میرے لئے کمی واقع ہوئی ہے؟ اچھا یہ بتاؤ کیا کبھی ایودھیا سے تینوں ماتاؤں اور میرے دونوں دیوروں کی خبر خیریت اُنہیں مِلتی ہے۔ کیا بہادُر بھرت راون کا خاتمہ کر کے مُجھے چھڑانے کے لئے ایودھیا سے فوج بھیجیں گے۔ کیا میں اپنی آنکھوں سے بذات راون کو راگھو کے تیروں سے مرتا دیکھ سکوں گی؟ ہے بہادُر! ایودھیا سے جنگل کے لئے چلتے وقت شری رام چندر جی کے چہرے پر جو مکمل خود اعتمادی اور حوصلہ تھا کیا اب بھی وہ ویسا ہی ہے۔

سیتا جی کے بے شُمار سوالوں کو سُنکر ہنومان جی بولے۔'' ہے ویدہیہ کُماری! جب شری رگھوناتھ جی کو آپکی حالت کی خبر مُجھ سے حاصِل ہوگی۔ تب وہ بلا وقت ضائع کئے بے شُمار وانروں کی فوج کو لیکر لنکا پتی راون پر حملہ کر کے اُسکے اِس سونے کے شہر کو دھول میں مِلا دیں گے۔ اور آپکو اِس جیل سے آزاد کر کے لے جائیں گے۔ آجکل وہ آپکے بچھڑنے کے غم

میں اِتنے دُکھی رہتے ہیں کہ اُنکو اپنے تن بدن کی بھی سُدھ نہیں رہتی۔ کھانا پینا تک بھول جاتے ہیں۔ اُنکی زبان سے دن رات ''سیتے''، ''ہاسیتے'' الفاظ ہی سُنائی دیتے ہیں۔ آپکی جُدائی میں وہ رات کو بھی نہیں سو پاتے۔ اگر کبھی نیند آبھی جائے تو ''ہا سیتے'' کہکر نیند میں چونک پڑتے ہیں اور اِدھر اُدھر آپکو تلاش کرنے لگتے ہیں۔ اُنکی یہ حالت ہم لوگوں سے دیکھی نہیں جاتی ہم اُنہیں حوصلہ دینے کی کوشش کرتے ہیں لیکن کامیابی نہیں ملتی۔ اُنکی پیڑا بڑھتی جاتی ہے۔

اپنے پران ناتھ کی حالت کا یہ دَرد بھرا ذِکر سُن کر جانکی جی کی آنکھوں سے مُسلسل آنسوں کی دھارا بہہ نِکلی وہ بولی۔ ''ہنومان! تُم نے جو یہ کہا ہے کہ وہ میرے علاوہ کسی دوسرے کا دھیان نہیں کرتے ہیں۔ اِس سے میرے استری دِل کو مُکمل سکون حاصِل ہوا۔ لیکن میری جُدائی میں تُم نے اُنکی جس درَد بھری حالت کا ذِکر کیا اُس، سے میرے دِل کو جان لیوا صدمہ ہوا ہے۔ یہ سب پرماتما کا طریق کار ہے۔ جس نے ہم دونوُں کو ایک دوُسرے کی جُدائی میں تڑپنے کے لئے چھوڑ دیا ہے۔ نہ جانے وہ دِن کب آئے گا جب وہ راوَن کو ہلاک کر کے مُجھ دُکھیا کو درشن دیں گے اُنکی جُدائی میں تڑپتے ہوئے مُجھے دس مہینے گُذر گئے ہیں۔ اگر دو ماہ کے اندر اندر اُنہوں نے میرا اُدھار نہیں کیا تو شیطان راون مُجھے موت کے گھاٹ اُتار دے گا۔ وہ بڑا ہوس پرست اور ظالم ہے۔ وہ لالچ میں اِتنا اندھا ہو رہا ہے۔ کہ وہ کِسی کی بھی اچھی صلاح ماننے کو تیار نہیں ہوتا۔ اُسکی کے بھائی وبھیشن کی بیٹی ''کلا'' مُجھے بتا رہی تھی کہ اُسکے والد وبھیشن نے راوَن سے بہت بار میری حمایت میں بات کی کہ وہ مُجھے واپس میرے شوہر کے پاس پہنچا دے۔ لیکن اُس نے ایک بھی نہ مانی۔ وہ اب بھی اپنی ہٹ پر اڑا ہوا ہے۔ مُجھے اب صرف راگھو کے دَم خَم پر ہی بھروسہ ہے۔ جنہوں نے اکیلے ہی کھر دُوشن کو اُن کے چودہ ہزار ماہِر جنگ فوجیوں سمیت مار ڈالا۔ دیکھیں اب وہ گھڑی کب آتی ہے۔ جِسکی میں پریشانی سے اِنتظار کر رہی ہوں۔ یہ کہتے ہوئے سیتا آنسوں بہانے لگی۔

سیتا کو اِس طرح سے وِلاپ کرتے دیکھ کر ہنوُمان نے اُنہیں حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔ ''دیوی! اب اِسطرح سے آہ وزاری نہ کریں۔ میں آپکو یقین دِلاتا ہوں کہ میرے پہنچتے ہی پربھوُ شری رام وانر فوج کے ہمراہ لنکا پر حملہ کر کے شیطان راوَن کو موت کے گھاٹ اتار کر آپکو آزاد کر دیں گے۔ ویسے یہ راوَن مُجھے غیر معمولی طاقتور دِکھائی نہیں دیتا۔ اگر آپ اجازت دیں تو میں ابھی اِسی وقت آپکو اپنی پیٹھ پر بِٹھا کر لنکا کے حدوُد کو پھاند کر عظیم سمندر کو پھلانگتا ہوا شری رام چندر جی

کے پاس پہنچا دوں۔ میں چاہوں تو اِس پوری لنکا کو راوَن اور راکھشسوں سمیت اُٹھا کر راگھو کے چرنوں میں لے جا کر ٹپک دوں۔ ان میں سے کسی بھی راکھشس کی اِتنی ہمت نہیں ہے کہ وہ میرے راستے میں رُکاوٹ بنکر کھڑا ہو سکے۔''

ہنومان کی باتوں کو سُنکر سیتا جی نے حیران ہو کر کہا'' ہے ہنومان! تُمہاری باتیں مُجھے حیران کرنے والی ہیں۔ بھلا اِتنے چھوٹے جُسم والے تُم مُجھے اپنی پیٹھ پر بٹھا کر اِس عظیم سمندر کو کیسے پار کر سکو گے؟ سمندر کوئی چھوٹا جھیل تو نہیں ہے۔ وہ چار سو کوس چورا ہے۔ مُجھے کبھی کبھی اِس بات پر شک ہو جاتا ہے۔ کہ تُم نے یہاں آتے وقت سمندر کو پھلانگ کر پار کیا ہے بہر حال! کیسے بھی تُم آئے ہو۔ یہی میرے لئے بہت ہے۔ لیکن مُجھے پیٹھ پر بٹھا کر سمندر پار کرنے کی بات کہہ کر کیوں مُجھے فضول اچمبھے میں ڈالتے ہو''؟

سیتا جی کو اپنے پر بھروسہ نہ کرتے ہوئے دیکھ کر ہنومان کو اچھا نہیں لگا۔ پھر اُنہوں نے سوچا کہ اسمیں اِنکی بھی کیا خطا ہے۔ یہ میری طاقت اور ہمت سے ناواقف ہونے کی وجہ سے ایسا کہتی ہیں۔ پھر بولے۔'' دیوی! میں شری رام کا سیوک ہوں تھوڑی بہت رُوحانی مشق کی ہے۔ آپ مُجھ پر بھروسہ کریں میں آپکو اپنے وراٹ روپ کی ایک جھلک دِکھاتا ہوں'' یہ کہہ کر اُنہوں نے اپنی طاقت پر اپنا عظیم جُسم دِکھانا شروع کیا۔ تھوڑی ہی دیر میں جانکی جی نے دیکھا کہ ہنومان کا بدن بہت بڑے پہاڑ جیسا ہو گیا۔ جِسکا چہرا تانبے کے جیسا سُدرشن لال اور سورج کے برابر چمک دَمک والا ہے۔ دانت اور ناخن خنجر کے برابر موٹے اور چمکیلے ہیں۔ پھر دونوں ہاتھ جوڑ کر بولے۔'' ہے جنک نندنی! اب آپکو یقین ہو گیا ہو گا کہ آپکی اِجازت مِلنے پر میں تمام ندیوں۔ پہاڑوں، اونچی ڈھالانوں اور راون اور اُسکی تمام فوج سمیت اِس لنکا سے اُٹھا کر لے جا سکتا ہوں۔ اِس لئے اپنے شکوک کو مِٹا کر میری پیٹھ پر سوار ہو جائیے تاکہ میں آپکے ساتھ راگھو کی جُدائی اور اُداسی کا بھی خاتمہ کر سکوں''

ہنومان کے حیران کُن شکل وصورت کو حیرانی سے دیکھتی ہوئی سیتا جی بولی۔'' ہے پون سُت! اب مُجھے تُمہاری صلاحیت پر کسی قسم کا شک وشُبہ نہیں رہا۔ مُجھے یقین ہو گیا ہے کہ تُم جیسا کہتے ہو ویسا کر سکتے ہو۔ تُمہاری تجویز بہت ہی پُر کشش ہوتے ہوئے بھی میں اُسے تسلیم کرنے سے قاصر ہوں۔ میں اپنی مرضی سے اپنے شوہر۔ کے بغیر کسی دوسرے شخص کے شریر کو نہیں چھو سکتی۔ زندگی میں صِرف ایک آدمی نے میرے بدن کو چھوا ہے۔ اور وہ کمینہ راوَن ہے جس نے میرا اغوا کرتے وقت مُجھے زبردستی سے اپنی گود میں اُٹھا لیا تھا۔ اُسکی اذیت سے میرا بدن آج تک جل رہا ہے۔ اِس کا کفارہ تبھی ہو گا

جب راگھو اُس شیطان کو ہلاک کریں گے۔ اُسی میں میرا اِنتقام اور اُنکا وِقار بلند ہوگا''۔

جانکی جی کی زبان سے ایسے پُرمنطق الفاظ سُن کر ہنوُمان کا دِل گدگد ہوگیا، وہ خوش ہوکر بولے۔ ''ہے دیوی عظیم ستی سادِھویوں کی شوبھا دینے والے ایسے الفاظ آپ جیسی اعلیٰ پتی ورتا فاضِل عورت ہی کہہ سکتی ہے۔ آپکی حالت کا تذکرہ میں شری رام چندر جی سے تفصیل سے کرونگا اور اُنہیں جلد ہی لنکا پوری پر حملہ کرنے کے لئے راغِب کروں گا۔ اب آپ مُجھے کوئی ایسی نِشانی دے دیں جِسے میں اُنہیں دے کر آپ کے زِندہ ہونے کا یقین دِلا سکوں اور اُن کے درد بھرے دِل کو حوصلہ دے سکوں۔

ہنومان کے کہنے پر سیتا جی نے اپنا ''چوڑامنی'' کھول کر اُنہیں دیتے ہوئے کہا ''یہ چوڑامنی تُم اُنہیں دے دینا۔ اِسے دیکھتے ہی اُنہیں میرے ساتھ ساتھ میری ماتا جی اور ایودھیا کے مہاراج دشرتھ بھی یاد آئیں گے۔ وہ اِسے اچھی طرح سے پہنچانتے ہیں۔ اُنہیں میری خیریت سے آگاہ کر کے لکشمن اور وانر راج سگریو کو بھی میری طرف سے نیک دُعائیں دینا۔ یہاں جو میری حالت ہے اور میرے ساتھ راون اور اُسکی کمینی نوکرانیوں کا جو سلوک ہے وہ سب تُم اپنی آنکھوں سے دیکھ چُکے ہو وہ سب شری رام رگھوناتھ جی سے کہہ دینا۔ لکشمن سے کہنا کہ میں نے جو تُمہارے پر بھرُوسہ نہ کرتے ہوئے جو تُمہیں تُمہارے بھائی کے پیچھے غلط الفاظ بول کر بھیجا تھا۔ اُسکا مُجھے بہت پچھتاوا ہے اور آج میں اُسی بے وقوفی کا نتیجہ بھگت رہی ہوں۔ پون سُت! اور میں کیا کہوں۔ تُم خود علقمند اور ہوشیار ہو۔ جیسا مُناسب سمجھو ویسا کہنا اور کرنا''۔

جانکی جی کا ایسا کہنے پر دونوں ہاتھ جوڑ کر ہنومان جی اُن سے رُخصت لے کر چل دیئے۔ ☆☆☆

# ہنومان راکھشس لڑائی

سیتا جی سے رُخصت لے کر ہنومان جی چلے تو وہ سوچنے لگے کہ جانکی کا پتہ تو میں نے لگا یا۔ اُن کو شری رام چندر جی کا پیغام دینے کے علاوہ اُن سے بھی راگھو کے لئے پیغام حاصل کرلیا۔ اب اگر سگریو نے پوچھا کہ راون کی فوج کیسی ہے۔ اُسمیں کیسے کیسے بہادر ہیں۔ اُسکی جنگی طاقت کیسی ہے۔ تو میں کیا جواب دوں گا۔ اِس لئے مجھے اُسکی فوجی طاقت کا بھی پتہ لگانا چاہیئے۔ اچھا رہے گا۔ کہ میں کوئی ایسا کام کروں۔ جس سے اُسکی طاقت کا میرے سامنے مُظاہرہ ہو سکے۔ یہ سوچ کر اُنہوں نے اشوک واٹیکا کو تہس نہس کرنے کا فیصلہ کیا۔ جو راون کو بہت زیادہ پیاری تھی۔ اُنہوں نے سوچا کہ جب وہ اپنے پیارے باغیچہ (اشوک واٹیکا) کو اُجڑنے کی خبر سُنے گا۔ تو وہ ضرور غُصہ ہو کر اپنے بہادر سپاہیوں کو مجھے مارنے یا پکڑنے کے لئے بھیجے گا۔ یہ خیال آتے ہی وہ باغیچہ کے خوبصورت درختوں کو توڑنے اور اُکھاڑنے لگے۔ تھوڑی ہی دیر میں باغیچہ کی تمام خوبصورتی کو ختم کر کے اُسے ایک ویران جنگل بنا دیا۔ دِلرُبا تالابوں کے منی سے سپھٹِک گھاٹوں کو توڑ کر ملبے میں تبدیل کر دیا۔ واٹیکا میں بنے ڈھالان بھی تباہی مچانے والے ہاتھوں سے نہ بچ سکے۔ اِس طرح اُنہوں نے اشوک واٹیکا کو ماتمکدہ بنا ڈالا سب پرندے گھونسلوں سے نِکل کر آسمان میں اُڑنے لگے۔ جو راکھشسنیاں رات بھر سیتا پر پہرہ دیتے دیتے سوگئیں تھیں وہ بھی اب اِس شور کو سُنکر جاگ گئیں۔ اور اُنہوں نے حیران ہو کر اشوک واٹیکا کی بُری حالت کو دیکھا۔ وہ راون کے پاس دوڑتی ہوئی جا کر بولیں۔ "ہے پرتھوی ناتھ۔ اشوک واٹیکا میں ایک خطرناک وانر گھُس آیا ہے۔ اُس نے سب درختوں کو توڑ کر تہس نہس کر دیا ہے۔ تالابوں کے گھاٹوں اور ڈھالانوں کو بھی توڑ کر کوڑے کا ڈھیر بنا دیا ہے۔ جب ہم نے اُسے بھگانے کی کوشش کی تو وہ ہمارے ہی اوپر جھپٹ پڑا۔ بڑی مُشکل سے ہم جان بچا کر آپکے پاس پہنچ پائی ہیں۔ اُس کمینے وانر نے تو جانکی کے ساتھ بھی نہ جانے کیا بات چیت اور سلوک کیا ہے۔ ہمیں اُس سے بہت ڈر لگتا ہے۔ کہیں وہ سیتا کو بھی جان سے نہ مار ڈالے۔

یہ خبر سُنکر راوَن کی آنکھیں اَنگارے جیسی ہوگئیں۔ اُسکی بھویں تیر کمان کی طرح تن گئیں۔ اُس نے فوراً اپنے خادموں کو حُکم دیا کہ اُس کمینے وانر کو پکڑ کر میرے پاس لاوَ۔ راوَن کا حُکم پاتے ہی بے شمار راکھشس طرح طرح کے

ہتھیار اور لوہے کی سلاخیں لیکر اُس ہنگامہ کرنے والے وانر کو پکڑنے کے لئے چل پڑے۔ جب راوَن کے بھیجے راکھشسوں کو اپنی طرف آتے دیکھا۔ تو ہنومان جی نے بڑے زور کی گرج لگائی۔ راکھشسوں نے اُنہیں چاروں طرف سے گھیر لیا۔ اور اُن پر برچھے۔ بھالے اور پتھر پھینکنے لگے۔ یہ دیکھ کر غصہ ہو کر پون پُتر نے کُچھ کو لاتوں اور گھونسوں سے پٹائی کی۔ اور کُچھ کو اپنے ناخنوں اور دانتوں سے چیر ڈالا۔ بڑے بڑے لڑا کو اِس مار کی تاب نہ لا کر بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے جو زیادہ ہی کُچھ باہمت تھے وہ اپنی جان کا لالچ چھوڑ کر ہنومان جی پر ٹوٹ پڑے۔ تبھی اُنہوں نے ایک چھلانگ لگائی اور باہری پھاٹک (صدر دروازہ) سے ایک لوہے کا سَریا نِکال لیا۔ اُس سَریا سے اُنہوں نے وہ مار کاٹ مچائی کہ بہت سے جنگجو تو وہیں ڈھیر ہو گئے۔ اور باقی جان بچا کر وہاں سے بھاگ کر راوَن کے پاس پہنچے۔ جب راوَن نے ان راکھشوں کی ایسی حالت دیکھی تو اُسکا غصہ اور بھڑک اُٹھا۔ اُس نے پرہست کے بیٹے ''جمبو والی'' کو بُلا کر کہا'' ہے بہادُرِ افضل! تُم جا کر اُس وانر کو پکڑ کر لے آؤ۔ اگر وہ زندہ نہ پکڑا نہ جا سکے تو اُسے مار ڈالو۔ مُجھے تمہاری طاقت پر پُورا بھروسہ ہے۔ کہ تُم اِس کام کو اچھی طرح کر سکتے ہو۔''

راوَن کا حُکم پا کر جمبو والی ذرہ بکتر سے لیس ہو کر گدھوں کے رتھ پر سوار ہو کر شری ہنومان جی سے جنگ کرنے کے لئے چلا گیا۔ جب اُس نے اُنہیں صدر دروازے پر بیٹھا دیکھا تو وہ دُور سے ہی اُن پر تیز دھار والے بان چلانے لگا۔ جب کُچھ تیر پون پُتر کے بدن کو چھیدنے لگے۔ تو اُنہوں نے نزدیک ہی پڑے ہوئے ایک نوک دار بڑے پتھر کو اُکھاڑ کو جمبو والی کی طرف نِشانہ باندھ کر پھینکا اُس بھاری پتھر کو اپنی طرف آتے دیکھ کر اُس بہادُر راکھشس نے پھُرتی سے دس تیر داغ کر اُسکو چُور چُور کر ڈالا۔ جب ہنومان جی نے اُس پتھر کو اِسطرح سے ٹوٹتے دیکھا تو اُنہوں نے فوراً ایک بہت بڑے درخت کو اُکھاڑ کر راکھشسوں پر حملہ کرنا شروع کیا۔ جِس سے بہت سارے راکھشس مر کر اور مضروب ہو کر وہیں زمین بوس ہو گئے۔ اپنے فوجیوں کو اِس طرح سے مرتے دیکھ کر جمبو والی نے ایک ساتھ چار بان چھوڑ کر اُسکا درخت کاٹ ڈالا۔ اور پھر دس بان چھوڑ کر ہنومان جی کو مضروب کیا۔ جب ہنومان جی کے بدن سے خون بہنے لگا۔ تو اُنہیں بہت غُصہ آیا تو اُنہوں نے ایک راکھشس سے لوہے کا مُوشل چھین کر جمبو والی پر اُس سے دھڑا دھڑ حملہ کرنے لگے گھوڑے (گدھے) مر گئے۔ رتھ چکنا چُور ہو گیا۔ اور وہ خود بھی بے جان ہو کر زمین پر گر پڑا۔

جمبووالی کے مارے جانے کی خبر پا کر راوَن کو بہت غُصہ آیا۔ اُس نے سات وزیروں کے بیٹوں کو اور پانچ بڑے بڑے فوجی رہنماؤں کو بُلا کر حکم دیا۔ کہ بہت بڑی فوج لیکر اُس شیطان وانر کو زندہ یا مُردہ میرے سامنے حاضر کرو۔ راکھشس راج کا حکم پاتے ہی ساتوں منتری پُتر اور پانچوں نایک، لاتعداد راکھشس جنگجوؤں کو لیکر طرح طرح کے ہتھیاروں سے لیس ہو کر اشوک واٹیکا کی طرف چل پڑے۔ دُشمن کی یہ فوج آتے دیکھ کر شری ہنومان جی نے کٹکٹا کر بڑی خطرناک گرج کی۔ اُس گھن گھور گرج کو سُنتے ہی بے شمار فوجی تو ڈر سے ہی بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے،۔ بہت ساروں کے کانوں کے پردے پھٹ گئے۔ کُچھ نے پون پُتر کی خطرناک شکل وصورت اور مرے ہوئے راکھشس بہادُروں سے بھری زمین کو دیکھا۔ تو اُنکے ہوش وحواس اُڑ گئے۔ اور وہ میدان سے بھاگ کھڑے ہوئے۔ اپنی فوج کو اِس طرح کم ہمت ہوتے دیکھ کر منتری پُتروں نے ہنومان جی پر تیروں کی بوچھاڑ شروع کی۔ تیروں کے نشانہ پر سے بچنے کے لئے ہنومان جی آسمان میں اُڑے اور دُشمنوں کا ستیاناس کرنے لگے۔

آسمان پر اُڑتے کپیش پر راکھشس فوجی ٹھیک سے نشانہ نہیں لگا پا رہے تھے۔ اُسکے بعد وہ خوفناک گرج کرتے ہوئے راکھشس فوج پر مویشیوں کے باڑے کی طرح ٹوٹ پڑے۔ کُچھ کو اُنہوں نے درختوں سے مار مار کر زمین بوس کیا۔ اور کُچھ کو لاتوں، گھونسوں،۔ تیز ناخنوں اور دانتوں سے چیر پھاڑ کر ڈالا۔

اِس طرح سے جب اُنہوں نے ساتوں منتری پُتروں کو واصل جہنم کر دیا۔ تو بھاسکرن، وِروپاکش، یُوپاکش، دُردھرشن اور پرگھوش نام کے پانچوں فوجی رہنما تیز دھار تیروں سے ہنومان جی پر حملہ کرنے لگے۔ جب دُردھرش نے ایک ساتھ پانچ زہریلے تیر چھوڑ کر اُنکے ماتھے کو زخمی کیا۔ تو وہ خطرناک گرج کرتے ہوئے آسمان میں اُڑے۔ دُردھرش بھی اُنکا پیچھا کرتا ہوا آسمان میں اُڑا۔ اور وہیں سے اُن پر تیروں کی بارش کرنے لگا۔ یہ دیکھ کر دانت کٹکٹاتے ہوئے پون پُتر دُردھرش کے اوپر کُود پڑے۔ اِس بنا قیاس کیئے حملہ کو نہ سہہ سکنے کی وجہ سے وہ تیز رفتاری سے زمین پر گر پڑا۔ اُسکا سر پھٹ گیا اور وہ مر گیا۔ دُردھرش کو اِس طرح سے مار کر ہنومان جی نے ایک ساکھو کا پیڑ اُکھاڑ کر ایسی خوفناک مار کاٹ مچائی۔ کہ وہ چاروں فوجی رہنما بھی اپنی فوج سمیت زمین بوس ہو گئے۔ کُچھ راکھشس اپنی جان بچا کر بے تحاشہ دوڑتے ہوئے راوَن کے دربار میں پہنچ گئے اور وہاں اُسے تمام جنگجوؤں کے مارے جانے کی خبر دے دی۔

جب راوَن نے ایک اکیلے وانر کے ذریعے اپنے بہادُر نائیکوں (فوجی رہنماؤں) اور بہت بڑی فوج کے خاتمہ کی خبر سُنی تو اُسے حیرانی تو ہوئی مگر زبردست غُصہ آیا۔ اُس نے بہادُر بیٹے اکشیہ کُمار کو ایک بہت بڑی فوج کے ساتھ اشوک واٹیکا بھیجدیا۔ اکشیہ کُمار نے ہنومان جی کو دُور سے دیکھتے ہی اُن پر حملہ کردیا۔ موقعہ پا کر جب انجنی پُتر (ہنومان) نے اُسکے تمام ہتھیاروں کو چھین کر توڑ ڈالا۔ تو اکشیہ کُمار اُن سے کُشتی کی لڑائی کرنے کے لئے تیار ہوا۔ لیکن، وہ ہنومان جی سے لوہا نہ لے سکا۔ اُنھوں نے اُسے زمین پر سے اِس طرح اُٹھالیا۔ جس طرح گرڑ سانپ کو اُٹھا لیتا ہے۔ پھر دونوں ہاتھوں سے زور لگا کر مَسل ڈالا۔ جس سے اُسکی ساری ہڈی پسلی ٹوٹ گئی۔ اور وہ چیختا ہوا واصلِ جہنم ہوا۔ ☆☆☆

# میگھناد کی ہنومان سے لڑائی

جب راون نے اپنے بیٹے اکشیہ کمار کی موت کی خبر سُنی ۔ تو اُسے بہت دُکھ ہوا۔ اُسکے غُصے کی اِنتہا نہ رہی۔ اُس نے بہت ناراض ہوکر اپنے عظیم دَم خَم والے بہادُر بیٹے میگھناد کو بُلا کر کہا۔ ''ہے میگھناد! تم نے بڑے بڑے دیوتاؤں۔ شیطانوں اور ناگوں کو فتح کیا ہے۔ تم نے سنگین ریاضت کر کے برہما سے جو کامیاب ہتھیار حاصل کئے ہیں۔ اُنکے استعمال کا وقت آ گیا ہے۔ جا کر اُس وانر کو سزائے موت دے دو۔ جس نے تمہارے بہادُر بھائی اور بہت سے راکھشس جنگجوؤں کو ہلاک کیا ہے۔''

والِد کا حُکم پا کر اعلیٰ دَم خَم والا بہادُر میگھناد خطرناک گرج کرتا ہوا ہنومان جی سے جنگ کرنے کے لئے چلا گیا۔ جب باہری پھاٹک (صدر دروازہ) پر بیٹھے ہوئے ہنومان جی نے رتھ پر سُوار ہو کر میگھناد کو اپنی طرف آتے دیکھا تو اُنہوں نے خوفناک گرج سے اُسکا اِستقبال کیا۔ اُس سے چڑھ کر میگھناد نے ''سورن پنکھ یُکت اور خنجر کے ہُو بہُو ویگ'' والے تیروں کی اُن پر بارش کی۔ اِس تیروں کی بارش سے بچنے کے لئے وہ آسمان میں اُڑ گئے۔ اور پینترے بدل بدل کر اُسکے نشانہ کو بے معنی کرنے لگے۔ جب میگھناد کے سارے کامیاب ہتھیار ناکام ہو کر ضائع ہونے لگے تو وہ بہت فِکر مند ہوا۔ پھر کُچھ سوچ کر اُس نے دُشمن کو باندھنے والا برہم استر داغا اور اُس نے ہنومان کو باندھ لیا۔ اور اُنہیں گھسیٹتا ہوا راون کے دربار میں پہنچایا۔ ☆☆☆

# راوَن کے دربار میں ہنومان قیدی بنکر!

برہما استر سے بندھے ہوئے ہنومان جی راوَن کے بھویہ دربار کو تجزیاتی نظر سے دیکھنے لگے۔ وہ اُسکے بے حد عالیشان ہونے کی سراہنا کیئے بِنا رہ نہ سکے۔ وہ سوچنے لگے۔ اِس بھویہ عیش وعشرت کے مالک اگر اچھے کرتُوتوں کا بھی مالِک ہوتا۔ تو بہرصورت یہ تینوں لوکوں کا راجہ ہونے کے قابل تھا۔ مگر اِس نے اپنی بدکرداری سے اپنے آپکو سب کی نظروں سے گرادیا۔ وہ سب کُچھ مشکوک نظروں سے دیکھتے رہے۔

اپنے سامنے ہنومان جی کو اِس طرح سے بے خوف کھڑا دیکھ کر اور اپنے پیارے بیٹے کی موت کی بات یاد کر کے راوَن غُصہ ہو کر اپنے وزیرِ عظیم پرہست سے بولا۔ ہے منتری ور! اِس وانر سے پوچھو۔ یہ کہاں سے آیا ہے۔ کِس نے بھیجا ہے اور یہ سیتا سے کیوں گُفتگو کر رہا تھا؟ اِس سے یہ بھی پوچھو کہ رعایا کی بھلائی اور دِل بہلانے کے لئے بنائے گئے اشوک باغیچہ کو کیوں اِس نے برباد کیا۔ اِسکے علاوہ میرے بہادُر سپاہیوں کو کیوں اِس نے ہلاک کیا ہے؟''

راوَن کا حُکم پا کر ''پرہست'' نے کہا'' ہے وانر! اگر چہ تُم نے بڑے خطرناک جرائم کئے ہیں۔ جنہیں معاف نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اگر تُم ہمیں سچ سچ بتا دو گے کہ تُم کون ہو۔ اور تُم نے ایسا کیوں کیا۔ تو ہم تُمہیں معاف کر سکتے ہیں۔ ویسے تُمہارا جُرم سزائے موت کے قابل ہے۔ پھر بھی میں تُمہیں معافی کا وَعدہ کرتا ہوں۔ تُم بِن چھُپائے ساری باتیں ہمیں صاف صاف بتا دو''۔

منتری کی بات سُنکر پون پُتر ہنوُمان جی بے خوفی سے راوَن سے بولے۔'' ہے راکھشس راج! مُجھے کِسی بات کو چھُپانے کی ضُرورت نہیں ہے۔ اور نہ میں کبھی جھُوٹ بولتا ہوں۔ میں کشکندھا کے عظیم بہادُر راجہ سُگریو کا سفیر ہوں۔ اُنہی کے حُکم سے تُمہارے پاس آیا ہوں۔ ہمارے مہاراج نے تُمہاری خیر و خیریت پوچھی ہے۔ اور کہا ہے کہ تُم نے سیاست دان۔ دھرم۔ چاروں ویدوں کے جاننے والے۔ عظیم عالم۔ تپسوی اور اعلیٰ عیش وعشرت والے ہوتے ہوئے بھی ایک غیر عورت کو زبردستی سے اپنے یہاں روک رکھا ہے۔ یہ تُمہارے لئے بہت بڑے کلنک کی بات ہے۔ تُم نے یہ بُرا کام کر کے اپنی موت کو دعوت دی ہے۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا ہے کہ لکشمن کے خطرناک تیروں کے سامنے بڑے سے بڑا دَم خَم والا بہادُر بھی

نہیں ٹھہر سکتا۔ پھر تم اُس سے اپنی جان، کسطرح بچا سکو گے۔ اِس لئے جائیز یہ ہے کہ تُم سیتا شری رام چندر جی کو لوٹا دو۔ اور اُن سے معافی مانگو۔ اگر تُم ایسا نہیں کرو گے تو تُمہارا انجام بھی وہی ہوگا جو کھر۔ دُوش اور بالی کا ہوا۔''

ہنومان جی کے یہ سیاسی الفاظ سُن کر راوَن کا دِماغ غُصے سے بھر گیا۔ وہ بولا۔'' ہے وانر! تیرے جیسے بے وقوف اور کم عقل وانر کو اپنا سفیر بنا کر سُگریو نے کم عقلی کا ثبوت دیا ہے۔ مُمکن ہے تُجھے اور تیرے مالکِ سُگریو کو میری طاقت کا اندازہ نہیں ہے۔ میں نے تمام دیوتاؤں۔ راکھشسوں اور اِنسانوں کو شکست دے کر تمام کائینات کو اپنی ہتھیلی پر اُٹھایا ہے۔ ایسا کوئی شخص نہیں ہے جو میری بے عزتی کر کے زندہ بچا ہو۔ اُس لئے پہلے تُجھے اور پھر سُگریو کو رام و لکشمن سمیت ہلاک کر دونگا۔'' یہ کہہ کر اُس نے اپنے وزیروں کو حُکم دیا۔'' تُم لوگ ابھی اس کمینے کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالو۔''

راوَن کی باتیں سُنکر اُسکے بھائی وِبھیشن نے عاجزی سے کہا۔'' ہے لنکا پتی! جب یہ وانر اپنے آپکو دُوت (سفیر) بتاتا ہے۔ تو رِواج اور دھرم کے مُطابق اِسکو ہلاک کرنا ناجائز ہوگا۔ کیونکہ سفیر دُوسروں کا دِیا ہوا پیغام سُناتا ہے۔ وہ جو کُچھ کہتا ہے۔ وہ اُسکی اپنی بات نہیں ہوتی ہے۔ اِسلئے وہ مارے جانے سے مُبرا ہوتا ہے۔ وِبھیشن کی بات پر سوچ کرنے کے بعد راوَن نے کہا۔'' تُمہارا یہ کہنا سچ ہے۔ کہ سفیر مارے جانے سے مُبرا ہوتا ہے۔ لیکن اِس نے اشوک واٹیکا کا سیتاناس کیا ہے۔ اِس لئے سزا اِسکو ضرور مِلنی چاہئے۔ میں حُکم دیتا ہوں کہ اِسکی پونچھ روئی اور تیل لگا کر جلا دی جائے۔ تا کہ اِسے بِنا پونچھ کا دیکھ کر لوگ اِسکی ہنسی اُڑائیں۔ اور یہ زندگی بھر اپنی کرتوت پر پچھتا تا رہے گا۔'' راوَن کا حُکم پاتے ہی راکھشسوں نے ہنومان کی پونچھ کو روئی اور پُرانے کپڑوں سے لپیٹ کر اُس پر بہت سا تیل ڈالکر آگ لگا دی۔ اپنی پونچھ کو جلتے دیکھ ہنومان کو بہت غُصہ آیا۔ سب سے پہلے تو اُنہوں نے روئی لپیٹنے اور آگ لگانے والے راکھشسوں کو جلتی پونچھ سے مار مار کر زمین پر سُلا دیا۔ وہ جلتے چیختے چِلاتے وہاں سے اپنی جان بچا کر بھاگے۔ کُچھ راکھشس اُنکو بے عزت کرنے کے لئے اُنہیں بازاروں میں گھُمانے کے لئے چلے وہ نظارہ دیکھنے کے لئے بازاروں میں راکھشسوں کی اور گھروں کے چھجوں اور کھِڑکیوں پر عورتوں کی بھیڑ جمع ہوگئی۔ بے وُقوف راکھشس اُنہیں بے عزت کرنے کے لئے اُن پر کنکر پتھر پھینکنے اور

گالیاں دینے لگے۔ اِس بے عزتی سے غُصہ ہوکر خود وِشناس پون سُت ہنومان ایک ہی جھٹکے سے ساری بندشیں توڑ کر شہر کے اُونچے پھاٹک پر چڑھ گئے۔ اور لوہے کا ایک بڑا سا چکا اُٹھا کر بے عزتی کرنے والے راکھشسوں پر ٹوٹ پڑے۔ اِس سے چاروں طرف بھگدڑ مچ گئی۔ ☆☆☆

# ہنومان کا لنکا کو بھسم کرنے کا ابھیان

جب بھیڑ خوف زدہ ہو کر وہاں سے چھٹ گئی۔ تو شری ہنومان جی سوچنے لگے کہ میں نے اشوک واٹیکا کو ختم کر دیا۔ راکھشسوں کی کافی بڑی فوج کا بھی سنگھار کیا۔ تو بھی لنکا کا باب الگ کیوں چھوڑوں۔ اِسے بھی کیوں نہ ملیامیٹ کر دُوں۔ یہ سوچکر وہ جلتی ہوئی پُونچھ کے ساتھ لنکا کی اونچی اُونچی ڈھالانوں پر چڑھ گئے۔ اور گھوم گھوم کر اُن میں آگ لگانے لگے۔ اِس دوران اُنکی نظر منتری پرہست کے بنگلے پر پڑی۔ وہ کُود کر اِس پر چڑھ گئے۔ اُسے جلانے کے بعد اُنہوں نے ایک کے بعد ایک کر کے میگھناد۔ مہا پارشرو۔ وجر دنشٹ۔ شُک۔ سارن۔ جمبووالی۔ شونی تاکش۔ کُمبھ کرن۔ نر انتک۔ یگ شتر برہم شتر وغیرہ خاص خاص راکھشسوں کے بنگلوں کو آگ کی بھینٹ چڑھایا۔ اِن سے فارغ ہو کر وہ خود راون کے محل پر کُود پڑے۔ اُسکے خاص بنگلے کو جلانے کے بعد وہ بڑی اونچی آواز سے گرجنے لگے۔ اُسی وقت قیامت کی آندھی چل پڑی۔ جس نے آگ کو بڑھا کر دُور دُور تک پھیلا کر مکانوں کے اَدھ جلے حصوں کو بھی جلا ڈالا۔ لنکا کی اِس خوفناک بُری حالت سے سارے شہر میں دِلدوز ہاہا کار مچ گیا۔ بڑی بڑی ڈھالانیاں بھاری دھماکہ کرتی ہوئی زمین بوس ہونے لگیں۔ سُونے سے تعمیر شُدہ لنکا پوری جل جانے سے اِسکا سونا پگھل پگھل کر سڑکوں کی زینت بنا۔ ہزاروں راکھشس اور اُنکی بیویاں ہاہا کار کرتی ہوئی اِدھر اُدھر دوڑنے لگیں۔ آسمان آگ کی روشنی سے جگمگانے لگا۔ اِسمیں لال اور کالا دُھواں بھر گیا۔ جس میں سے پھلجھڑیوں کی طرح چنگاریاں چھوٹنے لگیں۔

اِس خطرناک جُوالا میں ہزاروں راکھشس جل گئے۔ اور اُن جلے اور نیم جلے جسموں سے خطرناک بدبو پھیلنے لگی۔ تمام لنکا پُوری میں صِرف ایک بنگلہ ایسا تھا۔ جو آگ کی لپیٹ سے بچکر رہا اور وہ تھا سیاست دان وبھیشن کا محل خانہ۔

لنکا کو بھسم کرنے کے بعد جب ہنومان کے دِل کو ذرا سکون ہوا۔ تو وہ پھر اشوک واٹیکا میں سیتا جی کے پاس پہنچے۔ اور اُنہیں دست بستہ پرنام کر کے بولے۔ ”ہے ماتا! اب، میں یہاں سے واپس شری رام چندر جی کے پاس جا رہا ہوں۔

راوَن کو اور لنکا کے باشندوں کو میں نے راگھو کی طاقت کا تھوڑا سا نُمونہ دِکھایا۔ اب آپ بے خوف ہو کر رہیں۔ اب جلد ہی شری رام چندر جی وانرراج کے ساتھ لنکا پر حملہ کریں گے۔ اور راوَن کو مار کر آپکو اپنے ساتھ لے جائیں گے۔ اب مُجھے اِجازت دیں۔ تاکہ میں لوٹ کر آپکی خوشخبری شری رام چندر جی کو سُناؤں۔ جس سے وہ آپکو چھُڑانے کا انتظام کریں۔'' یہ کہہ کر اور سیتا کو حوصلہ بندھا کر ہنومان جی اپنی منزل کی طرف چل پڑے۔ ☆☆☆

# ہنومان کی واپسی

جنک نندی سے رُخصت لیکر تیز رفتاری سے بڑے سمندر کو پار کرتے ہوئے ہنومان جی واپس سمندر کے اُس کِنارے پر پُہنچے۔ جہاں لاتعداد وانر، جامبوون اور انگد اُنکے انتظار میں آنکھیں بچھائے بیٹھے تھے۔ اپنے ساتھیوں کو دیکھ کر ہنومان جی نے آسمان میں خطرناک گرجنا کی۔ جِسے سُن کر جامبوُن نے خوش ہوکر کہا۔" دوستو! ہنومان جی کی اِس گرجنا سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوکر لوٹے ہیں۔ اِس لئے ہمیں کھڑے ہوکر خوشی سے اور دُھن بجا کر اُنکا اِستقبال کرنا چاہیئے۔ اُنھوں نے ہمیں یہ خوش قسمتی عطا کی ہے۔ کہ ہم لوٹ کر شری رام چندر جی اور وانر راج سُگریو کو اپنا مُنہ دِکھا سکیں"۔ اِتنے میں ہنومان جی نے وہاں پہنچکر سب کو خوش آمدید کیا اور لنکا کے حالات سُنائے۔

جب سب وانروں نے سیتا سے ہوئی مُلاقات کی خبر سُنی۔ تو اُن کے دِل خوشی سے اُچھلنے لگے۔ اور رام چندر جی اور پون سُت کی جے جے کار سے ماحول کو گُنجانے لگے۔ اُسکے بعد وہ لوگ ہنومان جی کو آگے کر کے سُگریو کی رہائش گاہ پرسترون پہاڑ کی طرف چلے۔ راستے میں وہ مدھوُن نام کے باغیچے میں پہنچے۔ جِسکی نِگرانی کی ذمہ داری سُگریو کے ماما دِھمکھ پر تھی۔ اِس باغیچے کے میوے بہت ہی لذیز تھے اور اُنکا اِستعمال کرنا صِرف راجا کے خاندان کے لئے مُقرر تھا۔ انگد نے سب وانروں کو اِجازت دی کہ وہ جی بھر کر اِن لذیز پھلوں کو کھائیں۔ اِجازت پاتے ہی سب وانر اُن پھلوں پر اِس طرح ٹوٹ پڑے۔ جیسے لوٹ کا مال ہو۔ اپنا پیٹ بھر کر کھانے پھر کُچھ دیر آرام کر کے وہ سب سُگریو کے پاس پہنچے۔ اُن سے سارے واقعات سُن کر سُگریو تمام آئے ہوئے وانروں کو ساتھ لیکر شری رام کے پاس گئے۔ وہاں پہنچکر ہنومان جی نے ہاتھ جوڑ کر عاجزی سے شری رام چندر جی کو سیتا کی خیر و خیریت سے خبردار کیا۔" ہے مالکِ! راون نے جانکی جی کو بے رحم راکھشسنیوں کے پہرے میں رکھ چھوڑا ہے۔ جو اُنہیں روز نئے نئے طریقوں سے اذیت دیتی ہیں۔ اور اُن کی بے عزتی کرتی ہیں۔ یہ سب کُچھ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ وہ صِرف آپکے دیدار کی اُمید پر ہی زِندہ رہ کر یہ دُکھ اور بے عزتی برداشت کر رہی ہیں۔ اُدھر راون لگاتار اُنکے پیچھے پڑا ہوا ہے۔ وہ عصمت بچانے کے لئے ہمیشہ خوف ذدہ رہتی ہیں۔" اِتنا کہہ کر شری ہنومان نے سیتا کی نِشانی کی صورت میں دی گئی "چوڑامنی" رام چندر جی کو دیتے ہوئے کہا۔" ہے مالکِ! میں نے اُنہیں آپکا

پیغام سُنا کر آپکی انگوٹھی دے دی تھی۔ اُنہوں نے یہ اپنی نشانی آپکو دینے کے لئے دی ہے۔"

ہنومان جی سے سیتا کی خبر پاکر شری رام چندر جی بڑے خوش ہوئے۔ اور اُنہوں نے اُٹھ کر شری پون سُت کو اپنی چھاتی سے لگالیا۔ اور بولے۔ "ہے انجنی کُمار! سیتا کا پیغام مُجھے تفصیل سے سُناؤ۔ اُسے سُننے کے لئے میرا دِل بے تاب ہو رہا ہے۔"۔ شری رام کا حُکم پاکر ہنومان جی کہنے لگے۔ "راگھو! اُنہوں نے کہا ہے کہ راوَن نے مُجھے دو ماہ کی معیاد دی ہے۔ اِس مُدت کے اندر اندر آپ مجھے اُسکے ہاتھوں سے ضُرور آزاد کرلیں۔ اگر اِس دو ماہ کی معیاد میں آپ مُجھے آزاد نہ کرا سکے۔ تو میں اپنی جان دونگی۔ آپکی بے مِثال صَلاحیت پر مُجھے اَٹل بھروسہ ہے۔ آپ تینوں لوکوں کو جیتنے کی صَلاحیت رکھتے ہیں۔ اِس لئے راوَن کو شِکست دینا آپکے لئے کوئی مُشکل کام نہیں ہے۔ اِسلئے جلد آکر اِس داسی کو قید سے چھُڑا کر آزاد کرائیے۔"

پون سُت کی بات سُن کر اور اُس رُوحانی "چوڑامنی" کو دیکھ کر شری رام چندر غم کے سُمندر میں ڈُوب گئے۔ اور اُنکی آنکھوں سے آنسوں کی دھارا نمودار ہوئی۔ پھر اپنے دِل پر پتھر رکھ کر وہ سُگریو سے بولے۔ "ہے وانرادِھپتی! جس طرح دِن بھر کی بِچھڑی ہوئی دُودھ دینے والی گائے اپنے بچھڑے کی آہٹ پاکر اُس سے مِلنے کے لئے بے تاب ہو جاتی ہے۔ اُسی طرح اِس رُوحانی منی کو پاکر میرا دِل سیتا سے مِلنے کے لئے بے چین ہو اُٹھا ہے۔ اُسکی دُکھ بھری کہانی نے میرے دِل کو اور بھی پریشان کر دیا ہے۔ مُجھے یقین ہے کہ اگر سیتا ایک ماہ بھی راوَن سے آپنے آپکو بچاتے ہوئے زِندہ رہ سکی، تو میں اُسے ہر صُورت میں بچالونگا۔ وہ تو مُصیبت میں ہے ہی اور میں بھی اُسکے بغیر زیادہ دیر تک زِندہ نہیں رہ سکتا۔ تم مُجھے جلد از جلد لنکا لے چلنے کا اِنتظام کرو۔ اپنی فوج کو فوراً تیار ہونے کا حُکم دے دو۔ اب میرے تیر راوَن کی جان لینے کے لئے ترکش میں بے تاب ہو رہے ہیں۔ اب وہ دن دُور نہیں ہے جب جانکی اور ساری دُنیا راوَن کو معہ خاندان کے میرے تیروں کے رتھ پر بیٹھکر جہنم کو جاتے دیکھیں گے۔" ☆☆☆

☆☆☆ شری بالمیکی رامائین سلیس اُردو میں "سندر" باب مُکمل ہوا ☆☆☆

# لنکا باب

## رام چندر جی کی سمندر پار کرنے کی تمنا

ہنومان جی کی زبان سے سیتا کی خبر پا کر شری رام چندر جی بہت خوش ہوئے۔ اور اُنکی تعریف کرتے ہوئے کہنے لگے۔ ''ہنومان نے سیتا کی کھوج لگا کر وہ کام کر دِکھایا ہے۔ جو اِس دُنیا میں کوئی نہیں کر سکتا۔ اِس دُنیا میں صِرف تین بڑی طاقتیں ایسی ہیں جو سمندر کو پار کرنے کی صَلاحیت رکھتی ہیں۔ وہ ہیں گرُوڑ، ہوا، اور ہنومان۔ راکھشسوں۔ یکشوں۔ گندھروں اور دیتیوں کے ذریعہ حِفاظت کی ہوئی لنکا میں داخل ہونا اور پھر وہاں سے محفوظ نِکل آنا۔ صِرف ہنومان جی کے لئے ہی ممکن ہے۔ اُنہوں نے دلیرانہ ہمت سے میری اور سُگریو کی بھاری خِدمت کی ہے۔ کبھی بھی دیئے ہوئے کام کو پیار۔ ہمت اور لگن سے پورا کرنے والا شخص ہی اعلیٰ ترین ہوتا ہے۔ جو شخص کام تو پورا کر دے لیکن بغیر کِسی حوصلہ اور اُمنگ کے پورا کرے وہ درمیانی شخص ہوتا ہے۔ اور حُکم یا اِجازت پا کر بھی نہ کرنے والا شخص گھٹیا اور گرا ہوا ہوتا ہے۔ ہنوُمان نے اِس بہت زیادہ مُشکل کام کو کر کے ثابت کر دیا ہے۔ کہ وہ افضل اور اعلیٰ ترین ہے۔ ہنومان نے سیتا جی سے مِلکر جو حالات سُنائے ہیں۔ اُس سے مُجھے ایسا لگتا ہے کہ مانو میں نے خود اپنی آنکھوں سے سیتا جی کو دیکھ لیا ہے۔ لیکن سب سے بڑے دُکھ کی بات یہ ہے کہ مُجھ پر اِتنا بڑا اِحسان کرنے والے ہنومان جی کو میں اِسوقت کوئی اِنعام نہیں دے سکتا ہوں۔ اپنی اِس محتاج حالت پر مُجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے۔ لیکن اپنی محتاجی کی وجہ سے مجبوُر ہوں۔ پھر بھی میں اس عظیم اِحسان کرنے والے کو اپنی چھاتی سے لگا کر اپنا سب کُچھ اِسے حوالے کرتا ہوں۔'' یہ کہہ کر اُنہوں نے خوش وخُرم ہنومان کو اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ پھر کُچھ سوچکر شری رام چندر جی سُگریو سے بولے۔ ''ہے وانر راج! جانکی کا پتہ تو چل گیا۔ اُنکی نِشانی بھی مِل گئی۔ لیکن اب پریشانی یہ ہے کہ اس وسیع سُمندر کو کیسے پار کیا جائے۔ ہمارے وانر اِس سمندر کو کیسے پار کر کے لنکا تک پہنچ سکیں گے؟ سمندر ہمارے راستے میں سب سے بڑی رُوکاوٹ ہے۔ اگر ہم سُمندر پار کر کے لنکا پر حملہ نہ کر سکے۔ تو سیتا کی خبر مِلنے سے کیا فائدہ؟ شری رام کو اِس طرح سے

آرزومند دیکھ کر سُگریو نے کہا۔ '' ہے راگھو! جب سیتا کا پتہ چل گیا ہے تو ہمیں پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ میری وانر فوج کی بہادری اور دم خم کے سامنے یہ سُمندر رُکاوٹ بنکر کھڑا نہیں ہو سکتا۔ ہم سمندر پر پُل بنا کر اُسے پار کریں گے۔ محنت اور لگن سے کون سا کام تکمیل نہیں ہو پاتا۔ ہمیں بُزدِلوں کی طرح سمندر کو رُکاوٹ مان کر نا اُمید نہیں ہونا چاہئے۔ ''سُگریو کے حوصلہ مند الفاظ سے مطمئین ہو کر راگھو ہنومان جی سے بولے۔

'' ہے بہادُر ہنومان! کپی راج سُگریو کے پُل بنانے کے منصوبہ سے مُجھے اِتفاق ہے۔ یہ کام جلد شروع ہو جائے۔ اِسکا اِنتظام کرنے کا کام سُگریو کو ہی سونپ دیں گے۔ اِس دوران تُم مُجھے راون کی فوج، اُسکی طاقت، جنگی، صلاحیت، دُشواریوں وغیرہ کے بارے میں تفصیل سے جان کاری دو۔ مُجھے یقین ہے کہ تُم نے ضُرور اِن ساری باتوں کا اچھی طرح سے مُطالعہ کیا ہوگا۔ تُمہاری صلاحیت پر مُجھے بھروسہ ہے۔

کوشل نندن کا حُکم پا کر پون پُتر ہنومان نے کہا۔'' ہے سیتا پتی! لنکا جتنی عیش و عشرت اور خوشحالی سے بھری ہے اُتنی ہی وجنسی تفریح میں ڈوبی ہوئی ہے۔ فوجی طاقت اہمیت کی حامِل ہے۔ اُس میں لاتعداد پاگل جنونی ہاتھی۔ گھوڑے اور رتھ ہیں۔ بڑے بہادُر جنگجو اِحتیاط سے لنکا پوری کی حِفاظت کرتے ہیں۔ اُس وسیع شہر کے چار بڑے دروازے ہیں۔ ہر ایک دروازے پر ایسے طاقتور آلات اور مشینیں لگی ہوئی ہیں۔ جو لاکھوں کی تعداد میں حملہ آور دُشمن فوجیوں کو بھی دروازے سے دُور رکھنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اِسکے علاوہ ہر ایک دروازے پر بڑی بڑی توپیں رکھی ہوئی ہیں۔ جو بہت بڑے بڑے گولے داغ کر اپنی آگ سے سُمندر جتنی وسیع فوج کو نیست و نابود کرنے کی طاقت رکھتی ہیں۔ لنکا کو اور بھی زیادہ محفوظ رکھنے کے لئے اُسکے چاروں طرف نہ ٹوٹنے والی سُونے کی دیوار ہے۔ دیوار کے ساتھ ساتھ گہری کھائیاں کھُدی ہوئی ہیں۔ جو نہ ختم ہونے والے پانی سے بھری ہوئی ہیں۔ اُس پانی میں فکر۔ مکر۔ جیسے خطرناک مہلک پانی کے جاندار رہتے ہیں۔ دیوار پر تھوڑے تھوڑے فاصلہ سے بُرج بنے ہوئے ہیں۔ اُن پر مُختلف اقسام کے عجیب و غریب مگر طاقتور مشینیں لگی ہوئی ہیں۔ اگر کِسی طرح سے دُشمن کے فوجی دیوار پر چڑھنے میں کامیاب ہو بھی جائیں۔ تو یہ مشینیں اپنی چمتکاری طاقت سے اُنہیں کھائی میں دھکیل دیتی ہیں۔

لنکا کے مشرقی دروازہ پر دس ہزار دم خم والے جنگجو، ترشول، خنجر اور تلواریں لیکر ہوشیاری سے پہرہ دیتے ہیں۔ شُمالی

دروازے پر ایک لاکھ جنگجو ہتھیاروں سے لیس ہو کر ہمیشہ ہوشیار کھڑے رہتے ہیں۔ جنوبی اور مغربی دروازوں پر بھی حفاظت کا ایسا ہی اِنتظام ہے۔ اِتنا سب کُچھ ہوتے ہوئے بھی آپکی مہربانی سے میں نے اُنکی طاقت کا قلع قمع کر دیا ہے۔ کیونکہ جب راوَن نے میری پونچھ میں کپڑا لپیٹ کر آگ لگوادی تھی تو میں نے اُسی جلتی ہوئی پونچھ سے لنکا کے کھمبوں کا یا تو جڑ سے نابود کر دیا ہے۔ یا اُنہیں نا قابل تلافی نقصان پہنچایا ہے۔ بے شُمار مشینوں کی بُری حالت کر دی ہے۔ تو کئی بڑے بڑے سِپہ سالاروں کو واصِل جہنم کر ڈالا ہے۔ اب تو صِرف سمندر پر پُل باندھنے کی دیر ہے۔ پھر تو راکھشسوں کا صفایا ہونے میں زیادہ دیر نہیں لگے گی۔

ہنومان جی کی زبان سے لنکا کا یہ صاف اور شُدھ ذِکر سُن کر شری رام چندر جی بولے۔ ہے ہنومان! تُم نے اپنے ہُنر اور بہادُری سے میرا کام کافی آسان کر دیا ہے۔ تُم لوگوں کی مدد سے میں جلد ہی اُسکو ہلاک کر سکوں گا۔ میرا یہ حتمی وعدہ ہے۔ کہ میں اب تھوڑے ہی دِنوں میں راکھشس فوج سمیت لنکا پتی راوَن کا خاتمہ کر دوُنگا۔ اور ہے سُگریو! تُم جلد ہی وانر فوج کو چلنے کا حُکم دے دو۔ زیادہ دیر نہ لگاؤ۔"

شری رام چندر جی کا حُکم پاتے ہی سُگریو نے خاص سِپہ سالاروں کو بُلا کو حُکم دیا۔ "ہے بہادر جنگجوو! اب بغیر کِسی نا مُناسب دیر کے روانگی کی تیاری کرو۔ تا کہ جلد ہی راوَن کو ہلاک کر کے جنک دُلاری سیتا کو آزاد کرا کر اُنہیں پربھو سے مِلایا جا سکے۔"

سُگریو کا حُکم پاتے ہی ساری وانر فوج بھاری گرجنا کرتی ہوئی اپنے رہائشوں سے باہر نکلی اور جنگل کا ایک ویران پردیش فوجی چھاؤنی میں تبدیل ہو گیا۔ لاکھوں اور کروڑوں وانر، آگے آگے شری رام چندر جی۔ لکشمن اور سُگریو کو لیکے جے جے کار کرتے ہوئے سُمندر کِنارے کی طرف چل پڑے۔ شری رام چندر جی کی جئے، اور راوَن کی کھئے، کے نعروں سے چاروں اطراف گونجنے لگے۔ کُچھ وانر باری باری سے دونوُں بھائیوں (رام اور لکشمن) کو اپنی پیٹھ پر لئے جا رہے تھے۔ اُنکو اپنی پیٹھ پر چڑھانے کے لئے وہ ایکدوسرے سے 'پہلے میں' پہلے میں' کرنے لگے۔ یعنی ایکدوسرے پر سبقت لینے کی کوشش کرنے لگے۔ اُن کے چلنے سے سارا ماحول گرد غُبار سے بھر گیا۔ آسمان میں چمکتا ہوا سورج بھی اُس گرد غُبار میں چھپنے لگا اور پھیکا پڑ گیا۔ جب وہ فوج ندی نالوں کو پار کرتی۔ تو اُن کا رُخ بھی اُسکی وجہ سے اُلٹا چلنے لگا۔ چاروں طرف وانر ہی

وانر دِکھائی دیتے تھے۔ وہ راستہ میں آرام کرنے کے لئے بھی ایک لمحے کے لئے نہیں ٹھہرتے تھے۔ اُنکے دِل و دِماغ میں صِرف راوَن چھایا ہوا تھا۔ وہ سوچتے تھے کہ کب لنکا پہنچیں اور کب راکھشسوں کا خاتمہ کریں۔ اِس طرح سے راکھشسوں کے خاتمے کے سوچ میں مَست یہ عظیم وانر فوج سُمندر کے کِنارے پر پہنچ گئی۔ اب وہ اُس گھڑی کا سوچ کرنے لگے جب وہ سُمندر پار کر کے شیطان راوَن کی لنکا میں داخل ہو کر اپنی بے انتہا بہادُری کا مُظاہرہ کریں گے۔

سُمندر کے کِنارے ایک صاف سُتھرے پتھر پر بیٹھ کر شری رام سُگریو سے بولے۔ "ہے سُگریو! جنگلوں اور پہاڑوں کے مُشکلات کو پار کر کے ہم سمندر کے کِنارے تک تو پہنچ گئے۔ اب ہمارے سامنے پھر وہی سوال ہے۔ کہ اِس وسیع سُمندر کو کیسے پار کیا جا سکے۔ اپنی فوج کی چھاونی یہیں پر ڈال کر اِس سمندر کو پار کرنے کی ترکیب سوچنی چاہئے۔ اِدھر جب تک ہم اِسکی ترکیب ڈھونڈیں۔ تُم اپنے جاسُوسوں کو ہوشیار کر دو کہ وہ دُشمن کی چالوں کے نِسبت چوکنے رہیں۔ کوئی وانر اپنی چھاونی سے بلا وجہ باہر نہ جائے کیونکہ اِس علاقہ میں لنکیش کے جاسُوس ضرور پھیلے ہوئے ہونگے۔

شری رام چندر جی کے حُکم کے مُطابق سمندر کے کِنارے چھاونی ڈال دی گئی۔ سُمندر کی عظیم لہریں آسمان کو چھو کر اپنے عظیم مُجسمہ کا مُظاہرہ کر رہی تھیں۔ سارا ماحول آبی دِکھائی دیتا تھا۔ آسمان میں چمکنے والا سِتاروں کا پھیلاو سُمندر میں اپنا عکس دیکر سمندر کو ہی آسمان کی شکل میں ظاہر کرتا تھا۔ وانر طبقہ سُمندر کی گندگی کو حیرانی اور خدشے کی نظروں سے دیکھ رہا تھا۔ ☆☆☆

# لنکا میں راکھشش صلاح ومشورہ!

جب ہنومان جی سیتا سے مِلکر لنکا کو راکھ کر کے اور راکھشس راج راوَن کی عِزت وآبرُو داغدار بنا کر لنکا سے بچ کے نِکل گئے تو راوَن کو بڑی شرمندگی کا سامنا ہوا۔ اُس نے اپنے سب وزیروں۔ اہم راکھشس سیاست دانوں اور عالموں کو بُلا کر کہا۔ ''ہے لنکا کے خیر اندیش لوگو! سُگریو کے سفیر نے لنکا میں خوفناک بھگدڑ مچائی۔ وہ تُم خود دیکھ چُکے ہو۔ اُس نے نہ صِرف سیتا سے مُلاقات کر کے یہاں کے حالات جان لئے ہیں۔ بلکہ لنکا کو جلا کر ہمارے بہادُروں کی بے عزتی کر کے ہماری دھَن دولت کو مسمار کیا ہے۔ اب خبر مِلی ہے کہ رام اور سُگریو کروڑوں وانروں کی فوج لیکر سمندر پار کر کے لنکا کو گھیرنے کا منصوبہ بنا رہے ہیں۔ جِس رام کو میں نے ایک معمُولی آدمی سمجھا تھا۔ اُس نے اپنی بے مِثال قابلیت سے سُگریو کو اپنے ساتھ مِلا کر ایک عظیم فوج کھڑی کر لی ہے۔ ویسے ہم نے دیوتاؤں۔ شیطانوں۔ گندھروں وغیرہ پر فتح پائی ہے۔ لیکن ہمیں آج تک وانروں کے ساتھ لڑائی کرنے کا کبھی موقعہ نہ مِلا۔ وانروں کا طرزِ جنگ کُچھ عجیب معلوم ہوتا ہے۔ جب ایک چھوٹا سا وانر لنکا میں اِتنی افرتفری مچا گیا۔ تو کروڑوں وانر مِلکر نہ جانے کیا ہنگامہ مچا دیں گے۔ اِس لئے تُم سب لوگ سوچ سمجھکر بتاؤ کہ ہمِں اُنکے خلاف کون کون سے جنگی اقدام کرنے چاہئیں۔ اِس بارے میں ہمیں کوئی لائحہ عمل جلد ہی اپنانا چاہیئے۔ کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ اب کِسی بھی وقت شری رام کی فوج لنکا میں داخل ہو سکتی ہے۔ اِسلئے تُمھیں ایسا اِعلاج سوچنا چاہیئے۔ جِس سے میں رام اور لکشمن کو ہلاک کر کے سیتا کو اپنی بیگم بنا سکوں۔''

راوَن کی بات سُنکر ایک بے عقل وزیر بولا۔ ''پرتھوی ناتھ! آپ فُضول ہی خوفزدہ ہو رہے ہیں۔ آپ نے ناگوں اور گندھروں کو جیتا ہے۔ مَے دانو نے آپ سے خوفزدہ ہو کر اپنی بیٹی آپکے حوالہ کی۔ مدھُو نام کے شیطان کو آپ نے شکست دی ہے۔ آپکے سامنے کونسا بہادُر ٹھہر سکتا ہے۔ پھر آپکے بیٹے میگھناد نے دیوتاؤں کے راجہ اِندر پر فتح حاصل کر کے اِندر جیت کا خطاب حاصل کیا ہے۔ وہ اکیلا ہی رام لکشمن سمیت تمام وانروں کو ختم سکتا ہے۔ پھر اِن وانروں کی آپکے سامنے کیا بساط ہے۔ ہنومان لنکا میں جو کُچھ کر گیا۔ وہ صِرف ہمارے بے احتیاتی کی وجہ سے۔ اب ہم لوگ مُحتاط ہیں۔ اِسلئے ہمیں پریشان ہونے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ جِس وقت ہمارے توپ خانوں کے مُنہ کھُلیں گے اُسوقت اُن سے نِکلنے والے

آگ کے گولوں سے ساری وانر فوج جل کر راکھ ہو جائے گی۔ اِس لئے آپ اِس فضوُل کی پریشانی کو چھوڑ کر لنکا پوری کی حِفاظت کی ذمہ داری ہم پر چھوڑ دیں۔ آپ سیتا کے ساتھ موج منائیں۔ اگر وہ خود رضامند نہ ہو تو آپ زبردستی اُسکو اپنی بنا لیں آپکو ایسا کرنے سے کوئی طاقت نہیں روک سکتی۔''

اپنے وزیر کے ہمت بڑھانے والے الفاظ سُنکر راوَن بولا۔'' ہے بہادر! میں سیتا کے ساتھ زبردستی نہیں کرنا چاہتا۔ اِسکی ایک وجہ ہے...... بہت عرصہ گذر گیا۔ پُنجک ستھلی نام کی ایک اپسرا'' برہم لوک'' کو جا رہی تھی۔ اُسکا حُسن دیکھ کر میں اُس پر عاشق ہو گیا۔ اور میں نے اُسکی مرضی کے خلاف اُسکے ساتھ اپنا مُنہ کالا کیا۔ وہ دُکھی ہو کر'' برہما'' کے پاس گئی۔ اور برہما نے غُصہ ہو کر مُجھے شاپ دیا ہے۔'' ہے راوَن! آج سے اگر تُم کِسی عورت کے ساتھ اُسکی مرضی کے خلاف بھوگ کرو گے۔ تو تُمہارے سِر کے سو ٹکڑے ہو جائیں گے۔'' اِسی وجہ سے سخت خواہش ہونے کے باوجود بھی میں سیتا کے ساتھ بھوگ نہیں کر سکتا ہوں۔ اِسی لئے میں اس معاملہ میں ٹھنڈا پڑ گیا ہوں۔ لیکن رام کو میری طاقت کا اندازہ نہیں ہے، میں میدان جنگ میں اُس کا خاتمہ کرونگا۔ اور پھر سیتا کو اپنی بنا کر اُسکے ساتھ مستی کرونگا۔'' سب راکھشسوں نے اِس بات کی تائید کی۔

وزیروں کو راوَن کو بات میں ہاں میں ہاں مِلاتے دیکھ کر وِبھیشن نے ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ہے لنکیش! سیاست کے چار اصول بنائے گئے ہیں۔ ۱۔(میل مِلاپ) ۲۔ دام (لالچ دینا) ۳۔ بھید (دُشمن میں پھوٹ ڈالنا) اور اگر ان تینوں سے کامیابی نہ مِلے تو چوتھے گُر یعنی سزا کا سہارا لینا چاہئے۔ ہے راوَن! کم عقل اور گھر میں فِساد کرنے والے وغیرہ لوگوں پر طاقت کا اِستعمال کر کے کام نِکالنا چاہئے۔ لیکن شری رام نہ تو کم عقل ہے اور نہ فساد کرنے والا۔ وہ تو پکے اِرادہ سے آپکے ساتھ جنگ کرنے کے لئے آیا ہے۔ اِس لئے اُس پر فتح پانا آسان نہیں ہے۔ یہ کوُن جانتا تھا۔ کہ ایک چھوٹا سا وانر ہنومان اِتنا عظیم اور وسیع سُمندر پار کر کے لنکا میں گھُس آئے گا۔ لیکن وہ صِرف آیا ہی نہیں بلکہ لنکا کو بھی تہس نہس کر کے گیا۔ اِس ایک ہی واقعہ سے ہمیں شری رام کی طاقت کا اندازہ لگا لینا چاہئے۔ اُس فوج میں ہنومان جیسے لاکھوں وانر ہیں۔ جو رام کے لئے اپنی جان بھی داؤ پر لگا سکتے ہیں۔ اِس لئے میری رائے ہے۔ کہ آپ رام کو سیتا لوٹا دیں۔ اور لنکا کو بھاری مُصیبت سے بچا

لیں۔ اگر ایسا نہ کیا گیا تو مُجھے ڈر ہے۔ کہ لنکا کا ستیاناس ہونا یقینی ہے۔ رام۔ لکشمن کے تیز نوکدار تیروں سے لنکا کا ایک بھی شہری زِندہ نہیں بچے گا۔ آپ میری تجویز پر گہرائی سے سوچ بچار کریں۔ یہ میری گذارِش ہے۔''

راوَن نے وِبھیشن کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا۔ اور وہ سب کو رُخصت کر کے اپنے محل خانہ میں چلا گیا۔ ☆☆☆

# وِبھیشن کی برخاستگی اور جلاء وطنی

اگلے روز دِن چڑھتے ہی راوَن جواہرات سے آراستہ چار گھوڑوں والے سونے کے رتھ پر سوار ہوکر اپنے دربار کی طرف چلا۔ طرح طرح کے ہتھیاروں سے لیس راکھشس فوجی اُسکے پیچھے اُسکی جے جے کار کرتے ہوئے جارہے تھے۔ لوگ شنکھوں اور نِگاروں کی مِلی جُلی بلند آواز سے تمام ماحول کو جاوید کررہے تھے۔ سڑکوں پر لاکھوں شہری کھڑے ہوکر اُسکا اِستقبال کررہے تھے۔ جس سے اُسکا سر غرور سے کُچھ زیادہ ہی اونچا اُٹھ رہا تھا۔ اُسوقت وہ اپنی شان کو راجہ اِندر کے ساتھ مشابہہ کررہا تھا۔ ایسے ہی خیالات میں کھویا ہوا وہ اپنے راج دربار میں پہنچکر جواہرات سے آراستہ سونے کے تخت پر جا کر بیٹھ گیا۔ اُسکے تخت پر بیٹھنے اور دیگر درباریوں اور وزیروں کی اپنی اپنی نشستیں سمبھالتے ہی اپنے بہادُر سپہ سالاروں اور وزیروں کو مُخاطب کرتے ہوئے وہ بولا۔ ''ہے عقلمند اور بہادُر ساتھیو! آج ہم لوگوں کو اپنے مستقبل کے کام کاج پر سوچ وِچار کرنا ہے۔ رام سُگریو کی وانر فوج لیکر سُمندر کے اُس پار آ پہنچا ہے۔ ہمیں اُسکے ساتھ کیسا سُلوک کرنا ہے۔ اُسکے بارے میں تُم لوگ سوچ وِچار کرو۔ اور اپنی رائے دے دو۔ کیونکہ تُم سب عقلمند سیاست دان اور تجربہ کار ہو۔''

راوَن کی بات سُنکر لگ بھگ تمام راکھشسوں نے حوصلہ مند ہوکر اُسے وانر فوج سے جنگ کرنے کا مشورہ دیا۔ اُنکی رائے تھی کہ ہماری بے حَد طاقت کے آگے یہ چھوٹے چھوٹے وانر نہیں ٹھہر سکیں گے۔ بہر صُورت فتح ہماری ہوگی۔ جب سب لوگ اپنی اپنی رائے دے چُکے تو وِبھیشن نے کھڑے ہوکر کہا۔ ''ہے بڑے بھائی! سیتا کا جو اغوا آپ نے کیا ہے وہ حقیقت میں سیتا نہیں بلکہ ایک زہریلی ناگن ہے۔ جو آپکے گلے میں آکر لِپٹ گئی ہے۔ اُس کے بے شُمار خطرناک پھُن ہیں۔ اُسکا چِتون مارک زہر ہے۔ اور اُسکی مُسکراہٹ زہریلے شدید تیز دانت ہیں۔ اُسکی پانچوں اُنگلیاں اُسکے پانچ سر ہیں۔ یہ آپکی جان کو اپنا نِشانہ بنا کر بیٹھی ہے۔ اِس لئے میں آپ سے کہتا ہوں۔ اگر آپ نے اِس ناگن سے چھٹکارا نہیں پایا تو رام کے بان (تیر) راکھشسوں کے سر کاٹنے میں ذرہ بھر بھی نہیں ہچکچائیں گے۔ اِس لئے سب کی بھلائی اِسی میں ہے کہ سیتا کو فوراً لوٹا کر شری رام سے گُفت وشنید کی جائے۔''

وِبھیشن کی باتیں سُنکر منتری ''پرہست'' نے کہا۔ ''وِبھیشن! ہم نے جنگ میں دیوتاؤں۔ راکھشسوں اور

شیطانوں کو شکست فاش دی ہے۔ پھر ایک سیدھے سادھے آدمی سے خوف زدہ ہونے کی کیا ضرورت ہے؟ پرہست کا سوال سُن کر وِبھیشن نے جواب دیا۔ ''ہے منتری ور! شری رام کوئی سیدھے سادھے آدمی نہیں ہیں۔ اُنکو ہلاک کرنا ویسا ہی ناممکن ہے جیسے بنا کشتی کے سمندر کو پار کرنا۔ اُنکی طاقت میں جانتا ہوں۔ ہماری تمام شیطانی طاقت بھی اُنکے سامنے نہیں ٹھہر سکتی۔ راکھشس ہی کیا۔ دیو۔ گندھرب اور کنرز بھی اُن سے لوہا نہیں لے سکتے۔ ہے راکھشس راج! آپ ہوس کے زیر اثر ہو کر نامناسب کام کرنے جا رہے ہیں۔ اور یہ وزیر لوگ محض چاپلوسی میں آپکی ہاں میں ہاں مِلا رہے ہیں۔ یہ آپکے فائدے کی سچی بات نہیں کر رہے ہیں۔ میں پھر آپ سے کہتا ہوں کہ سیتا کو لوٹا کر رام سے گفت وشنید کر لینے میں ہی آپکی لنکا کی اور تمام راکھشس ذات کی بھلائی ہے۔

وِبھیشن کی باتوں سے چڑ کر میگھناد بولا ''چاچا جی! آپ ہمیشہ بُزدِلوں کی طرح کم ہمت باتیں کیا کرتے ہیں۔ آپ نے اپنی بُزدِلی سے ''پلسیتہ'' خاندان کو داغدار کیا ہے۔ معافی دیں۔ اِس خاندان میں آج تک کوئی ایسا ڈرپوک پست حوصلہ شخص پیدا نہیں ہوا ہے۔''

میگھناد کی زبان سے حتک آمیز باتیں سُن کر بھی وِبھیشن نے اپنے اوپر ضبط رکھ کر کہا۔ میگھناد! تُم ابھی بچے ہو۔ تُم میں دُور بینی کی کمی ہے۔ اُسی لئے تُم ایسی باتیں کر رہے ہو۔ میں پھر کہتا ہوں۔ کہ راگھو سے معافی مانگ کر سیتا کو لوٹانے میں ہی ہماری بھلائی ہے۔'' وِبھیشن کو بار بار سیتا کو لوٹانے کی بات کرتے ہوئے دیکھ کر راون نے غُصے میں آکر کہا۔ ''عقلمند لوگوں نے ٹھیک ہی کیا ہے۔ چاہئے دُشمن کے ساتھ رہائش کریں، سانپ کے ساتھ رہیں۔ لیکن دُشمن کی بھلائی چاہنے والے دوست کے ساتھ کبھی بھی نہ رہیں۔ ایسے لوگ دوست کے بھیس میں سخت دُشمن ہوتے ہیں۔ آستیں میں چھپے سانپ ہوتے ہیں۔ زمانہ قدیم کی ایک مشہور کہانی ہے۔ جس کے مطابق ہاتھیوں نے ہاتھ میں پھانس لئے آدمی کو دیکھ کر کہا تھا۔ کہ ہم نہ آگ سے ڈرتے ہیں، نہ دُشمن سے اور نہ ہاتھوں میں پھانس لئے لوگوں سے۔ ہمیں اپنے ہی اُن لوگوں سے ڈر ہے۔ جو آدمی کو ہمیں پھانسنے کی ترکیب بتاتے ہیں۔ اِسی طرح وِبھیشن! تُم ہمارے سب سے بڑے دُشمن ہو۔ جو رام کی سراہنا کر کے ہماری ہمت کم کرنے کی کوشش کرتے ہو۔ میں جانتا ہوں کہ تُم زبان سے میری بھلائی کی بات کرتے ہو۔ لیکن دِل سے میری عیش وعشرت۔ قوت اور دولت اور لوگوں کی ہمت افزائی سے حسد کرتے ہو۔ اب میں سمجھ گیا ہوں کہ تُم دوست کی شکل

میں دُشمن ہو۔ اگر تُم میرے بھائی نہ ہوتے۔ تو سب سے پہلے میں تُمہیں ہلاک کر دیتا۔ اگر مار نہیں ڈالتا تو بھی کم از کم تُمہاری زبان کھچوا لیتا۔ میرے سامنے سے دُور ہو جاؤ مُلک دُشمن! اور پھر اپنا مُنہ مُجھے کبھی نہ دِکھانا۔''

راوَن سے بے عزتی پا کر وِبھیشن اُٹھ کھڑا ہوا۔ بولا ''میں سمجھ گیا ہوں۔ تُمہارے سر پر موت منڈلا رہی ہے اِسی لیئے تُم دوست اور دُشمن میں فرق نہیں کر سکتے۔ میں جاتا ہوں۔ پھر تُمہیں مُنہ نہیں دِکھاوں گا۔ اِتنا کہہ کر وِبھیشن وہاں سے چل دیا۔ ☆☆☆

# وِبھیشن بطور پناہ گزیں!

راوَن سے بے عزت ہو کر وِبھیشن اپنے چار وزیروں سمیت وِمان (جہاز) میں بیٹھ کر سمندر کو پار کر کے شری رام چندر جی کی چھاونی میں پہنچا۔ وانروں نے وِبھیشن کو لے جاکر سُگریو کے سامنے حاضر کر دیا۔ سُگریو نے جب تعارُف پوچھا تو وِبھیشن نے کیا۔ ''ہے وانر راج! میں لنکا کے راجہ راوَن کا چھوٹا بھائی وِبھیشن ہوں۔ راوَن کے اُس بُرے کام سے مُتفق نہیں ہوں۔ جو اُس نے سیتا جی کو اغوا کر کے کیا ہے۔ میں نے اُسے سیتا جی کو لوٹانے کے لئے بہت طرح سے سمجھایا لیکن اُس نے میری بات نہ مانی اور میری بے عزتی کی، اور مُجھے لنکا سے نِکال دیا۔ اس لئے اب میں یہاں شری رام چندر جی کی شرن میں آیا ہوں۔ آپ اُنہیں میرے آنے کی خبر کر دیں۔ تا کہ میں اُن سے پناہ مانگ سکوں۔'' وِبھیشن کی بات سُنکر سُگریو نے رام چندر جی کے پاس جا کر کہا۔

''ہے راگھو! راوَن کا چھوٹا بھائی وِبھیشن اپنے چار وزیروں کو ساتھ لیکر آپکے دیدار کرنا چاہتا ہے۔ اگر آپکی اجازت ہو تو اُسے یہاں حاضر کرونگا۔ میرا خیال ہے کہ ہمیں دُشمن پر سوچ سمجھ کر ہی بھروسہ کرنا چاہیئے۔ اوّلاً راکھشس ویسے ہی کمینے۔ دھوکہ باز اور بازیگر ہوتے ہیں۔ پھر یہ تو راوَن کا چھوٹا بھائی ہے ایسی حالت میں تو وہ بالکل ہی قابل بھروسہ نہیں ہے۔ بہرحال آپ تو ہم سے زیادہ عقلمند ہیں، جیسا آپکا حُکم ہو ویسا ہی کرونگا۔''

سُگریو کی منطق پر سوچ وِچار کرتے ہوئے شری رام چندر جی بولے۔ ''ہے وانر راج! آپکی بات دُرست ہے اور ہمارے فائدے کی ہے۔ لیکن سمجھدار لوگوں نے راجاؤں کے دو دُشمن بتائے ہیں ایک تو اُنکے خاندان کے لوگ اور دوسرے اُن کے مُلک کے حدود کے ساتھ مِلنے والے علاقہ پر حکومت کرنے والے یعنی پڑوسی حُکمران۔ یہ دونوں اُسوقت کِسی ملک پر حملہ کرتے ہیں جب راجہ کسی مُصیبت میں پھنسا ہوا ہوتا ہے۔ وِبھیشن اپنے بھائی کو مُصیبت میں پڑا دیکھ کر ہمارے پاس آیا ہے۔ وہ ہمارے خاندان کا نہیں ہے۔ ہماری تباہی سے اُسے کوئی فائدہ نہیں ہوگا۔ اُسکے برعکس اگر ہمارے ہاتھوں سے راوَن مارا جائے گا۔ تو وہ لنکا کا راجا بن سکتا ہے۔ اِسلئے جب وہ ہماری پناہ میں آتا ہے تو ہمیں اُسے پناہ دے دینی چاہئے۔ ''کنو رِشی'' کے بیٹے ''عظیم رشی کنڑو'' نے کہا ہے کہ اگر عاجز ہو کر دُشمن بھی پناہ میں آئے تو اُسے پناہ دینی چاہئے۔

ایسے پناہ گزین کی حفاظت نہ کرنے سے گنہگار ہو جاتا ہے۔ اِس لئے پناہ میں آئے وِبھیشن کو بے خوف بنانا ہی مُناسب ہے۔ اِس لئے تُم اُسے میرے پاس لے آؤ۔''

جب سُگریو وِبھشین کو لے کر شری رام کے پاس آیا۔ تو اُس نے دونوں ہاتھ جوڑ کر کہا۔ ''ہے دھرماتمن! میں لنکا پتی راوَن کا چھوٹا بھائی وِبھیشن ہوں، یہ جان کریں آپکی پناہ میں آیا ہوں کہ آپ بے پناہ کو پناہ دینے والے ہیں۔ اِس لئے آپ مُجھے پناہ گزین قرار دیجئے۔'' وِبھیشن کے یہ الفاظ سُن کر شری رام چندر جی نے اُسے گلے لگاتے ہوئے کہا۔ ''ہے وِبھیشن! میں نے تُمہیں تسلیم کیا۔ اب تُم مُجھے لنکا کے حالات سُناؤ''۔

شری رام کا سوال سُنکر وِبھیشن بولا۔ ''ہے دَشرتھ نندن! برہما سے ور (دُعا) پا کر راوَن ناقابل شِکست طاقتور ہو گیا ہے۔ اُسے دیوتا۔ راکھشس۔ ناگ کنز کوئی بھی نہیں مار سکتا ہے۔ اُسکا چھوٹا بھائی کنبھ کرن بھی بے اِنتہا بہادُر۔ دَم خَم والا رُعب دار و شاندار ہے۔ سِپہ سالار ''پرہست'' نے اپنی بہادُری کا مُظاہرہ کرتے ہوئے کیلاش پربت پر ''دُردمُنیہ بھدر'' کو شکست دی تھی۔ راوَن کے بیٹے میگھناد نے تو اِندر کو شکست دیکر اندر جیت کا خطاب حاصل کیا ہے۔ میگھناد کا بھائی ''مہاپاشر و بھی''، ''اکمپن'' نام کے دَم خَم والے راکھشس کو مار کر دُنیا بھر میں مشہُور ہو چُکا ہے۔ راوَن کے سِپہ سالار اور فوجی رہنما ماہر جنگ ہونے میں ایک دوسرے سے بڑھ کر ہیں۔

وِبھیشن کی زبان سے لنکا کے بہادُروں کی بہادُری کی کہانی سُن کر شرم رام چندر جی بولے ''ہے وِبھیشن! یہ ساری باتیں مُجھے معلوم ہیں،۔ اِتنا سب ہوتے ہوئے بھی میں آج تُمہارے سامنے وَعدہ کرتا ہوں کہ میں راوَن۔ اُسکے بیٹوں، وزیروں اور جنگجوؤں سب کو ہلاک کر کے تُمہیں لنکا کا راجہ بناؤں گا۔ اب وہ کہیں جا کر کِسی کی بھی پناہ لے۔ میرے ہاتھوں سے نہیں بچے گا۔ یہ میرا اٹل وَعدہ ہے۔

شری رام چندر جی کا وَعدہ سُن کر وِبھیشن نے اُنکے پیر چھوئے اور کہا۔ ''ہے راگھو! میں بھی آپکے چرنوں کی قسم کھا کر وَعدہ کرتا ہوں کہ میں راوَن کو اُسکے بہادُر جنگجوؤں سمیت مارنے میں آپکی پُوری پُوری مدد کرونگا۔

وِبھیشن کا وَعدہ سُن کر شری رام چندر جی نے لکشمن سے سُمندر کا پانی منگوایا اور اُس سے وِبھیشن کا اِفتتاع کر کے تمام فوج میں اِعلان کر دیا کہ آج سے مہاتما وِبھیشن لنکا کے راجہ ہوئے۔ ☆☆☆

# سُمندر پر پُل باندھنا

اب سگریو کے پاس وسیع سُمندر کو پار کرنے کا مسلئہ تھا۔ تبھی اُنہیں یاد آیا کہ وانر فوج میں نل اور نیل پتھروں میں ماہر ہیں۔ اُنکی سربراہی میں سُمندر پر پُل باندھنا مُمکِن ہو سکے گا۔ اُس لئے اُس نے نل نیل کو بُلا کر کہا۔ ''میں جانتا ہوں کہ پتھروں کے ہُنر میں تُمہیں بے حد مہارت حاصل ہے۔ اِس طرح کے کاموں میں تُم وِشوکرما کی طرح مجاز ہو۔ اِس لئے تُم وانروں کی مدد سے اِس سُمندر پر جتنا جلد مُمکِن ہو پُل تعمیر کرو۔ تا کہ شری رام چندر جی وانر فوج کو لیکر لنکا پر چڑھائی کر کے راوَن کو ہلاک کریں۔ اور جانکی جی کو اُس کمینے کے چنگل سے چھٹکارا دِلائیں۔''

سگریو کا حُکم پا کر نل نیل بے شُمار وانروں کو لیکر پُل تعمیر کرنے کے کام میں جُٹ گئے۔ اُنکے حُکم کے مُطابق وانر فوج بڑے بڑے درختوں کو اُکھاڑ کر سُمندر کے کِنارے جمع کرنے لگے۔ دیکھتے دیکھتے وہاں ندھ۔ بانس۔ اُرجن۔ کرش کار۔ جامن اشوک وغیرہ کا ایک آسمان کو چھوتا ہوا انبار لگ گیا۔ پھر اُنہیں ''اُنت مانترک کلوں'' کی مدد سے چٹانوں اور پتھروں کے بڑے بڑے ٹکڑوں کو اُکھاڑ کر درختوں سے کُچھ دُور سمندر کے کِنارے جمع کر دیا۔ اِس طرح سے سُمندر کے کِنارے درختوں اور پتھروں کے دو اعظیم بڑے بڑے پہاڑ بن گئے۔ اُسکے بعد اُنہوں نے بڑے بڑے بھاری پتھروں کو سُمندر میں نل نیل کی ہدایت کے مُطابق ڈالنا شروع کیا۔ اُن بھاری پتھروں اور درختوں کو شِلپ کلا میں ماہر نل نیل پُل کی شکل دیتے جا رہے تھے۔ اِس طرح سے اُنہوں نے بہت زیادہ محنت کر کے پہلے ہی دن چھبیس کوس لمبا پُل بنا دیا۔ دوسرے دن اُنہوں نے زیادہ پھُرتی دِکھائی اور چوراسی کوس لمبا پُل بنایا۔ کُچھ اور ہی زیادہ محنت سے تیسرے دن بانوے کوس لمبا پُل بنایا۔ اِس طرح سے لگا تار محنت کر کے اُنہوں نے چار سو کوس لمبا پُل بنا ڈالا۔ اب نل نیل کی کوششوں سے چالیس کوس چوڑا اور چار سو کوس لمبا مضبوط پُل بن کر تیار ہو گیا۔

سُمندر پر پُل بن جانے کے بعد شری رام چندر جی نے ہنومان جی کی پیٹھ پر اور لکشمن نے انگد کی پیٹھ پر بیٹھ کر پُل سے ہوتے ہوئے وسیع سُمندر کو پار کیا۔ اُنکے پیچھے پیچھے تمام وانر فوج بھی سگریو کی سربراہی میں سُمندر کو پار کر کے لنکا میں پہنچ گئی۔ اِس فوج کے لنکا میں پہنچتے ہی راکھشسوں میں خطرناک ہلچل مچ گئی۔ وہ لنکا کے جلانے کے واقعہ کو یاد کر کے

خوف زدہ ہونے لگے۔

اُدھر راوَن نے ''شُک'' اور'' سارن'' نام کے وزیروں کو بُلا کر اُن سے کہا۔'' ہے چالاک وزیرو! اب رام نے وانروں کی مدد سے عظیم سُمندر پر پُل باندھ کر اُسے پار کرلیا ہے۔اور وہ لنکا کے دروازہ پر آ پہنچا ہے۔اب جنگ ہمارے سر پر آ چکا ہے۔اِس لئے تُم دونوُں وانروں کا بھیس بنا کر رام کی فوج میں گھُس جاؤ۔اور یہ پتہ لگاؤ کہ دُشمن کی فوج میں کُل کتِنے وانر ہیں۔اُنکے پاس کتِنے اور کِس قسم کے ہتھیار ہیں۔اور خاص خاص وانر نائیکوں کے نام کیا ہیں؟''

راوَن کی ہدایت پا کر دونوں شاطِر جادُوگر راکھشس وانروں کا بھیس بنا کر وانروں کی جماعت میں گھُس گئے۔لیکن وہ وِبھیشن کی تیز نظروں سے نہ بچ سکے۔وِبھیشن نے اُن دونوں کو پکڑ کر شری رام کے سامنے پیش کرتے ہوئے کہا۔'' ہے راگھو! یہ دونوں جاسُوس راوَن کے وزیر ''شُک'' اور'' سارن'' ہیں جو ہماری فوج میں جاسوسی کرتے پکڑے گئے ہیں۔''

شری رام کے سامنے جا کر دونوں راکھشس تھر تھر کانپتے ہوئے بولے۔'' ہے راجن! ہم راکھشس راج راوَن کے نوکر ہیں،۔اُن ہی کے حُکم سے آپکی طاقت کا پتہ لگانے آئے ہیں۔ہم اُنکے حُکم کے غُلام ہیں۔اِس لئے اُنکے حُکم کی تعمیل کرنے کے لئے مجبور ہیں۔نوکری کی وجہ سے ہمیں ایسا کرنا پڑا ہے۔اِسمیں ہمارا کوئی قُصور نہیں ہے۔اُنکے یہ صاف گوئی کے الفاظ سُن کر شری رام چندر جی بولے۔'' ہے منتریو! ہم تُمہارے سچ سچ بولنے سے خوش ہیں۔اگر تُم نے ہماری طاقت دیکھ لی ہے۔تو جاؤ۔اگر ابھی کُچھ دیکھنا باقی ہو۔تو اچھی طرح دیکھ لو۔ہم تُمہیں کوئی سزا نہیں دیں گے۔آریہ لوک نہتے پر کوئی وار نہیں کرتے۔اِس لئے تُم اپنا کام پورا کر کے نِڈر ہو کر لنکا کو لوٹ جاؤ۔تُم معمولی جاسوس نہیں ہو۔راوَن کے وزیر ہو۔اِس لئے اُس سے کہنا جِس طاقت کے بل بوتے پر تُم نے میری سیتا کا اغوا کیا ہے۔اُس طاقت کا تعارُف اپنے بھائیوں بیٹوں اور فوج کے ساتھ ہمیں میدان جنگ میں دینا ہوگا۔کل سُورج چڑھتے ہی طوفان کی طرح تُمہاری فوج کا خاتمہ شروع ہوگا۔''

شری رام چندر جی کی باتوں سے بے خوف ہو کر اُنکا جے کار کرتے ہوئے شُک اور سارن لنکا میں پہنچے۔اور راوَن کے سامنے حاضِر ہو کر بولے۔'' ہے سوامِن! ہمارے وانر فوج میں داخل ہوتے ہی وِبھیشن نے ہمیں پہچان کر شری رام کے سامنے پیش کر دیا۔لیکن شری رام نے ہمیں بلا ہتھیار سفیر سمجھ کر چھوڑ دیا۔اب رہی وانروں کے طاقت کی بات۔ اُسکا

پتہ لگانا ممکن نہیں ہے۔ کیونکہ اُس میں ہر ایک کے دِل میں آپ کے خلاف نفرت اور غُصے کی آگ بھڑک رہی ہے۔ اُن سے بات کرنا بھی مُمکن نہیں ہے۔ کِسی بات کا پتہ لگانا تو بہت مُشکل ہے۔ شری رام نے الٹیمیٹم دیا ہے کہ سورج چڑھنے کے ساتھ ساتھ وہ راکھشس فوج کا صفایا کرنا شروع کر دیں گے۔ اب آپ جیسا مُناسب سمجھیں ویسا کریں۔''

دونوں وزیروں کی یہ باتیں سُن کر راوَن غُصے سے اُبلتے ہوئے بولا'' چاہئے کُچھ بھی ہو۔ میں کِسی بھی صُورت میں سیتا کو واپس نہیں کرونگا۔ مُجھے یقین ہے کہ رام چندر اپنی فوج سمیت میدان جنگ میں میرے ہاتھوں سے ضُرور مارا جائے گا۔

منتریوں کے جواب سے مُطمین نہ ہوکر راوَن نے کُچھ دوُسرے جاسوسوُں کو بہانہ بازوں کے بھیس میں وانر فوج میں بھیجدیا۔ اُنہوں نے بڑی چالاکی سے تمام جانکاری حاصل کر کے راون کو بتایا۔ کہ شری رام نے اپنی فوجی چھاونی سُبیل پہاڑ پر لگائی ہے۔ اُن میں جامبوون نام ریچھ سب سے زیادہ دُور اندیش اور دَم خَم والا ہے۔ اُسکے علاوہ تین وانر سب سے زیادہ طاقتور اور بہادُر ہیں۔ اُنکے نام ''سومکھ'' ۔ ''دُورمکھ'' اور ''ویگ درشی'' ہیں۔ نل نیل اُس فوجی ٹکڑی کے سربراہ ہیں جس نے سُمندر پر پُل باندھا ہے۔ انگد اپنے والِد بالی سے بھی زیادہ رعب دار شاندار اور طاقتور ہے۔ اِسکے علاوہ ہزاروں بے اِنتہا طاقتور دَم خَم والے وانر ہیں۔ شری رام اور لکشمن تو جنستھان کو مسمار کر کے اپنی طاقت کا تعارُف آپکو دے ہی چکے ہیں۔ ☆☆☆

# سیتا کے ساتھ چھل کپٹ

جاسُوسوں سے شری رام کی فوجی طاقت کے بارے میں سُن کر راوَن اُس پر سوچ وِچار کرتا ہوا اپنے راج محل میں گیا۔ اُس نے جادُوگر راکھشس ''وِدھوُ وجِوہا'' کو بُلا کر ہدایت دے دی کہ وہ جلدی سے اپنی ہنرمندی سے ایسے دو انسانی سِر بنا کر لائے جو رام اور لکشمن کے سِروں سے بالکل ملتے جُلتے ہوں۔ اور ایسا معلوم پڑے کہ اُنہیں ابھی کاٹ کر لایا گیا ہے۔ راوَن کا حُکم پا کر وہ جلد ہی ایسے دو سِر بنا لایا۔ جو خون سے لت پت تھے۔ اُنہیں دیکھ کر کوئی نہیں کہہ سکتا تھا کہ یہ فی الحقیقت رام اور لکشمن کے سِر نہیں ہیں۔ اُن دونوں سِروں کو ایک تیر کی نوک پر رکھ کر وہ اشوک واٹیکا میں جا کر سیتا سے بولا۔

''ہے سیتے! تُو نے رام کی طاقت پر اتھاہ بھروسہ کر کے میرا کہنا نہیں مانا۔ دیکھ رام اور لکشمن دونوں میدان جنگ میں مارے گئے۔ لے اپنے شوہر اور دیور کے مرنے کی خبر سُن اور اِن دونوں سِروں کو دیکھ کر اپنے گھمنڈ پر آنسوں بہا۔ وہ گھمنڈی وانروں کے بھروسے پر مُجھ سے جنگ کرنے آیا تھا۔ رات کے وقت جب وانر فوج کے ساتھ رام اور لکشمن دونوں سو رہے تھے۔ تب میرے سِپہ سالار ''پرہست'' نے ایک وسیع فوج لیکر ان پر حملہ کیا۔ اور اپنے خطرناک ہتھیاروں سے بھیانک مار کاٹ مچادی۔ بہت سی فوج ماری گئی۔ اور جو بچ گئے وہ جان بچا کر بھاگ گئے۔ تب ''پرہست'' نے سوتے ہوئے رام اور لکشمن کے سِر کاٹ ڈالے۔ اِس حملہ میں وِبھیشن بھی مارا گیا۔ تُجھے حاصل کرنے کے لئے مُجھے ایسی خون ریزی کرنی پڑی۔ اب تیرا کوئی آسرا نہیں رہا ہے۔ اِس لئے اب تُجھے چاہیئے کہ تم مُجھے شوہر کی صُورت میں تسلیم کر لے۔'' یہ کہہ کر راوَن نے وہ دونوں جادُوی سِر سیتا کے سامنے رکھ دیئے۔

جب سیتا نے اُن دونوں سِروں کو دیکھا جو ہر زاویہ سے رام و لکشمن سے مِلتے تھے۔ تو وہ بِلکھ بِلکھ کر رو پڑی اور طرح طرح سے آہ وزاری کر کے کیکئی کو کوسنے لگی۔ ''ہا! آج کیکئی کی خواہش پُوری ہوگئی۔ ہا ناگن! آج تُمہاری آرزُو پوری ہوئی۔ اب تُمہارا بھرَت بلا شراکت دیگرے راج کرے گا۔ تُم نے خود غرضی کے پیچھے رگھوکُل کو بُرباد کیا۔'' اِس طرح سے آہ وزاری کرتی ہوئی وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑی۔ جب ہوش آیا تو پھر وِلاپ کرنے لگی۔ ''ہا ناتھ...... یہ سب کیا ہو گیا؟ آج میں بیوہ ہو گئی۔ آپ مُجھے یہاں کِس بھروسے پہ چھوڑ گئے تھے۔ مُجھ سے ایسی کیا خطا ہوگئی ہے۔ کہ میں رو رو کر مر رہی

ہوں۔ اور آپ چُپ چاپ دیکھ رہے ہیں۔ مُجھ سے تسلی دینے کا ایک لفظ بھی نہیں کہہ رہے ہیں۔ ایسے سنگدِل تو آپ کبھی نہیں تھے۔ جنگل چلتے وقت آپ نے وَعدہ کیا تھا۔ کہ میرا ساتھ کبھی نہیں چھوڑیں گے۔ لیکن آج آپ مُجھے اکیلا چھوڑ کر چل دیئے۔ آپکے اِنتظار میں آنکھیں بچھائے کوشلیا جب یہ خبر سُنیں گی۔ تو اُنکی حالت کیا ہوگی؟ کون اُنکے آنسوں پونچھے گا؟ ہائے! آج میں ہی آپ دونوں کے موت کی وجہ بن گئی۔ ہے نیچ راوَن! تُو نے دوُنوں بھائیوں کو قتل کرا ہی دیا۔ اب میرا سر بھی کاٹ کر اپنی کرپان کی پیاس بُجھالے۔ میرے شوہر برہم لوک میں میرا اِنتظار کرر ہے ہیں۔ اب میں اِس دُنیا میں ایک لَمحہ بھی رہنا نہیں چاہتی۔ اُٹھا تلوار اور میرا سر قلم کر۔

جب سیتا اِس طرح سے وِلاپ کر رہی تھی۔ تبھی ایک راکھشس نے آکر راوَن کو اطلاع دی کہ منتری ''پرہست'' بہت ضروری کام سے اِسی وقت آپ سے مُلاقات کرنا چاہتے ہیں۔ یہ سُنتے ہی راوَن فوراً دونوں سروں کو لیکر وہاں سے چلا گیا۔ اُسوقت تک سیتا پھر بیہوش ہو چکی تھی۔ وِبھیشن کی بیوی اِس واقعہ کی خبر پا کر اشوک واٹیکا میں آئی۔ وہ سیتا کو ہوش میں لا کر اُنہیں سنبھالنے لگیں۔ ''راوَن نے تُم سے جو کُچھ کہا ہے وہ سب جھُوٹ ہے۔ رام اور لکشمن نہ تو مارے گئے ہیں۔ اور نہ یہ کمینہ اُنہیں مار سکتا ہے۔ یہ دونوُں سر جادُو سے بنائے گئے ہیں۔ تُم اِس چھل کپٹ میں پڑ کر یہ بھُول گئی۔ کہ لکشمن دِن رات راگھو کی خِدمت میں رہتے ہیں۔ اور وہ رات کو کبھی نہیں سوتے۔ پھر سوتے میں اُنکے سر کیسے کاٹے جا سکتے ہیں؟ ذرا کان لگا کر سُنو۔ جنگ کی تیاریَ میں مُصروف راکھشس فوج کی گرجنا کی آواز صاف طور سُنائی دے رہی ہے۔ اگر رام لکشمن وانرَوں کے سمیت مارے جاتے تو پھر یہ تیاری کِس لئے ہوتی؟ یہ مُدلل الفاظ سُن کر سیتا اِس بات پر سوچ وِچار کرنے لگی۔ ☆☆☆

# رام راوَن کے بیچ جنگ کی تیاری

لنکا کے بارے میں تمام اطلاعات پا کر صُبح سویرے شری رام چندر جی اپنے سِپہ سالاروں، وِبھیشن اور وانروں وغیرہ کولیکر اُس صدر دَروازہ کے نزدیک پہنچے۔ وہاں اُنہوں نے بڑ دِلی سے فوج کو ترتیب دے دی۔ شہر کے دروازہ پر شری رام چندر اور للکشمن دُھنش تان کر کھڑے ہو گئے۔ یہی لنکا کا سب سے بڑا خاص دروازہ تھا۔ مشرق دروازہ پر سِپہ سالار ''نَل نیل''، ''میند'' اور ''دُروِید'' بے شمار دَم خَم والے بہادُری کے ساتھ کھڑے ہوئے۔ جنوبی دروازہ پر ''انگد''۔ ''رِشبھ''۔ ''گج''۔ ''گویہ'' اور ''گو اکھش'' نام کے دَم خَم والے سِپہ سالار اِکٹھے ہوئے۔ مغربی دروازہ سے حملہ کی ذمہ داری ہنومان جی ''پر جنگھ''، ''ترس'' وغیرہ نہایت ہی بہادُر فوجی رہنماؤں کو سونپی گئی۔ اُن سب کے درمیان میں ایک نا قابل عُبور چکر بنا کر وانرراج سُگریو چُنے ہوئے وانروں کے ساتھ کھڑے ہو گئے۔ شری رام چندر اور سُگریو دونوں کے بیچ میں بہت بڑی فوج لیکر ''جامبونت'' اور ''سُوشین'' کھڑے ہو گئے۔ اِس طرح سے ترتیب دیکر شری رام نے انگد کو ہدایت دے دی۔ ''انگد''، تُم شاندار۔ طاقتور اور گُفتگو کرنے میں ہوشیار ہو۔ اِس لئے تُم جا کر راوَن سے کہو۔ تُم چُوروں کی طرح سیتا کو چُرا کر لائے ہو۔ جبکہ وہ وہاں اکیلی تھی۔ اب میدان جنگ میں آ کر اپنی جنگی مہارت دِکھاؤ۔ ہم تُمہیں ایک اور موقعہ دیتے ہیں۔ اگر تُم فوج کو لیکر دانتوں میں گھاس کا تِنکا دبا کر ہم سے اپنے جُرم کے لئے معافی کی درخواست کرو گے تو ہم تُمہیں اب بھی معاف کریں گے۔ بصُورت دیگر کل صُبح سویرے جنگ ہوگی۔ جس میں تُم تمام راکھشسوں کے ساتھ مارے جاؤ گے۔ ☆☆☆

# انگد راوَن کے دربار میں

شری رام چندر جی کی ہدایت کے مُطابق بالی سُت انگد راوَن کے دربار میں پہنچے۔ اُنہوں نے کہا ''میں بالی کا بیٹا اور شری رام چندر جی کا سفیر انگد ہوں۔ شری رام چندر جی نے آپکے لئے پیغام بھیجا ہے کہ تُم نے سیتا کو چُرا کو جو سنگین جُرم کیا ہے۔ اُسکے لئے میں تُمہیں معہ عیال اور معہ تمام خاندان ختم کردوں گا۔ اگر تُم اب بھی اپنی خریت چاہتے ہو تو سیتا کو آگے کرکے مُنہ میں گھاس رکھ کر معافی کی درخواست کرو۔ تُم کو معافی دی جائے گی۔ تُم دیوتا۔ راکھشس۔ یکش۔ گندھرب سب کے دُشمن ہو۔ اِس لئے تُمہاری برُبادی کرنی ہی لازم ہے۔ شری رام چندر جی کی طرف سے تُمہیں ایک بار سمجھاتا ہوں۔ اگر تُم نے اُن سے معافی نہیں مانگی تو تُم مارے جاؤ گے۔ اور لنکا کا راج اور عیش وعشرت تُمہارا بھائی وِبھیشن سنبھالے گا۔

انگد کے سخت الفاظ سُن کر غُصے میں آکر راوَن نے اپنے فوجیوں کو ہدایت دے دی۔ کہ اِس بے وقوف وانر کو موت کے گھاٹ اُتار دو۔ حُکم پاتے ہی چار راکھشسوں نے انگد کو پکڑ لیا۔ پکڑے جانے پر اُنہوں نے ایک دھکا دیکر اُنہیں زمین پر ڈھیر کر دیا۔ اور خود چھلانگ لگا کر چھت پر پہنچ گئے۔ غُصے سے جب اُنہوں نے چھت پر اپنا پاؤں پٹکایا تو ایک ہی چوٹ سے چھت ٹوٹ کر نیچے آ گری۔ پھر فتح کی گرج کرتے ہوئے اپنی چھاونی کو لوٹ گئے۔ اُسی وقت جاسُوسوں نے راوَن کو آکر اِطلاع دی کہ وانروں نے لنکا کو چاروں طرف سے گھیر لیا ہے۔ اُس نے خود چھت پر چڑھ کر چاروں طرف وانروں کی وسیع فوج کو چکر لگاتے دیکھا تو ایک بار وہ بھی خوف اور ہراس سے سہم اُٹھا۔ ☆☆☆

# آغازِ جنگ

اُدھر انگد کے پہنچنے کے بعد شری رام چندر جی نے اپنی فوج کو لنکا میں مار دھاڑ کرنے اور راکھشسوں کو ہلاک کرنے کا حکم دے دیا۔ حکم پاتے ہی وانر فوج بڑے بڑے درختوں۔ پتھروں۔ چٹانوں کو لیکر چڑھائی میں مصرُوب عمل ہوئے۔ وہ درختوں، پتھروں۔ لاتوں، گھونسوں سے دیوار اور اُسکے دروازوں کو توڑنے اور وسیع کھڈ کو بھرنے لگے تھوڑی ہی دیر میں اُنہوں نے خطرناک حملے سے شہر کے چاروں صدر دروازے چُور چُور کر دیئے۔ دیواروں میں بڑے بڑے چھید ہو گئے۔ جب ساری دیواریں اور دروازے تباہ و بُرباد ہو گئے۔ تو راوَن نے راکھشس جنگجوں کو باہر نکل کر جنگ کرنے کا حکم دیا۔ حکم ملتے ہی راکھشس فوج ہاتھیوں، گھوڑوں۔ رتھوں وغیرہ پر سوار ہو کر اپنی پیدل فوج کے ساتھ پُوری طاقت سے وانروں پر ٹوٹ پڑی۔ دونوں اطراف کے فوجی اپنی جان کی پرواہ کئے بغیر خطرناک جنگ کرنے لگے۔ ہاتھی گھوڑوں کی چنگھاڑ اور ہنہناہٹ سے تلواروں کی جھنکار سے اور فوجیوں کی للکار بھری جے جے کار سے سارا ماحول گُونج اُٹھا، طرح طرح کے وادھ وِرند اور رن بھیریاں جنگجوؤں کی ہمت افزائی کر رہی تھیں۔ وانروں کا حوصلہ راکھشسوں سے کئی گُناہ زیادہ تھا۔ اُنکے درختوں، ۔ پتھروں۔ چٹانوں اور دانتوں کے حملہ نے راکھشسوں کی فوج میں خطرناک مار دھاڑ مچادی۔ لاتعدار راکھشس مار کر گرائے گئے۔ تمام میدان جنگ میں خون کی ندیاں بہنے لگی۔ سُمندر کے کِنارے سے لنکا کے دروازے تک زمین مُردہ اور زخمی فوجیوں سے بھری دِکھائی دیتی تھی۔ ☆☆☆

# رام لکشمن ناگ پاش کے بندھن میں

جب دونوں طرف فوج خطرناک جنگ میں مصروف تھی سورج مغرب کی طرف غروب ہونے کا تھا۔ اور چاروں طرف اندھیرا چھا گیا۔ تو اِس اندھیرے کا فائدہ اُٹھا کر راکھشس دوگنی ہمت سے وانروں پر ٹوٹ پڑے۔ اُنکے جسم کو دیکھ کر وانر بھی راکھشس کو پہچان کر۔ اُن پر حملہ کرنے لگے۔ دونوں طرف سے خطرناک لڑائی ہو رہی تھی۔ ایسا ظاہر ہوتا تھا کہ ہر ایک حریف آج ہی تمام دُشمن فوج کا خاتمہ کر ڈالنا چاہتا ہے۔ اندھیرے کا جتنا فائدہ راکھشس اُٹھا سکتے تھے اُتنا وانروں کے لئے ممکن نہیں تھا۔ اپنی فوج کی یہ حالت دیکھ کر شری رام نے خود تیر کمان اُٹھا کر دُشمن کے فوج کا سنگھار کرنا شروع کیا۔ اُنکے تیروں کی مار سے رات میں گھومنے والوں کے گروہوں کے گروہ کٹ کر ڈھیر ہونے لگے۔ اِس طرح سے اپنے ساتھیوں کو مرتے دیکھ کر بہت سے فوجی اپنی جان بچا کر بھاگ نکلے۔ راکھشس فوج کی یہ بُری حالت دیکھ کر راون کے بیٹے میگھناد کے تن بدن میں آگ لگ گئی۔ اُس نے جلدی جلدی سانپوں کے تریوں کی پھانسی بنا کر شری رام اور لکشمن دونوں کو اُسمیں باندھ لیا۔ ناگ پھانس میں بندھ جانے پر دونوں بھائی بے ہوش ہو گئے۔

شری رام کے بے ہوش ہو کر زمین پر گر جاتے ہی میگھناد نے بہت زیادہ خوش ہو کر دسوں دِشاؤں کو گونجانے والی گرجنا کی۔ جِس سے راکھشس فوج میں نئی زندگی آ گئی۔ اور میگھناد کی جے جے کار کرتی ہوئی بڑے حوصلہ سے راون کی فوج وانر فوج پر ٹوٹ پڑی۔ میگھناد اُنکے حوصلہ کو بڑھاتے ہوئے کہہ رہا تھا ''جن کی وجہ سے خون کی ندیاں بہہ رہی ہیں۔ وہ ہی دونوں بھائی ناگ پھانس میں بندھے بے ہوش پڑے ہیں۔ اب ''دیوتا''۔ ''نر''۔ ''کنر''۔ کِسی میں اِتنی طاقت نہیں ہے جو اُنہیں ناگ پھانس سے آزاد کر سکے۔ اب جنگ ختم ہو گیا۔ لنکا پتی کی فتح ہوئی''۔ اِس طرح سے فتح کا اعلان کرتا ہوا میگھناد لنکا کو لوٹ گیا۔

شری رام اور لکشمن کے بے ہوش ہو جانے سے تمام وانر فوج میں غم کی لہر دوڑ گئی۔ سگریو۔ انگد۔ ہنومان۔ جامبون وغیرہ سبھی فوجی سربراہ مایوسی کی حالت میں دونوں بھائیوں کو گھیرے میں لے کر کھڑے ہو گئے۔ اور اس مُصیبت سے نجات پانے کے راستے کھوجنے لگے۔ تبھی وِبھیشن نے اُنہیں حوصلہ بڑھاتے ہوئے کہا۔ ''ہے بہادرو! خوفزدہ ہونے کی ضرورت

نہیں ہے۔ یہ ناگ پھانس اِن دونوں بھائیوں کا کُچھ نہیں بگاڑ سکتی اور نا ہی وہ مر سکتے ہیں، اِس لئے تُم ان کی فکر چھوڑ کر اپنے اپنے موروچوں پر جا کر جنگ جاری رکھو۔ دونوں بھائیوں کو تُم میرے پر چھوڑ دو۔''

اُدھر جب راوَن نے میگھناد کی زبان سے رام لکشمن کی ناگ پھانس میں بندھ کر بے ہوش ہونے کی خبر سُنی تو اُسکی خوشی کی اِنتہا نہیں رہی۔ اُس نے سیتا کی حِفاظت پر مقررہ راکھشس عورتوں کو بُلا کر حُکم دیا۔

''تُم لوگ سیتا کو پُشپک وِمان میں لے جا کر میدان جنگ میں لے چلو۔ اور اُنہیں لے جا کر رام وَ لکشمن دِکھاؤ جو زمین پر مُردہ پڑے ہیں۔'' راوَن کا حُکم پاتے ہی راکھشسنیاں جانکی کو وِمان میں چڑھا کر میدان جنگ میں لے گئیں۔ جہاں رام وَ لکشمن بحالتِ بے ہوشی پڑے تھے۔ سیتا نے دیکھا راکھشس فوج جے جے کے نعرے لگا رہی ہے۔ اور وانر فوج غم میں ڈوبی ہوئی نا اُمید کھڑے ہیں۔

دونوں بھائیوں کو اِس طرح سے زمین پر پڑے دیکھ کر سیتا کے صبر کا پیمانہ لبریز ہوا۔ اور وہ پھُوٹ پھُوٹ کر رونے لگی۔ ''ہائے آج میں بیوہ ہو گئی۔ بڑے بڑے جیوتشوں کی یہ پیش گوئی جھوٹی ثابت ہوئی۔ کہ میں تمام زندگی سُہاگن رہوں گی۔ بچوں کی ماں بنوں گی۔ ہے ناتھ آپ نے تو کہا تھا کہ میں ایودھیا لوٹ کر ''اشومیدھ'' ہون کرونگا۔ اب اُس وعدے کا کیا ہوگا۔ جو دُنیا کو جیتنے کی طاقت رکھتے تھے۔ وہ آج کیسے چُپ چاپ پڑے ہیں۔ ہا وِدھاتا! تیرا یہ کیا کھیل ہے۔ ہے ترِ جٹے! تُو میرے ستی ہونے کا اِنتظام کرا دے۔ مَیں اب اِس دُنیا میں اپنے پیارے رام کے بغیر نہیں رہوں گی۔ اب میرا جینا فضُول ہے۔''

سیتا کو اِس طرح سے وَلاپ کرتے دیکھ کر ''ترجٹا'' نے کہا۔ ''ہے جانکی تُم فضول وَلاپ کر کے دِل چھوٹا مت کرو۔ میرا یقین ہے کہ رام وَ لکشمن دونوُں زِندہ ہیں۔ صِرف بے ہوش ہو گئے ہیں۔ یہ دیکھو وانر فوج پھِر جنگ کے لئے لوٹ رہی ہے۔ سُگریو اور وِبھیشن اُنکے ہوش میں آنے کا اِنتظار کر رہے ہیں۔ میرا اندازہ غلط نہیں ہے۔ وہ اُٹھ کر پھِر جنگ کریں گے۔ اور راوَن کو ہلاک کر کے تُمھیں ضرُور لے جائیں گے۔ تُم حوصلہ رکھو۔'' اِس طرح سے سیتا کو سمجھا بجھا کر ''ترجٹا'' سیتا کے ساتھ وِمان کو پھِر اشوک واٹیکا میں لے آئی۔

ناگ پھانس میں بندھے رام وَ لکشمن کافی دیر تک زمین پر پڑے رہے۔ تبھی اچانک زور سے آندھی چلنے لگی۔ آکاش

میں گھنے بادل چھا گئے ۔ اِتنے میں ہی آسمان کے راستہ سے ''وِنتا'' کا بیٹا ''گرُوڑ'' اُڑتا ہوا آیا۔ اُس نے دونوں بھائیوں کے پاس بیٹھکر اُنکے بدن کو چھُوتے ہی تمام سانپ خوفزدہ ہوکر زمین میں چھُپ گئے۔ سانپوں کے بندھن سے آزاد ہونے پر رام و لکشمن نے اپنی آنکھیں کھول لیں۔ اُنکے پیلے پڑے چہرے پھر سے چمکنے لگے۔ ہوش میں آکر شری رام نے گرُوڑ کو شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔ '' ہے وِنتیش! تُمہاری مہربانی سے ہم دونوں بھائی اِس بندھن سے آزاد ہوئے ہیں۔ ہم تُمہارا احسان کیسے چُکا سکتے ہیں؟ شری رام کی یہ مودبانہ آواز سُنکر ''گرُوڑ'' نے جواب دیا۔ '' ہے راگھو! میں تُمہارا دوست ہوں،۔ جنگل میں گھومتے ہوئے میں نے سُنا تھا کہ میگھناد نے تُمہیں اِس ناگ پھانس میں باندھ لیا ہے۔ جسکو کوئی دیوتا،۔ راکھشس یکش، گندھرب وغیرہ نہیں کھول سکتا ہے۔ اِس لئے میں دوستی کے ناطے یہاں آ پہنچا۔ اور میں نے تُمہیں اِس ناگ پھانس سے آزاد کر دیا۔ آئیندہ زیادہ سے زیادہ ہوشیار رہ کر جنگ کرنا۔ کیونکہ یہ راکھشس بڑے دھوکے باز اور جادُو گر ہیں۔ یہ کہہ کر گرُوڑ نے اُن سے رُخصت لیا۔ شری رام و لکشمن کو پُوری طرح تندرست پاکر وانر فوج کی خوشی کا ٹھکانہ نہ رہا۔ وہ رگھوُ ریکی جے جے کار کر کے باجے نگارے۔ بھیری وغیر بجا کر راکھشسوں کو خوفزدہ کرنے لگے۔ ☆☆☆

# دھومراکش اور وجر ونشٹر کی ہلاکت

جب خوش وخُرم وانرُوں کا شور راوَن تک پہنچا۔تو حیرت اور خدشہ نے آ گھیرا۔اُس نے فوراً وزیروں سے کہا۔'' میگھناد نے رام و لکشمن کو ہلاک کیا تھا پھر وانر فوج میں یہ نیا جوش کہاں سے آیا۔جلد از جلد پتہ لگاؤ اور بتاؤ کہ اِسکی کیا وجہ ہے۔بھرت تو ایودھیا سے وسیع فوج لیکر نہیں آ گیا؟ آخر ایسی کونسی بات ہوگئی ہے جو وانر فوج رام کی موت کا دُکھ بھی بھُول کر گرج رہے ہیں۔

تبھی ایک جاسُوس نے آ کر خبر دی کہ رام اور لکشمن مَرے نہیں ہیں۔وہ ناگ پھانس سے آزاد ہو کر جنگ کی تیاری کر رہے ہیں۔یہ سُنتے ہی راوَن کا چہرہ پھیکا پڑ گیا۔اُس نے غُصہ ہو کر دَم خَم والے بہادُر دھومراکش کو حُکم دیا۔ہے بہادُرِ اعلیٰ دھومراکش! تُم نے اب تک بہت بار بے حد بہادُری دِکھائی ہے، تُم ہزاروں بہادُروں کو اکیلے مار سکتے ہو۔ایک وسیع فوج لیکر جاؤ۔اور رام و لکشمن سمیت دُشمن کی فوج کا خاتمہ کرو۔''

راوَن کا حُکم پاتے ہی ترشول۔گدا۔تومبر۔بھالے، ٹپّش، وغیرہ ہتھیاروں سے لیس ہو کر راکھشسوں کی ایک وسیع فوج لیکر دھُومراکش میدانِ جنگ میں جا پہنچا۔اِس عظیم وسیع فوج کو دیکھ کر وانر فوج سنگین گرجنا کرتے ہوئے اِس پر ٹوٹ پڑی۔دھُومراکش کنک پتروں والے تیز دھار تیروں سے وانروں کو زخمی کرنے لگا۔وہ بھی راکھشسوں کے حملے سے بچا کر بڑی بڑی چٹانیں آسمان میں اُڑا کر اُن پر پھینکنے لگے۔آسمان سے اِسطرح اُنہوں نے حملہ کر کے زمین پر کھڑے راکھشس جنگجوؤں کو دھڑا دھڑ مارنا شروع کر دیا۔حملے کے سامنے راکھشس فوج کو اپنی جان بچانی مُشکل ہوگئی۔پھر بھی راکھشس فوج کا ایک حِصہ اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے تیروں اور ترشولوں وغیرہ سے وانروں کا خون بہا رہا تھا۔چاروں طرف خون کی ندیاں بہنے لگیں۔جِدھر دیکھو اُدھر ہی راکھشسوں اور وانروں کے کٹے سر دِکھائی دیتے تھے۔کانوں کے پردوں کو پھاڑنے والا چنکار اور ہاہا کار سُنائی دے رہا تھا۔جنگی جنون والا دھومراکش مقتول بہادُروں کے جسموں کو روندتا

ہوا اپنے ''اگنی بانوں'' سے وانر سینا کو جلا کر راکھ کر رہا تھا۔ اُسکے حملے کی تاب نہ لا کر وانر فوج اِدھر اُدھر بھاگنے لگی۔ اپنی فوج کی یہ بُری حالت دیکھ کر ہنومان نے غُصے ہو کر ایک بہت بڑا پتھر اُکھاڑا اور نشانہ بنا کر دھُومراکش کی طرف پھینکا اُس پتھر کو اپنی طرف آتے دیکھ وہ رَتھ پر سے کُود پڑا۔ اِس دوران رَتھ ٹوٹ چُکا تھا۔ اور گھوڑے اور سارتھی مر چکے تھے۔ راکھشس سِپہ سالار کو اِس طرح بچ نکلنے سے ہنومان کا غُصہ اور بھی بھڑک اُٹھا۔ اُنہوں نے دانتوں اور ناخنوں سے اُنکے اور دھُومراکش کے بیچ میں آنے والی راکھشس فوج کا خاتمہ کر کے راستہ صاف کیا۔ جب اُس نے ہنومان کو خطرناک انداز میں اپنی طرف آتے دیکھا تو لوہے کے کانٹوں سے بھری ہوئی گدا اُسکے سر پر دے ماری۔ ہنومان نے وار بچا کر ایک بھاری پتھر اُٹھایا اور دھُومراکش کو دے مارا۔ جس سے اُسکے جسم کی تمام ہڈیاں ٹوٹ گیں۔ اور وہ زمین پر گر کر مر گیا۔ اُسکے مرتے ہی راکھشس فوجی بھی بھاگ چھوٹے۔

راوَن نے جب دھُومراکش کی موت کی خبر سُنی تو وہ غُصے سے پاگل ہو گیا۔ اُسکی آنکھوں سے چنگاریاں نکلنے لگیں۔ اُس نے ''وجدنشٹر'' کو بُلا کر ہدایت دے دی کہ وہ رام۔ لکشمن اور ہنُومان سمیت وانر فوج کو ہلاک کر کے اپنی بہادُری کا مُظاہرہ کرے۔ ''وجدنشٹر'' جتنا بہادُر تھا اُس سے کُچھ زیادہ جادوگر تھا۔ وہ اپنی ''بھیم کرما'' دَم خَم والی فوج لیکر جنوبی دروازہ سے چلا۔ میدان جنگ میں پہنچتے ہی اُس نے اپنے سامنے انگد کو پایا۔ جو اپنی فوج لیکر اُس سے جنگ کرنے کے لئے تیار کھڑا تھا۔ ''وجدنشٹر'' کو دیکھتے ہی وانر فوج چِلّا کر راکھشسوں پر ٹوٹ پڑی۔ دونُوں طرف سے خطرناک مار دھاڑ ہوئی۔ تمام میدانِ جنگ کٹی ہوئی کھوپڑیوں۔ مَرے ہوئے فوجیوں اور خون کی ندی نالوں میں تبدیل ہو گیا۔ خون کی ندیوں میں مُختلف اقسام کے ہتھیار۔ کٹے ہوئے ہاتھ اور سر۔ چھوٹے چھوٹے دیئے جیسے دِکھائی دینے لگے۔ انگد اور وانر سِپہ سالاروں کی بار بار کی جانے والی شیروں جیسی گرج نے راکھشس فوجیوں کا حوصلہ پَست کیا۔ جب اُنہوں نے اپنے چاروں طرف راکھشسوں کے کٹے ہوئے جسم کے ٹکڑے دیکھے تو وہ اپنی جان کی چاہ سے میدان جنگ سے کُوچ کرنے لگے۔

اپنی فوج کو مَرتے کٹتے اور بُزدِلوں کی طرح بھاگتے دیکھ کر ''وجدنشٹر'' دُگنے جوش اور غُصے سے جنگ کرنے لگا۔

اُس نے تیز دھار اور نوک والے تیروں کا اِستعمال کر کے وانروں کو مضروب کرنا شروع کر دیا۔ غصہ بھرے ''وجدنشڑ'' کے خطرناک حملہ سے دُکھی ہو کر وانر فوج بھی اِدھر اُدھر چھپنے لگی۔ اُنکی یہ حالات دیکھ کر انگد نے اُس راکھشس سپہ سالار کو للکارا ''وجدنشڑ'' ! تو نے بہت مار کاٹ کر لی۔ اب تیرا آخری وقت آیا۔ اب میں تُجھے دھُومراکش کے پاس بھیجتا ہوں۔'' یہ کہہ کر انگد اُس سے جا کر گُھتم گُھتا ہو گئے۔ دونوں جنگجو مَست ہاتھیوں کی طرح ایکدوسرے پر وار کرنے لگے۔ دونوں خون میں لہو لہان ہو گئے۔ پھر موقعہ پا کر انگد نے تل سے وجدنشڑ'' کا سر کاٹ ڈالا۔ اپنے سپہ سالار کے مرتے ہی راکھشس فوج میدان جنگ سے بھاگ گئی۔ ☆☆☆

# اکمپن اور پرہست کی ہلاکت

''وِجدنشرٹ'' کی موت کی خبر سُن کر راوَن نے سپہ سالار اکمپن کو اُسکے دَم خم اور بہادُری کی تعریف کرتے ہوئے رام اور لکشمن کے خلاف جنگ کرنے کے لئے بھیجا۔ راوَن کی ہدایت پا کر عظیم بہادُر اکمپن سونے کے رَتھ پر بیٹھ کر لاتعداد چُنے ہوئے بہادُر فوجیوں کے ساتھ شہر سے باہر نِکلا۔ اُسے اپنے اوپر غیر معمولی بھروسہ تھا۔ وہ سمجھتا تھا کہ اُسکے سامنے آدمی اور وانر کیا دیوتا بھی نہیں ٹھہر سکتے۔ میدان جنگ میں پہنچ کر اُس نے ہر سُو ڈراونی شیر جیسی گرج کی۔ اُسکی گرج سے بے تاب وانر بہادُر فوج راکھشس فوجیوں پر ٹُوٹ پڑی۔ ایک بار پھر صوُرتِ سابقہ کی طرح مار کاٹ مچ گئی۔ ان سب کے للکارنے اور گرجنے کے شور کے سامنے سمندر کا گرجنا بھی پھیکا دِکھائی دینے لگا۔ اکمپن نے ایک تیر چھوڑ کر تمام ماحول پر اندھیرا چھایا۔ ہاتھ کو ہاتھ دِکھائی دینا بند ہو گیا۔ جنگجو اپنے اور مخالف دَل کے فوجیوں میں فرق نہ کر سکے۔ وانر وانروں اور راکھشس راکھشسوں کو مارنے لگے۔ زخمی ہونے پر اُنکے مُنہ سے نِکلنے والی آواز سے ہی حملہ آور کو معلوم پڑتا تھا کہ اُس نے اپنے ہی دَل کے سپاہی پر وار کیا ہے۔ تب سُگریو نے ایک تیر چھوڑ کر اُس اندھیرے کو دُور کیا۔ اپنے ساتھیوں کو اپنے ہی ہاتھوں سے مُرا دیکھ کر وانروں نے غُصہ ہو کر درختوں، پتھروں، دانتوں اور ناخُنوں سے مُخالف دَل میں خوفناک مار کاٹ مچا دی۔ جس سے اُسکے پاؤں اُکھڑنے لگے۔ اپنی فوج کو بھاگنے کے لئے تیار دیکھ کر اکمپن نے بادلوں کی جیسی گرج کر کے اگنی بانوں سے وانر فوج پر آگ برسائی۔

وانر فوج کو اِس طرح سے آگ میں جلتے ہوئے دیکھ کر عظیم دَم خم والے پوَن پُتر ہنوُمان جی نے آگے بڑھ کر اکمپن کو للکارا جب دوسرے وانروں نے ہنومان جی کا خوفناک رُودر رُوپ دیکھا تو وہ بھی حکم پا کر اُن کے ساتھ پھر پھُرتی سے جنگ کرنے لگے۔ اُدھر ہنوُمان کو دیکھ کر ''اکمپن'' بھی گرجا۔ اُس نے اپنے ترکش سے تیز دھار تیر نکال کر ہنومان کو اپنا نِشانہ بنایا۔ اُنہوں نے وار بچا کر ایک بہت بڑا پتھر ''اکمپن'' کی طرف پھینکا۔ جب تک وہ پتھر اکمپن تک پہنچا تب تک اُس نے ''اردھ چندرا'' کا تیر چھوڑ کر اُس پتھر کے ٹکڑے کئے۔ اِس طرح سے پتھر کے غیر موثر ہونے پر ہنوُمان نے ''کرن کار'' کا درخت اُکھاڑ کر اکمپن کی طرف پھینکا۔ اکمپن نے ایک تیر مار کر اُس درخت کو بھی تباہ کر دیا۔ اور ایک ساتھ چودہ تیر

چھوڑ کر ہنومان کے بدن کو لہو لہان کر دیا۔ اِس سے ہنومان کے غصہ کی کوئی حد نہ رہی۔ اُنہوں نے ایک بہت بڑا درخت اُکھاڑ کر اکمپن کے سر پر دے مارا۔ اِس سے اُسکی جان نِکلی اور وہ زمین پر گر پڑا۔ اکمپن کے مَرتے ہی سارے راکھشس سر پر پیر رکھ کر بھاگ گئے۔ وانروں نے اُن بھاگتے ہوئے دُشمنوں کو درختوں اور پتھروں سے وہیں کُچل دیا۔ جو باقی بچے اُنہوں نے راوَن کو جا کر اکمپن کی بُری موت کی خبر دی۔ اکمپن کے دَم خَم اور بہادُری پر راوَن کو حد سے زیادہ اعتماد تھا۔ اُسکی وفات سے اُسے بھاری صدمہ پہنچا۔ وہ غم کے سمندر میں ڈُوب گیا۔ رات کو وہ اَمن سے سو بھی نہ سکا۔ دُوسرے دِن اُس نے وزیروں کو بُلا کر کہا۔ ''وانروں کی فوج ہمارے اَندازہ سے بھی زیادہ طاقت ور اور دَم خَم والی ثابت ہوئی ہے۔ پِچھلے چار دِنوں میں ہماری بہت سی فوج ماری جا چُکی ہے۔ فوجیوں کا حوصلہ ٹوٹنے لگا ہے۔ شہریوں کو دُشمن کے گیرے کی وجہ سے باہر سے مِلنے والا خوراک کا سامان حاصل نہیں ہو رہا ہے۔ وہ بے حد دُکھی ہو رہے ہیں۔ چار دِن کی جنگ کو دیکھ کر میں اِس نتیجہ پر پہنچا ہوں۔ کہ دُشمن پر فتح سیدھے سادھے راکھشسوں کے لئے ممکن نہیں ہے۔ اِسلئے ہے بہادُر پرہست! مُجھے ایسا لگتا ہے کہ دُشمن کو شِکست دینے کے لئے کُنبھ کرن کو۔ میگھناد کو تُمہیں یا مُجھے ہی آگے آنا پڑے گا۔ مُجھے لگتا ہے کہ آجکے جنگ کا اہتمام تُم کرو۔ تُم جنگ کے عمل میں ماہر ہو۔ یہ وانر چنچل اور بہادُر تو ہیں لیکن نا قابل شکست نہیں ہیں۔ تُم جنگ کی سیاست سے اُنکو فتح کر سکتے ہو۔ اِس لئے ہے بہادُر! تُم جلد جا کر رام و لکشمن سمیت دُشمنوں کا سنہگار کر کے مُجھے بے فِکر کر دو۔''

بدرجہ خود اعتمادی سے پرہست نے میان سے تلوار نِکال کر کہا۔ ''آج میں اپنے بے حد دَم خَم سے دُشمن کی فوج کا صفایا کر کے آپکو بے فِکر کر دُوں گا۔ آج میری کرپان کی دلیری سے میں رنچنڈی (دیوی) کو خوش کر کے چیلوں۔ کوّوں۔ گیدڑوں وغیرہ کو دُشمن کا گوشت کِھلا کر آسودہ کرونگا۔'' یہ کہہ کر وہ جنگجو راکھشسوں کی فوج کو لیکر میدان جنگ کی طرف چل پڑا۔ اِس عظیم جُثّہ والے سپہ سالار کو معہ فوج آتے دیکھ کر رام چندر جی نے وِبھیشن سے پوچھا۔ ''ہے لنکا پتی! یہ وسیع بدن والا سپہ سالار کون ہے؟ کیا بہت ہی بہادُر ہے''؟ تب وِبھیشن نے جواب دیا۔ ''ہے رگھوکُل تِلک! یہ راوَن کا منتری (وزیر) اور بہادُر سپہ سالار ''پرہست'' ہے۔ لنکا کی فوج کا تیسرا حِصہ اِسکے ماتحت ہے۔ یہ بڑا بہادُر محنتی اور جنگی مہارت میں کامِل ہے۔'' یہ سُن کر سری رام چندر جی نے سُگریو سے کہا۔ ''ہے وانرادھی پتی! ایسا ظاہر ہوتا ہے کہ راوَن کو اِس پر بہت بھروسہ ہے۔ تُم اِسے مار کر راوَن کا بھروسہ ختم کر دو۔ اِسکے مَرنے پر راوَن کا حوصلہ پست ہوگا۔'' رام چندر جی کا حُکم پاتے

ہی سُگریو نے عظیم وانر سِپہ سالاروں کو مُناسب ہدایات دیئے۔ جو بڑے زور وشور سے راکھشسوں پر ٹوٹ پڑے۔ راکھشس بھی ترشول، تومبر، گدا۔ تیر کمان وغیرہ سے وانر فوج پر حَملہ کرنے لگے۔ پرہست نے خود اور اُسکے فوجی سربراہوں نے اپنی اعلیٰ جنگی مہارت سے خطرناک منظر کھڑا کر دیا۔ اور ہزاروں وانروں کا صفایا کرکے میدان جنگ کو لاشوں کا میدان بنا دِیا۔ یہ دیکھ کر بہت سے سِپہ سالار وانر اپنی پوری طاقت سے راکھشسوں سے نمٹنے لگے۔ اُنہوں نے بھی خطرناک انتقام لے کر ہزاروں راکھشسوں کو ہمیشہ کے لئے شُمشان بھُومی میں سُلا دیا۔ ایک طرف سے راکھشسوں کی تلوار سے کٹ کٹ کر سینکڑوں وانر زمین بوس ہو رہے تھے تو دوسری طرف وانروں کے گھونسوں اور تھپڑوں کی مار سے ہزاروں راکھشس خون کی اُلٹیاں کر رہے تھے۔ کبھی بہادُری کی گرجنا سے زمین کانپ اُٹھتی اور کبھی آہ و بکاہ سے آسمان تھرا اُٹھتا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ خون کی ندی میں باڑھ آ گئی ہے۔ اور اُس نے سُمندر کی شکل اختیار کر لی ہے۔ جب بہادُر وانر ''دِھود'' نے مہاویر ''نراتک'' کے ہاتھوں اپنے سِپاہوں کی بُری حالت ہوتی دیکھی۔ تو ایک بہت بڑے پتھر کا وار کرکے اُسکا خاتمہ کر دیا۔ دِھود کی اِس بہادُری سے حوصلہ افزا ہو کر دُرمُکھ نے پرہست کے خاص سِپہ سالار سمونت کو مار گرایا۔ اُدھر جامونت نے ایک بھاری پتھر سے حملہ کرکے ''مہاناد'' کا خاتمہ کر دیا۔ پھر وانر نایک ''تارا'' نے ''کمبھانو'' کا ناخنوں سے پیٹ چیر کر اُسے جہنم رسید کیا۔ کُچھ ہی لمحوں میں اِن چار فوجی سربراہوں کو مَرتے دیکھ کر پرَہست نے غُصہ ہو کر چاروں طرف تیر چھوڑنے شروع کیئے۔ اِس اچانک حملہ سے زیادہ غُصہ ہو کر وانر فوج اپنی جان کی پروا کیئے بغیر دُشمن پر ٹوٹ پڑی۔ اُدھر سِپہ سالار نیل پہاڑ کا ٹیلہ اُٹھا کر پرہست کو مارنے کے لئے دوڑا۔ راستہ میں ہی پرہست نے اُس ٹیلہ کو اپنے تیروں سے دھجیاں اُڑا دیں۔ اِس پر نیل نے ایک دوسرا ٹیلہ اُٹھا کر اُسکے رتھ پر دے مارا۔ جس سے اُسکا رتھ ٹوٹ گیا اور گھوڑے مر گئے۔ رَتھ ٹوٹتے ہی پرہست ہاتھ میں مُوسَل لیکر نیل کو مارنے کے لئے دوڑا۔ نیل بھی کم نہ تھا۔ دونوں آپس میں گُتھم گُتھا ہو گئے موقعہ پا کر پرہست نے موسل نیل کے سَر پر دے مارا۔ جس سے اُسکا سر پھٹ گیا۔ اور خون بہنے لگا۔ اِس سے نیل کو اور بھی غُصہ آیا۔ اُس نے پھُرتی سے ایک پتھر اُٹھا کر پرہست کے سِر پر پُورے زور سے دے مارا۔ جس سے اُسکا سر چور چور ہو گیا۔ اور وہ مر گیا۔

پرہست کے مرتے ہی اُسکی فوج میدان جنگ چھوڑ کر بھاگ گئی۔ ☆☆☆

# کُنبھ کرَن کی ہلاکت

''پرہست کی موت کی خبر سے راوَن بہت دُکھی ہوا۔ اُسکے دِل میں خوف پیدا ہونے لگا۔ وہ وزیروں سے بولا۔''جس پرہست کو میں اپنا دائیاں بازو سمجھتا تھا۔ وہ بھی جنگ میں مارا جائے گا ایسا میں نے سوچا بھی نہیں تھا۔ اُسکے بھروسے پر میں تینوں لوکوں پر فتح حاصل کرنے کے خواب دیکھا کرتا تھا۔ اب میں سمجھتا ہوں کہ مُجھے بہادرِ اعظم کُنبھ کرَن کو جگا کر میدان جنگ میں بھیجنا ہوگا۔ صِرف وہی ایسا دَم خَم والا ہے۔ جو دیکھتے دیکھتے دُشمن کی تمام فوج کا سنگھار کر سکتا ہے۔'' راوَن کی ہدایت پر اُسکے وزیر برہما جی کے شاپ سے سوئے ہوئے کُنبھ کرَن کے پاس جا کر اُسے جگانے لگے۔ جب وہ چیخنے چلانے اور جھنجھوڑنے سے بھی نہ اُٹھا۔ تو لاٹھیوں اور موسُلوں سے مار مار کر اُسے اُٹھانے لگے۔ ساتھ ہی ڈھول۔ نگارے اور تُرہسیوں کو بجا کر بھاری شور کرنے لگے۔ لیکن اُسکی نیند نہ کھُلی۔ آخر کار توپوں کو داغ کر اُسکی ناک میں ڈوری ڈال کر بڑی مُشکل سے اُسے جگایا گیا۔ جب اُسکی نیند کھُلی تو گوشت اور شراب کا غیر معمُولی ناشتہ کر کے وہ بولا۔'' تُم لوگوں نے مُجھے کچی نیند سے کیوں جگا دیا۔ سب خیریت تو ہے؟ کُنبھ کرَن کا سوال سُنکر وزیر ''یوپاکش'' نے ہاتھ جوڑ کر گذارش کی''ہے راکھشس شیرومنی! لنکا پر وانروں نے حملہ کر دیا ہے۔ اب تک ہمارے بہت سے دَم خَم والے بہادُروں اور بے شُمار راکھشس سِپاہوں کا سنگھار ہو چُکا ہے۔ مارے جانے والوں میں کھر۔ دوشن۔ پرہست وغیرہ سِپہ سالار شامِل ہیں۔ لنکا بھی جَلا دی گئی ہے۔ یہ سب وانر ایودھیا کے راجکُمار رام کی طرف سے لڑائی کر رہے ہیں۔ اِس خوفناک صُورت حال کی وجہ سے ہی مہاراج نے آپکو جگانے کا حُکم دیا ہے۔ اب آپ جا کر اُنکا حوصلہ بندھائیں۔'' یہ خبر سُن کر کُنبھ کرن روزانہ لوازمات پُورے کر کے راج سبھا میں راوَن کے پاس پہنچا۔ اور اُسکے پیر چھُو کر بولا۔''مہاراج آپ نے مُجھے کِس لئے یاد کیا ہے۔'' کُنبھ کرن کو دیکھ کر راوَن خوش ہوا۔ اور بولا۔ بھائی! تُم بہت دِنوں سے سو رہے تھے۔ اِس لئے تُمہیں یہاں کے بارے میں کوئی جانکاری نہیں ہے۔ ایودھیا کے راجکُمار رام اور لکشمن وانروں کی فوج لیکر لنکا کا خاتمہ کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ اُنہوں نے سمندر پر پُل باندھ کر اُسے پار کر لیا ہے۔ اِس وقت لنکا کے چاروں طرف وانر ہی وانر دِکھائی دیتے ہیں۔ پرہست، کھر، دُوشن، وغیرہ لاتعداد بہادُر راکھشس فوج کے سمیت مارے جا چُکے ہیں۔ لنکا میں خوف و ہراس سے بچاؤ۔

بچاؤ کہرام مچا ہوا ہے۔ اِس ڈوبتی ہوئی کشتی کو پار لگانے کے لئے میں نے تمہیں جگایا ہے۔ تم پر مجھے پورا بھروسہ ہے۔ تم نے ''دیوتا'' اور ''راکھشس'' سنگرام میں دیوتاؤں کو بھگا کر جو بے مثال بہادری دِکھائی تھی۔ وہ مجھے آج بھی یاد ہے۔ اس لئے تم وانر فوج سمیت دونوں بھائیوں کا سنہگار کر کے لنکا کو بچاؤ'' اِسکے علاوہ راوَن نے شورپنکھا کی بُری حالت۔ سیتا کا اغوا اور وِبھیشن مُلک بدر (جلاوطن) کرنے وغیرہ کی باتیں بھی اُسے تفصیل سے بتائیں۔

یہ سُن کر کُنبھ کرن نے پہلے تو راوَن کو سیاست پر مبنی باتیں بتائیں پھر وہ بولا۔ ''بھیا! اگر بھابی مندودری اور بھیا وِبھیشن کے مشورہ اور ہدایت کے مُطابق کام کرتے تو آج لنکا کی یہ خستہ حالت نہ ہوجاتی۔ آپ نے بے وقوف وزیروں کے کہنے میں آکر خود آفت کو دعوت دی ہے۔ لیکن اب جو ہو گیا سو ہو گیا۔ اُس پر پچھتانے سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔ اب آپکے ناجائز کام کے نتیجہ میں پیدا ہوئے ڈر کو میں دُور کروں گا۔ میں اُن دونوں بھائیوں کو ہلاک کردوں گا۔ اور دُکھی راکھشسوں کے آنسوؤں پونچھ لونگا۔ آپ غم نہ کریں۔ میں جلد ہی رام و لکشمن کے سر آپکے قدموں میں رکھوں گا۔''

اِس طرح سے صدمے میں کافور راوَن کا حوصلہ بندھا کر بجلی کی طرح چمکنے والا خطرناک ترشول اُٹھا کر سونے کا کوَچ پہن کر لاکھوں چُنے ہوئے سپاہوں کو لے کر وہ میدان جنگ میں پہنچا۔ جہاں پہنچتے ہی اُس نے زمین کو تھرتھرانے والی خطرناک گرجنا کی۔ جس سے بہت سارے وانر بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ اِس عظیم جُثّہ کے بدن والے بہادر کو دیکھ کر سیدھے سادے وانروں کی تو بات ہی کیا۔ نل، نیل، گواکش اور کُمد جیسے دم خم والے جنگجو بھی خوف زدہ ہو کر میدان جنگ سے ہٹنے لگے۔ بے شمار وانر فوجیوں نے بھی اپنے اِن فوجی سرداروں کی تقلید کی۔ اپنی فوج کو اس طرح سے جان کے ڈر سے بھاگتے دیکھ کر یوراج انگد نے للکار کر کہا۔ ''ہے وانرو! کیا اِس طرح سے دُشمن کو پیٹھ دِکھا کر بھاگنا تُمہیں شایان شان لگتا ہے۔ تُم جیسے وانروں کو بھی جان کے لالے پڑ گئے۔ لعنت ہے تم پر۔ اور تُمہاری بہادری پر۔ جس کُنبھ کرن کو دیکھ کر تُم بھاگ رہے ہو۔ کیا وہ کوئی غیر معمولی جنگجو ہے؟ گوشت اور شراب کھا پی کے اُسکا جسم پھول گیا ہے۔ وہ تو بڑی آسانی سے مارا جائے گا کیا شری رام چندر جی کے جلال کے روبرو یہ ٹھہر سکتا ہے؟ آؤ جنگ کرو۔ بھاگ کر دُنیا میں بدنامی کا باعث نہ بنو۔

انگد کے حوصلہ افزا الفاظ سُنکر وانر فوج پھر میدان جنگ میں لوٹ آئی۔ وہ جان کا لالچ چھوڑ کر کُنبھ کرن اور اُسکی فوج

پر حملہ کرنے لگے۔ کُنبھ کرن بھی اپنی عظیم گدا سے وانر فوج کو مار مار کر ڈھیر کرنے لگا۔ پھر باقی وانر درختوں اور بڑے بڑے پتھروں سے راکھشس فوج کو مارنے میں جُٹے رہے۔ کُنبھ کرن اُس وقت خطرناک یم راج کی طرح وانروں کو گاجر مُولی کی طرح کاٹ کر ڈھیر لگاتا جا رہا تھا۔ اُسکے چاروں طرف مُردہ وانروں کے جسم ہی جسم دِکھائی دے رہے تھے۔ غُصے میں آکر ''دھوِد'' نے ایک پہاڑ کے ٹیلے کو اُٹھا کر اوپر سے جیسے آسمان سے کُنبھ کرن کے سر پر دے مارا۔ کُنبھ کرن تو وہ وار بچا گیا۔ لیکن بہت سے راکھشس اُسکے نیچے دب کر مَر گئے۔ راکھشسوں کی اِتنی بھاری مار ایک نیا حوصلہ اور چیلنج مان کر وانروں نے دُوگنی طاقت سے راکھشس فوج کا سنگھار شروع کر دیا۔ جس سے تمام میدان جنگ خون کے دریا میں بدل گیا۔ اب کُنبھ کرن پر ہنومان جی جیسے آسمان سے پتھروں کی بارش کرنے لگے۔ لیکن اُس پر اِسکا کوئی اثر نہیں پڑا۔ وہ اپنے ترشول سے پتھروں کے ٹکڑے کر کے اِدھر اُدھر پھینکتا رہا۔ اِس طرح سے اپنے وار خالی جاتے دیکھ کر ہنومان نے نکیلا درخت اُٹھا کر کُنبھ کرن پر وار کیا۔ اور اُسکا بدن لُہو لہان کر دیا۔ اُس نے جب اپنے بدن پر خون دیکھا تو اُس نے ''وجر'' کے ہو بہو ایک ترشول پون کُمار پر مار کر اُسکی چھاتی چیر دی۔ اُسکی تکلیف سے وہ پریشان ہو گئے۔ اُنکے مُنہ سے خون بہنے لگا۔ ہنومان کی یہ حالت دیکھ کر راکھشس فوج نے جے ناد کیا۔ اور وہ تیز رفتاری سے مار کٹائی کرنے لگے۔ ہنُومان جی کو مضروب ہوتے دیکھ کر نیل، گندھ، ماوں، رشبھ اور گواکش پانچوں بہادُر فوجی سردار ایک ساتھ کُنبھ کرن پر ٹوٹ پڑے۔ اِس اجتماعی حملہ کا بھی اُس پر کوئی خاص اثر نہیں پڑا۔ اُس نے پانچوں کو پکڑ کر اِس طرح مسل ڈالا کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔

اپنے فوجی سرداروں کو اِس طرح سے بے ہوش ہوتے دیکھ کر وانر فوج ایک ساتھ کُنبھ کرن سے چِپٹ گئے۔ وہ اِس سے بھی پریشان نہیں ہوا۔ اور مُکے مار مار کر اُنکا صفایا کرنے لگا۔ سینکڑوں کو اُس نے پونچھ پکڑ پکڑ کر پھینک دیا۔ اور بہت سے وانروں کو پیروں تلے روند ڈالا۔ جب اُسکے سامنے ہنومان جی۔ انگد۔ نیل۔ دِھودر۔ سُگریو جیسے بہادُر بھی نہ ٹھہر سکے اور وانروں کا غیر معمولی صفایا ہونے لگا تو فوج میں بھگدڑ مچ گئی۔ اُنہوں نے شری رام چندر جی کے پاس جا کر اپنی مدد کے لئے فریاد کی۔ ''دَشرتھ نندن! کُنبھ کرن نے ہماری فوج کو تہس نہس کر دیا ہے۔ ہمارے بڑے بڑے سپہ سالار مضروب ہو گئے ہیں۔ وہ موت کے فرشتے کی طرح ہماری فوج کا بیدردی سے خاتمہ کر رہا ہے۔ پھر بھی وہ ٹس سے مَس نہیں ہو رہا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ وہ ہماری تمام فوج کو نیست و نابود کر کے ہی دَم لے گا۔ اِس لئے ہم آپکی خِدمت میں آئے ہیں۔ اب آپ

ہی کُچھ کیجئے۔ بصُورتِ دیگر آج ہماری فوج کا نام و نشان بھی نہیں بچے گا۔"

اپنی فوج کی ناگُفتہ بہہ کہانی سُن کر لکشمن کا چہرہ غُصے سے لال ہو گیا۔ وہ شری رام کی اِجازت لے کر کُنبھ کرن سے جنگ کرنے کے لئے چلے۔ اُنکے پیچھے وانر فوج کے سپہ سالار بھی جے گھوش کرتے ہوئے چلے۔ سامنے لکشمن کو دیکھ کر کُنبھ کرن نے خوشی کا نعرہ بُلند کر کے کہا۔ "لکشمن تُم مُجھ سے لڑائی کرنے آئے ہو۔ تُمہاری ہمت سے میں خوش ہوں۔ لیکن ابھی تُم بچے ہو۔ تُم لوٹ جاؤ۔ میں تُمہیں مارنا نہیں چاہتا۔ تُم رام کو بھیجو میں اُسکو موت کے گھاٹ اُتاروں گا۔

اِس طرح لکشمن کو بے عزت کر کے کُنبھ کرن اُس طرف دوڑا جہاں شری رام کھڑے تھے۔ کُنبھ کرن کو اپنی طرف آتے دیکھ کر وہ اُس پر خطرناک ہتھیاروں سے حملہ کرنے لگے۔ جب اِن ہتھیاروں سے اُس پر کوئی اثر نہ پڑا تو اُنہوں نے مونپکھ والے تیز دھار تیر داغ کر کُنبھ کرن کی چھاتی پھاڑ دی۔ اُسکی تکلیف سے وہ پریشان ہو گیا۔ اُسکے ہاتھوں سے گدا اور دوسرے ہتھیار چھوٹ کر زمین پر گر پڑے۔

جب شری رام چندر جی کے آگے اُسکی کُچھ نہ چلی تو وہ کھسیانا ہو کر مکّوں۔ لاتوں اور تھپڑوں سے وانروں کو مارنے لگا۔ اِس پر شری رام چندر جی نے اُسے پھر للکارا۔ اور تیز دھار تیروں سے اُسکے جسم کو چھلنی کر دیا۔ تب غُصے میں آ کر کُنبھ کرن نے زمین سے ایک بھاری پتھر اُٹھا کر شری رام چندر جی پر پھینکا۔ جسکو اُنہوں نے سات تیر مار کر چُور چُور کر دیا۔ پھر تیز نوک دھار والے تین تیر مار کر اُسکا کوّچ توڑ ڈالا۔ کوّچ کے ٹوٹتے ہی وانروں نے پھر اُس پر دھاوا بول دیا۔ اُن سے مضروب ہو کر وہ غُصے میں اِتنا پاگل ہو گیا کہ اُسکو اپنے اور پرائے کی کوئی تمیز نہ رہی۔ اُس نے وانروں اور راکھشسوں سب کو مارنا شروع کر دیا۔ کُنبھ کرن کی یہ حالت دیکھ کر شری رام نے پھر اُسے للکار کر کہا۔ "ارے راکھشس! اُن سپاہوں سے کیا اُلجھ رہا ہے۔ اِدھر آ کر مجھ سے لڑائی کر۔" شری رام کی للکار سُن کر کُنبھ کرن سامنے آ کر بولا۔ "ہے رام! بہت عرصہ سے میں تُمہیں ہلاک کرنا چاہتا تھا۔ آج خوش قسمتی سے تُم میرے سامنے آئے ہو۔ میں کھر۔ دُوشن۔ ونرادھ یا کبندھ نہیں ہوں۔ مُجھے اپنی طاقت دکھاؤ۔"

کُنبھ کرن کی للکار پر شری رام چندر جی نے بہت سارے اگنی بان ایکساتھ چھوڑ دیئے۔ لیکن اُنہیں کُنبھ کرن نے راستے میں ہی ضایع کر دیا۔ اِس پر رام چندر جی نے وایو بان چھوڑ کر اُسکا ایک بازُو کاٹ ڈالا۔ بازُو کٹنے پر غُصے اور درد سے

کراہتے ہوئے بھی وہ وانروں کا سنگھار کرنے لگا۔ اِس سنگین مارکاٹ سے خوف ذدہ ہو کر وانر تراہ تراہ کرتے ہوئے شری رام چندر جی کے پیچھے جا کھڑے ہو گئے۔ تب شری رام چندر جی نے ''اِندر'' نام کا تیر مار کر اُسکا دوسرا بازوں بھی کاٹ ڈالا۔ پھر اُنہوں نے'' اردھ چندا کار'' نام کے تیروں سے اُسکے دونوں پیر کاٹ ڈالے۔ اُس سے وہ خطرناک آہ وزاری کرتا ہوا زمین پر گر پڑا۔ تب اُنہوں نے اِندر سے حاصل کیے ہوئے سورج کی کرن کی طرح منوّر ''برہم دنڈ'' نام کا تیر مارا۔ جس نے کُنڈیوں سے آراستہ کُنبھ کرن کے سر کو کاٹ کر آسمان میں اُڑایا اور پھر اُسے زمین پر گرا دیا۔ کُنبھ کرن کے مرتے ہی وانر فوج میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ اُنکے ''جے نعرہ'' نے تمام لنکا پوری کو تھرا دیا۔ کُنبھ کرن کے مرنے کے بعد راکھشسوں نے راون کو دُکھ بھری خبر سُنا دی۔ کُنبھ کرن کی موت کی خبر سُن کر راون بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑا۔ نرانتک۔ دیوانتک۔ تر شرا وغیرہ راکھشس بھی اپنے چاچا کی موت کی خبر سُن کر رونے لگے۔ جب راون کو ہوش آیا۔ تو وہ وِلاپ کر کے رونے لگا۔ ''ہائے۔ آج میں بھائی کو کھو کر بالکل بے یار و مددگار ہو گیا ہوں۔ جس کُنبھ کرن کے نام سے دیوتا اور شیطان تک تھراتے تھے۔ وہ پہلوان آج آدمی اور وانروں سے مارا گیا۔ تُمہارے بنا یہ راج میرے لئے کس کام کا۔ تُم نے ٹھیک ہی کہا تھا۔ کہ میں نے وبھیشن کی بات نہ مان کر بھول کی۔ ہا کُنبھ کرن! تُم مُجھے اکیلا کیوں چھوڑ گئے۔ بنا بھائی کے یہ زندگی بھی کوئی زندگی ہے؟ میں تُمہارے بغیر اب کس کے سہارے جیوں گا۔

اِس طرح سے غم و غصہ و آہ وزاری کرتے ہوئے راون پھر بے ہوش ہو گیا۔ جب اُسکو پھر ہوش آیا۔ تو تر شرا نے اُسکی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا۔ ''پِتا جی! چاچا جی کے مرنے کا آپ اِتنا سوگ کیوں منا رہے ہو۔ اُنہوں نے تو شترو کے چھکے چھڑانے کے بعد ہی شہادت حاصل کی۔ ابھی آپکو نا اُمید ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ آپکے پاس تو برہما جی کی دی ہوئی طاقت ہے۔ اُسی سے رام کو فوج سمیت ختم کر دیجئے۔ ہم اب بھی آپکے ساتھ چلیں گے۔ آپ ابھی غم و فکر میں ڈوبے ہیں۔ آپ آرام کیجئے اور ہمیں میدان جنگ میں جانے کی اِجازت دیجئے۔'' ''تر شرا'' کے اِن الفاظ کو سُن کر راون کو کچھ حوصلہ پیدا ہوا۔ اور اُس نے اپنے بیٹوں کو جنگ میں جانے کی اِجازت دے دی۔ ☆☆☆

# راون کے چار بیٹوں

## "ترِشرا" "آتی کائے" وغیرہ کی ہلاکت!

لنکا پتی راون کی اِجازت سے اُسکے چار بیٹے ترِشرا۔آتی کائے۔دیوانتک اور نرانتک اور دو بھائی مہودر و مہا پاشرو اپنی خطرناک راکھشس فوج کے ساتھ وانر سینا کے خلاف جنگ کرنے کے لئے چلے۔اُنکے پیچھے ہاتھیوں، گھوڑسواروں۔ رتھوں اور پیدل فوج کافی تعداد میں تھی۔جب یہ چھ فوجی رہنما میدانِ جنگ میں پہنچے تو اُنہوں نے دیکھا۔وانروں کی لا تعداد فوج۔پتھروں۔چٹانوں اور بڑے بڑے درختوں کو لئے لڑنے کو تیار کھڑی ہے۔راکھشس فوج کو دیکھتے ہی اُنہوں نے خطرناک گرجنا کی اور دُشمن پر ٹوٹ پڑے۔اُدھر وانروں کے پتھروں اور درختوں سے کئے جانے والے حملہ کے جواب میں راکھشس تیروں۔لوہ، مُدگروں اور دیگر ہتھیاروں سے بھی وار کرنے لگے۔

اِس خوفناک لڑائی کے نتیجے میں تھوڑی ہی دیر میں تمام میدانِ جنگ میں خون کی ندیاں بہنے لگی۔راکھشس فوج کے سرداروں نے اِتنی بے رَحم مار کُٹائی مچائی۔کہ چاروں طرف وانروں کے مُردہ جِسم دِکھائی دینے لگے۔راکھشس فوجیوں کی بھی یہی حالت تھی۔اُنکے مضرُوب جِسم وانروں کے جِسموں کے ساتھ مِلکر ایک عجیب و غریب نظارہ پیدا کرتے تھے۔ جنکے ہتھیار ختم ہو جاتے تھے۔یا بیکار ہو جاتے تھے۔آپس میں گُتھم گُتھا ہو کر لاتوں اور گھونسوں کا اِستعمال کرنے لگتے تھے۔ راکھشس وانروں کی پُونچھ پکڑ کر اُن ہی سے دوسرے وانروں کو مارتے تھے۔تو وانر راکھشسوں کی ٹانگیں پکڑ کر اُنہیں گُھماتے ہوئے دوسرے راکھشسوں پر وار کرتے تھے۔اُس وقت دونوں اطراف کے بہادُر نِڈر ہو کر دُشمن کا خاتمہ کرنے میں مصرُوف تھے۔جب وانر فوجی سرداروں نے راکھشسوں کو بھاری تعداد میں مار ڈالا تو راون کے بیٹے نرانتک نے غُصہ ہو کر اپنے ہاتھ کی صفائی اور جنگی ہُنر کا مُظاہرہ کرتے ہوئے تھوڑی ہی دیر میں ہزاروں وانروں کو مار گرایا۔اِس سے وانر فوج میں ہاہا کار مچ گئی۔یہ ہاہا کار سُن کر انگد نے غُصہ ہو کر نرانِتک کو للکارا جب انگد کی للکار سُن کر نرانتک نے گرجتے ہوئے اُس کے سینے پر تیر داغ کر وار کیا۔تو انگد نے پھُرتی سے وار کے جواب میں نرانِتک کے رَتھ پر ایسی لات لگائی کہ اُسکا رَتھ زمین پر لڑھک گیا۔اور اُسکے چاروں گھوڑے گر کر مَر گئے۔"نرانِتک" رتھ سے کُود پڑا۔اور انگد کے سر پر گھونسے

برسانے لگا۔ تب انگد نے بھی بڑے زور سے اُسکی چھاتی پر گھونسہ مارا، جس سے اُسکی آنکھوں کی پتلیاں بیکار ہوگئیں۔ وہ خون کی اُلٹیاں کرتا ہوا زمین پر ایسا گرا کہ وہ کبھی زندہ نہ اُٹھ سکا۔ ''نرانتک'' کے مرتے ہی وانر فوج نے خوشی مُنائی۔

''نرانتک'' کے مرتے ہی ہاتھی پر سوار راون کا بھائی ''مہودر'' انگد کی طرف بڑھا۔ بھائی کے مارنے کا انتقام لینے کے لئے ''دیوانتک'' اور ''ترشرا'' بھی اپنے اپنے رتھ دوڑاتے ہوئے انگد پر تیر مارنے لگے۔ تینوں کے حملوں کا مُقابلہ کرتے ہوئے انگد نے سب سے پہلے مہودر کے ہاتھی کو ایک ایسی لات ماری کہ وہ زبردست گرجنا کرتا ہوا میدان سے بھاگ نِکلا۔ انگد نے بھاگتے ہوئے ہاتھی کے دانت اُکھاڑ کر اُن سے ہی دُشمن کا سنگھار کرنا شروع کردیا۔

جب ہنومان نے انگد کو تین سِپہ سالاروں سے گھِرا دیکھا۔ تو اُنہوں نے لپک کر دیوانتک کی چھاتی پر اِتنے زور سے مُکہ مارا کہ وہ وہیں تڑپ کر ٹھنڈا ہوگیا۔ اپنی آنکھوں کے سامنے دیوانتک کو اِس طرح سے مرتے دیکھ کر ترشرا اور مہودر کی آنکھوں سے جوالا پھوٹنے لگی۔ اُن دونوں نے خطرناک تیروں کی بوچھاڑ سے انگد و ہنومان سمیت بہت سارے فوجی سرداروں کو پریشان کردیا۔ پیچھے سے نیل نے اپنے بہادروں کو اِس طرح سے مضروب ہوتے دیکھ کر کِل کِلا کر ایک بہت بھاری پتھر کی چٹان اُکھاڑی اور اُسے مُہودر کے سِر پر دے مارا۔ جس کے نیچے مُہودر مر گیا۔ اُس کے مرنے پر ترشرا نے وانر فوج پر ایک ساتھ بہت سارے تیر مارے۔ مگر وانر فوج کا حوصلہ بلند تھا۔ اور نرانتک۔ دیوانتک اور مُہودر جیسے عظیم جنگجوؤں کے مارے جانے کی وجہ سے راکھشس فوج کے پیر اُکھڑنے لگے تھے۔ موقعہ پا کر ہنومان جی نے کُود کر ''ترشرا'' کا سِر دھڑ سے الگ کردیا۔ اِس طرح سے چار عظیم جنگجوؤں کے مارے جانے پر مہاپاشور نے غُصہ سے جنونی ہو کر لوہے کی بھاری گدا سے وانروں پر وار کرنا شروع کردیا۔ دیکھتے دیکھتے بیسوں وانر اُسکے غُصے کی آگ میں جل کر خاک ہوگئے۔ اُسوقت اُسکا جُنون قیامت کی آگ کی طرح وانروں کو اپنا چارا بنا رہا تھا۔ اِس پر رِشبھ نام کے بہادر وانر جنگجو نے غُصہ ہو کر ''مہاپاشور'' کو بڑے زور سے لات ماری۔ اُس اچانک حملے کو نہ سہہ سکنے کی وجہ سے مہاپاشور زمین پر آگرا۔ اُسکے گرتے ہی وانر فوج نے چاروں طرف سے اُسے گھیر کر اُسکا جسم ناخنوں اور دانتوں سے پھاڑ ڈالا۔ جس سے وہ تڑپ کر مر گیا۔

اُن پانچوں عظیم جنگجوؤں کی موت سے سِپہ سالار ''اتی کائے'' کو بہت غُصہ اور صدمہ ہوا۔ وہ اپنا بہت بڑا رتھ لے کر

وانرفوج میں گھس آیا۔ اُسے اپنی طاقت پر بڑا گھمنڈ تھا۔ کیونکہ وہ بہت بار دیوتاؤں اور راکھشسوں کو لوہے کے چنے چبوا چکا تھا۔ اُسکے خوفناک سنگھاد سے گھبرا کر وانرفوجی تراہِ تراہِ کرتے ہوئے شری رام چندر جی کے پاس پہنچے۔ اُسکے وسیع جُسم والے بدن اور بے اِنتہا جنگی مہارت کو دیکھ کر اُنہوں نے وِبھیشن سے پوچھا۔ "ہے وِبھیشن! یہ پہاڑ جیسا بے اِنتہا بہادُر کون ہے۔ جو وانرفوج کا قیامت کی طرح خاتمہ کر رہا ہے۔" وِبھیشن نے بتایا۔ "یہ راوِن کا بیٹا اتی کائے ہے۔ مُندوری اسکی ماں ہے۔ ہمت اور بہادُری میں یہ راوَن سے کِسی طرح کم نہیں ہے۔ اِس نے اپنی تپسیا کے زور سے "دیویہ کوچ" اور "رتھ" حاصل کیے ہیں۔ ہزاروں بار اِس نے دیوتاؤں اور راکھشسوں کو شکست فاش دی ہے۔ اِس لئے آپ اِسے مارنے کا جَلد ہی بندو بست کریں۔ بصوُرت دیگر یہ ہماری تمام فوج کا خاتمہ کرے گا۔" اِتنے میں وانرفوج کا غیر معمولی مار دھاڑ مچاتا ہوا "اتی کائے" شری رام چندر جی کے پاس اپنا رَتھ دوڑاتا آ پہنچا۔ اور اُس نے غُصہ اور گھمنڈ بھرے لہجے میں کہا۔ "ہے معمُولی لوگو! تُم دونوُں بھائی میرے ہاتھوں سے کیوں اِن بے چارے وانرِوں کو ختم کرا رہے ہو۔ اِنہیں مارنے میں نہ تو میری کوئی بہادُری ہے اور نہ ہی میری کوئی شہرت ہے۔ اِس لئے میں تُم سے کہتا ہوں اگر تُم میں جنگ کرنے کی ہمت اور صلاحیت ہے تو میرے ساتھ جنگ کرو۔ بصُورت دیگر لوٹ جاؤ اور وانرفوج کو جنگ بند کرنے کے لئے کہہ دو۔"

اتی کائے کے یہ مغرور الفاظ سُن کر لکشمن بولے۔ "ہے راکھشس! تُو بڑھ چڑھ کر جتنی باتیں بنا رہا ہے۔ اُتنا بہادُر تو تُو دِکھائی نہیں دیتا۔ تیرا سِر تیرے دھڑ سے میں اِسی طرح الگ کر دوُنگا جس طرح آندھی پکے ہوئے تاڑ کے پھل کو گرا دیتی ہے۔ سنبھال اپنے ہتھیار اور دیکھ میرے تیر تیری چھاتی کا خون کِس طرح پیتے ہیں۔" لکشمن کے یہ سخت الفاظ سُن کر "اتی کائے" نے غُصے میں ایک جلتا تیر اُن کو مارا۔ لکشمن جی اُس تیر کو اپنے "اردھ چندا کا بان" سے مقابلہ کر کے دوُسرا اگنی بان اُسکے سِر کو نشانہ بنا کر داغا۔ جو سیدھا اُسکے سِر میں گھس گیا۔ جس سے خون کا فوارہ چھوٹ گیا۔ ایک بار تو وہ تھرا گیا۔ لیکن جَلد سنبھل کر وہ پھِر حملہ کرنے لگا۔ دونوں بہادُر اپنی اپنی حِفاظت کرتے ہوئے بے حَد جنگی مہارت کا مُظاہرہ کرنے لگے۔ اتی کائے بار بار شیر کی جیسی گرجنا کر کے لکشمن کو ہراساں کرنا چاہتا تھا۔ لیکن اِس گرجنا سے اُن پر اُلٹا ہی اثر پڑ رہا

تھا۔ جتنا زیادہ زور سے وہ گرجتا۔ اُتنی ہی زیادہ ہنر اور پھرتی سے لکشمن اُس پر تیروں کی بارش کرتے۔ جب اتی کائے کو اپنی ہاتھوں کی صفائی ٹھنڈی ہوتی دِکھائی دی، ۔تو لکشمن نے غصہ ہو کر اُس پر "برہم شکتی" سے وار کیا اتی کائے نے اُسے جوابی حملہ کر کے روکنے کی بے سُود کوشش کی۔ اُس برہم شکتی نے اتی کائے کا سر کاٹ کر اُڑا دیا۔ اُسکے مرتے ہی راکھشس سینا نا اُمید ہو کر میدان چھوڑ کر بھاگ گئی۔ ☆☆☆

# نقلی سیتا کی ہلاکت!

اپنے چاروں بیٹوں اور دونوں بھائیوں کے مارے جانے کی خبر سُن کر راون کو بہت زیادہ صدمہ ہوا۔ وہ بار بار گہری سانس لیتے ہوئے سوچنے لگا۔ کہ اِس دُشمن سے کیسے جان چھوٹے۔ بہت سوچنے پر بھی اُسے کوئی ترکیب نہیں سوجھ رہی تھی۔ آخر کار اُس نے میگھناد کو بُلا کر کہا۔ ''ہے پُتر۔ دُشمن نے اپنی فوج کے سبھی دَم خَم والے جنگجوؤں کو ایک ایک کر کے مار ڈالا ہے۔ اب مُجھے اپنی لنکا میں ایسا کوئی مہاویر دِکھائی نہیں دیتا جو رام لکشمن سمیت وانر فوج کا مُقابلہ کر سکے۔ اب میری ساری اُمیدیں تُمہارے ہی اوُپر ٹِکی ہوئی ہیں۔ اِس لئے اب تُم ہی میدان جنگ میں جا کر دُکھدائی دُشمن کا خاتمہ کر کے لَنکا کو بچاؤ۔ تُم نے عظیم بہادُر اِندر کو بھی فتح کیا ہے۔ اور تُم سب طرح کی جنگی مہارت میں افضل ہو۔ اِس لئے تُم ہی اُنکا خاتمہ کر سکتے ہو۔ والِد کی ہدایت پا کر میگھناد رُوحانی رتھ پر سوار ہو کر بھاری فوج کے ساتھ میدانِ جنگ کی طرف چل دیا۔ راستے میں وہ سوچنے لگا کہ رام اور لکشمن بڑے طاقتور جنگجو ہیں۔ جنھوں نے پرہست، کُنبھ کرن۔ مہوُدر اوراتی کائے جیسے مشہورِ زمانہ جنگجوؤں کو مار ڈالا۔ اگر کِسی طریقہ سے اُنکا حوصلہ پست کیا جا سکے۔ تو اُن پر فتح پانا آسان ہو جائے گا۔ اِس طرح سوچتے ہوئے اُنکے دِماغ میں ایک ترکیب سوُجھی اُس نے اپنی جادُوئی طاقت سے نقلی سیتا بنائی۔ اور اُس کو رتھ پر رکھ لیا۔ اُسکے بعد وہ شیر کی مانند گرجتا ہوا۔ وانر فوج کے آمنے سامنے جا پہنچا۔

میگھناد سمیت دُشمن کی فوج کو سامنے دیکھ کر وانر پتھر اور درخت لے کر اُس پر ٹوٹ پڑے۔ ہنومان جی بھی ایک بھاری پتھر اُکھاڑ کر میگھناد پر جھپٹے۔ لیکن رتھ میں غمگین اور کمزور سیتا کو دیکھ کر ٹھٹھک گئے۔ پھر اُنہوں نے سیتا کو بچا کر میگھناد پر وار کرنا شروع کر دیا۔ ہنومان کو لگاتار اپنے اُوپر وار کرتے دیکھ کر وہ ایک ہاتھ سے تلوار کھینچ کر دوسرے ہاتھ سے نقلی سیتا کے سر کے بال پکڑ کر اُسے کھینچنے لگا۔ سیتا کی یہ بُری حالت دیکھ کر غُصے اور اذیت سے تڑپتے ہوئے پون پُتر بولے۔ ''ارے نیچ! براہمن کی اولاد ہوتے ہوئے تُجھے عورت پر ہاتھ اُٹھاتے شرم نہیں آتی۔ لعنت ہے تیری عقل اور طاقت پر۔ ایک نادار و نازُک عورت کو مار کر اپنی بہادُری کو داغدار کرتے ہوئے تُجھے شرم بھی نہیں آتی۔ ارے شیطان! تُو جانکی کو ہلاک کر کے کبھی زندہ نہیں بچ سکے گا۔'' اِتنا کہہ کر ہنومان جی اور وانر فوج پتھر برساتے ہوئے اُسے مارنے کے لئے دوڑے۔ لیکن میگھناد اور

اُسکے ساتھیوں نے اُنہیں رتھ تک نہیں پہنچنے دیا اُنکی تمام کوششوں کو ناکام کردیا۔

تب سنگین گرجنا کرتا ہوا میگھناد بولا۔ ''ہنومان! عورت پر ہاتھ اُٹھانا اگرچہ دَھرم کے خلاف ہو لیکن دُشمن کو ہر طرح سے تکلیف پہنچانا اُصول کے خلاف نہیں ہے۔ اِسلیئے تیرے سامنے ہی میں سیتا کو ہلاک کر دُونگا۔ یہی سارے دُکھوں کی جڑ ہے۔ اِسکے مَرنے کے بعد ہی لنکا میں سُکھ شانتی رہے گی۔'' یہ کہہ کر اُس نے جادُوی بناوٹی سیتا کا سِر کاٹ دیا،۔ سِر کٹتے ہی وانر فوج میں مایوسی پھیل گئی۔ وہ دُکھ کے سمندر میں ڈوب کر حیران کھڑے رہ گئے۔ اِس صورت حال کا فائدہ اُٹھا کر راکھشس بڑی تعداد میں وانروں کا صفایا کرنے لگے۔ اُدھر ہنومان نے دُکھی ہو کر شری رام چندر جی کو پیغام دیا۔ کہ میگھناد نے ہمارے سامنے سیتا جی کا سِر تلوار سے کاٹ دیا۔ اور وہ ہارام! ہارام کہتی ہوئی سُورگ سِدھار گئیں۔ یہ خبر سُنتے ہی شری رام بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ کُچھ وانر اُنہیں گھیر کر ہوش میں لانے کی کوشش کرنے لگے۔ لکشمن جی بھی صدمے میں آ کے وِلاپ کرنے لگے۔ ساتھ ہی وہ اپنے بڑے بھائی کو ہوش میں لانے کی کوشش بھی کرتے جا رہے تھے۔

جب وِبھیشن نے یہ بات سُنی تو اُس نے آکر بڑی مُشکل سے شری رام چندر جی کو ہوش میں لایا اور سنبھالتے ہوئے کہا۔

ہے دَشرتھ نندن! ہنومان جی نے جو کُچھ آپ سے کہا ہے۔ وہ سچ نہیں ہے۔ سیتا کی ہلاکت کِسی بھی حالت میں مُمکن نہیں ہے۔ راوَن ایسا کبھی نہیں کرے گا۔ اور نہ کِسی کو اُنہیں ہاتھ لگانے دے گا۔ اِس میں کوئی شک نہیں کہ میگھناد نے آپ کے ساتھ دھوکہ کیا ہے۔ اِس وقت وہ میدان جنگ میں بھی نہیں ہے۔ میری اِطلاعات کے مُطابق وہ ''نِکومبِلا دیوی'' کے مندر میں ہَوَن کرنے کے لئے گیا ہے اگر وہ ہَوَن مُکمل ہو جائے گا تو اُسکو کبھی کوئی فتح نہیں کر سکے گا۔ اِس لئے آپ فوراً لکشمن کو فوج ساتھ دیکر اُس مندر میں بھیج کر ہَوَن کو پورا ہونے نہ دیں۔ اور وُہیں میگھناد کو ہلاک کرا دیں۔ آپ لکشمن کو ہدایت دیں میں بھی اُنکے ساتھ جاؤنگا۔ آج ہَوَن مُکمل ہونے سے پہلے ہی میگھناد ہلاک ہونا ہی چاہیئے۔☆☆☆

# میگھناد کی ہلاکت

وِبھیشن کا مشورہ سُن کر شری رام چندر جی نے لکشمن جی کو ہدایت دی کہ وہ اپنی جنگی مہارت کا مظاہرہ کرے اور میگھناد کو قتل کرے۔ اپنے بڑے بھائی کا حکم پاتے ہی لکشمن جی کوّچ پہن کر دھنش ہاتھ میں لے کر شری رام کے پیر چھو کر میگھناد کو ہلاک کرنے کے لئے چل پڑے۔ اُن کے پیچھے پیچھے وِبھیشن۔ سُگریو۔ ہنُومان۔ جامبوان اور وانروں کی لاتعداد فوج چلی۔ مندِر کے نزدیک اُنہوں نے دیکھا کہ میگھناد کی وسیع پیدل فوج کے ساتھ بے شُمار بہادر راکھشس ہاتھی گھوڑوں اور رتھوں پر سُوار جنگ کے لئے قرب وجوار میں کھڑے ہیں۔ لکشمن کو فوج کے ساتھ آتے دیکھ کر اُنہوں نے خوفناک ہُنکار لگائی۔ ہُنکار کی پرواہ کئے بغیر لکشمن اور انگد مارکاٹ کرتے ہوئے راکھشس سینا میں گھُس گئے۔ باقی وانر فوج نے بھی اُنکی تقلید کی۔ اور درختوں۔ پتھروں اور چٹانوں کی مار سے راکھشسوں کا خاتمہ کرنے لگے۔ جواباً وہ بھی تیر، بھالوں، تلواروں اور گدھاؤں سے وانروں پر جوابی حملہ کرنے لگے۔ دونوں طرف سے ہونے والی گرجناؤں سے تمام لنکا پُوری کا ماحول گونج اُٹھا۔ دونوں طرف سے خطرناک مار دھاڑ ہو رہی تھی۔ سینکڑوں کے سر، دھڑ، ہاتھ، پیر وغیرہ کٹ کٹ کو خون کی ندیوں میں بہہ رہے تھے۔ لاشوں کا بڑا ڈھیر ''رُودھر'' ندی میں دیپ (شمع) کی طرح ظاہر ہو رہا تھا۔ انگد ہنومان اور لکشمن کی خوفناک مار سے راکھشس فوج تراہِ تراہِ کر اُٹھی۔ اِس تراہی تراہی کا شور سُن کر میگھناد ہَون پورا کئے بنا ہی غُصہ ہو کر جنگ کرنے کے لئے مندِر سے نکل پڑا۔ جب اُس نے لکشمن کے ساتھ وِبھیشن کو بھی دیکھا تو غُصے سے اُسکا چہرہ تمتما گیا۔ وہ بھُویں چڑھا کر اُس سے بولا۔ ''ہے راکھشس کُل کلنک۔ تُم اعلیٰ چمکدار'' پُلستیہ خاندان پر کالا دھبہ ہو۔ جس نے اپنے اصلی بھائی کے ساتھ غداری کر کے دُشمن کا پلہ پکڑا ہے۔ رام نہ تو ہمارے خاندان کا ہے۔ اور نہ ہمارا دوست ہے۔ اور نہ کوئی مذہبی کام کرنے والا شخص ہے۔ پھر تُم اُسکے آگے دُم ہلانے کے لئے کیوں گئے ہو۔ یہ مت بھُولو کہ اپنا اپنا ہی ہوتا ہے۔ اور پرایا پرایا۔ لعنت ہے تُمہاری عقل پر۔ جو تُم خود غُلام بن کر تمام راکھشس جاتی کو ایک پردیسی کا غُلام بنانے کے لئے کھڑے ہو گئے ہو۔ تم یاد رکھنا کہ رام کبھی تُمہارا سگا نہیں بنے گا۔ وہ یہ کہہ کر تُمہیں مروا دے گا۔ کہ جو اپنے سگے بھائی کا نہ ہوا۔ وہ ہمارا کیا ہوگا۔''

میگھناد کے سخت الفاظ سُن کر وِبھیشن نے جواب دیا۔ ”ہے بے وقوف! تمہیں بکواس کرتے وقت یہ بھی دھیان نہیں رہا کہ میں تُمہارے والد کا بھائی ہوں، اِس لئے تُجھے میرے ساتھ عزت سے گُفت وشُند کرنا چاہئے۔ یاد رکھ راکھشس خاندان میں جنم لیکر بھی میں ظالِم لوگوں کی صُحبت سے ہمیشہ بچتا رہا ہوں۔ میں نے تُمہارے باپ کو بھی مُناسب اور اچھا مشورہ دیا تھا۔ اُسے ماننا تو ایک طرف اُنہوں نے بھری محفِل میں میری سخت بے عزتی کی۔ تُم لوگ سیاست دان ہونے کا دَم بھرتے ہو۔ پھر بھی اِس سیدھی سی بات کو بھول گئے۔ کہ کسی غیر عورت کا اغوا کرنا۔ زبردستی کِسی کا دھن دولت لے جانا۔ اور دوست پر بھروسہ نہ کرنا۔ تینوں بربادی کی وجہ بنتے ہیں۔ یہ تینوں بُرائیاں تیرے باپ میں آ گئیں ہیں۔ اِس لئے اب راکھشس خاندان کی بربادی ہونے جارہی ہے۔۔ وِبھیشن کے اِن الفاظ نے میگھناد کے غُصے کی آگ میں گھی کا کام کیا۔ اور وہ غُصے سے پاگل ہو کر تیز نوکدار تیروں سے وانروں کا سنگھار کرنے لگا۔ یہ دیکھ کر لکشمن کا غُصہ بھی حُدود پار کر گیا۔ چنانچہ اُنہوں نے میگھناد کو للکار کر اُسکے رتھ کو اپنے تیروں سے ڈھک کر ناقابل دید بنایا۔ میگھناد نے اِن تیروں کو ضایع کر کے بے شُمار تیر ایک ساتھ چھوڑے۔ دونوں میں سے کوئی کِسی کے پیچھے نہیں رہنا چاہتا تھا۔ وہ گرج گرج کر لڑا کو شیروں کی طرح جنگ کر رہے تھے۔ میگھناد کی رفتار جب کم پڑی تو وانر فوج نے بُلند حوصلہ ہو کر لکشمن کی جے کا نعرہ بُلند کیا۔ اُس سے میگھناد کو بہت ہی غُصہ آیا تو اُس نے ایک ساتھ لاتعدا تیر چھوڑ کر وانر فوج کو پیچھے دھکیل دیا۔ تب لکشمن نے تیز نوک والے سات تیر داغ کر اُسکا ”دربھدھ“ کوچ توڑ ڈالا۔ جس سے وہ ٹکڑے ٹکڑے ہو کر زمین پر بکھر گیا۔ پھر تو وہ میگھناد کے بِلا کوچ ننگے بدن پر نُکیلے تیر گھسا کر اُسکے بدن کو چھلنی کرنے لگے۔ اِس خطرناک وار سے اِندر جیت (میگھناد) پریشان ہو کر جنونی ہو گیا۔ اور اُس نے ایک ہزار تیر داغ کر لکشمن جی کے کوچ کو بھی ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔ اب دونوں متوالے بہادر بِنا کوچ کے ہی لڑائی کرنے لگے۔ دونوں کے جسموں میں ایکدوسرے کے تیز نوکدار تیر گھس کو خون کی نہریں بہانے لگے۔ ساتھ ہی اُن کے تیر ایکدوسرے کے تیروں کو کاٹ کر چنگاریاں بھی بھڑکاتے جارہے تھے۔ دونوں کے خون آلوُد جسم ایسے ظاہر ہو رہے تھے مانو دِن میں ٹسیو اور سیمر کے پھول کِھل رہے ہیں۔ دونوں افوجیں اِن بہادُر جنگجوؤں کا دَم خَم دیکھ کر حیران ہو رہی تھیں، جو تھکنے کا نام بھی نہیں لیتے تھے اور نہ لڑائی سے ہٹتے تھے۔

اُدھر وِبھیشن نے غُصے میں آ کر آگ کے برابر جوالا والے بانوں کی بوچھاڑ کر کے راکھشس فوج کا صفایا کرنا

شروع کیا۔ وِبھیشن کے پتروں کی بارش سے حوصلہ افزا ہو کر وانر فوج پوری طاقت سے ہنومان جی کی سربراہی میں پتھر اور درخت مار کر راکھشسوں کو نیست نابود کرنے لگی۔ اِس جنگِ عظیم کو دیکھ کر دیوتا راکھشس، سب کے دِل دہل گئے۔ زمین پر لاشوں کے علاوہ درختوں اور پتھروں کے انبار آسمان سے چھوتے پہاڑ بن گئے۔

وہاں لکشمن اور میگھناد کے تیروں سے چاروں اطراف غائیب دِکھائی دینے لگے۔ بس صِرف تیر ہی تیر چاروں طرف دِکھائی دیتے تھے۔ سورج بھی تیروں میں چھپ گیا۔ اور چاروں طرف اندھیرا چھا گیا۔ تبھی سُمترا انندن (لکشمن جی) نے میگھناد کے رَتھ کے چاروں گھوڑوں کو مار کر سارتھی کا سر کاٹ ڈالا۔ یہ دیکھ کر راکھشسوں کے حوصلہ پر پانی پھر گیا۔ اور وانر فوج میں نئی زندگی کا آغاز ہوا۔ تبھی میگھناد لپک کر دوسرے رَتھ پر چڑھ گیا۔ اور اُس پر تیروں کی بارش کرنے لگا۔ میگھناد نے جب دُوسرے رتھ پر چڑھ کر جنگ شروع کیا تو وِبھیشن کو بہت طیش آیا۔ اُس نے پُوری طاقت سے گدا کا وار کر کے اُسکے رتھ کو چُور چُور کر دیا۔ اور سارتھی کو مار ڈالا۔ اپنے چاچا کے تباہ کُن حملے سے میگھناد جَل بھُن گیا۔ اور اُس نے ایک ساتھ دس تیر وِبھیشن کو مارنے کے لئے داغے۔ میگھناد کے نِشانہ کو مدِ نظر رکھتے ہوئے لکشمن جی نے اپنے تیز دار بانوں سے اُن تیروں کو راستہ میں ہی ختم کر دیا۔ اپنا وار اِس طرح خالی جاتے دیکھ کر میگھناد غُصے سے پاگل ہو گیا۔ اور اُس نے وِبھیشن کو مارنے کے لئے وہ طاقتور تیر داغا جو اُسے ''یم راج'' سے حاصل ہوا تھا۔ وہ ایک غیر معمُولی صلاحیت کا تیر تھا۔ جِسے اِندر وغیرہ دیوتا بھی بے اثر نہ کر سکتے تھے۔ اور جِسکے وار کو تینوں لوکوں میں بھی کوئی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔ اِس ''یم بان'' کو اپنی طرف آتا دیکھ کر لکشمن نے بھی وہ اَپرمے طاقت والا بان نِکالا جو اُنہیں کُبیر نے دیا تھا۔ اُن بانوں کے چھوٹنے سے تمام آسمان روشنی سے جگمگا اُٹھا۔ اور وہ دونوُں ایک دوسرے سے ٹکرائے جس سے خطرناک آگ پیدا ہوئی اور دونوُں بان جل کر بھسم ہو گئے۔ اپنے بان کو جائع ہوتے دیکھ کر لکشمن جی نے میگھناد پر ''وُرونا ستر'' داغا اُس قیامت خیز اِستر کا علاج کرنے کے لئے اِندر جیت نے ''اگنیہ بان'' داغا جِس کے نتیجہ میں لکشمن جی کا ''وُرون استر'' بے اثر ہو کر زمین پر گر پڑا۔ لگ بھگ اُسی وقت میگھناد نے لکشمن جی کی جان لینے کے لئے ''آسُر استرا'' نام کا تیر داغا اُسکے داگتے ہی تمام ماحول میں اندھیرا چھایا۔ اور کچھ بھی دیکھنا نا مُمکن ہو گیا۔ اپنی اِس کامیابی پر میگھناد نے بڑے زور کی گرجنا کی، مگر دُوسرے ہی لمحہ لکشمن جی نے سُوریہ استر داغ کر اُس اندھیرے کو دُور کیا۔ اُسی کے ساتھ اُنہوں نے ایک ''اُدتیہ بان'' پر تنچا پر چڑھاتے ہوئے یہ کہہ کر کہ ''یدی

رگھوونشی مہاتما رام پرم ستیہ وادی۔ دَھرم پرائن اور درڑھورتی ہیں تو ہے بان! تو جلد جا کر کینے میگھناد کو یم لوک پہنچا دو۔ منتروں کا اُچارن کرتے ہوئے اُنھوں نے وہ بان داغ دیا۔ تینوں لوکوں کو ختم کرنے کی صلاحیت والا وہ ''اجے بان'' تمام ماحول کو روشن کرتا ہوا ''میگھناد'' کو لگا۔ اور اُسکا سر اُڑا کر آسمان میں بہت دُور لے گیا۔ میگھناد کا بغیر سر کے دھڑ بڑے زور کا دھماکہ کرتا ہوا زمین پر گرا۔ اِندر کو بھی میدان جنگ میں شکست دینے والے تمام دیوتاؤں اور دانوؤں کو اپنے نام سے ہی خوف زدہ کرنے والے اِس اعظیم بہادُر دَم خَم والے میگھناد کا سُمترا انندن لکشمن جی کے ہاتھوں قتل ہوتا دیکھ کر وانر فوج کی خوشی کی انتہا نہ رہی۔ وہ بڑے زور سے خوشی سے نعرہ بازی اور شیر جیسی گرجنا کرتے ہوئے راکھشسوں کو چُن چُن کر مارنے لگے۔ لنکا کے اہم ستمبھ اور راکھشس کُل کے اعلیٰ پُر نور ولی عہد کو اِس طرح سے مَرتے دیکھ کر راکھشس فوج کا حوصلہ ٹوٹ گیا۔ اور اُنکے پیر اُکھڑ گئے۔

کُچھ باہمت راکھشس بے دِلی سے لڑتے رہے۔ اور باقی جان بچا کر لنکا کی طرف دوڑے۔ وانر فوج اُسوقت فتح کی نعرہ بازی میں مست تھی۔ اُس نے بھاگتے ہوئے راکھشسوں کو بھی نہیں بخشا اور اُن پر لگاتار پتھروں سے حملے کرتے رہے۔ جو اُنکی پکڑ میں آ گئے اُنکو ناخنوں اور دانتوں سے پھاڑ ڈالا۔ ایک طرف سے راکھشس ہاہٰ کار کرتے ہوئے بھاگے جا رہے تھے۔ تو دُوسری طرف سے رِکش اور وانر شری رام لکشمن کی جے جے کار کرتے اُنہیں کھدیڑ رہے تھے۔ دیوتاؤں اور رشی مُنیوں کے خطرناک دُشمن کے مَر جانے پر سب لوک خوش ہو کر فتح مندی کے نعرے بلند کر رہے تھے۔ ☆☆☆

# راوَن کی جنگ کے لئے روانگی

اپنے بیٹے اِندر جیت (میگھناد) کے موت کی خبرسُن کر راوَن پریشان ہوکر دُکھ بھری آہ وزاری کرنے لگا۔ پھر وہ حد سے زیادہ غُصہ ہوکر راکھشسوں کو اِکھٹا کر کے بولا۔ ''ہے نِشاچرو! میں نے سخت ریاضت (تپسیا) کر کے برہما جی سے بہترین زرہ بکتر حاصل کیا ہے۔ اُسکے ہوتے ہوئے مُجھے کبھی کوئی دیوتا یا راکھشس نہیں ہرا سکتا۔ دیوتاؤں اور دانووں کے سنگرام میں خوش ہوکر برہما جی نے مُجھے بان سمیت وِشال دُھنش (تیر سمیت اعلیٰ تیر کمان) بھی دیا ہے۔ آج میں اُسی تیر کمان سے رام لکشمن کو ہلاک کردوں گا۔ میرے بیٹے میگھناد نے وانروں کودھوکے میں ڈالنے کے لئے نقلی سیتا جادُو سے بنا کر اُنکو ہلاک کیا تھا۔ لیکن میں آج فی الحقیقت سیتا کو ہلاک کر کے اُس جھوٹ کو سچ ثابت کر کے دِکھاؤں گا۔ یہ کہہ کر چمکتی ہوئی تلوار لیکر سیتا کو مارنے کے لئے اشوک واٹیکا میں جا پہنچا۔ راوَن کو یہ نیچ کام کرنے کے لئے تیار دیکھ کر راوَن کے ایک وِدھوان اور اعلیٰ کردار والے وزیر ''سُپا شرو'' نے اُسے روکتے ہوئے کہا۔ ''مہاراج دِشگریو! آپ ''راکشات کُبیر'' کے بھائی اور وید شاستر جاننے والے ہیں۔ پھر غُصے کی وجہ سے دَھرم کو بھُول کر سیتا کو کیوں ہلاک کرنے جا رہے ہو؟ آپ ہمیشہ حوصلہ افزا کام کرتے آئے ہیں۔ اِسلئے یہ نا جائز کام نہ کریں۔ اور ہمارے ساتھ چلکر میدان جنگ میں رام پر اپنا غُصہ اُتاریں۔

منتری (وزیر) کی بات سُن کر راوَن اپنے محل کو لوٹ گیا۔ وہاں وزیروں کے ساتھ آگے لائحہ عمل پر سوچ وِچار کرنے لگا۔ پھر بولا۔ ''کل ہمکو پوری طاقت سے رام پر حملہ کر دینا چاہئے۔'' راوَن کے حُکم کے مُطابق دوُسرے دِن صُبح سویرے لنکا کے بہادُر راکھشس طرح طرح کے ہتھیاروں سے لیس ہوکر وانر فوج سے زور آزما ہوئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ دونوں طرف کے بہادُروں کو آپسی مار دھاڑ سے میدان جنگ میں خون کی ندیاں بہنے لگی۔ جو نعشوں کو لکڑی کی طرح بہاتی چل پڑیں۔ جب راکھشسوں نے وانر فوجیوں کی مار مار کر بُری حالت کردی۔ تو خود شری رام چندر جی نے وانروں پر حملہ کرنے والی راکھشس فوج کا دیکھتے ہی دیکھتے اس طرح صفایا کر دیا۔ جس طرح چمکتے سُورج کی کرنیں آسمان سے بادلوں کا صفایا کردیتی ہیں۔ اُنھوں نے صرف آدھے پہر میں دس ہزار رتھوں۔ اٹھارہ ہزار ہاتھیوں۔ چودہ ہزار گھوڑ سواروں اور بہادُروں اور دو لاکھ پیدل سپاہوں کو مار گرایا۔

جب لنکا میں اِس خطرناک سنگھار کی خبر پہنچی تو سارے شہر میں ہاہا کار مچ گیا۔ راکھشس عورتیں اپنے باپ۔ شوہر۔ بیٹے۔ بھائی وغیرہ کی یاد کر کر کے خطرناک واویلا کرنے لگیں۔ راوَن نے دُکھی۔ غمگین اور غُصہ ہو کر مہودر۔ مہاپا شرو۔ اور بہادُر وِ پاکشی کو جنگ کرنے کے لئے بُلا بھیجا۔ اُنکے آنے پر وہ خود بھی کروڑوں سُورجوں کے برابر چمکدار اور آٹھ گھوڑوں سے سجائے ہوئے رتھ پر بیٹھ کر اُنہیں ساتھ لے کر جنگ کرنے کو چلا۔ اُس نے اپنے ساتھ طرح طرح کے ہتھیار لئے۔ اُسکے چلتے ہی مردنگ۔ پاہ۔ شنکھ وغیرہ طرح طرح کے باجے بجنے لگے۔ مہاپا شرو۔ مُہودر اور مہاویر وِیرو پاکش بھی اپنے اپنے رتھوں پر سوار ہو کر اُسکے ساتھ چلے۔ اُسوقت سُورج کی چمک پھیکی پڑگئی۔ ہر طرف اندھیرا چھا گیا۔ خطرناک پرندے ناروا بولی بولنے لگے۔ زمین کانپتی سی معلوم پڑنے لگی۔ رتھ کی دُھجا کے آگے والے حصہ پر گدھ آ کر بیٹھ گیا۔ بائیں آنکھ پھڑکنے لگی۔ اِس خطرناک صورتِ حال کی طرف دھیان نہ دے کر راوَن اپنی فوج کے سمیت میدانِ جنگ میں جا پہنچا۔ ☆☆☆

# خطرناک اور فیصلہ کُن جنگ کا منظر

راوَن کے ساتھ راکھشس فوج کو آتے دیکھ کر وانر فوج بھی للکارتی ہوئی سامنے آ پہنچی اُسے دیکھ کر راوَن کا غُصہ اور بھڑک گیا۔ اُس نے غضب ناک بھاری مارکاٹ مچادی۔ متعدد وانروں کے سر کاٹ ڈالے۔ لاتعداد کے سر کُچل ڈالے۔ بے شمار کی چھاتیاں پھاڑ ڈالی۔ جدھر بھی اُسکی نظر گھوم جاتی وہیں اُسکے تیر بہادر فوجی جوانوں کی جماعتوں کو اپنی مار سے پریشان کر دیتے۔ آخر کار بچے ہوئے مضروب وانروں نے دوڑ کر شری رام چندر جی کے پاس اپنی مدد کے لئے آواز لگائی۔ اُنکے پیچھے راوَن بھی شری رام کے سامنے جا پہنچا۔ سُگریو نے وانر رسینا کی بُری حالت دیکھ کر فوج کو مستحکم رکھنے کی ذمہ داری بہادر ''سُشین'' پر رکھی اور خود ایک بہت بڑا درخت اُکھاڑ کر دُشمن پر حملہ کرنے کے لئے دوڑا۔ دوسرے بہت سارے جوانوں کی جماعتیں بھی بڑے بڑے درخت اور پتھر لیکر اُسکے پیچھے دوڑ چلے۔ اُنکی مار سے راکھشس فوج زمین بوس ہونے لگی۔ راکھشس فوج کو فنا ہوتے دیکھ کر ''وِروپاکش'' گرجتے ہوئے سُگریو پر حملہ کرنے کے لئے دوڑا۔ سُگریو نے ایک بڑا درخت اُس پر دے مارا۔ جس سے وِروپاکش کا ہاتھی وہیں مرکر ڈھیر ہوگیا۔ ہاتھی کی پیٹھ سے کُود کر ہاتھ میں تلوار لئے ''وِروپاکش'' سُگریو پر جھپٹا۔ دونوں میں خطرناک لڑائی ہوئی۔ جب سُگریو اُسکی تلوار سے زخمی ہوا تو اُنہوں نے غُصے سے دانت ٹکٹا کر اُسکی چھاتی پر مُکہ مارا۔ اُس سے وہ بھی کُچھ زیادہ غُصہ ہوا۔ چنانچہ اُس نے تلوار کی ایک ہی وار سے سُگریو کا زرہ بکتر توڑ ڈالا۔ تب بہت زیادہ ناراض ہوکر سُگریو نے اُس پر لگاتار بہت سارے حملے کئے۔ اُسکے جسم سے خون بہنے لگا۔ ایک آنکھ پھُوٹ گئی۔ آخر کار اُس نے وہیں دم توڑ دیا۔

وِروپاکش کو مَرتے دیکھ کر مُہودر نے بہت ہی ناراض ہوکر وانر فوج میں خطرناک سنگھار شروع کیا۔ جب زخمی ہوکر وانر اِدھر اُدھر بھاگنے لگے۔ تو سُگریو نے ایک بہت بڑا پتھر اُس پر دے مارا۔ جس کو مُہودر نے بانوں سے بیچ میں ہی توڑ ڈالا۔ پھر سُگریو نے ایک ''سال'' کے درخت سے اُس پر حملہ کیا۔ لیکن اُس نے اُسکو بھی توڑ ڈالا۔ جب سُگریو نے اُسے مارنے کے لئے پردھ اُٹھایا۔ تو مُہودر نے گدا اُٹھا کر حملہ کرنا شروع کر دیا۔ لڑائی میں جب پردھ اور گدا دونوں ٹوٹ گئے۔ تو وہ دونوں ایک دوسرے پر مُکوں سے وار کرنے لگے۔ دونوں میں سے کوئی بھی ہار ماننے کو تیار نہیں تھا۔ تبھی دونوں نے وہاں پڑی ہوئی

تلواریں اُٹھالیں۔ مُہودر نے تلوار سے سُگریو کا ذرہ بکتر توڑنے کے لئے حملہ کیا۔ تو تلوار زرہ بکتر میں ہی اٹک گئی۔ جب وہ تلوار کو واپس کھینچ رہا تھا۔ تبھی سُگریو نے اُس کا سر کاٹ کر اُسکو موت کے گھاٹ اُتارا۔

مُہودر کو مرتے دیکھ کر مہابلی مہا پاشرو سُگریو پر تیز دھار ہتھیاروں کی مار کرتا ہوا ٹوٹ پڑا۔ سامنے جامبوان اور انگد کو دیکھ کر اُس نے اپنے تیروں سے دونوں کو زخمی کر دیا۔ اِس سے انگد کی آنکھیں غُصے سے لال ہو گئیں۔ اُس نے ایک لوہے کی پریدھ کو اُسکی طرف اِتنی زور سے پھینکا کہ اُسکے ہاتھ سے دُھنش بان اور ''سِر سِتران'' چھوٹ کر دُور جا گرے۔ اِس سے غُصہ ہو کر مہا پاشرو نے ایک تیز دھار ''پرشُو'' انگد پر پھینکا۔ جِسے بچا کر اُس نے پُوری طاقت سے راکھشس کے سینے پر گھوُنسہ مارا ''وجر سدرش'' گھونسہ پڑتے ہی اُسکا دِل پھٹ گیا۔ اور وہ وہیں مَر کر زمین بوس ہو گیا۔ اُدھر جب راوَن نے اپنے تینوں دَم خَم والے بہادُروں کی موت کی خبر سُنی تو اُس نے اپنے ''تامس'' نام کے ہتھیار سے وانروں کو بھسم کرنا شروع کیا۔ ☆☆☆

# شری رام کا راوَن سے جنگ!

راوَن کو وسیع وانر فوج کا سنگھار کرتے دیکھ کر شری رام اور لکشمن جی اپنے اپنے تیر کمانوں کو لیکر جنگ کرنے کے لئے تیار ہوئے۔ سب سے پہلے لکشمن نے اپنے تیروں سے راوَن پر حملہ کیا۔ راوَن لکشمن کے تیروں کو کاٹتے ہوئے شری رام کے سامنے جا پہنچا۔ اور اُن پر تیروں کی بارش کرنے لگا۔ شری رام نے بھی اُسکا مناسب جواب دیا۔ اور دونوں طرف سے خطرناک جنگ ہونے لگا۔ دونوں ہی دو خوفناک یم راجوں کی طرح ایک دوسرے پر بھڑ رہے تھے۔ اور طرح طرح کے ہتھیاروں سے حملہ کر رہے تھے۔ دونوں ہی ایک دوسرے کو ہلاک کرنے کے در پے تھے۔ راوَن نے سنگھ۔ باگھ۔ کنک۔ چکرواک۔ گِید ھ۔ باج۔ مگر۔ وِش دھر جیسے مُکھ والے تیروں کی بارش کی تو شری رام چندر جی نے اگنی۔ سُوریہ۔ چندر۔ دھوم کتیو۔ اُلکا اور بجلی پر بھا کے برابر تیروں سے حملہ کر دیا۔ دونوں ہی بہادُر اُن ہتھیاروں کا اِستعال کر کے نئے حملے کر دیتے تھے۔ ناراض راوَن نے دس تیر ایک ساتھ چھوڑ کر رگھوناتھ جی کو مضروب کر دیا۔ اُسکی فِکر نہ کرتے ہوئے اُنھوں نے بھی راوَن کو بُری طرح زخمی کر دیا۔ ☆☆☆

# لکشمن کا بے ہوش ہونا!

اِس درمیان لکشمن نے راوَن کی دُھوجا کاٹ کر اُسکے سارتھی کو مار ڈالا۔ اور اُسکے دُھنش کو کاٹ ڈالا۔ وِبھیشن نے بھی اپنی گدا سے راوَن کے رتھ کے گھوڑوں کو مار ڈالا۔ وِبھیشن کے اِس کام سے راوَن کو اِتنا غُصہ آیا کہ اُس نے وِبھیشن پر ایک پر جیولت شکتی چلائی۔ وِبھیشن کے پاس پہنچنے سے پہلے ہی لکشمن نے اُس شکتی کو اپنے تیروں سے بے اثر کر دیا۔ اُس سے بہت زیادہ غُصے میں آ کر راوَن نے وِبھیشن پر ایسی اموَدھ شکتی چلائی جِسکا زور کال بھی نہ سہہ سکتا تھا۔ وِبھیشن کی جان مُصیبت میں دیکھ کر لکشمن خود آگے بڑھ کر شکتی کے سامنے کھڑے ہو گئے۔ ناگ راج واسوکی جِواہ کے برابر عظیم دَم خَم والی شکتی لکمشن کی چھاتی پر لگی۔ جس سے لکشمن خون سے لت پت ہو کر بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑے۔ وانروں نے اُس شکتی کو لکشمن کے بدن میں سے نِکالنے کی کافی کوشش کی لیکن کامیاب نہ ہو سکے۔ آخر میں شری رام چندر جی نے پوری طاقت لگا کر دونوں ہاتھوں سے کھینچ کر اُسے باہر نکالا۔ اور توڑ کر زمین پر پھینک دیا۔ جب تک شری رام شکتی کو کھینچ کر نِکالتے رہے۔ راوَن لگاتار تیروں کی بارش کر کے اُنہیں مضروب کرتا رہا۔ شکتی نِکال کر اُنہوں نے جلد ہی راوَن کو مار ڈالنے کا اعظم کیا۔ پھر وہ راوَن کے ساتھ خطرناگ جنگ کرنے لگے۔ جب راوَن اُنکے تیروں کو نہ سہہ سکا۔ تو وہ زخمی ہو کر میدان جنگ سے بھاگ گیا۔

اب شری رام لکشمن کے پاس بیٹھ کر طرح طرح سے وِلاپ کرنے لگے۔ اُنکے وِلاپ سے دُکھی ساری وانر فوج رونے لگی۔ تبھی ''وِبھیشن'' نے کہا۔ ہے ویر شرومنی! آپ دُکھی نہ ہوں یہ زِندہ ہیں۔ اِنکی دِل کی دھڑکن چل رہی ہے۔ پھر ہنومان سے کہا ''تُم جلد ہی مہودیہ پروَت پر جا کر ''وشلیہ کرنی'' ''ساونیریہ کُلکرنی''، ''سنجیوکرنی''، اور ''سندھائی'' نام کی جڑی بوٹیاں لے آؤ۔ اُن سے لکشمن کی جان بچ سکتی ہے۔'' سُشیشن کے حُکم کے مُطابق ہنومان جی فوراً مہودیہ گری پر جا پہنچے لیکن اُن جڑی بوٹیوں کی پہچان نہ ہونے کی وجہ سے اُس پہاڑ کی چوٹی کو ہی اُکھاڑ لائے۔ جس پر طرح طرح کی جڑی بوٹیوں کے درخت اُگ رہے تھے۔ سُششین نے اُن سے جڑی بوٹیوں کو پہچان کر اُنکو کوٹ پیس کر لکشمن کو سُنگھایا۔ جس سے وہ تھوڑی دیر میں تندرست ہو گئے۔ ☆☆☆

# راوَن کی ہلاکت

راوَن پھر صحت یاب ہو کر رتھ پر چڑھ کر جنگ کرنے کے لئے لوٹ آیا۔ جب شری رام زمین پر کھڑے ہو کر رتھ پر سوار راوَن سے جنگ کرنے لگے۔ تو دیوراج اِندر نے اُنکے پاس اپنا رتھ بھیجکر اِستدعا کی کہ وہ اُس پر سوار ہو کر جنگ کریں۔ اب دونوں ہی دَم خَم والے بہادُر رتھوں پر سوار ہو کر خطرناک جنگ کرنے لگے۔ اُنکی لاتعداد جنگی چالوں کو دیکھ کر سُورما بہادُروں کے بھی رونگٹھے کھڑے ہوئے۔ جب راوَن نے ناگا تیر داغا تو شری رام نے دِفاعٖ گَروڑ استر داغا۔ تب راوَن نے اِندر کے رتھ کی دُھوجا کاٹ ڈالی۔ گھوڑوں کو زخمی کر دیا۔ راوَن کے تیروں سے بار بار زخمی ہونے کی وجہ سے شری رام اپنے بانوں کو پرتنچا پر نہیں چڑھا پا رہے تھے۔ جب راوَن نے اُن پر "شُول" نام کی بہت ہی خطرناک شکتی داغی جس نے اُنکے تمام بانوں کو جلا کر راکھ کر دیا۔ تو شری رام نے غُصہ سے اِندر کی دی ہوئی شکتی داغی جس نے شُول کو ختم کر دیا۔ پھر اُنہوں نے لگاتار تیروں کی بارش کر کے راوَن کو بُری طرح زخمی کر دیا۔ راوَن کی یہ حالات دیکھ کر اُسکا سارتھی اُسکو میدان جنگ سے باہر لے گیا۔ اپنے سارتھی کے اِس رویہ سے راوَن کو بہت غُصہ آیا، اور اُسے پھٹکار کر اُس نے رتھ کو پھر میدان جنگ میں واپس لانے کے لئے راغب کیا۔ شری رام کے روبرُو پہنچکر وہ پھر اُن پر تیروں کی بارش کرنے لگا۔ دونُوں عظیم بہادُروں کے درمیان پھر ایسا خطرناک جنگ شروع ہوا۔ کہ وانرؔوں اور راکھشسوں کی وسیع فوجیں اور دَم خَم والے بہادُر اپنے اپنے ہاتھوں میں ہتھیار ہوتے ہوئے بھی حیران ہو کر اُنکی جنگی مہارت دیکھنے لگے۔ راکھشسوں کی نظر راوَن کے دَم خَم پر ٹِکی ہوئی تھی۔ تو وانرؔوں کی شری رام کی دِلیری پر۔ شری رام چندر جی کو اپنی جیت پر پُورا بھروسہ تھا۔ اور حالات کو دیکھتے ہوئے راوَن سمجھ گیا تھا کہ اُسکی موت یقینی ہے۔ یہ سوچکر دونُوں جنگی ماہر اپنی پُوری طاقت سے جنگ کرنے لگے۔ پہلے شری رام چندر جی نے راوَن کے رتھ کی دھوجا ایک ہی تیر سے کاٹ گرائی۔ اُس سے غُصہ ہو کر راوَن چاروں طرف گدا۔ چکر۔ پردھ۔ مُوسل۔ شول اور جادُوی ہتھیاروں کی بارش کرنے لگا۔ دونُوں طرف سے خطرناک حملے اور جوابی حملے ہونے لگے۔ جنگی مہارت میں دونُوں ہی جنگی پنڈت اپنی اپنی اعلیٰ قابلیت دِکھانے لگے۔ سنسناتے تیروں کے گھٹاٹوپ سے سُورج کی روشنی چھپ گئی۔ اور ہوا کی رفتار بھی کم پڑ گئی۔ دیوتا۔ گندھرب۔ کنر۔ یکش۔ سِدھ مہارشی سب سوچ میں پڑ گئے۔ تبھی موقعہ پا

کر عظیم قوت والے شری رام نے ایک زہریلا تیر مار کر راوَن کا سر کاٹ ڈالا۔لیکن اُسکی جگہ پر راوَن کا ویسا ہی دوسرا نیا سر نمودار ہوا۔جب شری رام نے اُسے بھی کاٹ ڈالا۔تو وہاں تیسرا سر ظاہر ہوا۔اِس طرح سے بار بار سر کٹ جانے پر بھی وہ سر ختم نہیں ہو رہے تھے۔

یہ حالت دیکھ کر اِندر کے سارتھی ''ماتلی'' نے کہا۔''پربھو! آپ اِسے مارنے کے لئے برہم استر کا استعمال کیجئے۔اب اسکے خاتمہ کا وقت آپہنچا ہے۔''ماتلی کی بات سُن کر رگھوناتھ جی کو برہما کا وہ بان یاد آیا۔جو اُنہیں اگست مُنی نے دیا تھا۔اُنہوں نے راوَن کی چھاتی کو نشانہ بنا کر وہ تیر پورے زور سے چھوڑ دیا۔جس نے راوَن کے دِل کو پاش پاش کر دیا۔اِس سے راوَن کی رُوح قفس سے آزاد ہو کر اُڑ گئی۔راوَن کو مار کر وہ تیر زمین میں سما گیا۔اور پھر صاف سُتھرا ہو کر شری رام کے ترکش میں لوٹ آیا۔راوَن کے مرتے ہی تمام راکھشس فوج وہاں سے بھاگ گئی۔راوَن کی دردناک موت ہونے اور شری رام چندر جی کی جیت سے تمام لوگوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔چاروں طرف شری رام کی جے جے کار ہونے لگی۔وانر فوج میں خوشی کا پارہ عروج پر تھا۔ہر ایک فوجی فخر سے پھولا نہ سماتا تھا۔

شکست خوردہ مَرے ہوئے بھائی کو دیکھ کر وِبھیشن اپنے آنسوں کو نہ روک سکا۔اور پھوٹ پھوٹ کر وِلاپ کرنے لگا۔اور کہنے لگا۔''ہے بھائی! اہنکار میں آکر تُم نے میری۔کُنبھ کرن۔پرہست۔اِندر جیت،نرانتک وغیرہ کسی کی بھی بات نہ مانی۔اُسی کا نتیجہ یہ سامنے آیا۔تُمہارے مرنے سے اصول پر چلنے والوں کی مریادا ٹوٹ گئی۔دَھرم کا مُجسمہ قابل مذمت بن گیا۔سورج زمین پر گر پڑا۔چاند اندھیرے میں ڈوب گیا۔اور جلتی آگ بُجھ گئی۔

وِبھیشن کو اِس طرح سے آہ وزاری کرتے دیکھ کر شری رام چندر جی نے اُسے سمجھایا۔''ہے وِبھیشن! تُمہیں اِس طرح سے غم نہیں کرنا چاہئے۔راوَن لاچاری کی موت نہیں مَرا ہے۔اُس نے زبردست بہادری دِکھائی ہے۔اِس طرح سے چھتری دَھرم کا پالن کرتے ہوئے مَرنے والوں کے لئے غم نہیں کرنا چاہئے۔جنگ میں ہمیشہ فتح ہی فتح مِلے۔ایسا کبھی نہ ہوا ہے۔نہ ہوگا۔یہ سوچکر اُٹھو اور دِل میں اچھے اِخلاق جما کر اطمینان سے کام کرو۔میں تُمہیں پُورا تعاوُن دوُنگا۔حسد اور ضِد تا زندگانی ہی رہتا ہے۔مَرنے کے بعد اُسکا خاتمہ ہو جاتا ہے۔اِسلئے یہ جیسا تُمہارا پیارا ہے۔اُسی طرح میرا بھی ہے۔☆☆☆

# راوَن کے آخری رسُومات، منڈوری اور رانیوں کی آہ وزاری

راوَن کی موت کی خبر سُنکر اُسکی سبھی رانیاں معہ منڈوری غم وصدمہ سے پریشان ہوکر انت پُور سے نکل پڑیں۔ میدان جنگ کی حالت دیکھ کر وہ چیخ چیخ کر آہ وزاری کرنے لگیں۔ ''ہا آریہ پُتر! ہا ناتھ'' پُکارتے ہوئے وہ کٹی لتاؤں کی طرح راوَن کے مُردہ بدن پر گر کر ہاہا کار مچانے لگیں۔ ''ہائے! دیوتا۔ شیطان اور ناگ جس کے ڈر سے کانپ اُٹھتے تھے آج اُن ہی کی ایک آدمی نے یہ حالت بنائی۔ آپکے پیارے بھائی وِبھیشن نے آپکی بھلائی کے لئے بات کی تھی۔ اُسے آپ نے جلاء وطن کر دیا۔ راکھشس شرومنے! آپکے غلط سوچ سے ہمارا ستیہ ناس ہوا۔ ایسی بات نہیں ہے۔ دیو ہی سب کُچھ کراتا ہے۔ اُسکا مارا ہوا ہی مرتا اور مارا جاتا ہے۔'' منڈوری بلکھ بلکھ کر روتے کہہ رہی تھی۔ ''ناتھ! پہلے آپ نے اِندریوں کو جیت کر ہی تینوں لوک فتح کیئے تھے۔ لیکن اُس ضِد اور حسد سے اندریوں نے ہی اب آپکو شکست دی ہے۔ کھر کے مَرنے پر ہی مُجھے یقین ہو گیا تھا کہ شری رام کوئی معمُولی آدمی نہیں ہیں۔ میں نے بار بار آپ سے کہا تھا۔ کہ رگھو ناتھ جی سے دُشمنی مُول نہ لیں۔ لیکن آپ نہیں مانے اُسی کا نتیجہ آج یہ سامنے آیا ہے۔ آپ نے عظیم دَم خَم والی سیتا کا اغوا کیا۔ وہ دُنیا کی اعلیٰ ترین پتی وِرتا ناری ہے۔ اُن کا اغوا کرتے وقت ہی آپ جل کر بھسم نہیں ہو گئے۔ یہ تو بڑی حیرانی کی بات ہے۔ آج وہی سیتا آپکی موت کی وجہ بن گئی۔ ہائے مالکِ! آپ شری رام کے ہاتھوں کیسے مارے گئے؟ آپ تو موت کے بھی مالک تھے پھر خود موت کے شِکار کیسے ہوئے۔ مہاراج! پتی ورتا کے آنسوں اِس زمین پر فضُول نہیں گرتے۔ یہ کہاوت آپکے ساتھ ٹھیک ٹھیک پیش آئی ہے۔ آپ نے جنگ میں کبھی بُزدلی نہیں دِکھائی ہے۔ لیکن سیتا کا اغوا کرتے وقت آپ نے بُزدلی کا ہی ثبوت دیا تھا۔ میں صدمہ سے مَری جا رہی ہوں اور آپ مُجھے تسلی بھی نہیں دے رہے ہیں۔ آج آپکا وہ پیار کہاں گیا''۔

اِن غم اور صدمہ کے مُجسمہ رانیوں کو دیکھ کر شری رام نے وِبھیشن سے کہا۔ ''ہے وِبھیشن! آپ انہیں حوصلہ بندھاؤ۔ اور راوَن کے آخری رسُومات انجام دو''۔ شری رام کی ہدایت پر وِبھیشن نے مالیہ دان کے ساتھ مِلکر داہ سنسکار کی تیاری کی۔ مُردہ بدن کو اچھی طرح سے سجا کر ماتمی جلوس نِکالا گیا جس میں شہری اور انت پُر کی سبھی رانیاں شامل ہوئیں۔ ویدوں میں درج طریقہ کار سے اُسکے آخری رسُومات انجام دیئے گئے اور اُسکا مُردہ جسم سُپرد آگ کیا گیا۔ ☆☆☆

# ''وِبھیشن کی تاج پوشی''

جنگ کے خاتمہ پر بھگوان شری رام نے اِندر کے دیئے ہوئے رتھ کو لوٹاتے ہوئے ماتلی کی عزت افزائی کی۔ پھر اُنہوں نے سُگریو وغیرہ وانرفوجی سرداروں کی بھوری بھوری تعریف کرتے ہوئے اُنکی بھی عزت افزائی کی۔ پھر وہ لکشمن سے بولے۔ ''سوبھیہ! اب تُم لنکا میں جا کر وِبھیشن کی تاج پوشی کرو۔ کیونکہ یہ میرے سیوک ہی نہیں، اِحسان کرنے والے بھی ہیں۔'' شری رگھوناتھ کی ہدایت کے مُطابق لکشمن نے خُوشی خُوشی سونے کا گھڑا اُٹھایا۔ اور ایک وانرفوجی کو سمندر کا پانی بھر لانے کا حُکم دیا۔ لنکا پوری میں پہنچ کر اُنہوں نے اُس گھڑے کو ایک پاک جگہ پر رکھ دیا۔ پھر اُس پانی سے وِبھیشن کا ویدوں کے حُکم کے مُطابق خوشامد کیا گیا۔ راج تخت پر تشریف فرما وِبھیشن اُس وقت بہت ہی پُر جلال دِکھائی دے رہے تھے۔

لکشمن کے بعد دیگر سب راکھشس حاضرین اور وانروں نے بھی اُسکا خوشامد کیا۔ وِبھیشن کو لنکا کے راج تخت پر تشریف فرما دیکھ کر اُسکے وزیر اور یار دوست بہت ہی خوش ہوئے اور شری رام چندر جی کا شکریہ ادا کرنے لگے۔ اُنہوں نے اپنے اعتماد کا یقین دِلاتے ہوئے دہی۔ اکشت، مِٹھائی، پھول وغیرہ اپنے نئے راجہ کو تحفے کے طور پیش کیے۔ اور ''مہاراج وِبھیشن کی جے۔ شری رام چندر جی کی جے'' کے نعرے بُلند کرنے لگے۔ وِبھیشن نے سب تحفے تحایف لکشمن کو پیش کیے اور شری رام چندر جی کے لئے بھکتی (سیواداری) ظاہر کی۔ ☆☆☆

# لنکا سے سیتا کی واپسی

جب لکشمن جی وِبھیشن کی تاجپوشی کر کے لوٹ آئے۔ تو شری رام چندر جی نے ہنومان جی سے کہا۔ ''بہادرِ اعلیٰ! تُم مہا راج وِبھیشن سے اِجازت لے کر لنکا پوری میں جاؤ۔ اور ویدہی کو یہ خبر دے دو کہ راون جنگ میں مارا گیا۔ لہٰذا وہ لوٹنے کی تیاری کریں۔''

شری روگھناتھ جی کے ہدایت کے مُطابق ہنومان جی وِبھیشن سے اِجازت لے کر اشوک واٹیکا میں پہنچے۔ اور ویدہی کو مُخلصانہ پرنام کر کے بولے۔ ''ماتا! شری رام چندر جی لکشمن جی اور سُگریو کے ساتھ بخریت ہیں۔ اپنے دُشمن کو ہلاک کر کے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوئے۔ راوَن اپنی فوج سمیت جنگ میں مارا گیا۔ وِبھیشن کو لنکا کا راجہ بنا دیا گیا۔ اِس طرح سے اب آپ بے خوف ہیں آپ کو یہاں بھاری تکلیف کا سامنا کرنا پڑا۔ اِن بھوتنیوں نے بھی آپکو کُچھ کم تکلیف نہیں دی ہے۔ اگر آپ اِجازت دیں تو میں مکوں اور لاتوں سے اِن سب کو جہنم میں پہنچا دونگا۔'' ہنومان جی کی یہ بات سُن کر بھوتنیاں خوف سے تھر تھر کانپنے لگیں۔ لیکن دریا دِل سیتا جی بولیں۔ ''نہیں ویر! اِسمیں اِن کا کوئی قُصور نہیں ہے۔ یہ تو راوَن کے حُکم کی ہی تعمیل کر رہی تھیں۔ اِسکے علاوہ پچھلے جنموں کے کرموں کا پھل تو مُجھے بھگتنا ہی تھا۔ اگر پھر بھی اِن نوکرانیوں کا کوئی قُصور ہو تو اُسے میں معاف کرتی ہوں۔ اب تُم ایسا کرو کہ میں جلد از جلد اپنے پران ناتھ (مالک) کے دیدار کر سکوں۔''

پون پُتر نے جب لوٹ کر دَشرتھ نندن کو سیتا جی کا پیغام دیا۔ تو اُنہوں نے وِبھیشن سے کہا۔ ''بھائی وِبھیشن! تُم جلد جا کر سیتا جی کو انگراگ اور روحانی زیورات سے سجا کر میرے پاس لے آؤ۔'' یہ حُکم پا کر وِبھیشن نے خود ویدہی کے پاس جا کر اُنکے دیدار کیے۔ اور اُنہیں شری رام چندر کی دی گئی ہدایت کہہ سُنائی۔ اپنے شوہر کا پیغام پا کر سیتا جی شرنگار کر کے پالکی میں بیٹھ کر وِبھیشن کے ساتھ اُس جگہ پر پہنچی جہاں اُنکے شوہر کا ڈیرہ/ٹھکانہ تھا۔ پھر پالکی سے اُتر کر پیدل ہی سکوچاتی ہوئی اپنے شوہر کے سامنے جا کر کھڑی ہوگئی۔ آگے وہ تھیں اور اُنکے پیچھے وِبھیشن۔ اُنہوں نے بڑی حیرت۔ خوشی اور پیار سے شوہر کے چہرے کے دیدار کیے۔ اُس وقت اُنکا چہرہ خوشی سے صُبح سویرے کے کمل کے پھُول کی طرح کِھل اُٹھا۔ ☆☆☆

# سیتا کی اگنی پریکھشا

سیتا جی کو عاجزی سے سر جھکائے کھڑا دیکھ کر شری رام چندر جی بولے۔ ''بھدرے! (اعلیٰ ظرف) تمہیں راون سے چھڑا کر میں نے اپنے اوپر لگے کلنک کو دھو ڈالا ہے۔ دُشمن کی طرف سے ہوئی بے عزتی اور دُشمن دونوں کو ہی ختم کر دیا ہے۔ اِسوقت وعدہ پورا کر کے میں اُسکے بوجھ سے آزاد ہو گیا ہوں۔ میں تمہیں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں نے جو یہ جنگ کرنے کی محنت کی، وہ سب تمہیں پانے کے لئے نہیں بلکہ وہ صرف سداچار کی حفاظت اور پھیلے ہوئے الزام تراشی کو ہٹانے کے لئے کیا ہے۔ تُمہارے چال وچلن میں شکوک کئے جانے کا اِمکان ہے۔ اِسلئے آج تُم مُجھے بے حد نا خوشگوار جان پڑتی ہو۔ اِس لئے جنک کُماری! جہاں تُمہاری مرضی ہو چلی جاؤ۔ میں تُمہیں اِجازت دیتا ہوں۔ راون تُمہیں اپنی گود میں اُٹھا کر لے گیا اور تُم پر اپنی بُری نظر ڈال چُکا ہے۔ اِن حالات میں میں تُمہیں کیسے پھر قبول کر سکتا ہوں۔ میرا یہ مصمم ارادہ ہے۔

اپنے شوہر کی باتیں سُنکر سیتا جی کی آنکھوں سے آنسوں کی دھارا بہہ نکلی۔ وہ بولی۔ ''ویر! آپ ایسی نامُناسب کڑوی باتیں سُنا رہے ہیں۔ جو نیچ ذات کا آدمی بھی اپنی نیچ طبقہ کی بیوی سے کہتے وقت ہچکچاتا ہے۔ آج آپ مُجھ پر ہی نہیں، تمام عورت ذات کے چال وچلن پر شک کر رہے ہیں۔ راون کے بدن سے جو میرا بدن چھوا۔ اُسمیں میری مجبوری ہی وجہ ہے۔ میری مرضی نہیں۔ جب آپ نے میری تلاش میں ہنومان جی کو لنکا میں بھیجا تھا۔ اُسی وقت آپ نے مُجھے کیوں نہیں چھوڑ دیا؟'' اِتنا کہتے کہتے سیتا جی کا گلا بھر آیا۔ پھر وہ لکشمن سے بولی، ''سُمترا نندن! میرے لئے چِتا تیار کرو میں جھوٹے کلنک سے داغدار ہو کر زندہ نہیں رہنا چاہتی۔ میرے مالک نے بھری محفل میں مُجھے چھوڑ دیا ہے۔ اور ترک کیا ہے۔ اِسلئے آگ میں داخل ہونا ہی میرے لئے مُناسب راستہ ہے۔ لکشمن جی نے دُکھی ہو کر شری رام کی طرف دیکھا۔ اور اُنکا صاف صاف اِشارہ پا کر اُنہوں نے چِتا تیار کی۔ شری رام کا قیامت خیز چہرہ دیکھ کر کوئی بھی اُنہیں سمجھانے کی ہمت نہیں کر سکا۔ سیتا جی چِتا کے اِردگرد چکر کاٹ کی طواف کر کے اور شری رام۔ برہمنوں اور دیوتاؤں کو پرنام کر کے یہ کہتے ہوئے چِتا میں کود پڑی۔ ''اگر میرا دِل کبھی ایک لمحہ کے لئے بھی شری رگھوناتھ جی سے دُور نہ ہوا ہو تو تمام دُنیا کے مُشاہد آگ دیوتا میری حفاظت کریں،۔

ویدہی کو آگ میں داخل ہوتے دیکھ کر تمام حاضرین وانر اور راکھشس ہاہا کار کرنے لگے۔ تبھی برہما، شیو شنکر،

اِندر۔ وُرون سمیت بے شُمار دیوتاؤں نے شری رام کے پاس آکر کہا۔ ''شری رام! آپ عالموں میں افضل ہیں۔ پھر اِسوقت آگ میں گِری ہوئی سیتا جی کی توہین کیسے کر رہے ہیں۔ آج آپ یہ معمولی لاعِلم لوگوں جیسا کام کیوں کر رہے ہیں۔''

اُسی وقت اگنی دیو مُجسم ویدہی سیتا کو چِتا میں سے لیکر اُٹھ کھڑے ہوئے۔ اُسوقت سیتا جی صُبح سویرے کے سُورج کی طرح پُر رونق ظاہر ہو رہی تھی۔ اگنی دیو نے شری روگھناتھ جی کو سیتا جی سونپتے ہوئے کہا۔ ''شری رام! آپ کی بیوی سیتا عظیم پتی وَرتا ہے۔ اِس میں کوئی گُناہ یا دوش نہیں ہے۔ اِسے قبول کریں۔''

اگنی دیو کے الفاظ سُن کر شری رام نے خُوشی خُوشی سیتا کو قبول کرتے ہوئے کہا۔ ''میں جانتا ہوں سیتا بالکل پاک ہے۔ لوگوں کو اِسکی پاکیزگی کا یقین دِلانے کے لئے مُجھے یہ اِمتحان لینا پڑا۔ آپ سب لوگ میرے ہمدرد ہیں۔ اِس لئے تکلیف اُٹھا کر اِسوقت یہاں تشریف لائے ہیں۔''

شری رام کے الفاظ سُن کر مہادیو جی بولے۔ ''شری رام! بُرے لوگوں کے خاتمہ کا کام مُکمل ہوا۔ اب آپکو جلد از جلد ایودھیا لوٹ کر ماتاؤں۔ بھرت۔ پڑوسیوں وغیرہ کی پریشان کُن اِنتظار کی گھڑیوں کو ختم کرنا چاہیئے۔ دیکھو سامنے آپکے پِتا دَشرتھ وِمان میں بیٹھے ہیں۔'' مہادیو کی یہ بات سُن کر لکشمن سمیت شری رام چندر جی نے وِمان میں اپنے والد کو بیٹھا دیکھ کر اُنہیں پرنام کیا۔ مہاراج دَشرتھ اُنہیں ہدایات اور دُعا دیکر سورگ لوک کو روانہ ہوئے۔

دَشرتھ کے رُخصت ہونے پر دیوراج اِندر نے کہا۔ ''ہے روگھُناتھ! تُم نے راکھشسوں کا سنگھار کر کے آج دیوتاؤں کو بے خوف کر دیا۔ اِس لئے میں تُم سے بہت خوش ہوں۔ تُم جو چاہو وَردان (عطیہ) مُجھ سے مانگ لو۔''

اِندر کو خوش دیکھ کر شری رام چندر جی بولے۔ ''دیوراج! اگر آپ مُجھ پر خوش ہیں تو میری اِستدعا ہے کہ میرے لئے محنت کرتے ہوئے وانر وغیرہ جو جو بہادُر فوت ہوئے ہیں۔ اُنہیں نئی زندگی عطا کر کے پھر سے زِندہ کر دیجئے۔ وہ مُکمل صحت مند ہو کر مُجھ سے آملیں۔'' اِندر نے خوشی خوشی شری رام چندر جی کی خواہش پوری کر دی۔ ☆☆☆

# شری رام، سیتا اور لکشمن کی ایودھیا کے لئے روانگی

رات بھر آرام کرنے کے بعد شری رام چندر جی نے وبھیشن کو بُلا کر کہا۔ ''ہے لنکیش! مُجھے دیئے گئے ونواس کا وقت پُورا ہونے کو ہے۔ اب میرا دِل بھرت سے مِلنے کے لیئے تڑپ رہا ہے۔ وہ بھی مُجھے یاد کر کے بہت دُکھی ہو رہے ہونگے۔ اِس لئے تُم ایسا اِنتظام کرو کہ ہم جلد سے جلد اَیودھیا پُہنچ سکیں۔ کیونکہ اَیودھیا تک پیدل سفر کرنے والے کے لئے یہ راستہ بہت ہی دُشوار ہے۔

یہ سُن کر وِبھیشن نے کہا۔'' ہے مالِک! آپ اِسکی فِکر نہ کریں۔ میں ایک ہی دِن میں آپکو ایودھیا پُوری پہنچا دُونگا۔ ویسے میری تمنا یہ تھی کہ آپ کُچھ دِن یہاں ٹھہر کر میری مہمان نوازی منظور کرتے۔'' جب شری رام نے وہاں ٹھہرنے میں اپنی مجبوری دِکھائی تو وِبھیشن نے فوراً پُشپک وِمان (جہاز) منگایا۔ جو سونے کا بنا ہوا اور طرح طرح کے رتنوں سے سجایا ہوا تھا۔ شری رام چندر جی نے سب وانروں اور اُنکی کی ہوئی مَدد کے لئے اِحسان مندی ظاہر کی۔ اُس کے بعد سیتا جی اور لکمشن جی کے ساتھ وِمان پر سوار ہوئے۔ جب سُگریو سمیت سب وانروں اور وِبھیشن نے بھی اُنکے ساتھ ایودھیا چلنے کے لئے اِصرار کیا تو اُنہوں نے مہربان ہو کر سب کو اُسی وِمان پر اپنے ہمراہ ایودھیا لایا۔ شری رام کی اِجازت پا کر وہ وِمان آسمان میں اُڑنے لگا۔ شری رام نے سیتا کو لنکا۔ سُمندر۔ سُونے کا پہاڑ۔ ہرنیہ نابھ، سیتو بند (پُل)، کش کندھا نگری کو دِکھا کر اُنکی اہمیت بتانے لگے۔ بیچ بیچ میں سیتا اغوا کے بعد کے واقعات کا بھی ذِکر کرتے جاتے تھے۔ جب وِمان کشکندھا نگری پہنچا۔ تو سیتا جی نے سُگریو کی بیوی تارا وغیرہ کو بھی اپنے ہمراہ ایودھیا لے چلنے کا اِصرار کیا۔ شری رگھوناتھ جی نے وِمان کو وہاں رُکوا کر سُگریو اور دوسرے فوجی سرداروں سے کہا۔ کہ وہ جلد اپنے اپنے رشتہ داروں کو جو ایودھیا چلنے کے خواہشمند ہوں، جا کر لے آئیں۔ شری رام چندر جی کی ہدایت پاتے ہی وہ لوگ سب رشتہ داروں کو بُلا کر لائے۔ پھر وِمان اپنی منزل مقصود کی طرف چل پڑا۔ وِمان چلتے ہی شری رام چندر جی نے سیتا کو ''رشیہ موک'' پہاڑ دِکھایا جہاں اُنہوں نے سُگریو سے مُلاقات کی تھی۔ بعد ازاں اُنہوں نے شبری کی کہانی سُناتے ہوئے ''پمپا'' دِکھایا۔ جٹایو کے مرنے کی جگہ۔ مہاتما ''سُتیکشن'' اور ''شر بھنگ'' کے آشرم ''شرنگویر پُری'' وغیرہ دِکھاتے ہوئے بھاردواج مُنی کے آشرم پر پہنچے۔ وہاں اُنہوں نے وِمان اُتارا بھاردواج مُنی کے

آشرم میں پہنچکر اُنہوں نے مُنی کو سادر پرنام کیا اور خبر خیریت کے بعد ایودھیا پوری بھرت اور ماتاؤں کے بارے میں معلومات حاصل کیئے۔ پھر اُنہوں نے ہنومان جی سے کہا۔ "وانرراج! میں چاہتا ہوں کہ میرے ایودھیا پہنچنے سے پہلے تُم ایودھیا جا کر پتہ لگاؤ کہ راج بھون میں تو سب خیریت سے ہیں۔ شرنگویرپُر پہنچکر ون واسی نشادراج سے بھی مُلاقات کرو۔ اُن سے تُمہیں ایودھیا کا راستہ بھی معلوم ہو جائے گا۔ بھرت سے مِل کر ہماری خیر و خیریت سے اُنہیں آگاہ کرنا۔ اور یہاں ہوئے سارے واقعات سے اُنہیں روشناس کرانا۔ اُنہیں یہ بھی بتا دینا کہ ہم لوگ اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر راکھشس راج وِبھیشن وانرراج سُگریو اور دیگر دوستوں کے ساتھ پریاگ راج تک آ پہنچے ہیں۔ ساتھ ہی بھرت کے چہرے کا بھی جائزہ لینا۔ اگر اُنہیں ہمارا آنا ناگوار گذرتا دِکھائی دے گا تو مجھے خبردار کرنا۔ ویسے حالات میں ہم ایودھیا سے دُور رہ کر تپسوی زندگی گذاریں گے۔ تُم جا کر اُنہیں سب باتوں کی خبر کر دو۔

پربھُو کی ہدایت کے مُطابق ہنومان جی آدمی کا حُلیہ بنا کر تیز رفتاری سے ایودھیا کی طرف چل پڑے۔ پہلے وہ گنگا اور جمنا کے سنگم کو پار کر "شرنگویرپُر" پہنچے اور وہیں نشادراج گرہ سے مِلے اُنہیں شری رام کی خیر و خیریت سے آگاہ کر کے "پُرشورام تیرتھ" "والوِکنی ندی"، "دروتھی"، "گومتی" اور خطرناک "شال ون" کو پار کرتے ہوئے نند گرام جا پہنچے۔ ایودھیا سے ایک کوس کی دوُری پر اُنہوں نے چیر وستر اور کالا مرگ چرم پہنے ہوئے کمزور بھرت کو دیکھا۔ وہ تپسیا رت برہم رِشی کے مشابہ دِکھائی دیتے تھے۔

بھرت جی کے پاس پہنچکر پون پُتر ہنومان جی نے دونوں ہاتھ جوڑ کر اُن سے اِلتماس کی۔ "دیو! شری رگھناتھ جی خیریت سے ہیں اور آپکی خبر و خیریت کے بارے میں فکرمند ہیں۔ آپ اِس اُداسی کو چھوڑ دیجیئے جلد ہی شری رام چندر جی سے ملیں گے۔"

یہ خوشخبری سُن کر بھرت کی خوشی کی اِنتہا نہ رہی۔ اُنہوں نے بڑے زور سے پیار سے پون پُتر کو اپنے لگے لگایا۔ اور بولے۔ "بھیا! تُم نے جو مجھے یہ پیاری بات بتائی ہے۔ اِس کے بدلے میں میں تُمہیں کیا دوُں۔ مجھے کوئی ایسی چیز دِکھائی نہیں دیتی جو تُمہاری اِس خوش خبری کا مناسب اِنعام ہو سکے۔ پھر بھی میں تُمہیں اس کے لئے ایک سو اعلیٰ گاؤں ایک لاکھ گائیں اور اعلیٰ سونے اور رتنوں کے زیورات سے آراستہ سولہ اچھے خاندانوں کی دوشیزائیں بطور آپکی بیویاں آپکے حوالہ کرتا ہوں۔ پھر

بولے۔ سومیہ! مُجھے یہ بتاؤ کہ شری رگھوناتھ جی اور وانروں کا میل مِلاپ کیسے ہوا؟ بھرت کے اِس سوال کے جواب میں ہنومان جی نے شری رام چندر جی کو وَن واس سے لیکر دنڈ کارنیہ میں داخل ہو کر وِرادھ کو مارنے۔ شر بھنگ مُنی کے سورگ سِدھارنے، کھر، دُوشن اور ترشرا کو مارنے۔ سیتا کا اغوا۔ گِدھراج جٹایو کی موت۔ سیتا کی تلاش کرتے ہوئے سُگریو سے ملاقات ہونے کے سارے واقعات پھر سیتا کی کھوج کرنے۔ سُمندر پُل باندھنے۔ اور راوَن اور اُسکے خاندان کو مار کر سیتا جی کو آزاد کرنے تک کے تمام حالات بھی تفصیل سے سُنا ڈالے۔ یہ بھی بتا دیا کہ اب شری رام چندر جی پُشپک وِمان سے ایودھیا آرہے ہیں۔ ☆☆☆

# شری رام اور بھرت کا مِلاپ

خوش وخُرم ہو کر بھرت نے شتروگھن کو بُلا کر اُنہیں یہ خوشخبری سُنائی اور شری رام چندر جی کے اِستقبال کے لئے زور دار تیاریاں کرنے کا حکم دیا۔ اُنہوں نے کہا۔"سبھی مندروں میں خوشبو دار پھُولوں سے پُوجا ہو۔ سبھی وتیا لک نرتیا نگنائیں۔ رانیاں۔ وزیر۔ فوجیں اور شہر کے اہم لوگ شری رام چندر جی کے درشن اور اِستقبال کے لئے شہر کے باہر چلیں۔ شہر کے تمام راستوں۔ بازاروں اور ڈھالانوں کو جھنڈیوں وغیرہ سے خوب سجایا جائے۔"

دُوسرے دِن صُبح سویرے تمام اعلیٰ شہری۔ وزیر۔ انت پُور کی رانیاں وغیرہ بے شُمار فوجیوں کے ساتھ شری رام چندر جی کے خوش آمدید کے لئے پُر جوش انداز میں نند گرام آ پہنچے۔ کوشلیا۔ سُمترا۔ کیکئی مہا رانیاں۔ انت پور واسی رانیوں کی سربراہی کر رہی تھیں۔ سبھی کے ہاتھوں میں رنگ برنگی پھول مالائیں تھیں۔ چیروستر اور کرش مرگ چرم کے لباس میں بھرت وزیروں اور پروہتوں سے گھیرے ہوئے سر پر شری رام کے کھڑاؤں رکھے اِنتظار کر رہے تھے۔ تبھی دُور سے پُشپک وِمان آتا دِکھائی دیا۔ تمام کھڑے شہریوں کے دِل میں خوشی کی لہر دوڑی اور وہ شری رام چندر جی کا جے جے کار کرنے لگے۔ بھرت نے آگے بڑھ کر "ارگھ یہ پاد" وغیرہ سے شری رام کی پُوجا کی۔ اور اُنکے قدموں میں جھک کر پرنام کیا۔ رگھوناتھ جی نے آگے بڑھ کر اِنہیں اپنی چھاتی سے لگا لیا۔ پھر بھرت نے ویدہی (سیتا جی) کے پاؤں چھُو کر لکشمن کو اپنی چھاتی سے لگایا۔ اُسکے بعد وہ وِبھیشن۔ سُگریو اور دیگر وانر بہادُروں سے بڑے پیار سے مِلے۔ شتروگھن بھی سب سے بھرت کی طرح ہی مِلے۔ شری رام چندر نے تینوں ماتاؤں کے پاس جا کر باری باری سب کے پیر چھوئے۔ اُنکا آشیرواد حاصل کر کے اُنہوں نے گورو وِشِشٹھ کے پاس جا کر اُن کا سادر پرنام کر کے پرُتپاک اِستقبال کیا۔ اُدھر تمام شہری زور وشور سے اُنکی تعریف۔ اِستقبال اور جے جے کار کر رہے تھے۔

پھر بھرت نے رام چندر جی کو کھڑاؤں پہناتے ہوئے کہا۔"مالِک! میرے پاس امانت کے طور رکھا ہوا آپکا یہ سارا

راج میں نے آج آپکے قدموں میں لوٹا دیا ہے۔ آج میری زندگی کامیاب ہوگئی۔ آپکی مہربانی سے حکومت کا خزانہ۔فوج وغیرہ سب پہلے سے دس گُنا ہو گیا ہے۔"

بھرت کی بات سُنکر وِبھیشن اور تمام وانروں کی آنکھوں سے آنسوں ٹپکنے لگے۔ وِمان (جہاز) کو "کبیر" کے پاس لوٹ جانے کا حکم دے کر شری رام چندر جی گُورو وشیشٹھ کے پاس آکر بیٹھ گئے۔☆☆☆

# شری رام چندر جی کی شایان شان تاجپوشی!

بھرت نے عاجزی سے شری رام چندر جی سے کہا۔ "رگھونندن! اب سب کی یہی تمنا ہے کہ سب لوگ آپکی جلد سے جلد تاجپوشی دیکھیں۔ جب تک چاند ستارے گردش میں رہیں اور جب تک یہ زمین قائم ہے۔ تب تک آپ اس دُنیا کے راجا بنے رہیں۔ اب آپ اس بن واسی کے بھیس کو چھوڑ کر راجا کا بھیس اختیار کریں۔"

بھرت کے پیار بھرے الفاظ سُن کر رگھوناتھ جی نے "تتھاستو" (ویسا ہی ہوگا) کہا۔ اور فوراً تاجپوشی کی تیاریاں ہونے لگیں۔ سیتا۔ لکشمن۔ بھرت۔ شتروگھن سمیت رانیاں۔ وبھیشن۔ سگریو اور باقی وانروں نے بھی خوبصورت لباس اور زیورات پہنے۔ راجسی بھیس میں شری رام چندر جی شہر کی طرف چل دیئے۔ بھرت سارتھی بنکر اُن کا رتھ چلا رہے تھے۔ شتروگھن نے چھتر لگا رکھا تھا۔ لکشمن شری رام کے سر پر چوَر ڈال رہے تھے۔ ایک طرف لکشمن اور دوسری طرف وبھیشن کھڑے تھے۔ اُنہوں نے سونے کے چنور ہاتھوں میں رکھے تھے۔ وانرراج سگریو "دسنترنجے" نام کے ہاتھی پر سوار تھے۔ تمام شہریوں نے جے جے کار کیا۔ اور اعلیٰ شہریوں نے آگے بڑھ کر اُنہیں مبارکباد دی۔ پھر لوگ اُنکے پیچھے پیچھے چلنے لگے۔

شری رام چندر جی کی تاجپوشی کے لئے چاروں سُمندروں اور تمام پاک دریاؤں اور ندیوں کا پانی منگوایا گیا۔ وشیشٹھ جی نے سیتا جی کے ساتھ شری رام کو رتن جڑت چوکی پر بٹھایا۔ پھر وشیشٹھ جی۔ مادیو۔ جاوالی۔ کاشپ۔ کاتیاین، سُیگ۔ گوتم اور وجے نے اُنکا خوشامدید کیا۔ بعد ازاں دیگر وزیروں۔ سپہ سالاروں۔ اعلیٰ لوگوں وغیرہ نے بھی اُنکو خوشامدید کیا۔ اُسوقت شری رام چندر جی نے برہمنوں کو گائیں۔ سونے کی چیزیں۔ نہایت قیمتی زیورات اور لباس وغیرہ بانٹ دیئے۔ پھر اُنہوں نے وبھیشن۔ سگریو۔ انگد اور دوسرے وانروں کو بھی اِنعامات دے دیئے۔

سیتا جی نے اپنے گلے کا ہار اُتار کر پیار سے پون پُتر ہنومان جی کو دے دیا۔ پھر سب وانر وغیرہ رُخصت ہو کر اپنے اپنے گھر چلے گئے۔

راج کرتے ہوئے شری رام چندر جی نے ایک سو اشو میدھ یگ اور پونڈر یگ اور رواج پیٔے یگ کئے۔

رام راج میں چوری۔ بدمعاشی۔ بچپن کی موت وغیرہ جیسے واقعات کبھی رونما نہیں ہوئے۔ ساری رعایا دھرم پر ڈٹی رہتی تھی۔ اِس طرح سے شری رام چندر جی نے گیارہ ہزار سال تک راج کیا۔☆☆☆

☆☆☆شری بالمیکی رامائین بزبان اُردو کا لنکا کانڈ مکمل ہوا☆☆☆

# اتر کانڈ/ باب

## مہمانوں کی رُخصتی

اب شری روگھناتھ جی قائدہ کے مُطابق ہر روز دربار میں بیٹھ کر راج کاج سنبھال کر حکومت چلانے لگے۔ کُچھ دنوں بعد راجہ جنک رُخصت ہو کر متھلا کے لئے روانہ ہو گئے۔ اُسکے بعد کیکئے نریش یودھاجت۔ کاشی راج پرت رون اور دیگر آئے ہوئے راجے مہاراجے بھی مُخلصانہ طور ایودھیا سے رُخصت ہوئے پھر اُنہوں نے سُگریو۔ ہنومان۔ انگد۔ نل۔ نیل کیسری۔ کُمد۔ گندھ مادن، سُشین۔ پنس۔ ویرمیند۔ دِویود۔ جامبوان۔ گواکش، وِنت۔ دھرمُر۔ بلی مُکھ۔ پرجنگھ۔ سن ناد۔ دری مُکھ۔ ددھِ مُکھ۔ اِندر جانو۔ اور دیگر وانر جنگجوؤں کو مختلف قسم کے لباس و زیورات رتن وغیرہ دے کر عزت افزائی کی پھر اُنکی بہت زیادہ تعریف کے ساتھ اُنکو بھی رُخصت کیا۔

وِبھیشن سے بولے۔ ''راکھشس راج! تُم دھرم کے مُطابق لنکا پر راج کرو۔ تُم دھرماتما ہو۔ مُجھے یقین ہے۔ کہ تُم دھرم کے خلاف کوئی کام نہیں کرو گے۔ اپنی رِعایا کا بیٹے کی طرح پالن پوسن کرنا۔ رُخصت ہونے سے پہلے ہنومان بولے۔'' پربھو! مُجھے ایسا وَر دیجیئے کہ آپکے لئے میری مستحکم بھگتی ہمیشہ بنی رہے۔ آپکے بغیر کہیں اور میرا لگاؤ نہ ہو۔ اِس دھرتی پر جب تک رام کتھا بیان ہوتی رہے تب تک میری جان، آپ اور ماتا سیتا اِس جسم میں ہی بستے رہیں۔''

ہنومان کی بات سُن کر شری رام چندر جی نے اُنہیں اُٹھا کر چھاتی سے لگایا۔ اور بولے۔ ''ایسا ہی ہوگا۔ سنسار میں جب تک میری کہانی بیان ہوتی رہے گی تب تک تُمہاری نیک نامی و شہرت بھی اٹل رہے گی۔ اور تُمہاری جان بھی تُمہارے جسم میں بنی رہے گی۔ (یعنی تُم امر رہو گے) تُم نے جو احسان کیئے ہیں اُنکے لئے میں ہمیشہ تُمہارا قرضدار رہونگا۔''

پھر وہ سب لوگ۔ شری رام کا گُن گان کرتے ہوئے وہاں سے رُخصت ہوئے۔ وِبھیشن سُگریو۔ ہنومان جی وغیرہ کے رُخصت ہونے پر بھرت بولے۔ ''راگھو! آپ کو راج تخت پر بیٹھے ایک مہینہ ہوا ہے اُس مُدت میں تمام لوگ صحت مند

اور بلا کسی بیماری کے دِکھائی دیتے ہیں۔ بوڑھے لوگوں کے پاس بھی موت پھٹکنے میں ہچکچاتی ہے۔ تمام بچے۔ جوان۔ اور عورتوں کے بدن ہرشٹ پُشٹ اور بارونق دِکھائی دیتے ہیں۔ شہریوں میں خوشی کی لہر ڈوری ہے۔ بادل وقت پر امرت جیسا پانی برساتے ہیں۔۔ ہوا ایسی چلتی ہے کہ اُسکا چھونا مسرت بخش اور ٹھنڈا محسُوس ہوتا ہے۔'' بھرت کی یہ باتیں سنکر شری رام چندر جی بہت خوش ہوئے۔ ☆☆☆

# شہریوں میں منحوس چرچا

جب ایودھیا میں حکومت کرتے ہوئے کافی عرصہ ہوا۔تب ایک دن شری رام چندر جی سیتا جی کے گربھ وتی (حاملہ) ہونے کی خبر پاکر بہت خوش ہوئے۔اور سیتا سے بولے۔''ویدیَہ نندنی! اب تُم جلد ہی ''ایکشواکو'' خاندان کو بیٹا عطا کروگی۔اِس وقت تُمہاری کیا چاہت ہے۔میں تُمہاری خواہش ضرور پُوری کرونگا۔تُم بلا کسی ہچکچاہٹ کے اپنے دِل کی بات کہو۔''

اپنے شوہر کے الفاظ سُن کر سیتا جی مُسکرا کر بولیں۔''سوامی! میری خواہش ایک بار اُن پاک تپووَنوں (اُن جنگلوں جہاں تپسوی تپسیا کر رہے ہیں) کو دیکھنے کی ہو رہی ہے۔میں کُچھ وقت اُن مہارشی تپسویوں کے پاس رہنا چاہتی ہوں۔جو کند مُول کھاکر گنگا کے کِنارے تپسیا کرتے ہیں۔کم سے کم ایک رات وہاں رہائش کر کے میں اُنہیں سنگین تپسیا کرتے دیکھنا چاہتی ہوں، اِس وقت میری یہی تمنا ہے۔'' اپنی پیاری بیوی کی تمنا جان کر رگھونندن بولے۔''سیتے! تُمہاری خواہش میں ضرور پُوری کرونگا۔تُم بے فِکر رہو۔کل صُبح سویرے ہی میں تُمہیں گنگا کِنارے رہنے والے رشیوں کی طرف بھیجنے کا انتظام کرونگا۔'' سیتا جی کو یقین دِلا کر شری رام ''راج دربار'' میں چلے گئے۔راج دربار سے فارغ ہو کر وہ اپنے دوستوں میں بیٹھ کر ہنسی مذاق کرنے لگے۔اُن دوستوں میں اُنکے بچپن کے دوست۔وِجے۔مدھُو متت۔کاشیپ۔منگل۔کُل۔سُراجی۔کالیہ۔بھدر۔دنت وکتر اور سُبھا گدھ تھے۔باتوں باتوں میں شری رام چندر جی نے پوچھا۔''بھدر! آجکل شہر میں کِس بات کی چرچا خاص طور سے ہوتی ہے۔شہری اور عام لوگ میرے، سیتا، بھرت، لکشمن وغیرہ بھائیوں اور ماتا کیکئی کے بارے میں کیا کیا باتیں کرتے ہیں؟ اکثر دیکھا جاتا ہے کہ راجا آچار وچار سے خالی ہو۔تو ہر طرف اُسکی مذمت ہوتی ہے۔'' بھدر نے جواب دیا ''سومیہ! ہر طرف آپکے بارے میں اچھی ہی چرچا سُننے کو مِلتی ہے۔''دش گریو' پر جو آپنے فتح پائی ہے۔اُسکو لیکر سب لوگ آپکی خوب تعریف کرتے ہیں۔اور آپکی بہادری کی کہانی اپنے بچوں کو بڑے شوق سے سُناتے ہیں۔شری رام چندر جی بولے۔''بھدر! ایسا نہیں ہو سکتا کہ سب لوگ میرے بارے میں سب اچھی ہی باتیں کہیں۔کُچھ ایسی بھی ہو سکتی ہیں جو اُنہیں اچھی نہ لگتی ہوں۔دُنیا میں طرح طرح کے لوگ ہوتے ہیں۔اِسلئے تُم نے جو کُچھ بھی سُنا ہو۔بے فِکر اور بِنا کھٹکے کہو۔اگر اُنہیں مُجھ میں کوئی عیب دِکھائی دیتا ہوگا تو میں اُسے دُور کرنے کی کوشش کرونگا۔''

یہ سُن کر بھدَر بولا۔ ''وہ کہتے ہیں کہ شری رام نے سُمندر پر پُل باندھ کر ایسا مُشکل کام کیا ہے۔ جسے دیوتا بھی نہیں کر سکتے۔ راوَن کو مار کر وانروں کو بھی اپنے ساتھ مِلایا ہے۔ لیکن ایک بات کھٹکتی ہے۔ راوَن کو مار کر اُس سیتا کو گھر لائے۔ جو اِتنے دِنوں راوَن کے پاس رہی۔ پھر سیتا سے نفرت کرنے کے بجائے اُنہوں نے اُسے کیسے اپنے پاس رکھ لیا؟ بھلا سیتا کا کردار وہاں پاک رہا ہوگا؟ اب رِعایا لوگ بھی ایسی عورتوں کو اپنے گھروں میں رکھنے لگیں گے۔ کیونکہ جیسا راجا کرتا ہے۔ رِعایا بھی ویسا ہی کرتی ہے۔ اِس طرح سے تمام شہری طرح طرح کی باتیں کرتے ہیں۔'' بھدَر کی باتوں کے ساتھ دیگر ساتھیوں نے بھی اتفاق کیا اور کہا کہ ''ہم نے بھی ایسی باتیں لوگوں کی زبان سے سُنی ہیں۔''

سب کی باتیں سُن کر شری رام نے اُنہیں رُخصت کیا اور اِس بارے میں گہرائی سے سوچنے لگے۔ پھر اُنہوں نے دربان کو حُکم دیکر تینوں بھائیوں کو بُلایا۔ بھائیوں نے آکر اُنکو احترام سے نمسکار کیا۔ اور دیکھا شری رام چندر جی بہت اُداس ہیں۔ اُنکی آنکھوں میں آنسوں ڈبڈبا رہے ہیں۔ اُنہوں نے بہت عِزت سے تینوں بھائیوں کو اپنے پاس بٹھا کر کہا۔ '' بندھوؤں! میں نے تُمہیں، اِس لئے بُلایا کہ تُمہیں اُس چرچا کی جانکاری دے دوں جو لوگوں میں میرے اور سیتا کے بارے میں چل رہی ہے۔ اُن میں سیتا جی کے کردار کے بارے میں بدنامی پھیلی ہوئی ہے۔ اور میرے بارے میں بھی اُن کے دِل میں نفرت کے جذبات ہیں۔ لکشمن! یہ تو تُم جانتے ہی ہو کہ سیتا اپنے کردار کی پاکیزگی ثابت کرنے کے لئے سب کے سامنے اگنی پریکھشا دے چُکی ہے۔ خود اگنی دیو نے اُنہیں بے گُناہ بتایا تھا۔ اِس طرح سے صاف و پاک کردار والی سیتا کو خود دیوراج اِندر نے میرے ہاتھوں میں سونپا تھا۔ پھر بھی ایودھیا میں یہ افواہ پھیل رہی ہے اور میری بدنامی لوگ کر رہے ہیں۔ میں لوگوں کی بدنامی کے ڈر سے اپنی جان کو اور تُمہیں بھی چھوڑ سکتا ہوں۔ پھر سیتا کو چھوڑ دینا میرے لئے ذرہ بھی مشکل نہیں ہوگا۔ اِس لئے لکشمن! کل سویرے تُم سارتھی سُمنت کے ساتھ سیتا کو لے جا کر اپنے مُلک کے حدُود سے باہر چھوڑ آؤ۔ گنگا کے اُس پار تمسا ندی کے کِنارے پر مہارِشی بالمیک کا آشرم ہے اُس کے نزدیک اُنہیں چھوڑ کر لوٹ آنا۔ میں تُم لوگوں کو اپنی جان اور شان کی بقاء کے لئے مَنع کرتا ہوں کہ میرے فیصلے کے ساتھ اتفاق کرنا اور کوئی کُچھ مت کہنا۔ سیتا نے گنگا کِنارے رِشیوں کے آشرم دیکھنے کی خواہش ظاہر کی تھی۔ وہ بھی پوری ہو جائے گی۔ پھر گہری سانس بھر کر آنکھوں میں آنسوں پونچھ کر وہ چُپ ہو گئے۔

نوٹ: یہاں یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ اِس معاملہ میں یہ تذکرہ عام ہے کہ شری رام چندر جی ایک دن شام کو بھیس بدل کر اپنی رعایا کی بہ چشم خود حالت اور جانکاری دیکھنے کے لئے نکلے تھے تو دیکھا کہ ایک دھوبی کا اپنی بیوی کے ساتھ جھگڑا چل رہا ہے۔ اور جھگڑے کے دوران دھوبی نے اپنی بیوی کو گھر سے باہر نکالتے ہوئے کہا۔ کہ میں شری رام نہیں ہوں کہ اپنی اُس بیوی کو دوبارہ بساؤں جو سال بھر گھر سے باہر دوسرے کے گھر رہی ہے۔ دھوبی کی بیوی رات بھر گھر سے باہر رہی تھی۔ شری رام چندر جی نے یہ الفاظ خود سُنے اور اِسی وجہ سے سیتا کو گھر سے نِکال دینے کا عوامی مُفاد کی خاطر فیصلہ لیا۔ (صفحہ ۳۰۸ شریمد بھاگوت بزبان اُردو)۔ ☆☆☆

# سیتا کی جلاء وطنی!

صُبح سویرے بڑے افسردہ دِل سے لکشمن نے سُمنت سے خوبصُورت گھوڑوں والا رَتھ لانے کے لئے کہا۔ اُس میں سیتا جی کے لئے ایک شاندار بیٹھنے کی جگہ بنانے کا حُکم دیا۔ سُمنت کے پوچھنے پر اُنہیں بتایا کہ اُنہیں جانکی کے ساتھ مہا ریشیوں کے آشرم پر جانا ہے۔ رَتھ آجانے پر لکشمن سیتا جی کے پاس جا کر بولے۔ ''دیوی! آپ نے مہاراج سے مُنیوں کے آشرموں میں جانے کی تمنا ظاہر کی تھی۔ اِس لئے میں مہاراج کے حُکم سے تیار ہو کر آگیا ہوں تاکہ آپ کو گنگا کِنارے پر ریشیوں کے خوبصُورت آشرموں تک پہنچا سکوں۔''

لکشمن کی بات سُن کر سیتا خوشی خوشی اُنکے ساتھ چلنے کو تیار ہوئی۔ ریشیوں کی بیویوں کو دینے کے لئے اُنہوں نے اپنے ساتھ بہت قیمتی لِباس۔ زیورات اور قسم قسم کے رتن لے لئے۔ اُن دونوں کو رتھ پر سوار کرا کر سُمنت تیز رفتاری سے رتھ کو جنگل کی طرف لے چلا۔ راستہ میں سیتا جی لکشمن جی سے کہنے لگی۔ ''ویرور! مُجھے بہت بُرے شگون دِکھائی دے رہے ہیں۔ میری دائیں آنکھ پھڑک رہی ہے۔ جِسم کانپ رہا ہے۔ دِل کی دھڑکن غیر معمولی ہے۔ تُمہارے بھائی خریت سے تو ہیں۔ میری سب ساسویں خیریت سے تو ہیں۔

سیتا جی کی بے چین بولی سُنکر لکشمن جی نے اپنے دِل کی اُداسی دبا کر اُنہیں حوصلہ بندھایا۔ گومتی کے کِنارے پر پہنچکر ایک آشرم میں اُنہوں نے رات گذاری۔ دوُسرے دِن صُبح سویرے وہ آگے چلے۔ اور دوپہر تک گنگا کے کِنارے پر جا پہنچے۔ گنگا کے پانی کی دھارا کو دیکھتے ہی لکشمن جی کی آنکھوں سے آنسوں کی دھارا بہہ نِکلی اور پھُوٹ پھُوٹ کر رونے لگے۔ سیتا جی نے فِکر مند ہو کر اُن سے روُنے کی وجہ پوچھی۔ لکشمن جی نے اُنکے سوال کا کوئی جواب نہ دیا۔ اور رتھ سے اُتر کر کِشتی پر سوار ہو کر سیتا جی سمیت گنگا کے دوسرے کِنارے پر جا پہنچے۔ وہاں کِشتی سے اُتر کر لکشمن جی سیتا جی سے ہاتھ جوڑ کر بولے۔ ''دیوی! آج مُجھے بڑے بھیا نے وہ کام سونپا ہے جِس سے ساری دُنیا میں میری ملامت ہوگی۔ مُجھے یہ بتاتے ہوئے دُکھ ہو رہا ہے کہ ایودھیا میں آپکے لنکا پر رہائش کو لیکر غلط افواہیں پھیل گئی ہیں۔ اُس سے بہت دُکھی ہو کر مہاراج رام چندر جی

نے آپکو الگ کر دیا ہے۔ اور مُجھے آپکو یہاں گنگا کِنارے چھوڑ جانے کا حکم دیا ہے۔ ویسے یہ جگہ ہر طرح سے محفوظ ہے کیونکہ یہاں عظیم برہم ریشی ''بالمیک'' جی کا آشرم ہے۔ آپ یہاں فاقے وغیرہ رکھ کر دھارِمک زندگی گذاریں۔''

لکشمن جی کے یہ کٹھور الفاظ سُن کر جنک نندنی کو ایسا دھکا لگا کہ وہ بے ہوش ہو کر زمین پر گر پڑیں۔ پھر ہوش آنے پر بولی۔ ''لکشمن! کیا وِدھاتا نے مُجھے زندگی بھر دُکھ ہی دُکھ بھگتنے کے لئے ہی پیدا کیا ہے۔ پہلے مجھے راگھو سے الگ لنکا میں رہنا پڑا۔ اور اب اُنہوں نے مُجھے ہمیشہ کے لئے چھوڑ دیا۔ لکشمن! میری سمجھ میں یہ نہیں آتا کہ اگر رشی مُنی مُجھ سے یہ پوچھیں گے کہ تُمہیں رام نے کِس قصور کی وجہ سے چھوڑ دیا ہے۔ تو میں اُنہیں کیا جواب دونگی۔ میری سب سے بڑی مُشکل یہی ہے کہ میں گنگا میں ڈوب کر بھی اپنی جان نہیں دے سکتی۔ کیونکہ ایسا کرنے سے میرے سوامی کے خاندان کا خاتمہ ہوگا۔ تُم کیوں دُکھی ہوتے ہو۔ تُم تو مہاراج کے حُکم کی تعمیل کر رہے ہو۔ جو کہ تُمہارا فرض ہے۔ جاؤ تُم لوٹ جاؤ۔ اور سب سے میرا پرَنام کہنا۔

سیتا سے اِجازت لے کر دُکھی دِل سے لکشمن جی اَدھ مرے جسم کو ڈھوتے ہوئے رَتھ پر بیٹھے اور بیٹھتے ہی بے ہوش ہو گئے۔ ہوش میں آ کر وہ پھر رُونے لگے۔ اُدھر سیتا جی آہ وزاری کرتی ہوئی چیختی رہی۔ دو مُنی کُماروں نے سیتا کو اِسطرح سے وِلاپ کرتے دیکھا تو اُنہوں نے بالمیک مُنی کے پاس جا کر اِسکا ذکر کیا۔ یہ خبر سُن کر ''بالمیک'' سیتا جی کے پاس پہنچے اور بولے۔ ''پتی ورتے! میں نے اپنی رُوحانی طاقت سے جان لیا ہے کہ تُم راجہ دَشرتھ کی بہُو اور مِتھلیش کی بیٹی ہو۔ مُجھے تُمہارے الگ کرنے کی بات بھی معلوم ہو چکی ہے۔ اِسلئے تُم میرے آشرم میں چلکر دیگر تپسونی ناریوں کے ساتھ بےفِکر ہو کر رہائش کرو۔ وہ تُمہاری مُناسِب دیکھ بھال کریں گی۔'' مُنی کی بات سُنکر سیتا جی نے اُنہیں تعظیم سے پرنام کیا۔ اور مہارشی کے آشرم میں رہنے لگی۔ ☆☆☆

# لکشمن کی واپسی

رَتھ میں ہوش آنے پر جب لکشمن پھر آہ وزاری کرنے لگے۔ تو سُمنت سارتھی نے اُنہیں حوصلہ دیتے ہوئے کہا۔ ''ویر ور! آپکو سیتا جی کے بارے میں اپنے آپکو اذیت نہیں دینی چاہیئے۔ یہ بات تو دُرواسا مُنی نے سوہ رگیہ راجا دَشرتھ کو پہلے ہی بتا دی تھی۔ کہ شری رام ہمیشہ دُکھ اٹھائینگے۔ اُنہیں اپنے پیارے لوگوں کی جُدائی برداشت کرنی پڑے گی۔ مُنی کے اِرشاد کے مُطابق وقت گذرنے کے ساتھ ساتھ وہ آپکو۔ بھرَت اور شترو گھُن کو بھی چھوڑ دیں گے۔ یہ بات اُنہوں نے میرے سامنے کہی تھی۔ لیکن آنجہانی مہاراج نے مُجھے حُکم دیا تھا کہ یہ بات میں کِسی سے نہ کہوں۔ اب مُناسب موقع پا کر آپ سے کہہ رہا ہوں۔ آپ سے اِستدعا ہے کہ آپ یہ بات بھرَت اور شترو گھُن کے سامنے کبھی نہ کہیں''۔ سُمنت کی بات سُن کر جب لکشمن جی نے کِسی سے نہ کہنے کا یقین دیکر پُوری بات بتانے کا اِصرار کیا تو سُمنت نے کہا۔ ''ایک وقت کی بات ہے۔ دُرواسا مُنی مہارِیشی وِیشیشٹھ کے آشرم میں رہ کر چتر ماس منا رہے تھے۔ اُسی وقت مہاراج دَشرتھ وِیشیشٹھ کے درشنوں کے لئے پہنچے۔ باتوں باتوں میں مہاراج نے دُرواسا مُنی سے پوچھا۔ ''بھگوان! میرا خاندان کتنی مُدت تک چلے گا۔ میرے بیٹوں کی کِتنی کِتنی عُمر ہوگی۔ مہربانی کر کے میرے خاندان کے حالات مُجھے بتائیے۔ اِس پر مہاراج کو اُنہوں نے ایک کہانی سُنائی کہ دیوتاؤں اور اسروں کے سنگرام میں پیڑت ہوئے دتیوں نے مہارشی ''بھرگو'' کی بیوی کے ذریعے دیتوں کو پناہ دیئے جانے پر ناراض ہو کر بھگوان وِیشنو نے اپنے چکر سے اُسکا سِر کاٹ ڈالا۔ اپنی بیوی کے مرنے پر بھرگو نے غُصہ ہو کر وِیشنو کو شاپ دیا کہ آپ نے میری بیوی کا خون کیا ہے۔ اِس لئے آپکو زمین پر بطور آدمی جنم لینا پڑے گا۔ اور وہاں بہت مُدت تک بیوی کی جُدائی برداشت کرنی پڑے گی۔ شاپ کی بات بتا کر مہارِیشی دُرودواسا نے رگھو ونش کے مُستقبل کے مُتعلق بہت سی باتیں بتائیں۔ اُس نے آپ لوگوں کو چھوڑ دینے کی بات بھی بتائی تھی۔ اُنہوں نے یہ بھی کہا تھا کہ روگھناتھ جی سیتا کے دو بیٹوں کو ایودھیا کے باہر ابھیشک کریں گے۔ ایودھیا میں نہیں۔ اس لئے وِدھاتا کا وِدھان جان کر آپکو غم نہیں کرنا چاہئے۔ یہ

باتیں سُن کر لکشمن کا غم کُچھ کم ہوا۔

کیشنی کے کِنارے پر رات گذار کر دُوسرے دن دو پہر کو لکشمن ایودھیا پہنچے۔ اُنہوں نے بہت ہی دُکھی دل سے شری رام کے پاس پہنچ کر سیتا کو چھوڑ دینے کے پُورے واقعات سُنائے۔ رام نے ساری باتیں غور سے سُنیں۔ اور اپنے دِل کو تسلی دیکر پھر راج کاج میں دِل لگایا۔ ☆☆☆

# چیون ریشی کی آمد

ایک دِن شری رام جب اپنے دربار میں بیٹھے تھے۔ تو یمنا کے کِنارے رہنے والے کُچھ ریشی مہاریشی چیون کے ساتھ دربار میں تشریف لائے۔ خیر و خیریت کے بعد اُنہوں نے بتایا۔''مہاراج! اِسوقت ہم بڑے دُکھی ہیں ''لون'' نام کے ایک خطرناک راکھشس نے یمنا کِنارے بڑا ہنگامہ مچا رکھا ہے۔ اُسکے ظُلم سے جان چھڑانے کے لئے ہم بڑے بڑے راجاؤں کے پاس گئے لیکن کوئی بھی ہماری حِفاظت نہیں کر سکا۔ آپ کی شہرت سنکر اب ہم آپکی پناہ میں آئے ہیں ہمیں اُمید ہے کہ آپ ضُرور ہمارا ڈر دوُر کریں گے۔

ریشیوں کی یہ باتیں سُن کر سچے وَعدہ کے پابند شری رام بولے۔'' ہے مہاریشیو! یہ سارا راج اور میری جان بھی آپکے لئے حاضر ہے۔ میں آپ سے وَعدہ کرتا ہوں کہ میں اُس بدذات کو ہلاک کرنے کا طریقہ جلد ہی ڈھونڈھ نِکالوں گا۔ آپ مُجھے اُسکے بارے میں تفصیل سے بتائیں۔''

چیون ریشی بولے۔'' ہے راجن! سَت یگ میں لیلا نام کے راکھشس کا بیٹا مدھُو بڑا طاقتور اور علقمند راکھشس تھا۔ اُس نے شنکر بھگوان کی ریاضت کر کے اُن سے اپنے اور اپنے خاندان کے لئے ایک ایسا ترشول حاصل کیا تھا۔ جو دُشمن کو ختم کر کے واپس اُسکے پاس آتا تھا۔ اُنہوں نے یہ بھی وَر دیا تھا کہ جِس کِسی کے ہاتھ میں جب تک یہ ترشول رہے گا۔ تب تک اُسکو کوئی نہیں مار سکے گا۔ اُسی مدھُو کا بیٹا ''لون'' راکھشس ہے۔ جو بہت ہی بدکردار ہے۔ اور اُس ترشول کے بَل بوتے پر لگاتار ہمیں دُکھ دیتا ہے۔ وہ اکثر کِسی نہ کِسی ریشی۔ مُنی۔ تپسوی کو مار کر کھا جاتا ہے۔ جنگل کے جاندار اور آدمی وغیرہ کِسی کو بھی وہ نہیں چھوڑتا۔''

یہ سُن کر شری رام چندر جی نے سب بھائیوں کو بُلا کر پوچھا کہ اِس راکھشس کو مارنے کی ذمہ داری کون اپنے اوپر لینا چاہتا ہے۔ یہ سُنکر شترو گھُن بولے'' پربھُو! لکشمن نے آپ کے ساتھ رہتے ہوئے بہت سے راکھشسوں کا سنگھار کیا ہے۔ بھیا بھرت نے بھی آپکی غیر حاضری میں نندی گرام میں رہتے ہوئے بہت سارے راکھشسوں کو موت کے گھاٹ اُتارا ہے۔ اِس لئے ''لون'' اُسر سے نمٹنے کا بوجھ مُجھے سونپنے کی مہربانی کریں۔''

شری رام چندر جی بولے۔ ''ٹھیک ہے۔ تُم ہی ''لونا ٗسُر کا سنگھار کرو۔ اور اُسے مار کر مدھو پُر میں اپنا راج قائم کرو۔ میں تُمھیں وہاں کا راج تخت سونپتا ہوں۔'' پھر اُنھوں نے شتروگھن کو ایک بہت زیادہ کامیاب بان دیکر کہا۔ ''اِس نایاب بان سے ہی مدھو اور کیٹبھ نام کے راکھشسوں کو ویشنو نے ہلاک کیا تھا۔ اِس سے لون اُسر یقیناً مارا جائے گا۔ ایک بات کا دھیان رکھنا۔ وہ اپنے ترشول کو محل کے اندر ایک کمرے میں رکھ کر ہر روز اُسکی پوجا کرتا ہے جب وہ تُمھیں اپنے محل کے باہر دِکھائی دے۔ تبھی تُم اُسے لڑائی کرنے کے لئے للکارنا۔ گھمنڈ کی وجہ سے وہ تُم سے لڑائی کرنے لگے گا۔ اور ترشول کے لئے محل کے اندر جانا بھول جائے گا۔ اِس طرح سے وہ میدان جنگ میں تُمھارے ہاتھوں مارا جائے گا۔

بڑے بھائی کا حکم پا کر شتروگھن نے وَسیع فوج ساتھ لیکر شری رام چندر جی کے ہدایات کے مُطابق لون اُسر کو مارنے کا منصوبہ بنایا۔ اُنھوں نے فوج کو ریشیوں کے ساتھ آگے بھیج دیا۔ ایک ماہ کے بعد اُنھوں نے اپنی ماتاؤں۔ گُوروں اور بھائیوں کا طواف اور پرنام کر کے اکیلے ہی روانگی اختیار کی۔ ☆☆☆

# سابقہ راجاؤں کے ہون منڈپ

ایودھیا سے روانہ ہونے کے تیسرے دن بعد شتروگھن نے مہاریشی بالمیک کے آشرم میں آرام کیا۔ رات کو اُنہوں نے مُنی سے پوچھا۔ ''مہاریشی! آپکے آشرم کے پڑوس میں مشرق کی طرف یہ کِسکا ہون کُنڈ دِکھائی دیتا ہے۔'' مہاریشی بولے'' ہے سومتر! یہ ہون کُنڈ تُمہارے خاندان کے اعلیٰ راجاؤں نے بنوایا تھا۔ میں اُنکے بارے میں بتاتا ہوں۔ تُمہارے خاندان میں راجا سُوداس بڑے اصول پرست ہوئے ہیں۔ ایک دِن شِکار کرتے ہوئے اُنہوں نے دو خطرناک راکھشسوں کو دیکھا۔ راجہ نے تیر چلا کر اُن میں سے ایک کو مار گرایا۔ یہ دیکھ کر دُوسرا راکھشس یہ کہتا ہوا غائب ہو گیا۔ کہ ہے پاپی تُو نے میرے اِس دوست کو بے گُناہ مارا ہے۔ اِس لئے میں اِسکا اِنتقام ضرور لوں گا۔ کُچھ وقت کے بعد سُوداس کا بیٹا'' ویریہ سہہ'' راجا بنا۔ اُس نے ویشیشٹھ جی کو پروہت بنا کر اِس جگہ پر اشومیدھ یگ کیا۔ اُس وقت وہی راکھشس اپنا انتقام لینے کے لئے وہاں آیا۔ اور ویشیشٹھ کی شکل وصُورت بنا کر راجا سے بولا۔ کہ آج مُجھے مانس کا بھوجن کراؤ۔ اِس میں سوچ وِچار کی ضُرورت نہیں ہے۔ راجا نے اپنی رسوئی کو یہی ہدایت دے دی۔ تبھی وہ راکھشس رسوئی کے بھیس میں وہاں حاضر ہوا۔ اور بھوجن میں آدمی کا مانس مِلا کر راجا کو دیا۔ راجہ نے اپنی بیوی کے ساتھ وہ بھوجن ویشٹھ جی کے سامنے کھانے کے لئے رکھا۔ جب ویشٹھ جی کو معلوم ہوا کہ بھوجن میں آدمی کا مانس ہے۔ تو اُنہوں نے غُصہ ہو کر راجا کو شاپ (بدُعا) دی کہ'' راجن! جیسا بھوجن تُو نے مُجھے پیش کیا ہے۔ ویسا ہی بھوجن تُجھے حاصل ہوگا۔ تب راجہ ویریہ سہہ نے بھی غُصہ ہو کر ہاتھ میں پانی لیکر ویشٹھ جی کو شاپ دینا چاہا۔ لیکن رانی کے سمجھانے پر وہ پانی اپنے پیروں پر ڈال دیا۔ اِس سے اُنکے دونوں پیر کالے ہو گئے۔ تبھی سے اُنکا نام' کلما سپاد' پڑ گیا۔ اُسکے بعد راجہ اور رانی نے مہرشی ویشٹھ کے پیر پکڑ کر معافی مانگی اور پوری کہانی اُنہیں کہہ سُنائی۔ تب ویشٹھ جی نے کہا۔'' راجن! بارہ سال کے بعد آپ اس شاپ سے آزاد ہو جاؤ گے۔ اور تُمہیں یہ یاد بھی نہیں رہے گا۔ ہے شتروگھن! اِس طرح سے راجا کلماشپاد اُس شاپ کو برداشت کر کے دوبارہ راج حاصل کر کے صبر و تحمل سے رعایا کا پالن کرنے لگا۔ اُنہیں راجا سُوداس اور کلماشپاد کا یہ خوبصورت ہون کُنڈ ہے۔ یہ کہانی سُن کر شتروگھن اپنے کمرے میں آرام کرنے چلے گئے۔ ☆☆☆

# لَو کُش کا جنم

جس دِن شترو گھن بالمیک مُنی کے آشرم میں پہنچے۔ اُسی رات کو سیتا جی نے ایک ساتھ دو بیٹوں کو جنم دیا۔ تپسونی لڑکیوں سے اُنکے جنم کی خبر سُن کر مہارشی نے ایک ''کُشاؤں کا مٹھا'' اور اُنکے لولیکر منتروں کے ذریعے اُنکی قدرتی مُشکلات سے محفوظ رکھنے کا اِنتظام کیا۔ اور پھر ایک کا گھاس اور دوسرے کا ''لو'' سے صفائی کرائی۔ اِس طرح سے بڑے بالک کا نام کُش اور دُوسرے کا نام لَو رکھا گیا۔ شترو گھن کو بھی یہ خبر سُن کر بہت خوشی ہوئی۔

اگلے دِن صُبح سویرے سب مامُولات سے فارغ ہو کر شترو گھن مدھوپوری کی طرف چل دیئے۔ راستے میں سات راتیں گذار کر وہ مہا ریشی چیون کے آشرم میں پہنچے۔ ☆☆☆

# ماندھاتا کی کہانی

رات ہونے پر شتروگھن نے مہارشی چیون سے لون اسُر کے بارے میں سب جانکاری حاصل کی۔ اور پوچھا کہ اُس ترشول سے کون کون شورویر مارے گئے ہیں۔ چیون ریشی بولے۔ ''ہے رگھونندن! شیوہ جی کے اس ترشول سے اب تک لاتعداد جنگجو مارے جاچکے ہیں۔ تُمہارے خاندان میں تُمہارے پرداداراجا ماندھاتا بھی اِسی کے ذریعے مارے گئے تھے۔'' شتروگھن کے پوچھنے پر مہارِشی بولے۔ ''ہے راجن! پچھلے زمانے میں مہاراجہ یووناشو کے بیٹے عظیم بہادر ماندھاتا نے سُورگ کو فتح کرنے کی خواہش سے دیوراج اِندر کو جنگ کرنے کے لئے للکارا۔ تب اِندر نے اُس سے کہا۔ ''راجا ابھی تو تُم تمام دُنیا کو ہی فتح نہیں سکے ہو۔ پھر دیولوک پر حملہ کی خواہش کیوں کرتے ہو۔ تُم پہلے مدھوون میں رہنے والے لون اُسر پر فتح حاصل کرو۔ یہ سُن کر راجا زمین پر لوٹ آئے اور لون اُسر سے جنگ کرنے کے لئے اُسکے پاس اپنا ایلچی بھیج دیا۔ لیکن اُس بھوکے لوناسُر نے اُس ایلچی کو ہی کھاڈالا۔ جب راجا کو اِسکا پتہ چلا تو اُنہوں نے غُصہ ہو کر اُس پر تیروں کی خطرناک بارش شروع کردی۔ اُن تیروں سے ناقابل برداشت پیڑا میں مُبتلا اُس راکھشس نے شنکر جی سے حاصِل شُدہ اُس ترشول کو اُٹھا کر راجا کو ہلاک کرڈالا۔ اِس طرح سے اُس ترشُول میں کافی سہا اور طاقت ہے۔ ہے رگھوکُل افضل! ماندھاتا کو اُس ترشول کے بارے میں کوئی جانکاری نہیں تھی۔ اِسلئے وہ دھوکے میں مارے گئے تھے۔ لیکن تُم بلاشُبہ ہی اُس راکھشس کو مارنے میں کامیاب ہونگے۔ ☆☆☆

# ''لون'' اُسر کی ہلاکت

اگلے دِن صُبح سویرے لون اُسر اپنے گھر سے باہر نکلا۔ تب شتروگھن ہاتھ میں تیر کمان لے کر مدھو پوری کو گھیر کر کھڑے ہو گئے۔ دوپہر ہونے پر وہ بدذات راکھشس ہزاروں مرے ہوئے جانداروں کو لے کر وہاں آیا۔ تو شتروگھن نے اُسے دُوندیدھ کے لئے للکارا۔ اہنکاری لون اُسر فوراً اُن سے جنگ کرنے کے لئے تیار ہو گیا اور بولا۔ ''تیرے بھائی نے راوَن کو مارا تھا۔ جو میری موسی شورپنکھا کا بھائی تھا'' آج میں اُس کا بدلہ تُم سے لونگا۔ تُجھے پتہ نہیں اب تک میں بڑے بڑے بہادُروں کو زمین بوس کر چُکا ہوں۔ تیری کیا وُقعت ہے۔''

یہ سُن کر شتروگھن بولے۔ ''نرادھم! جب تُو نے اُن بہادُروں کو زمین بوس کیا ہو گا۔ تب شتروگھن پیدا نہیں ہوا تھا۔ آج میں تُجھے اپنے تیز دھار تیروں سے سیدھا دوزُخ کا راستہ دِکھاؤں گا۔'' یہ سُن کر لون اُسر نے غُصہ ہو کر ایک درخت اُکھاڑ کر شتروگھن پر مارا۔ لیکن اُنہوں نے راستہ میں ہی اُسکے سینکڑوں ٹکڑے کر ڈالے۔ پھر اُنہوں نے اُس پر تیروں کی بارش کی مگر لون اُسر اِس سے ذرا بھی نہیں گھبرایا۔ اُلٹے اُس نے جلدی سے ایک بہت بڑا درخت اُکھاڑ کے اُنکے سر پر دے مارا۔ جس سے اُنہیں تھوڑی سی بے ہوشی ہو گئی۔ بے ہوش شتروگھن کو وہ مُردہ سمجھ کر اپنی بھوک مِٹانے کے لئے فوجیوں کو کھانے لگ گیا۔ اور اپنا ترشول لینے نہیں گیا۔ ہوش میں آتے ہی شتروگھن نے شری رگھوناتھ کا دِیا ہوا اموگھ بان لیکر اُسکے سینے پر داغ دیا۔ وہ تیر لون اُسر کا دِل چھیرتا ہوا زمین میں گھُس گیا اور پھر واپس شتروگھن جی کے پاس لوٹ آیا۔ اُدھر لون اُسر نے خطرناک چیخ لگا کر کے جان دے دی۔

شتروگھن جی نے اُس شہر کو پھر سے بسا کر اُسکا نام مدھو پوری رکھا۔ تھوڑے ہی دِنوں میں شہر ہر طرح سے سُکھ اور شانتی سے مالا مال ہو گیا۔ اُس شہر کو جدید شکل دینے میں بارہ سال لگ گئے۔ پھر شتروگھن جی ایک ہفتہ کے لئے ایودھیا چلے گئے۔ ☆☆☆

# راجا نرگ کی کہانی

ایک دِن لکشمن جی نے شری رام چندر جی سے کہا۔ ''مہاراج آپ راج کاج میں اِتنے مشغول رہتے ہیں کہ اپنے صحت کا بھی خیال نہیں رکھتے ہیں۔'' یہ سُن کر شری رام بولے۔ ''لکشمن! راجا کو راج کاج میں مصُروف رہنا ہی چاہئے۔ ذرا سی بے احتیاطی ہو جانے پر اُسے راجا ''نرگ'' کی طرح خوفناک سزا بھگتنی پڑ سکتی ہے۔'' لکشمن جی کی اِلتجا پر اُنہوں نے راجا نرگ کی کہانی سُناتے ہوئے کہا۔ ''پچھلے زمانے میں اِس دُنیا میں بلند پایہ راجا نرگ راج کرتے تھے۔ وہ بڑے دھرماتما اور سچے تھے۔ ایک بار اُنہوں نے تیرتھ راج پُشکر میں جا کر سوُنے کے زیوروں سے سجائے ہوئے بچھڑوں والی ایک کروڑ گائیں دان کی۔ اُسوقت دُوسری گایوں کے ساتھ ایک غریب براہمن کی گائے بچھڑے سمیت آکر مِل گئی۔ اور راجا نرگ نے اُسے کِسی دُوسرے براہمن کو دان کر دیا۔ اُدھر غیرب براہمن سال ہا سال تک مُختلف جگہوں پر اپنی گائے کو ڈھونڈتا رہا۔ آخر کار اُس نے کنکھل میں ایک براہمن کے یہاں اپنی گائے کو پہچان لیا۔ گائے کا نام ''شولا'' تھا جب اُس نے گائے کو نام لیکر پُکارا تو وہ گائے اُس غریب براہمن کے پیچھے ہو لی۔ اِس پر دونوُں براہمنوں کی آپسمیں تکرار ہو گئی۔ ایک کہتا تھا کہ گائے میری ہے اور دوسرا کہتا تھا کہ مُجھے راجا نے دان میں دی ہے۔ دونوں جھگڑتے ہوئے راجا نرگ کے پاس پہنچے۔ راج کاج میں مشغُول رہنے کی وجہ سے جب کئی دِن تک راجا نرگ نے اُن سے مُلاقات نہ کی، تو اُنہوں نے شاپ دے دیا۔ ''تنازعہ کا فیصلہ کرانے کے غرض سے آئے سایلوں کو تُم نے کئی دِن تک دیدار نہیں دیئے۔ اِس لئے تُم جانداروں سے چھپ کر رہنے والے گرگٹ ہو جاؤ گے۔ اور ہزاروں برس گڑھوں میں پڑے رہو گے۔ بھگوان وشنو جب شری کرشن کا اوتار لینگے تب وہ ہی تُمہارا اُدھار کریں گے۔ اِس طرح سے راجا نرگ آج بھی اپنی اُس بھُول کی سزا بھگت رہے ہیں۔ اِس لئے جب بھی کوئی سایل دروازہ پر آئے۔ ہمیشہ اُسے فوراً میرے سامنے حاضر کیا کرو۔ شری رام کا حُکم سُن کر لکشمن جی بولے۔ ''راگھو! برہمنوں کا شاپ سُن کر راجا نرگ نے کیا کیا؟''

شری رام نے بتایا۔" جب دونوں براہمن شاپ دے کر چلے گئے۔ تو راجا نے اپنے وزیر کو بھیج کر اُنہیں بُلایا۔ اُن سے معافی کی درخواست کی۔ پھر ایک خوبصورت گڑھا بنوا کر راجکمار وُسو کو اپنا راج سونپ کر اُس گڑھے میں رہنے لگے برہمن کے شاپ کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ ☆☆☆

# راجا نمی کی کہانی

شری رام چندر جی بولے۔ ''ہے لکشمن! اب میں تمہیں شاپ سے متعلق ایک دوسری کہانی سُناتا ہوں۔ اپنے ہی آباواجداد میں سے نمی نام کے ایک اعلیٰ راجا تھے۔ وہ مہاتما ''ایکشواکو'' کے بارہویں بیٹے تھے۔ اُنہوں نے وجنیت نام کا ایک شہر بسایا تھا۔ اِس نگر کو بسا کر اُنہوں نے ایک بھاری ہون کا اہتمام کیا۔ پہلے مہاریشی ویششٹھ کو اور پھر ''اَترا نگر'' اور ''بھرگو'' کو مدعو کیا۔ لیکن مہاریشی ویششٹھ کا ایک ہون کے لئے دیوراج اِندر نے پہلے ہی اقرار لیا تھا۔ اِس لئے وہ راجا نمی سے اِنتظار کرنے کے لئے کہہ کر اِندر کا ہون کرانے چلے گئے۔ ویششٹھ کے جانے پر مہارشی گوتم نے ہون کو پُورا کرایا۔ ویششٹھ نے لوٹ کر جب دیکھا کہ گوتم ہون کو پُورا کر رہے ہیں۔ تو اُنہوں نے غصہ ہو کر نمی سے ملنے کی خواہش ظاہر کی۔ جب دو گھڑی اِنتظار کرنے پر بھی راجا نمی سے مُلاقات نہیں ہوسکی۔ تو اُنہوں نے شاپ دیا۔ ''راجا نمی! تُم نے میری توہین کر کے دُوسرے پروہت کو مُقرر کیا ہے۔ اِسلئے تمہارا بدن لاشعور ہو کر گر جائے گا۔ جب راجہ نمی، کو اِس شاپ کی بات معلوم ہوئی تو انہوں نے بھی ویششٹھ جی کو شاپ دیا۔ آپ نے مُجھے بلا وجہ شاپ دیا ہے۔ اِسلئے آپکا جسم بھی اچتین ہو کر گر جائے۔ اِس طرح سے شاپوں کی وجہ سے دونوں ہی بے جسم ہو گئے۔'' یہ سُن کر لکشمن جی بولے۔ ''رگھوکُل بھوشن! پھر اِن دونوں کو نیا جسم کیسے مِلا؟ لکشمن جی کا سوال سُنکر راگھو بولے۔ ''پہلے وہ دونوں ہوا میں تحلیل ہو گئے۔ ویششٹھ جی نے برہما سے بدن لانے کی اِستدعا کی۔ تو اُنہوں نے کہا۔ تُم مِتر اور وَروُن کے چھوڑے پھاروں میں داخل ہو جاؤ۔ اِس سے تُم ایونج رُوپ سے پیدا ہو کر میرے بیٹے بنجاؤ گے۔ اِس طرح سے ویششٹھ پھر سے بدن میں آکر پرجاپتی بنے۔ اب راجا نمی کی کہانی سُنو۔ راجہ نمی کا بدن ختم ہونے پر ریشیوں نے خود ہی ہون کو پُورا کیا۔ اور راجا کو تیل کے کڑاہ وغیرہ میں محفوظ رکھا۔ ہون کے کام سے فارغ ہو کر مہاریشی بھرگو نے راجہ نمی کی روح سے پوچھا۔ تُمہارے جیوچینہ کو کہاں پر قائم کیا جائے۔ اِس پر راجا نمی نے کہا۔ میں تمام جانداروں کی آنکھوں میں رہنا چاہتا ہوں۔ راجا کی یہ تمنا پوری ہوئی۔ تب سے راجہ نمی کی رہائش ہوا کی شکل میں تمام جانداروں کی آنکھوں میں ہو گئی۔ اِنہی راجا کے پہلے بیٹے مِتھلا پتی جنک ہوئے اور ویدیہہ کہلائے۔ ☆☆☆

# راجا ییاتی کی کہانی

''لکمشن کا یہ حیران کُن کہانی سُن کر سُمترا نندن بولے۔'' ہے پربھو! ایسے ہی شاپ کی کوئی اور کہانی ہو۔ تو سُنائیے۔''

اشتیاق دیکھ کر کوشلیا نندن بولے۔'' راجا نہش'' کے بیٹے راجہ'' ییاتی'' کی دو بیویاں تھیں۔ ایک'' شُر مشٹھا'' اور دوسری'' دیویانی'' شُر مشٹھا راکھشس خاندان کے'' ورشیروا'' کی بیٹی تھی۔ اور دیویانی'' شُکر اچاریہ'' کی۔ راجہ کو شُر مشٹھا سے خاص پیار تھا۔ شُر مشٹھا نے'' پُروکو'' اور دیویانی نے'' یدوکو'' جنم دیا۔ دونوں بالک بڑے پُرنور تھے۔ دیویانی کو مُناسب احترام نہ پاتے دیکھ کر یدو نے اُس سے کہا۔'' ماں! اِس بے عزتی کی زندگی سے کیا یہ زیادہ بہتر نہ ہوگا کہ ہم آگ میں جا کر یہ زندگی ختم کرلیں۔ اگر تُم میری بات نہیں مانو گی تو بھی میں یہ زندگی ختم کردوں گا۔ بیٹے کی یہ بات سنکر دیویانی نے ساری باتیں اپنے باپ بھر گونندن شُکر آچاریہ کو بتادیں۔ اور خود بھی جل مرنے کے لئے تیار ہوگئیں۔ اُس نے کہا ییاتی میری ہی نہیں آپکی بھی بے عزتی کرتے ہیں۔ اِس سے غُصہ ہو کر اُنہوں نے ییاتی کو نشانہ بنا کر شاپ دیا، کمینے! تُمہاری عُمر اور حالت ضیف العُمر کمزور بوڑھے جیسی ہو جائے۔ تُم بالکل کاہل و کمزور ہو جاؤ۔ اِس طرح سے شاپ دیکر شُکر آچاریہ چُپ ہو گئے۔ لکشمن جی نے پوچھا۔'' اُسکے بعد کیا ہوا پربھو! راجا ییاتی نے پھر کیا کیا۔ شری رام بولے۔'' اِس شاپ کے نتیجہ کے طور راجا ییاتی کو ایسے بُڑھاپے نے آگھیرا جو دوسرے کی جوان عُمر والے کے ساتھ بدل جا سکتی تھی۔ ییاتی نے یدو سے اِستدعا کی کہ تُم اپنی جوانی دیکر میرا بڑھاپا لے لو۔ کُچھ وقت کے بعد تُمہاری جوانی تُمہیں لوٹا دونگا۔ یہ سُن کر یدو نے کہا یہ سودا آپ اپنے لاڈلے بیٹے پُرو سے کریں۔ جب راجہ نے پُرو سے یہ بات کہی۔ تو اُس نے راجا کی مانگ سُن کر فوراً بُڑاپے کے بدلے میں اُنہیں اپنی جوانی دے دی۔ ہزاروں برس تک ہون وغیرہ کا اہتمام کر کے اُنہوں نے پُروکو پھر جوانی لوٹا دی۔ اور یدو کو شاپ دیا تُم نے میرے حُکم کی عدولی کی ہے۔ اِس لئے تُمہاری سنتان راجا نہیں ہوگی۔ ہے سومتر یہ سب پُرانی داستانیں میں نے تُمہیں سُنا دیں۔ اب ہمیں اُسی طرح کرنا چاہئے جس سے ہمیں کسی طرح کا کوئی عیب نہ لگے۔'' یہ کہانیاں سُناتے سُناتے رات گذر گئی۔ اور صُبح ہوگئی۔ ☆☆☆

# کُتے کا اِنصاف

شری رام چندر جی کے راج میں نہ تو کِسی کو جسمانی بیماری ہوتی تھی، ۔نہ کِسی کی قبل از وقت موت ہوتی تھی ۔نہ کوئی عورت بیوہ ہوتی تھی ۔اور نہ ماں باپ کو اولاد کا صدمہ سہنا پڑتا تھا۔سارا مُلک خوش وخوشحال تھا۔اِس لئے کوئی شخص کِسی قسم کی شکایت لے کے راج دربار میں حاضر نہیں ہوتا تھا۔مگر ایک دِن ایک کُتا راج دروازے پر آ کر بار بار بھونکنے لگا۔اُسے شکایت کُنندہ سمجھ کر راج دربار میں حاضِر کیا گیا۔پوچھنے پر کُتے نے بتایا۔"پربھو! آپکے راج میں "سروارتھ سِدھ" نام کا ایک براہمن ہے۔اُس نے آج بلا وجہ مُجھ پر حملہ کر کے میرا سر زخمی کر دیا ہے۔اِس لیئے میں اِس کا اِنصاف چاہتا ہوں۔"

کُتے کی فریاد سُن کر اُس بھکشو براہمن کو بُلوایا گیا۔براہمن کے آنے پر راجہ رام چندر جی نے پوچھا۔"براہمن پجاری جی! کیا آپ نے اس کُتے کے سر پر مارا ہے۔اگر مارا ہے تو اِسکی کیا وجہ تھی۔ویسے براہمن کو بلا وجہ غُصہ آنا تو نہیں چاہئے۔"

مہاراج کی بات سُن کر سروارتھ سِدھ بولا۔"مالِک! یہ دُرست ہے کہ میں نے اِس کُتے کو ڈنڈے سے مارا ہے۔اُسوقت میرا دِماغ غُصے سے بھر گیا تھا۔بات یہ تھی کہ میرے بھیک مانگنے کا وقت گذر چُکا تھا۔تو بھی بھوک کی وجہ سے میں بھیک کے لئے دَر دَر بھٹک رہا تھا۔اُس وقت یہ کُتا بیچ میں کھڑا ہوا۔میں نے اِسے بار بار ہٹنے کے لئے کہا۔لیکن یہ کُچھ دُور جا کر پھر میرے سامنے آ کھڑا ہو جاتا۔میں بھوُکا تو تھا ہی اِسلئے مُجھے غُصہ آیا۔اور میں نے اِسکے سر پر ڈنڈا مار دیا۔میں قُصور وار ہوں۔مُجھے سزا دیجئے۔آپ سے سزا پا کر مُجھے دُوزخ میں جانا نہیں پڑے گا۔"

جب شری رام چندر جی نے درباریوں سے اُسے سزا دینے کے بارے میں صَلاح مشورہ کیا۔تو اُنہوں نے کہا۔"راجن! براہمن سزا پانے سے مُستثنیٰ ہے۔اِسے جسمانی سزا نہیں دی جاسکتی اور یہ اِتنا غریب ہے کہ مالی سزا (جُرمانہ وغیرہ) کا بھار بھی نہیں اُٹھا سکے گا۔یہ سُن کر کُتے نے کہا۔"مہاراج اگر آپ اِجازت دیں تو میں اِسکے سزا کے بارے میں ایک تجویز پیش کرونگا۔میرے خیال سے اِسے مہنت بنا دیا جاوے۔اگر آپ اِسے "کالنجر" کے کِسی مٹھ کا صدر بنا دینگے تو یہ سزا اِسکے لئے سب سے زیادہ مُناسب ہوگی۔"کُتے کی تجویز تسلیم کر کے شری رام چندر جی نے اُسے ایک مٹھ کا صدر بنایا۔اور وہ ہاتھی پر بیٹھ کر وہاں سے خوشی خوشی چلا گیا۔اُسکے جانے کے بعد ایک وزیر نے کہا۔"پربھوُ! یہ تو اُسکے لئے اِنعام ہوا۔

سزا تو نہیں ہے۔''

وزیر کی بات سُن کر شری رام چندر جی نے کہا۔ ''منتری ور! یہ انعام نہیں سزا ہے اِسکا راز تُم نہیں سمجھ سکتے ہو۔'' پھر کُتے سے بولے ''شوانراج! تُم اِس سزا کا راز بتاؤ'' راگھو کی بات سُنکر کُتا بولا۔ ''رگھونندن! پچھلے جنم میں کالنجر کے ایک مٹھ کا صدر میں تھا وہاں میں ہمیشہ نیک کام کیا کرتا تھا۔ پھر بھی مُجھے کُتے کا جنم مِلا۔ یہ تو بہت زیادہ غُصہ کرنے والا ہے۔ اِسکا انجام مُجھ سے بھی زیادہ خراب ہوگا۔ مٹھ کا صدر برہمنوں اور دیوتاؤں کے لیئے دیئے گئے حصہ کا غلط اِستعمال کرتا ہے۔ اِسلئے وہ گُناہ کا حِصہ دار بن جاتا ہے۔'' یہ راز بتا کر کُتا وہاں سے چلا گیا۔☆☆☆

# ایک براہمن لڑکے کی موت

ایک دِن شری رام اپنے دربار میں بیٹھے تھے۔ تبھی ایک بوڑھا براہمن مُردہ بیٹے کا شو (نعش) لیکر راج دربار کے دروازے پر آیا۔ اور بیٹا! بیٹا کہہ کر وِلاپ کرتے ہوئے کہنے لگا۔ ''میں نے پچھلے جنم میں کون سے پاپ کئے تھے جن سے آج مُجھے اپنی آنکھوں سے اپنے اِکلوتے بیٹے کی موت دیکھنی پڑی۔ تیرہ سال دس مہینے اور بیس دن کی عُمر میں ہی تو مُجھے چھوڑ کر جنّت میں چلا گیا۔ میں نے اِس جنم میں کوئی پاپ (گُناہ) نہ کیا ہے۔ نا ہی کبھی جھوٹ بولا ہے۔ پھِر تیری قبل از وقت موت کیوں ہوئی۔ اِس مُلک میں ایسا حادِثہ پہلے کبھی نہیں ہوا ہے۔ بلا شُبہ یہ شری رام جی کے ہی کسی غلط کام کا نتیجہ ہے۔ اُنکے راج میں ایسا حادِثہ ہوا ہے اگر شری رام نے تُجھے زِندہ نہ کیا تو ہم لڑکے کے والدین یہیں راج دروازے پر بھوکے پیاسے رہ کر اپنی جان دے دیں گے۔ شری رام! پھِر تُم اِس براہمن زادہ کے قتل کا گُناہ لیکر سُکھی رہنا۔ راجا کے عیب سے جب پرجا کا مُناسب پالن پوسن نہیں ہوتا تبھی پرجا کو ایسی مصیبتوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اِس سے صاف ظاہر ہے کہ راجہ سے ہی کہیں کوئی گُناہ ہوا ہے۔'' اِس طرح کی باتیں کرتا ہوا وہ وِلاپ کرنے لگا۔ جب شری رام چندر جی اِس بارے پر سوچ وِچار کر رہے تھے تبھی وِشِشٹھ جی آٹھ دیگر ریشی مُنیوں کے ساتھ دربار میں تشریف لائے۔ اُن میں نارد جی بھی تھے۔ شری رام چندر جی نے جب یہ معاملہ اُنکے سامنے رکھا۔ تو نارد جی بولے ''راجن! جِس وجہ سے اِس لڑکے کی قبل از وقت موت ہوئی ہے وہ میں آپکو بتاتا ہوں۔ ست جُگ میں صِرف براہمن ہی تپسیا (ریاضت) کرتے تھے۔ پھِر ترتیا جُگ کے شروع میں چھتریوں کو بھی تپسیا کا حق مِل گیا۔ دوُسرے وَرنوں کا تپسیا میں شامِل ہونا ادھرم ہے۔ راجن یقیناً آپکے راج میں کوئی شوُدر وَرن کا آدمی تپسیا کر رہا ہے۔ اُسی سے اِس لڑکے کی موت واقع ہوئی ہے۔ اِس لئے آپ کھوج کرائیے کہ آپکے راج میں کوئی شخص اپنے فرائض کے حدودُ سے باہر تو نہیں جاتا ہے۔ اِس بیچ اِس براہمن زادہ کے شو کو محفوظ رکھنے کا اِنتظام کیجئے۔

نارد جی کی بات سُن کر ایسا ہی کیا گیا۔ ایک طرف نوکروں کو اِس بات کا پتہ لگانے کے لئے بھیجا کہ کوئی غیر مُستحق شخص کوئی ایسا کام تو نہیں کر رہا ہے۔ جو اُسے نہیں کرنا چاہئے۔ دوسری طرف مَرے ہوئے لڑکے کے بدن کی حِفاظت کا انتظام

کرایا گیا۔ شری رام خود بھی پُشپک وِمان میں بیٹھ کر ایسے شخص کی تلاش میں نِکل پڑے۔ پُشپک اُنہیں جنوب کی طرف واقع ''شووال'' پہاڑ پر بنے ایک تالاب پر لے گیا۔ جہاں پر ایک تپسوی زمین کی طرف مُنہ کر کے اُلٹا لٹکا ہوا تپسیا کر رہا تھا۔ اُسکی یہ عجیب تپسیا دیکھ کر اُنہوں نے پوچھا۔ ''ہے تپسوی! تُم کون ہو؟ کِس وَرن (ذات) کے ہو۔ اور یہ خطرناک تپسیا کیوں کر رہے ہو۔؟

یہ سُن کر وہ تپسوی بولا۔ ''مہاتمن! میں شُودر ذات میں پیدا ہوا ہوں۔ اور اِسی بدن سے سورگ جانے کے لئے سنگین تپسیا کر رہا ہوں۔ میرا نام ''شمبوک'' ہے۔ اُسکی یہ بات سُن کر شری رام چندر جی نے میان سے تلوار نِکال کر اُسکا سر کاٹ ڈالا۔ جب اِندر وغیرہ دیوتاؤں نے وہاں آ کر اُنکی تعریف کی۔ تو شری رام بولے۔ ''اگر آپ میرے کام کو جائز سمجھتے ہیں تو اِس برہمن کے مُردہ بیٹے کو زندہ کر دیجئے۔'' شری رام چندر کی فرمائش کو تسلیم کر کے اِندر نے مُردہ بالک کو فوراً زندہ کر دیا۔ ☆☆☆

# راجا شویت کی داستان

راجا اِندر سے وَر (انعام) حاصل کر کے رگھو نندن شری رام مہرشی اگست کے آشرم میں پہنچے۔ وہ شمبوک کی ہلاکت کی کہانی سُن کر بہت خوش ہوئے۔ اور اُنہوں نے وِشوکرما کا دیا ہوا ایک رُوحانی زیور شری رام کو بخشا۔ وہ زیور سورج کے برابر چمکدار۔ رُوحانی۔ عجیب اور نایاب تھا۔ اُسے دیکھ کر اُنہوں نے مہاریشی اگست سے پوچھا۔ ''مُنی ور! وِشوکرما کا یہ نایاب زیور آپ کے پاس کہاں سے آیا۔ جب یہ زیور اِتنا عجیب وغیرب اور غیر معمولی ہے تو اُسکی کہانی بھی عجیب وغریب ہی ہوگی۔ یہ جاننے کا میرے دِل میں خیال آرہا ہے۔''

شری رام کے اشتیاق کو ٹھنڈا کرنے کے لئے مہرشی نے کہا۔ ''پُرانے زمانے میں ایک بہت بڑا جنگل تھا جو چاروں طرف ۱۰۰ سو یوجن تک پھیلا ہوا تھا۔ لیکن اُس جنگل میں کوئی جاندار۔ جانور۔ پرندہ تک نہیں رہتا تھا۔ اُس میں ایک دِلکش جھیل بھی تھا۔ اُس جگہ کو مُکمل خلوت پا کر میں وہاں تپسیا کرنے کے لئے چلا گیا تھا۔ جھیل کے چاروں طرف چکر لگانے پر مُجھے ایک پُرانا عجیب و غریب آشرم دِکھائی دیا، اُس میں ایک بھی تپسوی نہیں تھا۔ میں نے رات کو وہیں آرام کیا۔ جب میں صُبح سویرے نہانے دھونے کے لئے جھیل کی طرف جانے لگا تو مُجھے جھیل کے کِنارے پر ایک ہشٹ پُشٹ نرمل نعش دِکھائی دی۔ میں حیرانی سے وہاں بیٹھ کر اُس نعش کے بارے میں سوچنے لگا۔ تھوڑی دیر کے بعد وہاں ایک رُوحانی وِمان (جہاز) اُترا۔ جس پر ایک خوبصورت دیوتا بیٹھا ہوا تھا۔ اُسکے چاروں طرف خوبصورت لِباس اور زیورات سے آراستہ بہت ساری اَپسرائیں بیٹھی ہوئی تھیں۔ اُن میں سے کُچھ اُس پر چور ہلا رہی تھیں۔ پھِر وہ دیوتا وِمان سے اُتر کر اُس نعش کے پاس آیا۔ اور اُس نے میر۔ ے دیکھتے دیکھتے ہی اُس نعش کو کھا لیا۔ اور جھیل میں جا کر ہاتھ مُنہ دھونے لگا۔ جب وہ پھِر وِمان پر چڑھنے لگا۔ تو میں نے اُسے روک کر پوچھا۔ ''ہے شاندار شخص! آپ کی یہ رُوحانی دِلرُبا چال وڈھال اور شکل وصوُرت اور یہ نفرت آمیز غذا۔ میں اِسکا راز جاننا چاہتا ہوں۔'' میرے خیال میں آپکو یہ قابل نفرت کام نہیں کرنا چاہئے تھا۔

میری بات سُنکر وہ رُوحانی شخص بولا۔ ''میرے بہادُر اور مشہور والِد صاحب ''وِدربھ'' دیش کے دَم خَم والے راجا تھے۔ اُنکا نام سہدیو تھا۔ اُنکی دو بیویاں تھیں۔ جن سے دو بیٹے پیدا ہوئے۔ ایک کا نام شویت تھا اور دوسرے کا نام سورتھ۔

میں شویت ہوں۔ والِد کی وفات پر میں راجا بنا۔ اور دُھرم کے مُطابق راج کرنے لگا۔ ایک دِن مُجھے اپنے مَرنے کی تاریخ کا پتہ چلا۔ تو میں سورتھ کو راج دیکر اِسی جنگل میں تپسیا کرنے کے لئے چلا آیا۔ بہت دیر تک تپسیا کرنے کے بعد میں برہم لوک میں چلا گیا۔ لیکن اپنی بھوک اور پیاس پر فتح حاصل نہ کر سکا۔ جب میں نے برہما جی سے کہا تو وہ بولے "تم مرتیہ لوک (اس دُنیا) میں جا کر اپنے ہی بدن کا روز بھوجن کیا کرو۔ یہی تُمہارا اِعلاج ہے۔ کیونکہ تُم نے کِسی کو کبھی کوئی دان نہیں دیا ہے۔ صرف اپنے ہی بدن کا پالن پوسن کیا ہے۔ برہم لوک بھی تُمہیں تُمہاری تپسیا کی وجہ سے ہی حاصل ہوا ہے۔ جب کبھی مہرشی اگست اُس جنگل میں تشریف فرما ہونگے تبھی تُمہیں بھُوک اور پیاس سے چھٹکارا مِل جائے گا۔ اب آپ مُجھے مِل گئے ہیں، اِسلئے آپ میری خلاصی کریں۔ اور میرا بھَلا کرنے کے عوض دان کے طور یہ رُوحانی زیور قبول کریں۔ یہ زیور رُوحانی لباس۔ سونا۔ دولت وغیرہ دینے والا ہے۔ اِسکے ساتھ میں اپنی تمام دُعائیں آپکو دے رہا ہوں۔ میرے یہ زیور لیتے ہی راجرِشی شویت مُکمل طور ترپت ہو کر سُرگ لوگ چلے گئے۔ اور وہ نعش بھی غائب ہوگئی۔ ☆☆☆

# راجہ دنڈ کی کہانی

مہرشی اگست سے شویت کی کہانی سُن کر شری رام چندر جی نے پوچھا۔ ''مُنی راج مہربانی کر کے یہ بھی بتائیے کہ جس خطرناک جنگل میں وِدر بھ راج شویت تپسیا کرتے تھے۔ اُس میں سے جانور اور پرندے کیسے غائب ہو گئے۔ شری رگھوناتھ جی کا اِشتیاق دیکھ کر مہاریشی اگست نے بتایا۔ ''ست جُگ کی بات ہے۔ جب اِس دُنیا پر منو کے بیٹے ''ایکشواکو'' راج کرتے تھے۔ راجا ایکشواکو کے سو بیٹے پیدا ہوئے۔ اُن بیٹوں میں سب سے چھوٹا بے وقوف اور مغرور اور خود پسند تھا۔ ایکشواکو سمجھ گئے۔ کہ اِس کم عقل پر کبھی نہ کبھی سزا عائد ہوگی۔ اِس لئے وہ اُسے دنڈ کے نام سے پُکارنے لگے۔ جب وہ بڑا ہوا۔ تو والد نے اُسے ''ون دھیہ'' اور ''شوول'' پہاڑ کے درمیان کے علاقے کا راج پاٹ دیا۔ دنڈ نے اُس جگہ کا نام مدھو منت رکھا۔ اور شُکر آچاریہ کو اپنا پروہت بنایا۔ ایک دِن راجا دنڈ سیر کرتا ہوا شُکر آچاریہ کے آشرم کی طرف جا نِکلا۔ وہاں اُس نے شُکر آچاریہ کی نہایت حسین بیٹی ''اَرجا'' کو دیکھا۔ وہ ہوس کا مارا ہو کر اُسکے ساتھ زبردستی سے بُرا فعل کرنے لگا۔ جب شُکر آچاریہ نے ارجا کی بُری حالت دیکھی تو اُنہوں نے شاپ دیا۔ کہ دنڈ سات دن کے اندر اپنے بیٹے اور فوج وغیرہ سمیت نیست و نابود ہو جائے گا۔ اِندر ایسی خطرناک دھول کی بارش کرینگے۔ جس سے اُسکی تمام سلطنت ہی نہیں بلکہ جانور اور پرندے تک نیست و نابود ہو جائیں گے۔ پھر اپنی بیٹی سے اُنہوں نے کہا۔ ''تُو اِسی آشرم میں اِس تالاب کے نزدیک رہ کر ایشور کی عِبادت اور اپنے پاپ کا توبہ کر۔ جو جاندار اِس معیاد میں تیرے پاس رہیں گے۔ وہ دُھول کی بارش سے فنا نہیں ہونگے۔ شُکر آچاریہ کے شاپ کی وجہ سے دنڈ۔ اُسکی سلطنت اور جانور اور پرندے وغیرہ سب فنا ہو گئے۔ تبھی سے یہ علاقہ دنڈ کارنیہ کہلاتا ہے۔'' یہ داستان سُنکر شری رام چندر جی آرام کرنے چلے گئے۔ دوسرے دن صُبح سویرے وہ وہاں سے رُخصت ہو گئے۔ ☆☆☆

# وَرترا اسُر کی کہانی

ایک دِن شری رام چندر جی نے بھرت اور لکشمن کو اپنے پاس بُلا کر کہا۔ ''ہے بھائیو! میری تمنا راج ''سُو یہ یگ'' کرنے کی ہے۔ کیونکہ وہ راج دَھرم کے عرُوج کی حد ہے۔ اِس ہوَن سے تمام پاپ ختم ہو جاتے ہیں۔ اور لازوال اور دیر پا پھَل حاصِل ہوتا ہے۔ اِسلئے تُم دونوں سوچ سمجھ کر کہو کہ اِس دُنیا اور دوسری دُنیا کی بہتری کے لئے کیا یہ ہون بہترین رہے گا۔ بڑے بھائی کے یہ الفاظ سُنکر دھرماتما بھرت بولے ''مہاراج! اِس دُنیا میں سب سے اعلیٰ دَھرم۔ شہرت اور یہ دُنیا خود آپ ہی میں واقع ہے۔ آپ ہی اِس تمام دُنیا اور اِس میں رہنے والے تمام جانداروں کے سہارا ہیں۔ اِس دُنیا میں رہنے والے تمام راجا بھی آپکو خالق مانتے ہیں، اِسلئے آپ ایسا ہوَن کسطرح کر سکتے ہیں۔ جِس سے اِس دُنیا کے راجاؤں اور بہادُروں کا ہمارے ذریعے سنگھار ہونے کا احتمال ہو۔ بھرت کے یہ صاف صاف الفاظ سُن، کر شری رام چندر جی بہت خوش ہوئے اور بولے۔

''بھرت تُمہارا نیک مشورہ دَھرم کے مُطابق اور دُنیا کی حِفاظت کرنے والا ہے۔ تُمہاری یہ اعلیٰ بات تسلیم کر کے میں راج سُو یہ یگ کرنے کی خواہش ترک کر دیتا ہوں۔ اُسکے بعد لکشمن جی بولے۔ ''ہے رگھونندن! سب پاپوں کو نشٹ کرنے والا تو ''اشومیدھ'' یگ بھی ہے اگر آپ ہون کرنا ہی چاہتے ہیں تو وہی ہون کیجئے۔ مہا اِندر کے بارے میں ایک پُرانی داستان سُننے میں آئی ہے۔ کہ جب اِندر کو برہم ہتیا لگی تھی تب وہ اشومیدھ یگ کر کے ہی پاک ہوئے تھے۔ شری رام چندر جی کے پوری کہانی سُنانے کے لئے اِصرار پر لکشمن بولے۔ ''پُرانے زمانے میں وَرترا سُر نام کا راکھشس دُنیا پر دھرم کے مُطابق راج کرتا تھا۔ ایک بار وہ اپنے بڑے بیٹے ''مدھُوریشور'' کو حکومت کی ذمہ داری سونپ کر سنگین تپسیا کرنے جنگل میں چلا گیا۔ اُسکی تپسیا سے اِندر کا تخت بھی ہِل گیا۔ وہ بھگوان وِیشنو کے پاس جا کر بولا۔ ''پربھوُ! تپسیا کے زور سے ورترا سُر نے اِتنی طاقت حاصل کر لی ہے کہ میں اب اُس پر حکومت نہیں کر سکتا۔ اگر اُس نے تپسیا کر کے مزید کُچھ طاقت بڑھائی تو ہم سب دیوتاؤں کو ہمیشہ کے لئے اُسکے ماتحت رہنا پڑیگا۔ اِس لیے پربھوُ آپ مہربانی کر کے تمام لوگوں کو اُس آفت سے بچایئے۔ کِسی بھی طرح سے اُسکو ہلاک کر دیجئے۔

دیوراج اِندر کی یہ اِستدعا سُن کر بھگوان وِشنو بولے۔ "یہ تو تُم جانتے ہو دیوراج! مُجھے ورترا سُر سے پیار ہے۔ اِس لئے میں اُسکو ہلاک نہیں سکتا ہوں۔ لیکن تُمہاری اِستدعا بھی نا منظور نہیں کر سکتا۔ اِسلئے میں اپنی ہمت کو تین حِصوں میں اِسطرح سے تقسیم کردوں گا جس سے تُم خود ورترا سُر کو ہلاک کر سکو گے۔ میری ہمت کا ایک حِصہ تُمہارے اندر داخل ہوگا۔ دوسرا تُمہارے وجر (خنجر) میں اور تیسرا پرتھوی (زمین) میں۔ تاکہ زمین ورترا سُر کے زمین پر گرنے پر اُسکا بھار سہہ سکے۔

بھگوان سے یہ رُوحانی وَردان پا کر اِندر دیوتاؤں سمیت اُس جنگل میں گئے جہاں ورترا سُر تپسیا کر رہا تھا۔ موقع پا کر اِندر نے اپنا طاقتور وجر ورترا سُر کے سر پر دے مارا۔ جس سے ورترا سُر کا سر کٹ کر الگ جا پڑا۔

سر کٹتے ہی اِندر سوچنے لگے کہ میں نے ایک بے گُناہ شخص کو قتل کر کے بہت بڑا گُناہ کیا ہے یہ سوچکر وہ کسی اندھیری جگہ پر جا کر توبہ کرنے لگے۔ اِندر کے غائب ہوجانے پر دیوتاؤں نے وشنو بھگوان سے اِستدعا کی۔ "ہے دین بندھو! ورترا سُر تو آپکے نُور سے مارا گیا۔ لیکن برہم ہتیا کا گُناہ اِندر کو بھگتنا پڑ رہا ہے۔ اِس لئے آپ اُنکے نجات کا کوئی حل بتائے۔ یہ سُن کر بھگوان ویشنو بولے۔ "اگر اِندر اشومیدھ یگ کر کے مُجھ یگ پُرش کی پوجا کریں گے تو وہ بے گُناہ ہو کر دیویندر کا خلعت حاصِل کریں گے۔ اِندر نے ایسا ہی کیا۔ اور اشومیدھ یگ کی طاقت سے اُنہوں نے برہم ہتیا سے نجات پایا۔ ☆☆☆

# راجا اِل کی داستان

جب لکشمن جی نے اشومیدھ یگ کے لئے خاص طور اِصرار کیا۔ تو شری رام چندر جی بہت زیادہ خوش ہوئے اور بولے'' ہے سومیہ! اِس بارے میں تُمہیں راجہ ''اِل'' کی کہانی سُناتا ہوں۔ پرجاپتی کُروم کے بیٹے اِل ''واہی لِک'' دیش کے راجا تھے۔ ایک دِن شکار کھیلتے ہوئے اُس جگہ پر جا پہنچے جہاں پر سوامی کارتکیہ کا جنم ہوا تھا۔ اور بھگوان شنکر اپنے نوکروں کے ساتھ پاروتی کی دِل بہلائی کر رہے تھے۔

اُس علاقے میں شیو جی کی مایا سے تمام جاندار مونث عورت ہو گئے تھے۔ مُذکّر (مرد) جانور۔ پرندہ یا آدمی کوئی نہیں دِکھائی دیتا تھا۔ راجا اِل نے بھی اپنے فوجیوں سمیت اپنے آپکو وہاں مونث کے طور تبدیل ہو کر دیکھا۔ اِس سے خوفزدہ ہو کر وہ شنکر جی کی پناہ میں گئے اور اُن سے مَردانگی عطا کرنے کی اِستدعا کی۔ جب بھگوان شنکر نے اُنکی اِستدعا منظور نہیں کی تو اُنہوں نے پریشان ہو کر گڑگڑا کر ''اوما'' پاروتی' سے اِستدعا کی۔ اِس سے خوش ہو کر اوما جی نے کہا۔ ''میں بھگوان شنکر کی صرف اَردھانگنی ہوں اس لئے میں تُمہاری زندگی کے آدھے حِصہ کے لئے تُمہیں مُذکر (مرد) بنا سکتی ہوں۔ بولو۔ تُم اپنی باقی عُمر کے پہلے حِصہ کے لئے مَرد ہونا چاہتے ہو یا آخری نصف حِصہ کے لئے۔'' اِل کُچھ لمحے سوچکر بولے۔ ''دیوی! ایسا کر دیجئے کہ میں ایک مہینہ مَرد اور ایک مہینہ عورت رہا کروں۔'' پاروتی نے ''تتھا استو'' کہہ کر اُن کی خواہش پوری کر دی۔ اِس وَردان کے نتیجہ کے طور اِل پہلے مہینہ میں دُنیا کی حسین ترین عورت بن گئے۔ اور اِل کے بجائے ایلا کہلانے لگے۔ اِل اُس علاقہ سے نِکلکر اُس تالاب پر پہنچے جہاں سُوم کے بیٹے بُدھ تپسیا کر رہے تھے۔ ایلا پر نظر پڑتے ہی بُدھ اُس پر عاشق ہو گئے۔ اور اُسکے ساتھ تفریح کرنے لگے۔ اُنہوں نے راجا کے ساتھ آئے مونث فوجیوں کی داستان جانکر اُنہیں کِنپرشی (کنزی) ہو کر پہاڑ کے کِنارے رہنے کا حُکم دیا۔ اُنہوں نے اِصرار کر کے اِل کو ایک سال کے لئے وہیں روکا۔

ایک ماہ کے بعد ایلا نے اِل کی شکل وصورت میں مَردانگی حاصِل کی اگلے مہینے وہ پھر عورت بن گئے اس طرح سے یہ کام چلتا رہا۔ اور نویں مہینے میں ایلا نے ''پرورواا'' کو جنم دیا۔

آخرکار اِل کو اِس تبدیل جنس کے لئے نجات دِلانے کے لئے بُدھ نے مہاتماؤں سے تبادلہ خیالات کر کے شِو جی کو خاص پیارا لگنے والا اشومیدھ یگ کرایا۔ اُس سے خوش ہو کر شیوہ جی نے راجہ اِل کو سابقہ شکل وصورت میں مُستقل طور مردانگی عطا کی۔''شری رام چندر جی بولے۔'' ہے مہابا ہو! فی الحقیقت اشومیدھ یگ بے اِنتہا اثر رکھتا ہے۔☆☆☆

# اشومیدھ یگ کی شروعات

سب بھائیوں کی منظوری کو مان کر شری رام چندر جی نے ویشِشٹھ ۔ وامدیو ۔ جابالی ۔ کاشیپ وغیرہ ریشیوں کو بُلا کر مشورہ کیا۔ اُنکی منظوری مِل جانے پر وانر راج سگریو کو اطلاع بھیجدی گئی کہ وہ وسیع وانر فوج کے ساتھ ہوَن میں حصہ لینے کے لئے آئیں۔ پھر وِبھیشن سمیت دیگر راجا مہاراجوں کو بھی اِسطرح اِطلاع اور دعوت نامے بھیج دیئے گئے۔ دُنیا بھر کے ریشی مہاریشیوں کو بھی معہ عیال دعوت دی گئی۔ ماہر کاریگیروں کے ذریعہ ''یمشارنیہ'' میں گومتی ندی کے کنارے وسیع اور ہُنر مندی سے بنایا ہوا ہوَن کُنڈ میں اِنتظام کیا گیا۔ وسیع ہون سامان مہمانوں کے کھانے پینے اور رہائش و آسائش کے بڑے پیمانے پر اِنتظامات کئے گئے۔ ''نیمشارنیہ'' میں دُور دُور تک بڑے بڑے بازار لگوائے گئے۔ سیتا کا سونے کا مُجسمہ بنایا گیا۔ لکشمن جی کو ایک وسیع فوج کے ساتھ نیک شگونوں سے پُر کالے رنگ کے گھوڑے کے ساتھ دُنیا بھر میں گھومنے کے لئے بھیجا گیا۔

مُلک مُلک بھر کے راجاؤں نے شری رام چندر جی کو لاتعداد تحفے نذر کر کے پوری حمایت کا یقین دِلایا۔ آئے ہوئے بھکھاریوں کو من چاہی چیزیں اِشاروں سے ہی دی جاتی تھیں۔ اُس ہون کو دیکھ کر ریشی مُنیوں کا کہنا تھا کہ ایسا ہون پہلے کبھی نہیں ہوا ہے۔ یہ ہون ایک سال سے بھی زیادہ مُدت کیلئے چلتا رہا۔ اِس ہون میں شامل ہونے کے لئے مہرشی بالمیک بھی اپنے چیلوں سمیت تشریف لائے۔ جب اُنکی رہائش کا مُناسب اِنتظام ہوا تو اُنھوں نے اپنے دو چیلوں لو اور کُش کو ہدایت دی کہ وہ دونوں بھائی شہر میں ہر جگہ گھوم کر رامائین کہانی کا گانا گائیں۔ اُن سے یہ بھی کہا کہ جب تُم سے کوئی پوچھے کہ تُم کِس کے بیٹے ہو۔ تو تُم صِرف اِتنا کہنا کہ ہم ''ریشی بالمیک'' کے چیلے ہیں۔ یہ ہدایت پا کر سیتا کے دونوں بیٹے رامائین کا گاین ترنم میں کرنے کے لئے چل پڑے۔''☆☆☆

# لَو کُش کے رامائین گائین

جب لَو کُش اپنے رامائین گائن سے پڑوسیوں۔ شہریوں اور آئے ہوئے مہمانوں کا دِل بہلانے لگے تب ایک دن شری رام چندر جی نے اُن دونوں لڑکوں کو اپنے دربار میں بُلوایا۔ اُسوقت دربار میں اعلیٰ نائیک۔ درشن اور کلپ سوتر کے عالِم۔ سنگیت اور چھنڈ کلا مرگ۔ وِبھیشن، شاستر جاننے والے۔ برہم وَتیا وغیرہ مینشی ودھ وان تھے۔ اُنہیں دیکھ کر سب کو ایسا لگتا تھا کہ مانو دونوں شری رام کے ہی دُوسرے روپ ہیں۔ اگر اِن کے سر پر جٹا لمبے لمبے بال اور بدن پر ولکل (درختوں کی چھال کا لباس) نہ ہوتے تو اِن میں اور شری رام میں کوئی فرق دِکھائی نہ دیتا۔ دونوُں بھائیوں نے بعد دو پہر تک ابتدائی بیس سرُ وں کا گائین کیا۔ اور اُس دِن کا کام ختم کیا۔ پاٹھ ختم ہونے پر شری رام جی نے بھَرت کو ہدایت دی کہ دونوُں بھائیوں کو اٹھارہ ہزار سونے کی مُدرائیں (اشرفیاں) دی جائیں۔ لیکن لَو کُش نے اُسے لینے سے اِنکار کیا۔ اور کہا کہ ہم وَنواسی ہیں۔ ہمیں دَھن دولت کی کیا ضرورت ہے۔ اِس سے شری رام سمیت سُننے والوں کو بڑی حیرانی ہوئی۔ اُنہوں نے پوچھا۔ ''یہ نظم کِس نے لِکھی ہے اور اِسمیں کِتنے شلوک ہیں۔'' یہ سُن کر اُن مُنی کماروں نے بتایا۔ ''مہرشی بالمیک نے یہ عظیم نظم لکھی ہے۔ اِسمیں چوبیس ہزار شلوک ہیں۔ اور ایک سو اُپاکھیان ہیں۔ اِس میں کُل پانچ سو سرگ اور چھ باب ہیں۔ اِسکے عِلاوہ اُتر کانڈ اِسکا ساتواں کانڈ ہے۔ آپ کا کِردار ہی اِس اعلیٰ نظم کا مرکز ہے''۔ یہ سُن کر شری روگھناتھ جی نے ہوَن ختم ہونے کے بعد سالم اعلیٰ نظم سُننے کی خواہش ظاہر کی۔ اِس نظم کہانی کو سُن کر اُنہیں معلوم ہوا کہ کُش اور لَو سیتا کے ہی بیٹے ہیں۔ ☆☆☆

نوٹ: شریمد بھاگوت بزمان اُردو صفحہ 309 کا لَو کُش کی ملاقات شری رام کے ساتھ اِسطرح بیان کی گئی ہے ''جب شری روگھناتھ جی نے اشومیدھ یگ کرتے وقت پھِر لکشمن جی کو شری سیتا جی کے بُلانے کے لئے بھیجا۔ اُس وقت شری جانکی جی نے لَو اور کُش دونوں بیٹے اپنے لکشمن جی کو سُونپ دئے۔ اور ایودھیا میں جا کر اُسی جگہ پرِتھوی میں سما گئیں۔''

# سیتا کا زمین کے اندر سما جانا

سیتا کے تیاگ اور تپسیا کی داستان سُنکر شری رام چندر نے اپنے خاص ایلچی (سفیر) کے ذریعے مہرشی بالمیک کے پاس پیغام بھجوایا۔ ''اگر سیتا کا کردار پاک ہے اور وہ آپکی اِجازت سے یہاں آ کر عام لوگوں میں اپنی پاکیزگی ثابت کرے اور میرا بدنُما داغ دُور کرنے کے لئے حلف لے لے تو میں اُنکا خوشامدید کرونگا۔ یہ پیغام سُنکر بالمیک ریشی نے کہلوایا۔'' ایسا ہی ہوگیا۔ سیتا وہی کریں گی جو شری رام جی چاہئیں گے۔ کیونکہ شوہر بیوی کے لئے پرماتما ہوتا ہے۔'' یہ جواب پاکر سیتا جی کے حلف لینے کے موقعہ پر راجہ رام چندر جی نے سب ریشی مُنیوں شہریوں وغیرہ کو اُسوقت اِجلاس میں حاضر رہنے کے لئے دعوت دے دی۔

دُوسرے دِن سیتا جی کے حلف لینے کی رسم دیکھنے کے لئے دیش بدیش سے آئے رِشی۔ مُنی۔ عالم۔ شہری وغیرہ ہزاروں کی تعداد میں اُس اِجلاس میں آ کر حاضِر ہوئے، مُقررہ وقت پر بالمیک ریشی سیتا جی کو لیکر آئے۔ آگے آگے مہرشی بالمیک تھے اور اُنکے پیچھے دونوں ہاتھ جوڑے۔ آنکھوں میں آنسوں بہاتی سیتا جی آ رہی تھیں۔ وہ من ہی من شری رام جی کو یاد کر رہی تھیں۔ اُسوقت مہرشی کے پیچھے آتی ہوئی سیتا جی ایسی لگتی تھی مانو دُنیا بنانے والے برہما جی کے پیچھے شُرتی چلی آ رہی ہو۔ معمولی لِباس پہنی ہوئی سیتا کی مُفلسی کی حالت دیکھ کر وہاں موجود سب لوگوں کے دِل دُکھ سے بھر آئے اور وہ صدمے سے بے چین ہو کر آنسوں بہانے لگے۔ مہامُنی بالمیک بولے۔ ''شری رام! میں تُمہیں یقین دِلاتا ہوں کہ سیتا پاک اور ستی ہے۔ کُش اور لو آپکے ہی بیٹے ہیں۔ میں کبھی جھوٹ نہیں بولتا ہوں۔ اگر میری بات جھوٹی ہو تو میری تمام تپسیا نِشپھل ہو جائے۔ میری اِس گواہی کے بعد سیتا جی خود حلف لے کر آپکو اپنی بے گُناہی کا یقین دِلائیں گی۔'' مہرشی کے اعلیٰ الفاظ کو سُنکر اور اِجلاس کے بیچ میں خاموشی اختیار کئے کھڑی سیتا جی کو دیکھ کر رگھونندن بولے۔ ''ہے اعلیٰ ریشی! آپ کی بات سچ ہے اور آپکے بے عیب الفاظ پر پورا یقین ہے۔ حقیقت میں ویدہی نے اپنی پاکیزگی کا یقین مُجھے آگ کے سامنے دِلا دیا تھا۔ لیکن لوگوں کی الزام تراشی کی وجہ سے ہی مُجھے اِسے چھوڑنا پڑا۔ آپ مُجھے اِس گُناہ کے لئے معاف کریں۔''

اُسکے بعد شری رام تمام ریشی مُنیوں۔ دیوتاؤں اور حاضرین مجلس کو مخاطب ہو کر بولے۔ ''ہے منی اور وِگ جنوں!

مُجھے مہرشی بالمیک جی کی بات پر پوُرا بھروسہ ہے لیکن اگر سیتا خود سب کے سامنے اپنی پاکیزگی کی پوری یقین دہانی کریں تو مُجھے خوشی ہوگی۔'' شری رام کی بات ختم ہوتے ہی سیتا جی ہاتھ جوڑ کر آنکھیں جھکائے بولی۔ ''میں نے اپنی زندگی میں شری رگھناتھ جی کے علاوہ کبھی کسی دوسرے آدمی کے بارے میں نہیں سوچا ہے۔ تو میری پاکیزگی کے ثبوت کے طور بھگوتی پرتھوی دیوی اپنی گود میں مُجھے جگہ دے۔'' سیتا جی کے اِسطرح سے حلف لیتے ہی زمین پھٹ گئی۔ اُسمیں سے ایک تخت نِکلا۔ اُسی کے ساتھ پرتھوی کی ''ادھشٹھاتری دیوی'' بھی خُدائی شکل وصورت میں ظاہر ہوئی۔ اُس نے دونوں بازو بڑھا کر اِستقبال کے طور سیتا کو اُٹھایا اور پیار سے تخت پر بٹھالیا۔ دیکھتے دیکھتے سیتا سمیت تخت زمین میں غائب ہو گیا۔ سب دیکھنے والے بُت بنکر یہ بے مِثال و بے نظیر نظارہ دیکھتے رہے۔ سارا ماحول مسحور ہو گیا۔

اِس تمام واقعہ سے شری رام کو بہت دُکھ ہوا۔ اُنکی آنکھوں سے آنسوں بہنے لگے۔ وہ دُکھی ہو کر بولے۔ ''میں جانتا ہوں۔ مان وسُندھرے (پرتھوی۔ زمین) تُم ہی سیتا کی سچی ماں ہو۔ راجہ جنک نے ہل جوتتے ہوئے تُم سے ہی سیتا کو پایا تھا۔ لیکن تُم میری سیتا کو مُجھے لوٹا دو۔ یا مُجھے بھی اپنی گود میں سالو۔'' شری رام جی کو اِس طرح وِلاپ کرتے دیکھ کر برہما وغیرہ دیوتاؤں نے اُنہیں طرح طرح سے تسلی دیکر سمجھایا۔ ☆☆☆

# بھرت و لکشمن کے بیٹوں کیلئے راج کا اہتمام

ہون کے اختتام پر سُگریو۔ وِبھیشن وغیرہ سمیت تمام راجاؤں اور رشی مُنیوں اور مدعو لوگوں کو ایودھیا پتی شری رام نے سب طرح سے تسلی بخش کروا دیا اور پھر رُخصت کیا۔ اُسکے بعد اُنہوں نے راج کاج میں دِل لگایا۔ رِعایا کا پالن کرتے ہوئے اُنہوں نے لاتعداد ہون اور دھارمِک کام کئے اُنکی حکومت کرنے کے ڈھنگ کی شہرت دُور دُور تک پھیل رہی تھی۔ رعایا ہر طرح سے سُکھ اور شانتی سے تھے۔ بیٹوں اور پوتوں کی دولت اور عقیدت سے بھری ہوئی ماتا کوشلیا نے اِس دُنیا سے انتقال کیا۔ اُنکی وفات کے بعد کیکئی اور سُمترا بھی پرلوک سدھاریں۔

بھرت کے بیٹے تکش اور پُشکل جب بڑے ہوئے تو کیکئی نریش اور بھرت کے ماما یدھاجت نے شری رام جی کے پاس پیغام بھیجا کہ سندھو ندی کے دونوں کناروں پر گندھرو دیش بسا ہوا ہے۔ اُس پر گندھرو راج شیلوش اپنے تین کروڑ اعلیٰ بہادُر گندھروں کے ساتھ راج کرتے ہیں۔ اگر آپ اُس پردیش کو جیت کر سندھو دیش کے دونوں طرف کے صوبوں کو جیت کر تکش اور پُشکل کو وہیں کا راج سونپ دیں تو بہت اچھا ہوگا۔ کیکئی دیش کے راجا کی تجویز کو منظور کر کے شری رام چندر جی نے بھرت کو گندھرو دیش پر چڑھائی کرنے کا حُکم دیا۔ کیکئی نریش یُدھاجت بھی اپنی فوج لیکر بھرت سے آملے۔

دونوں فوجوں نے مِل کر گندھروں کی راجدھانی پر دھاوا بول دیا۔ دونوں طرف کی فوجیں خطرناک گرجن ترجن کرتی ہوئی آپس میں جنگ کرنے لگی۔ دیکھتے دیکھتے میدان جنگ میں خون کی ندیاں بہہ گئیں۔۔ فوجیوں کے جسموں کے حصے اِس خون کی ندی میں آبی جانوروں کی طرح بہتے دِکھائی دینے لگے۔ سات دِن تک یہ خطرناک جنگ چلتا رہا۔ آخری دِن بہادُر بھرت نے سفورت نام کے ہتھیار کا اِستعمال کر کے گندھرو فوج کا خاتمہ کر دیا۔ اِس طرح سے گندھرو کو شکست دیکر بھرت نے دو خوبصُورت شہروں کا افتتاع کیا۔ ایک کا نام تکش شِلا رکھا اور تکش کو وہاں کا راجا بنایا۔ دوسرے کا نام پُشکلاوت رکھ کر اُسے ''پشکل'' کو سونپ دیا۔ نئے حُکمرانوں کی حکومت میں دونوں شہروں نے غیر معمولی ترقی کی۔ پانچ سال کے

بعد بھرت ایودھیا لوٹ آئے۔ اُسکے بعد شری رام چندر جی نے بھرت کے مشورہ سے لکشمن کے بیٹے انگد کے لئے کاروپتھ میں اور چندر کانت کے لئے چندر کانت نگر بسائے اور اُنہیں وہاں کا راجا بنا دیا۔ راج کاج کا مناسِب اِنتظام کرنے کے لئے اُنہوں نے انگد کے ساتھ لکشمن اور چندر کانت کے ساتھ بھرت کو بھیجا۔ جو ایک سال تک وہاں کا معقول اِنتظام کر کے ایودھیا لوٹ آئے۔ ☆☆☆

# کال کی شری رام چندر جی کے ساتھ مُلاقات

جب اِس طرح سے راج کرتے ہوئے شری رگھوناتھ جی کو بہت سال گذر گئے۔ تب ایکدن کال (موت کا فرشتہ) تپسوی کے بھیس میں راج دروازے پر آئے۔ اُس نے لکشمن کے ذریعے پیغام بھجوایا کہ میں مہرشی اتی بل کا سفیر (ایلچی) ہوں۔ اور بہت ضروری کام سے شری رام چندر جی سے مِلنا چاہتا ہوں۔ پیغام ملنے پر شری رام نے اُسے فوراً بُلا بھیجا۔ کال کے حاضر ہونے پر شری رام نے مہمان نوازی کے طور مُناسب نشت پر بٹھایا۔ اور مہرشی اتی بل کا پیغام سُنانے کے لئے کہا۔ یہ سُن کر منی کے بھیس میں کال نے کہا۔ یہ بات نہایت راز داری کی ہے۔ یہاں ہم دونوں کے بغیر کوئی تیسرا شخص نہیں رہنا چاہیئے۔ میں آپکو اِس شرط پر اُنکا پیغام دے سکتا ہوں۔ کہ اگر ہماری بات چیت کے وقت کوئی شخص آ جائے تو آپ اُسکو ہلاک کر دینگے۔

شری رام جی۔ نے کال کی بات مان کر لکشمن جی سے کہا۔ ''تُم اِسوقت ڈیوڑھی بان کو رُخصت کر کے خود ڈیوڑھی پر کھڑے ہو جاؤ۔ دھیان رہے اِن مُنی جی کے جانے تک کوئی یہاں آنے نہ پائے۔ جو بھی آئے گا وہ میرے ذریعے مارا جائے گا۔'' جب لکشمن وہاں سے چلے گئے تو اُنہوں نے کال سے مہرشی کا پیغام سُنانے کے لئے کہا۔ اُن کی بات سُن کر کال نے کہا ''میں آپ کی مایا سے پیدا ہوا آپ ہی کا بیٹا کال ہوں۔ برہما جی نے کہلوایا ہے کہ آپ نے تینوں لوکوں کی رکھشا کرنے کا وعدہ کیا تھا۔ وہ پُورا ہو گیا اب آپکے سُورگ لوٹنے کا وقت آ گیا ہے۔ ویسے آپ اب بھی یہاں ہی رہنا چاہئیں۔ آپکی مرضی ہے۔'' یہ سُن کر شری رام نے کہا۔ ''جب میرا کام پُورا ہو گیا ہے تو پھر میں یہاں رہ کر کیا کروں۔ میں جلد ہی اپنے لوک کو لوٹوں گا۔''

☆☆☆

# دُرواسا مُنی کا آنا اور لکشمن کا پرتیاگ (ترکِ رشتہ کرنا)

جسوقت کال شری رام چندر جی سے اِس طرح سے بات چیت کر رہا تھا۔ اُسی وقت راج دربار کے دروازے پر مہرشی دُرواسا شری رام چندر جی سے ملنے آئے۔ وہ لکشمن سے بولے۔ "مُجھے فوراً" راگھو سے مِلنا ہے۔ ذرا سی دیر ہونے سے میرا کام بگڑ جائے گا۔ اِس لئے تُم اُنہیں فوراً! میرے آنے کی خبر دو۔ لکشمن بولے۔" وہ اِسوقت نہایت مصروف ہیں۔ آپ مُجھے حُکم کرو جو بھی کام ہو میں پورا کردُوں گا۔ اگر اُن سے ہی مِلنا ضروری ہے تو آپکو دو گھڑی اِنتظار کرنا پڑے گا۔ یہ سُنتے ہی مُنی درواسا کا چہرہ غُصے سے تمتما اُٹھا۔ اور بولے۔ "تُم ابھی جا کر راگھو کو میرے آنے کی خبر کردو۔ اگر تُم دیر کروگے تو میں شاپ دیکر تمام رگھوکُل اور ایودھیا کو بھی اِسی وقت بھسم کردونگا۔ رِشی کے غُصے سے بھرے الفاظ سُن کر لکشمن سوچنے لگے چاہئے میری موت ہو جائے رگھوکُل اور ایودھیا کا خاتمہ نہیں ہونا چاہئے۔ چنانچہ اُنہوں نے شری رگھوناتھ جی کے پاس جا کر دُرواسا مُنی کے آنے کی خبر سُنائی۔ شری رام چندر جی کال کو رُخصت کر کے مہرشی دُرواسا کے پاس پہنچے۔ اُنہیں دیکھ کر دُرواسا نے کہا۔ "رگھونندن! میں نے بہت وقت سے بَرت رکھ کر (فاقہ کر کے) آج اِسی لمحہ اپنا برت کھولنے کا اِرادہ کیا ہے۔ اِس لئے تُمہارے یہاں جو بھی کھانے پینے کی چیز تیار ہو۔ فوراً منگالو۔ اور عقیدت سے مُجھے کِھلاؤ۔" شری رام چندر جی نے اُنہیں ہر طرح سے مُطمئین کیا اور رُخصت کیا پھر وہ کال کو دیئے گئے وَعدہ کو یاد کر کے بہت بڑی انہونی کے خدشہ سے بہت زیادہ دُکھی ہوگئے۔

بڑے بھائی کو دُکھی دیکھ کر لکشمن بولے۔" سومیہ! یہ تو وقت کا تقاضہ ہے۔ آپ مایوس نہ ہوں اور بے فکر ہو کر مُجھے ہلاک کر کے اپنا وَعدہ پُورا کریں۔" لکشمن کی بات سُنکر وہ اور بھی پریشان ہو گئے۔ اُنہوں نے مہرشی ویشِشٹھ اور وزیروں کو بُلا کر اُنہیں ساری کہانی سُنائی۔ کہانی سُن کر وشِشٹھ بولے۔ راگھو! آپ سب کو جلد ہی یہ سنسار چھوڑ کر اپنے اپنے لوکوں کو جانا ہے۔ اِسکی شروعات سیتا جی کی روانگی سے ہو چُکی ہے۔ اِس لئے آپ لکشمن جی کو ترکِ رِشتہ کر کے اپنا وَعدہ پُورا کریں۔ وعدہ ختم ہونے سے دھرم غائب ہو جاتا ہے۔ سادھو لوگوں کو ترک رشتہ کرنا اُنکو ہلاک کرنے کے برابر ہوتا ہے۔"

ویشِشٹھ کا مشورہ مان کر شری رام چندر جی نے دُکھی دِل سے لکشمن کو چھوڑ دیا (ترکِ رِشتہ کیا) وہاں سے چلکر لکشمن

سُوریہ ندی کے کِنارے پر آئے۔ پانی کا آچمن کر کے ہاتھ جوڑ کر سانس روک کر اُنہوں نے اپنی جان دے دی۔

لکشمن جی سے ترک رشتہ کر کے بے حد غم اور صدمے میں مُبتلا ہو کر رگھونندن نے پروہت۔ وزیروں اور شہر کے اعلیٰ لوگوں کو بُلا کر کہا۔ ''آج میں ایودھیا کے تخت پر بھرت کا اِستقبال کر کے خود جنگل جانا چاہتا ہوں۔'' یہ سُنتے ہی سب کی آنکھوں سے آنسوں بہہ نکلے۔ بھرت نے کہا۔ ''میں بھی ایودھیا میں نہیں رہوں گا۔ میں آپ کے ساتھ چلوں گا۔ آپ کُش اور لَو کو راج تخت پر بٹھا دیجئے۔'' رعایا بھی کہنے لگے ''ہم سب بھی آپکے ساتھ چلیں گے۔'' کچھ لمبے سوچ وِچار کر کے اُنہوں نے جنوب کی طرف کا راج ''کُش'' کو اور شُمال کی طرف کا ''لَو'' کو سونپ دیا۔ کُش کے لئے ویدھیا چل کے کِنارے کُشاوتی اور لَو کے لئے ''شِراوستی'' نگروں کو بنوایا گیا۔ پھر اُنہیں اپنی اپنی راجدھانیوں کو جانے کا حُکم دیا۔ اُسکے بعد ایک تیز چلنے والا ایلچی بھیج کر مدھو پوری سے شترو گھن کو بُلایا۔ اور اُسکو لکشمن کے ترک رِشتہ۔ کُش اور لَو کو تخت نشینی وغیرہ کی سب باتیں بتا دیں۔ اِس سنگین دِلسوز داستان کو سُن کر شترو گھن حیرت زدہ زبان گُنگ رہے۔ اُسکے بعد اُنہوں نے اپنے دونوں بیٹوں سُباہو اور شترو گھاتی کو اپنا راج پاٹ دیا۔ سُباہو کو مدھورا کا اور شترگھاتی کو وِدیشا کا راج سونپ کر فوراً ایودھیا کے لئے روانہ ہوئے۔ ایودھیا پہنچ کر وہ بڑے بھائی سے بولے۔ ''میں بھی آپکے ساتھ چلنے کے لئے تیار ہو کر آیا ہوں۔ مہربانی کر کے آپ ایسی کوئی بات نہ کہیں جو میرے اِرادہ میں رُکاوٹ پیدا کرے۔

اِسی دوران سُگریو بھی پہنچ گئے۔ اور اُنہوں نے بتایا کہ میں انگد کو تخت نشین کر کے آپکے ساتھ چلنے کے لئے آ گیا ہوں۔ اُنکی بات سُن کر شری رام چندر جی مُسکرائے اور بولے۔ ''بہت اچھا'' پھر وِبھیشن سے بولے۔ وِبھیشن! میں چاہتا ہوں کہ تُم اِس سنسار میں رہ کر لنکا میں راج کرو۔ یہ میری دِلی تمنا ہے۔ اُمید ہے کہ تُم اِنکار نہیں کرو گے۔'' وِبھیشن نے بھاری من سے شری رام چندر جی کا حُکم تسلیم کر لیا۔ شری رام چندر جی نے ہنومان کو بھی ہمیشہ کے لئے دُنیا میں رہنے کا حُکم دیا۔ جامبوان۔ میند اور دِوِد کو ''دواپر'' اور کلجگ کی سندھی تک زندہ رہنے کا حُکم دیا۔ ☆☆☆

# مہاپریان

## سفرِ رُخصتی!

دُوسرے دِن صُبح سویرے دھرماتما شری رام چندر جی نے گورو ویششٹھ جی کی اِجازت سے روانگی کی ریتی کے مُطابق تمام فرائض انجام دیئے۔ اُسکے بعد پیتامبر دھارن کر کے ہاتھ میں کُشا لئے شری رام چندر جی ویدک منتر جپتے ہوئے سریوندی کی طرف روانہ ہوئے۔ ننگے پیر چلتے ہوئے وہ سورج کی طرح چمکدار اور پُر نُور معلوم پڑ رہے تھے۔ اُسوقت اُنکی جنوب کی طرف ساکشات لکشمی اور شُمال میں بھُو دیوی اور اُنکے سامنے سنگہار شکتی چل رہی تھی۔ اُنکے ساتھ بڑے بڑے ریشی مُنی اور تمام براہمن منڈلی تھی۔ وہ سب جنت کا دروازہ کھُلا دیکھ کر اُنکے ساتھ چلے جا رہے تھے۔ اُنکے ساتھ اُنکے راج محل کے تمام بوُڑھے۔ بچے۔ مرد و زن چل رہے تھے۔ بھرت وشترو گھن بھی اپنے اپنے رن واسوں کے ساتھ شری رام چندر جی کے ساتھ ساتھ چل رہے تھے۔ سب وزیر اور نوکر وغیرہ اپنے پریواروں سمیت اُنکے پیچھے ہو لئے۔ اُن سب کے پیچھے مانو ساری ایودھیا پُری ہی چل رہی تھی۔ تمام ریچھ اور وانر کِلکاریاں مارتے اُچھلتے کُودتے دوڑتے ہوئے چلے جا رہے تھے۔ اِس سارے ماحول میں کوئی دُکھی یا اُداس نہ تھا۔ بلکہ تمام اِس طرح سے خوش و خرّم تھے۔ جیسے چھوٹے بچے من چاہا کھلونا پانے پر خوش ہوتے ہیں۔ اِس طرح سے چلتے ہوئے وہ سریوندی کے پاس پہنچے۔ اُس وقت دُنیا بنانے والے برہما جی سب دیوتاؤں اور رشیوں کے ساتھ وہاں آ پہنچے۔ شری رام کو سورگ لے جانے کے لئے کروڑوں وِمان (جہاز) بھی وہاں حاضر ہوئے۔ اُسوقت تمام آسمان رُوحانی نُور سے دمکنے لگا۔ ٹھنڈی خوشبودار ہوا بہنے لگی۔ آسمان میں گندھرب دوُندبھیاں بجانے لگے۔ افسرائیں ناچنے لگیں۔ اور دیوتا لوگ پھول برسانے لگے۔ شری رام چندر جی سبھی بھائیوں اور ساتھ میں آئے لوگوں کے ساتھ پیدل ہی سریوندی میں داخل ہوئے۔ تب آسمان سے برہما جی بولے۔ ”ہے راگھو! ہے وشنو! آپکا منگل ہو۔ ہے ویشنو روپ رگھونندن۔ آپ اپنے بھائیوں کے ساتھ اپنے سوروپ بھوت لوک میں داخلہ لیں۔ چاہئیں آپ چتر بھُج وِشنو روپ دھارن کریں اور چاہیں سناتن آکاش مئے اویکت برہم روپ میں رہیں۔“ پِتامہہ برہما جی کی ہدایت سُنکر شری رام چندر جی وشنوی نور میں داخل ہو کر وِشنو مئے ہو گئے۔ سب دیوتا۔ ریشی مُنی مرد گن۔ اِندر اور اگنی دیو

اُنکی پُوجا کرنے لگے۔ ناگ۔ یکش۔ کنز۔ اپسرائیں اور راکھشس وغیرہ خوش ہوکر اُنکا شُکریہ کرنے لگے۔ تب وشنو روپ شری رام چندر جی برہما جی سے بولے۔ ہے سوترت! یہ جتنے بھی جاندار پیار سے میرے ساتھ چلے آئے ہیں۔ یہ سب میرے سیوک ہیں۔ اِن سب کو سُورگ میں رہنے کے لئے اچھی سی جگہ دے دیجئے۔ برہما جی نے اُن سب کو برہم لوک کے مُتصل واقع ''سنتانک'' نام کے لوک میں بھیج دیا۔ وانر اور ریچھ وغیرہ جن جن دیوتاؤں کے انش سے پیدا ہوئے تھے۔ وہ سب اُنہی میں لین ہو گئے۔ سُگریو سوریہ منڈل میں داخل ہوئے۔ اُس وقت جس نے سُوریہ (سریوندی) میں ڈُبکی لگائی۔ وہیں اپنا جسم چھوڑ کر پرم دھام کا حقدار بن گیا۔ ☆☆☆

# رامائین کی مہما (عظمت)

لَو اور کُش نے کہا۔ مہرشی بالمیک کا بنایا ہوا رامائن نظم کی صوُرت میں یہاں مکمل ہوتا ہے۔ یہ نظم عُمر اور خوش قسمتی کو بڑھاتا ہے۔ اور پاپوں کا خاتمہ کر دیتا ہے۔ اِسکا عادتاً عقیدت سے ریاض کرنے سے اِنسان کی سبھی خواہشات پُوری ہو جاتی ہیں۔ اور آخر میں پَرم دھام حاصِل ہو جاتا ہے۔ سُورج گرہن کے وقت کورو کھشیر میں ایک بھار (بوجھ) سونا کے دان (خیرات) کرنے سے جو پھل (بدلہ) مِلتا ہے وہی پھل روزانہ رامائین کا پاٹھ کرنے یا سُننے سے ہوتا ہے۔ یہ رامائین کا ویہ گائیتری سُروپ ہے۔ یہ کِردار۔ دَھرم۔ اصُول، ارتھ، کام اور موکش چاروں پُروشارتھوں کو دینے والا ہے۔ اِس طرح سے اس پُران نظم کا آپ عقیدت اور بھروسے کے ساتھ عادتاً پاٹھ کریں۔ آپکا کلیان ہوگا۔ ☆☆☆☆

☆☆☆ شری بالمیکی رامائین اُردو زبان کا اُتر کانڈ (باب) مکمل ہوا ☆☆☆

# بالمیکی رامائین کے نُمایاں رہبری کرنے والے کردار

بالمیکی رامائین ہندوستان کا نہایت پُرانا تاریخی مذہبی مُقدس گرنتھ ہے۔ اِس گرنتھ کے نُمایاں (رہبری کرنے والے اداکار) اگرچہ پرشوتم شری رام ہیں۔ پھر بھی بھرت وغیرہ بھی اچھی رہبری کرنے والے کردار ہیں، ان کے علاوہ رامائین کے دُوسرے اداکار بھی ہمیں کسی نہ کسی معاملے میں رہبری کرتے ہیں۔ رامائین کے خاص اداکار شری رام۔ سیتا۔ بھرت۔ لکشمن۔ دَشرتھ۔ کیکئی۔ کوشلیا۔ سُمترا۔ ہنوُمان اور راوَن ہیں۔ اِن ہی اداکاروں کے کام کا ذِکر مختصراً بدیل کیا جاتا ہے:۔

## ا۔ شری رام چندر جی

شری رام چندر جی خاص اور اہم نیک کردار ہیں۔ اُنکی زندگی بے حد مِثالی اور اصُول پرست تھی جس سے بہت سی تعلیمات مِلتی ہیں۔ شری رام کی زندگی پر نظر ڈالنے سے پہلے اُنکے اُوپر کئے جانے والے کُچھ اِلزامات پر سوچ وِچار کرنا ضُروری ہے۔ اکثر اُن پر دو اِلزام لگائے جاتے ہیں۔ نمبر ا:۔ شری رام نے تاڑکا اور شورپنکھا کے ناک کان کٹوا دیئے۔ اِسطرح سے اُنہوں نے عورت پر ہاتھ اُٹھایا۔ جو اصُول کے خلاف تھا۔ نمبر ۲:۔ شری رام نے جنگلوں میں ہرن جیسے عاجز جانداروں کو ہلاک کر دیا۔ اُس سے اُنکا رُجحان مارنے اور گوشت کھانے کی طرف ثابت ہوتا ہے۔ اور یہ دونوں عیب اعظیم شخصیت میں عقیدت نہ رکھنے کا باعث بنتے ہیں۔

ا:۔ شری رام راجکُمار تھے۔ راج دَھرم کا اصُول ہے کہ اگر عورت گُناہ کرنے کی وجہ سے قابل سزا ہو۔ تو اُسے بھی ضُروری سزا دینی چاہئے۔ بالمیکی رامائین کے بال کانڈ میں وِشوامتر مہاریشی تاڑکا کو ہلاک کرنے کے لئے حُکم دیتے ہوئے کہتے ہیں۔ '' ہے رام تُمہیں عورت کو ہلاک کرنے کے کام کی نفرت نہیں کرنی چاہئے۔ چاتُورنیہ کی بھلائی کے لئے

ایک عورت کو ہلاک کرنا بھی راج پُتر کا فرض ہے۔ کیونکہ یہ چاہئے مارنے والا کام سمجھا جاوے یا نہ مارنے والا۔ گنہگار ہو یا بے گُنہا ہو۔ لیکن رِعایا کی حِفاظت کے خاطِر حُکمرانوں کو ایسا ہی کرنا چاہئے۔ یہ سناتن دَھرم (ازلی فرض) ہے۔ ہے رام! یہ تاڑیکا (تاڑکا) گُنہگار ہے۔ اِس میں دھرم نہیں ہے۔ اِسلئے اِسکو ہلاک کرو۔ اِس طرح کی کمینی گُنہگار عورتوں کی ہلاکت پچھلے زمانے میں بہت سارے فرض شناس راجکُماروں (راجاؤں) نے بھی کیا ہے۔ اِسلئے اِس کمزوری کو چھوڑ کر میرے حُکم سے اِس تاڑکا کو مار" اِس سے تصدیق ہوتی ہے کہ شری رام نے جو کُچھ بھی کیا۔ وہ مَریادہ (رواج) کے خلاف نہیں بلکہ ازلی راج دھرم کے مُطابق کیا ہے۔

۲:۔ دوسرا الزام ہے شری رام نے جنگلوں میں مرگ (ہرن) جیسے عاجز جانداروں کو ہلاک کیا ہے۔ اِس بارے میں یہ جان لینا ضُروری ہے کہ مرگ کا مطلب ہرن ہی نہیں۔ بلکہ شیر وغیرہ جنگلی جانور بھی ہے۔ شری رام راج کُمار تھے۔ شیر وغیرہ جنگلی جانوروں کو مارنا اُن کا کام تھا۔ اور وہی اُنہوں نے کیا بھی۔ اب بات آتی ہے گوشت کھانے کی۔ غرض کہ شری رام گوشت کھاتے تھے کہ نہیں۔ بالمیکی رامائین کے سُندر کانڈ (باب) میں ہنومان جی سیتا سے کہتے ہیں۔ "نہ شری رام مانس (گوشت) کھاتے ہیں۔ نہ نشہ کرتے (شراب) وغیرہ پیتے ہیں۔ مطلب یہ کہ شری رام نہ گوشت کھاتے ہیں نہ شراب پیتے ہیں۔ اِس سے ثابت ہوجاتا ہے کہ شری رام نہ گوشت کھاتے تھے اور ہی شراب پیتے تھے۔

اِس سب کے برعکس شری رام چندر جی کے بے شُمار خوبیاں تھیں۔ شری رام ویدوں کی حقیقت اور خلاصہ کو جاننے والے تھے۔ شری رام کے نیک اِعمال کا ذکر کرتے ہوئے راجہ دَشرتھ کیکئی سے کہتے ہیں۔ " ہے کیکئی! جِس رام کے اندر معافی۔ ریاضت۔ تِرک خواہشات۔ سچائی۔ فرض۔ اِحسان مندی اور جانداروں کے لئے ہمدردی اور رحم ہے۔ اُس رام کے بغیر میری کیا حالت ہوگی۔۔ ماں باپ کے حُکم کی تعمیل آسانی سے کرنے کی مِثال دیتے ہوئے شری رام کہتے ہیں۔ "جِن دھرماتما ماتاپِتا کا میرے لئے جنگل جانے کا حُکم ہوا ہے۔ میں اُسکی نافرمانی (عُدولی) کیسے کرسکتا ہوں۔"

۔شری رام کتنے فراخدِل ہیں۔ اِس بات کا پتہ اُسوقت چلتا ہے۔ جب ون واس جاتے ہوئے شری رام ایودھیا کے رہنے

والوں کو کہتے ہیں۔ ''آپ لوگوں کی میرے لئے پیار اور عزت ہے۔ اُسے میری خوشی کے لئے بھرت کے لئے قائم کریں۔''

یہ شری رام کی فراخدِلی کا نمونہ ہے۔ کہ راج کو چھوڑتے ہوئے بھی بھرت کی عزت و احترام اپنے جیسا کرنے کی ہدایت رِعایا کو دیتے ہیں۔ اگر اِس جگہ کوئی دوسرا ہوتا تو راج چھین جانے اور دُوسرے کے ہاتھ میں جانے پر فراخدِلی کے بجائے اُلٹا رِعایا کو بھڑکانے کی کوشش کرتا۔ - غیر عورت کی طرف نظر نہ اُٹھانا شری رام کی مخصوص صِفت ہے۔ شری رام اور راوَن کا اِس نظریہ سے کوئی مُقابلہ نہیں ہوسکتا ہے۔ راوَن وہ آدمی ہے جو شری رام کی کُٹیا سے سیتا کو زبردستی اُٹھا کر لے گیا۔ جبکہ شری رام گھر آئی ہوئی راوَن کی بہن شورپنکھا کی طرف دیکھنا بھی پسند نہیں کرتے۔ - پناہ میں آئے ہوئے کو نِڈر طور رہنے کا وعدہ دینا شری رام کی خصوصیت ہے۔ دیکھئے جب وِبھیشن شری رام کی شَرن (پناہ) میں آتا ہے۔ تو اُسے سُگریو مار دینا چاہتے ہیں۔ لیکن شری رام اُسے کہتے ہیں۔ ''میں پناہ میں آئے سب جانداروں کو نِڈر رکھنے کا وعدہ دیتا ہوں۔ یہ میری عادت ہے۔ اِس وِبھیشن کو مارو نہیں۔ بلکہ میرے پاس لے آوَ۔ میں نے اِسکو نِڈر رہنے کا وعدہ دیا ہے۔ وِبھیشن ہی نہیں۔ اگر راوَن بھی آجائے تو اُسے بھی بِنا مارے میرے پاس لے آنا۔

- فتح حاصل ہونے پر بھی کسی کے راج پر حق نہ جِتانے کا جذبہ شری رام میں کِتنا مُستحکم تھا۔ اِسکا پتہ اُسوقت چلتا ہے جب شری رام نے لنکا فتح کرکے وہاں بھی خود راج نہ کیا۔ بلکہ وہاں کے رہنے والے راوَن کے بھائی وِبھیشن کو دے دیا۔ کیونکہ شری رام کا اُصول تھا کہ ہر ایک دیش میں اُسی دیش کا راجا ہونا چاہئے۔ کِسی دیش پر زبردستی قبضہ کرنا ناجائز ہے۔ جِس طرح اپنی ماں ہی اپنے بچے کو اُسکے عادات کے مُطابق مکمل سُکھ دے سکتی ہے پرائی ماں نہیں۔ اِسلئے شری رام نے لنکا کو آزاد کرکے اپنے مُلک میں ہی راج کیا۔

- رام راج کا ذِکر بالمیکی رامائین کے مُطابق اِس طرح سے ہے۔ ''شری رام کی حُکومت میں کوئی عورت بیوہ نہیں ہوتی تھی۔ خونخوار جانوروں (شیر۔ چیتے۔ ریچھ وغیرہ) کا بھی ڈر نہیں تھا۔ بیماریاں بھی زیادہ نہیں ہوتی تھیں۔ رِعایا چور ڈاکوں سے مُبرا تھے۔ کوئی کِسی کے ساتھ ناجائز یا گُناہ نہیں کرتا تھا۔ بوڑھے بڑوں کے سامنے اُنکے بچوں کی موت نہیں

ہوتی تھی۔ سب لوگ خوشحال اور دھرم کے پابند تھے۔ بے شمار بیٹوں، بیٹیوں سے بھرے ہوئے خاندان ہزاروں سال تک چلتے تھے۔ مطلب یہ کہ کِسی کا خاندان ختم نہیں ہوتا تھا۔ لوگ بیماریوں اور افسردگی سے مُبرا تھے۔ اِسی وجہ سے بھارت ورش کے لوگ آج بھی ''رام راج'' کی سراہنا کرتے ہیں اور کلپنا بھی۔

-شری رام کی نُقطہ چینی کرنے کی بساط کِس میں ہے۔ وہ وشنو کے اَوتار تھے۔ جواُنہوں نے ویکنٹھ جاتے وقت اِسطرح سے ثابت کیا۔ کہ ہزاروں وِمان منگاکر برہما جی خود اِستقبال کے لئے آئے اور تمام لوگ لاکھوں کی تعداد میں شری رام کے ساتھ اُن وِمانوں میں ویکنٹھ دام پہنچے۔ ☆☆☆

# ۲۔ سیتا جی بے نظیر خاتون!

ستا جی تمام دُنیا کی خواتین کے لئے مِثالی خاتون تھیں۔ اُنکا ماننا تھا کہ شوہر کے سُکھ دُکھ میں اپنا سُکھ دُکھ ماننا شوہر کے رہن سہن میں اپنا تعاون دینا بیوی کو دَھرم ہے۔

پتی سہیوگ:۔ (شوہر کو تعاون دینا) شری رام کے وَن واس جاتے وقت سیتا جی شری رام سے کہتی ہیں " ہے رام! اگر آپ آج ہی مشکلات بھرَے جنگل کے لئے روانہ ہونگے۔ تو میں آگے آگے گھاس اور کانٹوں کو روندتی ہوئی آپکے ساتھ چلوں گی۔"

سیتا جی نے بِنا شری رام کے کہنے اور بلا کِسی جھجھک کے ہی جنگل ساتھ جانے کی جذبات بھری تجویز رکھی۔ شری رام نے طرح طرح کے مصیبتوں کا ڈر دِلا کر سیتا جی کو جنگل ساتھ لے جانے سے روکنے کی کوشش کی۔ لیکن سیتا جی نے ایک نہ سُنی اور کہتی ہیں۔ " ہے سوامی! اپنے جنگل میں ہونے والی مُصیبتیں جو درپیش ہیں یاد رکھیئے آپ کے پیار کے سامنے وہ تو صِفت ہی ہیں۔ کُش، کاش، شر شلا کا اور دیگر جو کاٹنے والے جھنکاڑ ہوں۔ وہ سب آپکے ساتھ ہونے کی وجہ سے میرے لیئے راستے میں روئی اور پشمینہ جیسے چھونے والے معلوم پڑیں گے۔ اِس لئے میں آپکے ساتھ جنگل ضُرور جاؤنگی۔"

سیتا جی پتی ورتا میں لاثانی:۔ جب راوَن نے سیتا سے اپنی خواہش ظاہر کی تو وہ پتی ورتا دیوی حیران ہوگئی۔ اپنا جواب اُسکی طرف بِنا دیکھے اپنے اور راوَن کے بیچ میں گھاس رکھ کر دیتی ہیں۔ " ارے راوَن! تُو مجھے عیش و آرام اور دھن دولت سے لالچ دینے میں کامیاب نہیں ہوسکتا۔ میں شری رام سے اِس طرح الگ نہیں ہوسکتی ہوں۔ جِس طرح سے سورج سے روشنی الگ نہیں ہوسکتی ہے۔ اُس تینوں لوکوں کے مالِک شری رام کے بازؤں کا سہارا لے کر دُوسرے کِسی کا سہارا کیسے لے سکتی ہوں۔ راوَن! تو گیدڑ ہے۔ مُجھ شیرنی کو چاہتا ہے۔ مُجھے تُو سورج کی کِرن کے برابر چھو نہیں سکتا۔ میں ہمیشہ دھرم پرائین شری رام کی مضبوط یقین کے ساتھ زوجہ ہوں۔ اور تُو اُدھم راکھشس۔ پھر بھلا تُو مُجھے کیسے چھو سکتا ہے۔

اِس پرسنگ سے آگے چل کر سیتا جی ہنومان سے کہتی ہیں۔ " ہے ہنومان! تُم بلوان ہو۔ لیکن تُمہارے ساتھ تُمہارے جِسم کے کِسی اعضاء کا سہارا لیکر میں نہیں جاسکتی۔ کیونکہ شوہر کی عقیدت کو سامنے رکھ کر شری رام کے بغیر کِسی اور کو چھونا میں نہیں چاہتی۔" یہ بات قابل ذِکر ہے کہ سیتا جی نے یہ بات اُسوقت ہنومان جی کو بتائی جبکہ وہ ناقابل برداشت

مُصیبت کے دور سے راکھشسنیوں اور بوتنیوں کی نگرانی میں راون کی ہدایت کے مُطابق اُن کے مظالم برداشت کر رہی تھی۔ علاوہ ازیں اُسکو وہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا تھا اور اُسکی موت راون کے ہاتھوں یقینی تھی اور ہنومان جی نے اُسکو کہا تھا کہ میری بیٹھ پر بیٹھ جاؤ۔ تو میں شری رام چندر جی کے پاس پہنچادوُنگا۔

سیتا جی نہ صرف پتی ورتا تھیں بلکہ دھرم کی حقیقت جاننے والی بھی تھیں۔ اِسی لئے اُنہوں نے موقعہ پانے پر شری رام کو مشورہ بھی دیا۔ ''ہے رام! بے گُناہ لوگوں کو مارنا مُجھے پسند نہیں۔ جنگل میں رہتے ہوئے بہادُر کھشتریوں کا تیر کمان سے اِتنا ہی مطلب ہے کہ دُکھیوں کی حِفاظت کی جاسکے۔ بھلا کہاں راج اور کہاں یہ وَن واس۔ علاوہ ازیں کہاں ہتھیار اور کہاں یہ تپسیا۔ لیکن ہے رام! اُن اصُولوں سے اپنی آتما کو کوشش کر کے اچھے اِخلاق سے چالاک لوگ دھرم کو حاصل کرتے ہیں۔ اصُولوں سے ہٹ کر دھرم حاصل نہیں ہوتا۔ اِس لئے اِس تپوون میں روزانہ پاک خیالات والا بن کر دَھرم کا کام کیجئے۔'' اِس سے ظاہر ہے کہ سیتا جی دھرم کے فلسفہ کو شری رام سے کم نہیں جانتی تھی۔ بھارتیہ خواتین کو سیتا کے کِردار سے یہ تعلیم حاصل کرنی چاہیئے کہ وہ دھرم کو جانیں اور خود دھرم پرائین ہوکر اپنے شوہر کو موقعہ ملنے پر ناجائیز کرنے سے بچالیں۔ اور دَھرم کی طرف راغِب کریں۔

پتی ورتا دھرم نبھانے کی سیتا جی کی اَن گِنت مثالیں ہیں مگر جنگلوں میں ننگے پیر و لکل دھارن کئے شاہی خوراک کے بدلے قند مُول پر گذارہ کر اور مخملی نرم و نازک بِسترے کے بدلے زمین کو پلنگ مان کر کہنی کا سہارا تکیہ کے بدلے لے کر دِن گذارنے والی سیتا جی کو جب وہی عیش و آرام فراہم کرنے کے ساتھ ساتھ محل میں تمام رانیوں میں پٹ رانی بنانے کی پیش کش راون نے کی۔ تو سیتا نے اُس پیش کش کو ٹھکرا کر پتی ورتا دھرم نبھانے کا اعلیٰ ثبُوت دیا۔

اِسی طرح ہر طرف سے مایوس دُکھ درد میں بیٹھی اشوک واٹیکا میں راکھشسنیوں اور بوتنیوں کی نگرانی میں جو راون کی ہدایت کے مُطابق سخت ظلم و ستم کرتی تھیں۔ اور وہاں سے بچ نکلنے کا کوئی راستہ نظر نہیں آتا تھا۔ ایسے حالات میں اُمید کی ایک سنہری کِرن ہنومان جی کی صُورت میں نظر آئی۔ جو بلا شک و شُبہ اُن کو اُن انتہائی ظالِم حالت میں وہاں سے نِکال کر شری رام کے پاس پہنچا سکتا تھا۔ شرط صرف اِتنی تھی وہ ہنومان کی گود میں یا پیٹھ پر بیٹھ جائے۔ مگر ہنومان جی کی پیش کش سیتا جی نے یہ کہہ کر ٹھکرائی۔ کہ وہ شری رام کے بغیر کسی دوسرے شخص کے بدن کو چھُو کر پتی ورتا دھرم کو ٹھیس نہیں پہنچا سکتی۔ ☆☆☆

# بھرت کی عظمت!

رامائین میں بھرت کا مُقام بہت اُونچا ہے۔ بھرت دھرم۔رواج۔شری رام کے لئے پیار اور عزت واحترام جیسی دولت سے مالا مال تھا۔ جس بھرت کو راج دِلانے کے لئے کیکئی نے شری رام کو ون واس دِلایا۔ اُسکے بعد شری رام کے وَن واس جانے کے صدمہ سے راجا دشرتھ کا اِنتقال ہوجانے پر وزیروں نے تخت پر بٹھانے کے لئے شری رام کے وَن واس وغیرہ کے حالات کو چھپا کر والد صاحب راجہ دشرتھ کی طرف سے بھرت کو ننہال سے بُلایا۔ پھر بھرت کے ایودھیا پہنچنے پر وزیروں نے اُسے شری رام کے وَن واس اور والِد محترم کی وفات کے واقعات کو سُنا کر تخت پر بیٹھنے کی منظوری دی۔ تو بھرت جی راج حاصل ہونے میں خوش ہونے کے بجائے وِلاپ کرتے ہوئے کہتے ہیں۔'' میرے والِد صاحب راجہ دشرتھ شری رام کی تخت نشینی کرتے ہوئے سُوریہ یگ کریں گے۔ یہ بات تصّور کرکے میں خوش ہوکر چلا آیا تھا۔ ہائے یہ کیا ہوا۔ اُسکے بعد بھرت جی بے ہوش ہوکر زمین پر گر پڑتے ہیں۔ یہ ہے بھرت جی کے سوچ کا پہلا نظارہ۔ راج حاصِل کرنے کے لئے آجکل لوگ بھائی کو قتل کرتے ہیں۔ لیکن جس میں بھرت بے قصور ہے اور اس طرح سے یکا یک راج حاصِل ہونے میں خوشی ظاہر کرنے کے بجائے وِلاپ کرتا ہے۔ اور بے ہوش ہوجاتا ہے۔ پھر ہوش آنے پر اپنی ماں کیکئی کو ڈانٹتا ہے۔'' ہے ماتا تُو نے دُکھ میں دُکھ دیا۔ زخم میں نمک چھڑکا۔ والد صاحب کو موت کے مُنہ میں پہنچایا۔ اور شری رام کو وَن واسی بنایا۔ اِس خاندان کے لئے تُو کال راتری بنی۔''

بھرت جی اِتنا کہہ کر کے ہی مطمئین نہیں ہوتے۔ کیکئی کو مخاطب کر کے پھر کہتے ہیں۔'' ہے پاپے! میں اُس عظیم طاقت ور شری رام کو لاکر خود جنگل چلا جاوں گا تُو نے بہت بڑا گُناہ کیا ہے میں آنسوں بھرے رَعایا کو دیکھ کر شری رام کے علاوہ کُچھ بھی نہیں سوچ سکتا۔ اچھا تو یہ ہوگا کہ تو آگ میں چھلانگ لگا، یا خود ڈنڈک ون میں چلی جا۔ یا گلے میں رسی باندھ کر پھانسی لے لے۔

بھرت اِسطرح سے ماں سے کٹھور باتیں کر کے یہ نہیں سوچتا کہ جو ہونا تھا وہ ہوگیا شری رام تو چلے گئے۔ حکومت تو سنبھالنی پڑے گی۔ بلکہ وہ شری رام کی تلاش میں گھر سے باہر نکل پڑتا ہے۔ راستے میں ایک جگہ گنگا کے کنارے انگوری درخت کے نیچے گھاس پر شری رام کے رات گذارنے اور سونے کے بارے میں آہ وزاری کرتا ہے۔'' ہے رام! میں مرتا

کیوں نہیں۔ میں قاتل ہوں۔ جو میری وجہ سے بیوی سمیت شری رام ایک یتیم کی طرح ایسی زمین نُما پلنگ پر سوتے ہیں۔'' بھرت کا کام صِرف آہ وزاری کرنے تک ہی محدود نہیں رہتا ہے۔ بلکہ وہ شری رام کو کھوج کر کے اُنکی خدمت میں پہنچ کر ایودھیا لوٹنے کے لئے بہت اِصرار کرتا ہے؛ لیکن لاکھ کوشش کرنے کے باوجود شری رام کو لوٹا نہیں پایا۔ تب مجبوُر ہو کر اُس نے کیا راجا بننا تسلیم کیا؟ نہیں۔ نہیں۔ بلکہ شری رام کے کھڑاؤں نُمائیندہ کے طور لیتے ہوئے بھرت کہتا ہے۔ '' ہے رام! چودہ سال تک جٹا ولکل دھارن کر کے پھل مُول کھاتا ہوا آپکے آنے کی اُمید رکھ کر شہر ایودھیا سے باہر بستا ہوا رہوں گا۔ چودھیویں سال کے پورے ہونے کے دِن میں آپکو نہ دیکھ سکا تو آگ میں جل جاؤں گا۔'' بھرت نے یہ بات صِرف کہی ہی نہیں بلکہ خود بان پرست کے طور رہ کر نندگرام نام کے آشرم میں شری رام کے لوٹنے کے اِنتظار میں چودہ برس گذارے۔ یہاں بھرت کا معیار کِتنا اُونچا ہے۔ رام جی نے راج چھوڑا اور ونواس لیا۔ جو زبردستی کرنا پڑا کیونکہ والِد صاحب کا حُکم تھا۔ لیکن بھرت نے اپنی مرضی سے رضا کارانہ طور راج کو لات ماری اور بان پرستی اختیار کی۔ شری رام کے لئے احترام اور مَریادا قائم رکھنے کے لئے بھرت کا تیاگ (ترک تعلق) شری رام کے تیاگ سے کم نہیں ہے۔ بلکہ اِس نظریہ سے اونچا ہے۔

یہاں تک تو بھرت کا اونچا کردار اُسکی ذاتی زندگی کے حالات سے ثابت ہوتا ہے۔ اب اسکے متعلق ثبوت کی شکل میں شری رام اور راجا دَشرتھ کے الفاظ پر غور کرنا بجا ہوگا۔ شری رام سُگریو سے کہتے ہیں کہ بھرت جیسے بھائی سبھی نہیں ہوتے ہیں۔ شری رام کو وَن واس کا حُکم دینے سے پہلے کیکئی کو سنبھالتے اور پورے یقین کے ساتھ راجہ دِشرتھ کہتے ہیں۔ ''اَے کیکئی! تُو جس بھرت کے لئے راج کی تمنا کرتے ہوئے شری رام کو وَن واس دِلا رہی ہو۔ وہ بھرت بِنا رام کے کِسی بھی طرح سے راج تخت پر نہیں بیٹھے گا۔ کیونکہ وہ شری رام سے بھی دَھرم میں کامِل ہے۔ ایسا میں مانتا ہوں۔'' اس طرح سے بھرت کی زِندگی شری رام سے کم مِثالی نہیں ہے۔ شری رام کی زِندگی کی خصوُصیات مُتعدِد ہیں۔ بھرت جیسے بھائی اگر خاندان میں ہوں تو زندگی زیادہ سُکھی رہے گی۔ اور کبھی بھی دُکھ دَرد کو خاندان میں جگہ نہیں مِلے گی۔ بھرت کے دو بیٹے تھے۔ ایک تکش اور دوسرا پُشکل۔ تکش نے تکشیلا (اب کی راولپنڈی کے مُتصل ٹیکسلا'' نام سے مشہور ہے۔ جو اب پاکستان میں ہے۔ اور پُشکل نے گندھرو (آج کا قندھار دیش میں لیش کلاوت نگر بسایا جسکا ذِکر رامائین میں ہے۔ ☆☆☆

# لکشمن کی شان!

لکشمن بھی رامائین کے نُمایاں کرداروں میں ایک ہیں۔ لکشمن جی کی تپسیا اور دھارمِک جذبات شری رام سے کُچھ کم نہیں ہیں۔ شری رام نے جبراً و نہ اس لیا کیونکہ والدِ مُحترم کے حکم کی تعمیل کرنی تھی۔ جبکہ لکشمن اپنی آزادانہ رضامندی سے محض اپنے بڑے بھائی شری رام کا ساتھ دیکر اُنکی خدمت کا شرف حاصل کرنے کے لئے جنگل کو چلدئے۔ بڑے بھائی کا احترام۔ پیار۔ اور دھارمِک جذبات کی وجہ سے لکشمن کا وَن واس تو رام جی سے بھی اونچا ہے۔ شری رام جنگل میں اپنی مسرت۔ عیش و آرام کے خاطر اپنی بیوی سیتا کو بھی ساتھ لے گئے تھے۔ لیکن لکشمن شادی شُدہ ہونے پر بھی اپنی بیوی ''اُرملا'' کو ساتھ نہیں لے گئے۔ بیوی کے بغیر وَن واس کی وجہ سے لکشمن برہمچاری مانے جاتے ہیں۔ اور سویم کی وجہ سے شری رام بھی برہمچاری مانے جا سکتے ہیں۔

لکشمن جی کے مِثالی ہونے کا دُوسرا منظر یہ ہے کہ وہ شری رام کے بھائی کے بدلے جان دینے کی مِثال قائم کرنا:۔ اس ظالم کبندھ راکھشس کے لئے بدلے میں خوُد مرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ شری رام سے لکشمن جی کہتے ہیں۔ ''ہے رام! اِس ظالم کبندھ راکھشس کے لئے بدلے میں خوُد مرنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ مجھے صِرف یاد مجھے بلی دیکر تُم سیتا کو جلد حاصل کرلو گے۔ اور اپنے باپ دادا کی راشٹر بھُومی حاصل کر کے راج میں قائم ہو۔ مجھے صِرف یاد کرلیا کرنا۔'' بہت حیران کرنے والا ہے یہ اِتنا اونچا ہمدردی سے بھرا کردار...... لکشمن بھائی کے لئے جان دینے کے لئے تیار ہے۔ آج سب کو اپنی اپنی جان پیاری ہے۔ کوئی کِسی کے لئے جان نہیں دیتا۔

اچھے اِخلاق کا نمونہ:۔ سیتا جی کو تلاش کرتے ہوئے راستے میں پڑے کُچھ زیورات دیکھ کر شری رام لکشمن جی سے پوچھتے ہیں۔ ہے لکشمن! کیا تُم اِن زیورات کو پہنچانتے ہو۔ یہی سیتا کے ہیں تو جواب میں لکشمن جی کہتے ہیں۔ ''میں سیتا کے بازوں کے زیورات۔ کیسر۔ کو نہیں جانتا اور نہ کانوں کے کُنڈل ہی پہچانتا ہوں۔ مگر ہر روز چرن پرنام کرنے کی وجہ سے اُنکے پیروں کے زیورات (نوُپُر) ضرور پہچان سکتا ہوں۔'' لکشمن جی کی نظریں سیتا جی کے پیروں پر ہی پڑتی تھیں۔ بدن کے دوسرے کِسی حِصہ پر نہیں۔ اِسلئے جسم کے کِسی انگ پر کیا زیور ہے۔ وہ کیسے جان سکتے تھے۔ اِتنا اُونچا اِخلاق کا نمونہ آج مِلنا ناممکن ہے۔ لکشمن جی کے اچھے اِخلاق کی چھاپ سیتا جی پر تھی۔ سیتا جی ہنومان سے کہتی ہیں ''اے ہنومان! لکشمن کا شری

رام میں باپ کے برابر اور میرے لئے ماں کے برابر برتاؤ تھا۔"

ویراگ کا مجسمہ لکشمن:۔ شری رام کے ساتھ اپنی بیوی کو چھوڑ کر لکشمن کا چل پڑنا اُنکے مکمل ویراگ (ترکِ دُنیا) اور اچھی فطرت کو تو ظاہر کرتا ہی ہے۔ موقعہ ملنے پر شری رام کو بھی ویراگ کا سبق دیتے ہیں۔" ہے رام! سیتا جی کو یاد کرنے سے اُنکی جُدائی کا دُکھ ہوتا ہے۔ اِسلئے اُنکے لئے اب پیار محبت چھوڑ دیجئے۔ کیونکہ اِس سے سوائے رُسوائی کے اور کیا ہوتا ہے۔ جیسے زیادہ پیار گھرت تیل آدمی چکنائی کے مِلانے سے گیلی بتی بھی جل جاتی ہے۔☆☆☆

# ''رعایا پرور راجہ دشرتھ''

راجا دشرتھ کے نسبت اکثر یہ الزام لگایا جاتا ہے کہ اُنہوں نے تین شادیاں کیں جو کہ مریادا کے خلاف تھی۔ لیکن یاد رکھنا چاہیئے کہ کوٹلیہ وغیرہ راج دھرم کے نسبت شاستروں کے مُطابق خاندان آگے بڑھنے سے رُک رہا ہو تو راجاؤں کو ایک سے زیادہ شادیاں کرنے کی اِجازت ہے۔ راجا دشرتھ کو کوئی اولاد نہیں ہوئی تھی۔ یہ بات بالمیکی رامائین میں صاف طور درج ہے۔ اولاد نہ ہونے کی وجہ سے دُکھی دشرتھ کے خاندان کو آگے چلانے والا کوئی بیٹا نہیں تھا۔ بالمیکی رامائین سے یہ بھی واضع ہوتا ہے۔ کہ شری رام کا جنم راجا دشرتھ کو چوالیس سال کی عُمر میں ہوا تھا۔ راجا دشرتھ وِشوامتر سے کہتے ہیں'' ہے وِشوامتر! میرا رام سولہ سال سے بھی کم عُمر کا ہے۔ اور میری عمر ساٹھ سال سے بھی اوپر ہے۔''

راجا دشرتھ بہت زیادہ دھارمِک، رِعایا پرور اور مُلک کے محافظ تھے۔ بالمیکی رامائین کے مُطابق دشرتھ کے راج میں لوگ خوش و خُرم۔ پُسپ۔ دھارمِک۔ بغیر کسی بیماری کے۔ بھوُک و پیاس کے خوف سے مُبرا تھے۔ اور کسی کو بھی بیٹے کے مرنے کا دُکھ نہیں دیکھنا پڑتا تھا۔ عورتیں پتی ورتا تھیں اور بیوہ کبھی نہیں ہوتی تھیں۔ آگ کا ڈر نہیں تھا۔ نہ ہی کوئی پانی میں ڈوب کر مرتا تھا۔ ہوا کا کوئی ڈر نہ تھا نہ چور کا خوف تھا۔ شہر اور مُلک دھن و دولت سے مالا مال تھا۔ جیسے ''کرتہ یگ'' میں ہونے چاہیئے۔ ☆☆☆

# مُتضاد کیکئی اور اصل حقیقت

رامائین میں کیکئی ایک اہم کردار ہے۔ یا یوں کہیئے کہ رامائین رام چرتر کا یہی خاص کردار یا اہم کردار ہے۔ ٹھیک طرح سے تنقید نہ کر سکنے والے آبال ورِدھ یہی سمجھتے ہیں کہ کیکئی بے حد کمینی، بڑی مُلزمہ اور مُجرمہ تھی لیکن فی الحقیقت ایسا نہیں تھا۔ یہ ذاتی طور سے نہیں بلکہ بالمیکی رامائین کے الفاظ سے عیاں ہوتا ہے۔

شری رام کی تخت نشینی کا اِعلان ہو جانے اور اِسکی تیاری کو دیکھ کر کیکئی کی نوکرانی ''منتھرا'' کُبڑی کیکئی سے کہتی ہے۔'' ہے کیکئی! اُٹھو کیا سو رہی ہو تُمہارے اُوپر خطرہ آپڑا ہے۔ تم راج دھرم کی نزاکت کو کیوں نہیں سمجھتی۔ راجا دَشرتھ بھرت کو تُمہارے باپ کے یہاں بھیج چکے ہیں اور کل سویرے ہی شری رام کو بلا کسی خلل اندازی راج دینے جا رہے ہیں۔'' اِتنے رازدارانہ سخت الفاظ کا جواب کیکئی کیا دیتی ہے۔ مُلاحظہ ہو۔

'' ہے منتھرا! تُم نے مُجھے یہ سب سے پیاری بات سُنائی۔ کہ رام کی کل تخت نشینی ہوگی۔ اُسکے بدلے میں مَیں تُجھے یہ زیورات اِنعام کے طور دے رہی ہوں۔ بول اِنکے علاوہ اور تُجھے کیا دوُں؟ رام اور بھرت میں مُجھے کوئی فرق نظر نہیں آتا۔ بھرت کو راج مِلا یا رام کو۔ ایک ہی بات ہے۔ اِسلئے میں خوش ہوں راجہ دشرتھ شری رام کو تخت نشین کریں گے۔ ہے منتھرا! رام دھرم پرائین ہے۔ اچھے اوصاف کا مالِک ہے۔ عالیشان ہے۔ شُکر گذار۔ سچا اور پاک ہے۔ راجا کا سب سے بڑا بیٹا ہونے کی وجہ سے ولی عہد نشت پانے کا حقدار ہے۔ مگر تُو کیوں دُکھی ہو رہی ہے۔ جِتنا بھرت مُجھے پیارا ہے اُس سے بھی زیادہ میرے لئے رام ہے۔ حقیقت میں رام کوشلیا سے بھی زیادہ میری خدمت تن من سے کرتا ہے۔''

کیکئی کے اِس طرح کے نیک الفاظ سُن کر منتھرا کہتی ہے۔'' ہے! دُکھ بھرے بہت بڑے سمندر میں ڈوُبنے جا رہی بے فائدہ نظر رکھنے والی کیکئی۔! تُم کم عقلی کی وجہ سے اپنے فائدے کو نہیں سمجھ پا رہی ہو۔ دیکھو رام کے راجا بننے پر اُن کے بعد رام کا بیٹا راجہ بنے گا۔ اِس طرح سے بھرت کا راج خاندان سے ہٹ جانا یقینی ہے''۔

اب سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کیکئی اِتنی دھارمِک تھی کہ منتھرا کے ایسا کہنے پر کہ'' رام راجا بن گئے تو اُنکے بعد رام کا بیٹا راجا بنے گا'' اور بھرت کو راج خاندان سے خارج ہونا پڑے گا۔'' سمجھانے پر بھرت کو راج دِلانے کی کیکئی کو کیوں

سوجھی۔ جبکہ راج تخت پر بیٹھنے کا حق رام کا تھا۔ کیونکہ رام ہی راجا دَشرتھ کے سب سے بڑے بیٹے تھے۔ اِس میں کچھ راز ہے۔ جو کہ کیکئی کے پہلے کہے ہوئے فراخدِل الفاظ میں مُنظمر ہے۔ وہ یہ ہے کہ کیکئی نے کہا ہے کہ رام میں اور بھرت میں فرق نہیں سمجھتی ہوں۔ رام راجا بنا تو کیا۔ غرضیکہ بھرت کے بھی راجا بننے کی کوئی وجہ ہوگی۔ تبھی تو کیکئی نے ایسی بات کہی۔ نہیں تو صاف کہتی کہ رام ہی راجا کے سب سے بڑے بیٹے ہونے کی وجہ سے تخت کا حقدار ہے۔ بھرت کا کیا حق بنتا ہے۔ دراصل وجہ یہ ہے کہ کیکئی کے والِد نے اُسکی شادی راجا دَشرتھ کے ساتھ اِس شرط پر کی تھی کی کیکئی سے جو بیٹا پیدا ہوگا۔ وہی راج تخت پر بیٹھے گا۔ یعنی وہی راجا بنے گا۔ بالمیکی رامائین کے مُطابق ولی عہد بنانے کی بات چیت کرتے ہوئے راجا دشرتھ شری رام سے کہتے ہیں:۔ ''ہے رام! آج اِس وقت وہ موقعہ ہے جبکہ تُمہارے سب دوست ہیں۔ لوگ تُمہارے حق میں ہیں۔ وہ ہر طرح سے تُمہاری حِفاظت کریں گے۔ کیونکہ ایسے کاموں میں بہت ساری رُکاوٹیں پیدا ہو جاتی ہیں۔ بھرت جب تک یہاں سے باہر (نانا کے گھر) گیا ہوا ہے۔ تب تک ہی تُمہاری تاجپوشی کا موقعہ ہے۔'' راجہ دشرتھ کے ان الفاظ میں بھرت کے باہر رہتے ہوئے ہی تاجپوشی کا موقعہ بتلانا بھرت کا حق دار ہونے کی وجہ سے راج پانا ظاہر کرتا ہے۔

تاجپوشی کی تیاری کی خبر سُن کر کوشلیا شری رام سے کہتی ہے۔ ''ہے رام! تُم ہمیشہ زندہ رہو۔ تُمہارے مخالف شکست فاش ہو گئے ہیں۔ آپ میرے اور سُمترا کے پریوار کو دھن دولت سے مسُرور کرو۔'' یہاں یہ الفاظ تُمہارے مخالف لوگ شکست فاش ہو گئے ہیں دوسرے الفاظ میں بھرت کی طرف ہی اِشارہ ہے۔ ساتھ ہی میرے اور سُمترا کے پریوار کو مسُرور کرو۔ اِس سِلسلہ میں کیکئی کے پریوار کو چھوڑ دینا صاف طور سے عیان کرتا ہے۔۔ کہ مُخالف سِمت میں بھرت ہی تخت نشینی کا حقدار ہوتا ہے۔ جو لوگ کیکئی کو کمینی بنا رہے ہیں وہ کوشلیا کے مُتذکرہ بالا الفاظ کی طرف توجہ دیں۔ کہاں کوشلیا کے لچکدار الفاظ اور کہاں کیکئی کے فراخدِلانہ الفاظ۔ کہ رام اور بھرت میں فرق نہیں دیکھتی ہوں۔ جو رام کی تخت نشینی کی جا رہی ہے۔ حالانکہ کیکئی اپنے بیٹے کو راج کا حقدار سمجھتی تھی۔ ایسا ہو کر بھی فراخدِل ہونے کی وجہ سے اُس نے ایسا کہا۔

بالمیکی رامائین کے مُطابق چترکوٹ پہاڑ پر شری رام کو منانے بھرت پہنچتے ہیں اور اُن سے ایودھیا لوٹنے کی اِستدعا کرتے ہیں، تب کیکئی کی شادی کے وقت وَعدہ بند ہونے کی بات سمجھاتے ہوئے شری رام بھرت سے کہتے ہیں۔ ''ہے بھرت بھائی! تُمہاری ماں کے ساتھ شادی کرتے ہوئے ہمارے والِد محترم نے نانا جی کے ساتھ پہلے ہی کیکئی کے بیٹے کو راج

دینے کے حق کا وعدہ کیا تھا۔''

اِسطرح ہر صورت سے عیاں ہوتا ہے کہ دَشرتھ کی شادی کیکئی سے پیدا ہوئے بیٹے کو راج دینے کی شرط پر ہی ہوئی تھی۔ اِسطور راج پانے کا حق بھرَت کا بلا شُبہ تھا۔ اگر کیکئی نے اپنے بیٹے کے حق کو پانے کی کوشش کی۔ تو کیا وہ کمینی کہلائی جائے گی۔ نہیں۔ نہیں۔ کوشلیا نے بھی تو رام کے راج پانے میں اپنی مسرت ظاہر کی تھی۔ اور کیکئی کے لئے نفرت بھی۔

دراَصل یہ سب سیاست کی باتیں ہیں۔ کیکئی قصوروار یا کمینی نہیں۔ اُس نے جو کیا وہ سیاست اور اپنے حُقوق کی حصولی کے لئے کیا۔

سُمترا بھی تو سیاست میں ماہر تھی۔ وہ جانتی تھی کی سب سے بڑا بیٹا ہونکی وجہ سے اگر راج ملے گا تو شری رام ہی کو ملے گا۔ اور وَعدہ بندی کی وَجہ سے مِلا تو بھرَت کو ملے گا اس لئے اُس نے اپنے ایک بیٹے لکشمن کو شری رام کا مُرید بنایا اور دوسرے بیٹے شتروگھن کو بھرت کے ساتھ لگایا۔ ☆☆☆

# دھارمِک کوشلیا

کوشلیا شری رام کی ماتا تھیں۔ اُنکی زندگی بھی بڑی دھارمِک تھی۔ وہ ہر روز پرانا یام سندھیا اور ہوّن کے علاوہ پر ماتما کا دھیان بھی کرتی تھیں۔ کوشلیا ریشمی لباس پہنے ہوئے روزانہ کمائے ہوئے منتروں سے ہون کرتی تھی۔ دھارمِک ہونے کے ساتھ ساتھ وہ ایشور پر بھروسہ رکھنے والی بھی تھیں۔ شری رام کو جنگل جانے کی اِجازت دیتے ہوئے کہتی ہیں۔ ''اچھا بیٹے! تُم جنگل کو جاؤ پر ماتما تُمہارا بھلا کریں۔ اپنے والِد کے وَعدہ کو پورا کر کے تُم بخریت اَیودھیا لوٹ آؤ۔ جس دھرم کے نبھانے کے لئے تُم جنگل جا رہے ہو۔ اُسے دیکھتے ہوئے پر ماتما جنگل کے ہر طرح کے مُشکلات تُمہارے لئے آسان کر کے تُمہاری حِفاظت کریں۔ مُنی وِشوامتر کے دیئے ہوئے ہتھیاروں سے تُمہیں ہر طرح کے کمینوں اور راکھشسوں پر فتح حاصل ہو۔ میں تُمہیں آشیرواد دیتی ہوں۔ کہ سچائی پر چلتے ہوئے تُم بے نظیر شہرت اور نیک نامی حاصل کرو۔ میری دُعائیں تُمہیں اچھا راستہ دِکھائیں۔''

بیٹے کو آشیرواد و نیک خوہشات دیکر کوشلیا نے برہمنوں سے ہوّن کرایا۔ اُسکے بعد بیٹے کو چھاتی سے لگا کر سر پر ہاتھ پھیر کر بولیں۔ ''بیٹے! ایشور تُمہارا بھلا کرے۔ اور اپنے مقصد میں کامیاب ہو کر لوٹ آنا۔'' ☆☆☆

# غیر متضاد سُمترا

لکشمن کا بڑے بھائی کا پیرو اور خادِم ہونا بھی ایک مِثال ہے۔ سُمترا نے اپنے دونوں بیٹوں لکشمن اور شترو گھن کو بڑے بھائی کے خادم کے طور حوالہ کیا تھا۔ غرضیکہ لکشمن کو رام کے اور شترو گھن کو بھرت کے سُپرد کر دیا تھا۔ شری رام کو ون واس ملا تو لکشمن کو بھی وَن واس میں جانے کا حُکم دیتے ہوئے سُمترا کہتی ہے۔ ''ہے لکشمن! تو وَن واس کے لئے راغب ہو گیا ہے۔ شری رام کے ساتھ مِل جُل کر رہنا۔ بھائی رام کے ونواس جاتے وقت تُم کوئی رُوکاوٹ نہ بننا۔ چاہئے وہ سُکھی ہوں یا دُکھی۔ اُنکے ساتھ رہنے میں ہی تُمہاری بھلائی ہے۔ بڑے بھائی کا پیرو کار ہونا اچھے لوگوں کا دَھرم (اصول) ہے اور یہی اِس خاندان کی پُرانے زمانے سے دُرست روایت ہے۔ شری رام کو تُم والِد محترم راجا دَشرتھ کی جگہ اور سیتا جی کو میری جگہ پر سمجھنا۔ جنگلوں کو ایودھیا مانتے ہوئے ہے بیٹے تُم خوشی خوشی شری رام کے ساتھ جاؤ۔'' ☆☆☆

# ہنوُمان کی پیدائش

شری رام ہاتھ جوڑ کر اگست منی سے بولے۔ ''مُنی راج! اس میں شک نہیں کہ بالی اور راون دونوُں ہی بہت زیادہ طاقتور ہیں مگر میرا خیال ہے کہ ہنوُمان اُن دونوُں سے زیادہ طاقتور ہیں۔ اِن میں بہادُری۔ طاقت۔ صبر وتحمل۔ نیک اوصاف سب کُچھ اُن سے زیادہ ہیں اگر مُجھے یہ نہ مِلتے تو بھلا جانکی کا پتہ لگ سکتا تھا؟ میری سمجھ میں یہ نہیں آیا۔ جب بالی اور سُگریو میں جھگڑا ہوا تو اُنہوں نے اپنے دوست سُگریو کی مدد کر کے بالی کو کیوں نہیں مار ڈالا۔ آپ براہ مہربانی، ہنُومان کے بارے میں مُجھے بتایئے۔ رگھوناتھ جی کی بات سُن کر مہا ریشی اگست بولے۔'' ہے رگھونندن! آپ ٹھیک کہتے ہیں ہنومان جی بے مِثال طاقتور۔ بہادُر اور نیک اوصاف کے مالِک ہیں۔ لیکن ریشیوں کے شاپ کی وجہ سے اُنہیں اپنے زور بازُو کا پتہ نہیں لگتا۔ میں آپکو اِسکے بارے میں سب کُچھ بتاتا ہوں۔

ہنومان جی کے والد کیسری سُمورُو پہاڑ پر راج کرتے تھے۔ اُنکی زوجہ کا نام ''انجنا'' تھا ان کی پیدائش کے بعد ایک دِن اُنکی والدہ اِنکو آشرم میں چھوڑ کر پھَل لانے کے لئے چلی گئی۔ جب شیر خوار بچے ہنوُمان کو بھُوک لگی تو وہ چڑھتے سورج کو پھَل سمجھ کر اُسے پکڑنے کے لئے آسمان میں اُڑنے لگے۔ اُن کی مدد کے لئے ہوا (پون) بھی تیزی سے چلی۔ اُدھر بھگوان سوُرج نے اُنہیں ناپختہ ذہن بچہ سمجھکر اپنی گرمی سے نہیں جلنے دیا۔ جسوقت ہنومان جی سُورج کو پکڑنے کے لئے لپکے اُسی وقت راہُو سورج پر گرہن لگانا چاہتا تھا۔ ہنومان جی نے سورج کے اُوپری حصہ میں جب راہو کو چھوا تو وہ خوف زدہ ہو کر وہاں سے بھاگ گیا۔ اُس نے اِندر کے پاس جاکر شکایت کی۔ ''دیوراج! آپ نے مُجھے بھُوک مِٹانے کے علاج کے طور سورج اور چاند دیئے تھے۔ آج جب اماوس کے دِن میں سورج کو پکڑنے کے لئے گیا تو میں نے دیکھا کہ ایک دُوسرا راہو سورج کو پکڑنے جا رہا ہے۔ راہو کی بات سُنکر اِندر گھبرا گئے۔ اور راہو کو ساتھ لیکر سورج کی طرف چل پڑے۔ راہو کو دیکھ کر ہنومان جی سورج کو چھوڑ کر راہُو کو پکڑنے جھپٹے۔ راہو نے اِندر کو مدد کے لئے پُکارا تو اُنہوں نے ہنومان جی پر وَجر سے حملہ کیا۔ جس سے وہ ایک پہاڑ پر جا گرے اور اُنکی بائیں طرف کی ہڈی ٹوٹ گئی۔ ہنومان جی کی یہ حالت دیکھکر وایُو دیو (ہوا کے دیوتا) کو غُصہ آیا۔ اُنہوں نے اُسی وقت اپنی رفتار روک لی، جس سے کوئی بھی جاندار سانس نہیں لے سکا۔ اور سب پیڑ اسے تڑپنے

لگے۔

سارے سُر۔ راکھشس۔ یکش۔ کنز وغیرہ برہما جی کی پناہ میں گئے۔ برہما اُن سب کو لیکر ہوا کے دیوتا کے پاس گئے۔ وہ بے ہوش ہنومان کو گود میں لئے اُداس بیٹھے تھے۔ جب برہما جی نے اُنہیں ہوش میں لایا تو اُنہوں نے اپنی رفتار پھر قائم کر کے سب جانداروں کی پیڑا دُور کی۔ چونکہ اِندر کے وَجر سے ہنُومان جی کی ہنُو (ہڈی) ٹوٹ گئی تھی اِسلئے تب سے اُنکا نام ہنُومان ہو گیا۔ پھر خوش ہو کر سُورج نے اپنے نُور کا سواں حِصہ ہنُومان کو دے دیا۔ پھر وُرون۔ یم۔ کُبیر۔ وِشوکرما وغیرہ نے اُنہیں نا قابل شکست۔ نِڈر۔ نا قابل ہلاکت، مختلف شکل وصورت بنانے کی قابلیت وغیرہ کے وَرعطیہ کے طور دے دیئے۔ اِس طرح سے مختلف طاقتوں سے لیس ہو جانے پر نِڈر ہو کر وہ رشی مُنیوں کو دُکھ دینے لگے۔ کِسی کے وِلکل پھاڑ دیتے۔ کِسی کی کوئی چیز بُرباد کرتے۔ اِس سے غُصہ ہو کر ریشیوں نے اُنہیں شاپ (بدُعا) دیا۔ "تُم اپنی طاقت اور قابلیت کو بھُول جاو۔ کِسی کے یاد دِلانے پر ہی تُم جان جاؤ گے۔ اپنی طاقت کے بارے میں۔" تب سے اُنہیں اپنی طاقت کے بارے میں یاد نہیں ہے۔

بالی اور سُگریو کے والِد "رکش راجا" نام کے تھے۔ کافی دیر تک راج کرنے کے بعد جب رکش راجا وفات پا گئے تو بالی راجا بنا۔ بالی اور سُگریو بچپن سے ہی پیارے دوست تھے۔ جب اِن دونوں کا بیر شروع ہوا تو سُگریو کے مَددگار ہوتے ہوئے بھی شاپ کی وجہ سے ہنومان جی اپنی طاقت سے انجان رہے۔"

ہنُومان میں شری رام کی کِتنی بھگتی تھی اِسکا اندازہ اِس بات سے لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ایکبار ہنومان کو شری رام کے دربار میں انعام کے طور جواہرات کا ایک ہار دیا گیا۔ ہنومان جی نے ایک لعل کو دانتوں میں دبا کر توڑ دیا اس بات کو توہین سمجھ کر اُسے جواب طلب کیا گیا۔ کہ اُس نے ایسا کیوں کیا۔ جواب مِلا کہ اِس کے اندر دیکھ رہا تھا کہ شری رام کا نام ہے کہ نہیں رام کا نام نہ پانے کی وجہ سے ہار کو پھینک دیا۔ پوچھا گیا کہ کیا سب چیزوں پر رام کا نام لِکھا ہوتا ہے۔ جواب ملا ہاں اور جِس پر نہ ہو وہ میرے کام کی چیز نہیں ہے۔ رہا سوال کہ رام کا نام لِکھا ہوا ہونے کا۔ تو اپنے سِر پر ہاتھ لے کر اپنی کھال کو کھینچا۔ کھال اُترنے پر تمام بدن پر اور کھال پر بھی رام۔ رام۔ رام۔ لِکھا ہوا پایا گیا۔ درباری دَھنگ رہ گئے۔ ہنومان جی کی یہ داستان سُن کر سب حیران ہو گئے۔ ☆☆☆

# راون

جنم کی کہانی:۔ جب شری رام چندر جی ایودھیا میں راج کرنے لگے تب ایک دِن تمام ریشی مُنی شری روگھناتھ جی کی تعریف کرنے کے لئے ایودھیاپوُری میں آئے۔شری رام چندر جی نے اُنکی مُناسب خاطر طواضع کی۔ بات چیت کرتے ہوئے اگست ریشی کہنے لگے۔''جنگ میں جوآپ نے راوَن کوتباہ و برباد کیا۔ وہ کوئی بڑی بات نہیں ہے۔لیکن جنگ میں لکشمن کا اندر جیت کو ہلاک کرنا سب سے زیادہ حیران کُن بات ہے۔ یہ جادُوگر راکھشس جنگ میں سب لوگوں کے لئے نا قابل ہلاکت تھا۔''مُنیوں کی بات سُن کر شری رام چندر جی کو بڑی حیرانی ہوئی۔ وہ بولے۔''مُنی ور! راون اور کُنبھ کرن بھی بہت بڑے بہادُر تھے۔ پھِر آپ صِرف اِندر جیت میگھناد کی ہی اتنی تعریف کیوں کرتے ہیں۔؟ مہودر۔ پرہست، ویرُو پاکش بھی کم بہادُر نہ تھے۔'' یہ سُن کر اگست مُنی بولے۔

''اِس سوال کا جواب دینے سے پہلے میں تُمہیں راون کے جنم اور ور حاصل کرنے وغیرہ کی داستان سُناتا ہوں۔ برہما جی کے پُلستیہ نام کے بیٹے ہوئے تھے۔ جواُنہی کے برابر دَم خَم والے اور نیک اَوصاف کے تھے۔ایک بار وہ ''مہاگری'' پر تپسیا کرنے گئے۔ وہ جگہ بہت ہی دِلکش تھی اِس لئے رشیوں۔ ناگوں۔ راج رشیوں وغیرہ کی لڑکیاں وہاں کھیلنے آجاتی تھیں۔ جِس سے اُنکی تپسیا میں خلل پڑتا تھا۔ اُنھوں نے اُنہیں وہاں آنے سے منع کیا۔ جب وہ بھی نہ مانیں توپُلستیہ ریشی نے شاپ دیا۔ کہ کل سے جولڑکی مُجھے یہاں دِکھائی دے گی۔ وہ حامِلہ ہوجائے گی۔ باقی سب لڑکیوں نے وہاں آنا بند کردیا۔لیکن راج ریشی ٹرن بِندو کی بیٹی شاپ کی بات سے بے خبر ہونے کی وجہ سے اُس آشرم میں آگئی۔ اورمہاریشی کی نظر پڑتے ہی حامِلہ ہو گئی جب ٹرن، بِندو ریشی کو یہ بات معلوم ہوگئی۔ تو اُنھوں نے اپنی بیٹی کو بیوی کے طور مہاریشی کے حوالہ کیا۔ اِس طرح سے'' وِشروا'' پیدا ہوا۔ جواپے باپ کے برابر وِدھوان (عالم) اور دھرماتما ہوا۔ مہامُنی بھردواج نے اپنی بیٹی کی شادی وِشروا سے کردی۔ اُنکا ''وِشرون'' نام کا بیٹا ہوا۔ وہ بھی دھرماتما اور عالم تھا۔ اُس نے بھاری تپسیا کر کے برہما جی کو خوش کیا اور یم۔ اِندر اور ورُون کو سدرش لوکپال کی نِشت پائی۔ پھِر اُس نے ترکوٹ پہاڑ پر بسی لنکا کو اپنی رہائش گاہ بنایا۔ اور راکھشسوں پر راج کرنے لگا۔

شری رام نے حیرانی سے پوچھا۔ ''تو کیا کوبیر اور راون سے پہلے بھی لنکا میں گوشت کھانے والے راکھشس رہتے تھے۔ پھر اُنکے اجداد کون تھے۔ یہ سُننے کے لئے مجھے اشتیاق ہو رہا ہے۔

تب اگست مُنی جی بولے۔ ''پچھلے زمانے میں سمندر کے پانی کی حِفاظت کرنے کے لئے برہما جی نے بے شمار سُمندری جانور بنائے تھے۔ اور اُن سے پانی کی حِفاظت کرنے کے لئے کہا۔ تب وہ جانور بولے ہم اُسکی حفاظت کریں گے۔ کُچھ نے کہا ہم اِسکی پُوجا کریں گے۔ اِس پر برہما جی نے کہا جو رکھشا (حفاظت) کرے گا وہ راکھشس کہلائے گا اور جو یکش (پوجا) کرے گا وہ یکش کہلائے گا۔ اِس سے وہ دو جاتیوں میں بٹ گئے۔ راکھشسوں میں ''ہستی'' اور ''پرہستی'' دو بھائی تھے۔ پرہستی تپسیا کرنے چلا گیا۔ لیکن ہستی نے ''بھیا'' سے شادی کی۔ جس سے اُسکو ''وِدھوُ تکیش'' پیدا ہوا۔ وِدھوُ تکیش کو ''سُکیش'' نام کا دَم خَم والا بیٹا ہوا۔ سُکیش کے ''مالیہ وان''۔ ''سمالی'' اور ''مالی'' نام کے تین بیٹے ہوئے۔ تینوں نے برہما جی کی تپسیا کر کے یہ وَردان حاصل کر لیا کہ ہم لوگوں کا پیار آپس میں اٹوٹ ہو۔ اور ہمیں کوئی بھی شکست نہ دے سکے۔ وَر پا کر وہ نڈر ہو گئے۔ اور ''سُر'' اور ''اُسر'' کو ستانے لگے۔ اُنہوں نے وِشوکرما سے اپنے لئے نہایت خوبصُورت شہر بنانے کے لئے کہا۔ اِس پر وِشوکرما نے اُنہیں لنکا پوری کا پتہ بتا کر بھیج دیا۔ وہاں وہ بڑے آرام سے رہنے لگے۔ مالیہ وان کے سات بیٹے۔ وجر مُشٹ، ویرُوپاکش، دُرمکھ، سُپت گھن۔ یگ کوپ، مست اور اُنمت ہوئے سُمالی کے دس بیٹے پرہست۔ اکمپن۔ وِکٹ، کالی کامُکھ۔ دھُومراکش۔ ڈنڈ، سُپاشرو، سنہنادی۔ پردھس اور بھاسکرن ہوئے اس طرح مالی کے چار بیٹے انل۔ انیل۔ ہر اور سمپاتی ہوئے۔

یہ سب طاقتور مگر کمینہ خصلت کے ہونے کی وجہ سے رِشی مُنیوں کو تکلیف دیا کرتے تھے وہ سب دُکھی ہو کر جب بھگوان وِشنو کی پناہ میں گئے۔ تو اُنہوں نے یقین دِلایا۔ کہ ''ہے رشیو میں ضُرور ان کمینوں کا خاتمہ کروں گا''

جب راکھشسوں کو بھگوان وِشنو کی اِس طرح کی یقین دہانی کی خبر مِلی۔ تو وہ سب صَلاح و مشورہ کر کے اکٹھا ہو کر مالی کے سِپہ سالارُوں میں اِندر لوک پر حملہ کرنے کے لئے چل پڑے۔ یہ خبر پا کر بھگوان وِشنو نے اپنا ہتھیار سنبھالا۔ اور راکھشسوں کا ستیاناس کرنے لگے۔ سِپہ سالار مالی سمیت بہت راکھشس مارے گئے۔ اور باقی لنکا کی طرف بھاگ گئے۔ جب بھاگتے ہوئے راکھشسوں کا بھی بھگوان سنگھار کرنے لگے۔ تو مالیہ وان غُصہ ہو کر میدان جنگ میں لوٹ آیا۔ بھگوان

وِشنو کے ہاتھوں آخر کار وہ بھی موت کے گھاٹ اُترا۔ باقی بچے ہوئے راکھشس سُمالی کی سربراہی میں لنکا کو چھوڑ کر پاتال میں جا بسے۔ اور لنکا پر کُبیر کا راج قائم ہوا۔

اب راوَن کی پیدائش کی کہانی:۔ راکھشسوں کے خاتمہ سے دُکھی ہو کر سُمالی نے اپنی بیٹی کیکسی سے کہا۔ بیٹی، راکھشس خاندان کی بھلائی کے لئے میں چاہتا ہوں کہ تم اعلیٰ دَم خَم والے مہاریشی وِشروا کے پاس جا کر اُن سے بیٹا حاصل کرو۔ وہی بیٹا ہم راکھشسوں کی دیوتاؤں سے حِفاظت کر سکتا ہے۔

والِد کے حُکم کے مُطابق کیکسی ''وِشروا'' ریشی کے پاس گئی۔ اُس وقت خطرناک آندھی چل رہی تھی۔ آسمان میں بادل گرج رہے تھے کیکسی کی خواہش جان کر مہاریشی ''وِشروا'' نے کہا۔ ''بھدرے! تُم اِس غلط وقت پر آئی ہو۔ میں تُمہاری خواہش تو پُوری کر دوں گا لیکن اِس سے تُمہاری اولاد کمینی فِطرت والی اور ناکارہ کرم کرنے والی ہوگی۔'' مُنی کی بات سُن کر کیکسی اُنکے قدموں میں گِر پڑی اور بولی۔ ''بھگوان آپ برہم وادی مہاتما ہیں۔ میں آپ سے ایسی بدکردار اولاد پانے کی اُمید نہیں رکھتی۔ اِسلئے آپ مُجھ پر مہربانی کریں''، کیکسی کی بات سُن کر مُنی ''وِشروا'' نے کہا۔ اچھا تو تُمہارا سب سے چھوٹا بیٹا نیک کردار کا اور دھرماتما ہوگا۔

اِس طرح سے کیکسی کو دس مُنہ والا بیٹا پیدا ہوا۔ جِسکا نام دَشگریو رکھا گیا اُسکے بعد کنبھ کرن۔ شورپنکھا اور وِبھیشن پیدا ہوئے۔ دَشگریو اور کنبھ کرن بے حد بدکردار تھے۔ لیکن وِبھیشن دھرماتما فطرت کا تھا۔ اپنے بھائی ویشرون سے بھی زیادہ دَم خَم والا اور طاقتور بننے کے لئے دَشگریو نے اپنے بھائیوں سمیت برہما جی کی تپسیا کی۔ برہما کے خوش ہونے پر دَش گریو نے مانگ کی کہ میں گُرون۔ ناگ۔ یکش۔ دیتے۔ دانو۔ راکھشس اور دیوتاؤں کے ہاتھوں نہ مارا جاؤں برہما جی نے ''تتھا استو'' کہہ کر اُسکی خواہش پوری کی۔ وِبھیشن نے دَھرم میں لگاؤ رہنے کا اور کنبھ کرن نے برسوں تک سوتے رہنے کا وِردان پایا۔

پھِر دَش گریو نے لنکا کے راجہ کُبیر کو مجبور کیا۔ کہ وہ لنکا چھوڑ کر اپنا راج اُسے حوالہ کرے۔ اپنے والِد وِشروا مُنی کے سمجھانے پر کُبیر نے لنکا چھوڑ دی۔ اور راون اپنی فوج۔ بھائیوں اور نوکروں کے ساتھ لنکا میں رہنے لگا۔ لنکا میں جم جانے کے بعد اپنی بہن شورپنکھا کی شادی کالکا کے بیٹے دانو راج ''ودھوجھوا'' کے ساتھ کر دیا۔ اُس نے خود دِتی کے بیٹے مئے کی بیٹی

مندودری سے اپنی شادی کردی۔ جو ہیما نام کی اپسرا کے بطن سے پیدا ہوئی تھی۔ وِروچن کُمار بلی کی بیٹی وجر جوالا سے کنبھ کرن کی اور گندھرو راج مہاتما شیلوش کی بیٹی سرما سے وِبھیشن کی شادی ہوئی۔ کچھ وقت گذرنے پر مندودری نے میگھناد کو جنم دیا۔ جو اِندر کو شکست دیکر دُنیا میں اِندر جیت نام سے مشہور ہوا۔

قُوت اور اقتدار کے نشے میں راون آزاد ہو کر دیوتاؤں۔ ریشیوں، یکشوں اور گندھروں کو طرح طرح کے دُکھ دینے لگا۔ ایک بار اُس نے کُبیر پر چڑھائی کی اور اُسے جنگ میں شکست دی۔ اور اپنی جیت کی یاد میں کُبیر کے پُشپک وِمان پر اپنا حق جتلایا۔ اُس وِمان (جہاز) کی رفتار اپنی مرضی کے ماتحت تھی۔ وہ اپنے اوپر بیٹھے ہوئے لوگوں کی خواہش کے مُطابق سب جگہ جاسکتا تھا۔ اور چلانے والے کی مرضی کے مُطابق چھوٹی یا بڑی شکل وصُورت اختیار کرسکتا تھا۔ وِمان میں مُنی اور سونے کی سیڑھیاں بنی ہوئی تھیں۔ اور تپائے ہوئے سونے کی بیٹھنے کی جگہ بنی ہوئی تھی۔ اُس وِمان پر بیٹھ کر جب وہ شرون نام سے مشہور سرکنڈوں کے وسیع جنگل سے ہو کر جا رہا تھا تو بھگوان شنکر کے پارشد نندیشور نے اُسے روکتے ہوئے کہا۔

''دشگریو! اِس جنگل میں واقع پہاڑ پر بھگوان شنکر کھیل رہے ہیں۔ اِس لئے یہاں سبھی سُر۔ اسُر۔ یکش وغیرہ کا آنا بند کردیا گیا ہے۔'' اِس بات سے غُصہ ہو کر راوَن وِمان سے اُتر کر بھگوان شنکر کی طرف چلا۔ اُس نے دیکھا کہ اُس سے تھوڑی دوری پر ہاتھ میں ترشول لئے نندی دوسرے شِو کے مانند کھڑے ہیں۔ اُنکا چہرا وانر جیسا تھا۔ اُسے دیکھ کر راون ٹھہا کا مار کر ہنس پڑا۔ اُس سے ناراض ہو کر نندی بولے۔ دِشانن! تُم نے میری وانر جیسی شکل وصُورت کی توہین کی ہے۔ اِسلئے تُمہارے خاندان کا خاتمہ کرنے کے لئے میرے ہی جیسے دَم خَم والے شکل وصورت کے اور پُر نُور وانر پیدا ہونگے۔ راوَن نے اِسکی طرف ذرا بھی توجہ نہ دی۔ اور بولا۔ ''جِس پہاڑ نے میرے وِمان کی پرواز میں روکاوٹ ڈالی ہے آج میں اُسی کو اُکھاڑ کو پھینکوں گا۔'' یہ کہہ کر وہ پہاڑ کے نِچلے حِصہ میں ہاتھ ڈال کر اُسے اُٹھانے کی کوشش کرنے لگا۔ جب پہاڑ ہِلنے لگا تو بھگوان شنکر نے اُس پہاڑ کو اپنے پیر کے انگوٹھے سے دَبا دیا۔ اُس سے راون کا ہاتھ دَب گیا اور وہ بُری طرح مضرُوب ہوا۔ اور وہ زبردست پیڑا سے چِلانے لگا جب وہ کِسی طرح سے بھی ہاتھ نہ نِکال سکا۔ تو روتے روتے بھگوان شنکر کی تعریف اور معاف کرنے کی اِلتماس کی، اِس پر بھگوان شنکر نے اُسے معاف کردیا۔ اور اُسکی استدعا پر اُسے ایک ''چندرہاس'' نام کی ایک تلوار بھی دے دی۔

ایک دِن ہمالیہ پردیش میں سیر کرتے ہوئے راون نے لاجواب پُرنُور برہمارِیشی کُشدھوج کی بیٹی ویدوتی کو تپسیا کرتے دیکھا۔ اُسے دیکھ کر وہ فریفتہ ہو گیا۔ اور اُسکے پاس آکر تعارف کیا اور شادی کے بغیر رہنے کے وجوہات پوچھے۔

ویدوتی نے اپنا تعارُف دینے کے بعد بتایا۔ ''میرے والد وِشنو سے میری شادی کرنا چاہتے تھے۔ اِس سے غُصہ ہو کر مُجھے چاہنے والے ''وتیہ'' (شیطان/ راکھشس) راج شمبھو نے نیند میں اُنکو ہلاک کر دیا۔ اُنکی وفات پر میری ماں بھی دُکھی ہو کر چِتا میں داخل ہوئی تب سے میں اپنے والِد کی خواہش پُوری کرنے کے لئے بھگوان وِشنو کی تپسیا کر رہی ہوں۔ اُنہی کو میں نے اپنا شوہر مان لیا ہے۔

پہلے تو راوَن نے ویدوتی کو باتوں میں پھُسلانا چاہا۔ پھر اُس نے زبردستی کرنے کے لئے اُسکے کیش پکڑ لئے۔ ویدوتی نے ایک ہی جھٹکے میں پکڑے ہوئے کیش (سر کے بال) کاٹ ڈالے پھر یہ کہتی ہوئی آگ میں داخل ہو گئی۔ '' کمینے! تُو نے میری بے عِزتی کی ہے۔ اِس وقت تو میں یہ جسم چھوڑ رہی ہوں۔ لیکن تُجھے تباہ برباد کرنے کے لئے پھر جنم لونگی۔ اگلی زندگی میں ایونجا لڑکی کی صُورت جنم لے کر کِسی دھرماتما کی بیٹی ہونگی۔ اگلے جنم میں وہ لڑکی کمل کی صورت میں پیدا ہو گئی۔ اُس حسین کمل کنیا کو ایک دن راون اپنے محلوں میں لے گیا۔ اُسے دیکھ کر جیوتشیوں نے کہا۔ '' راجن! اگر کمل کنیا آپکے گھر میں رہی تو آپکے اور آپکے خاندان کی بُربادی کی وجہ بن جائے گی۔ یہ سُن کر راون نے اُسے سمندر میں پھینک دیا۔ وہاں وہ زمین کو حاصل ہو کر راجہ جنک کے ہون منڈپ کے بیچ زمین کے خالی حِصہ میں جا پہنچی۔ وہاں راجہ کے ذریعہ ہل سے جوتی جانے والی زمین سے وہ لڑکی پھر ظاہر ہوئی۔ وہی ویدوتی سیتا کی صورت میں آپکی (شری رام کی) بیوی بنی اور آپ (شری رام) خود وِشنو بھگوان ہیں۔ اِسطرح سے آپکے بہت بڑے دُشمن راون کو ویدوتی نے پہلے ہی شاپ سے مار ڈالا تھا۔ آپ تو اُسے مارنے میں صرف بہانہ تھے۔

بہت سارے راجا مہاراجوں کو شکست دیتا ہوا دِگ وِجے کرتا ہوا ایکشواکو خاندان کے راجہ انرنیہ کے پاس پہنچا۔ جو ایودھیا پر راج کرتے تھے۔ اُس نے اُنہیں بھی اِطاعت قبول کرنے یا شکست تسلیم کرنے کے لئے للکارا۔ دونوں میں زبردست جنگ ہوئی گھمسان لڑائی ہوئی۔ لیکن برہماجی کے وَردان کی وجہ سے راون کو وہ شکست نہیں دے سکے۔ جب راجہ انرنیہ کا جِسم بُری طرح لہولہان ہو گیا تو وہ ایکشواکو خاندان کی بے عزتی اور ہنسی مذاق کرنے لگا۔ اِس پر ناراض ہو کر انرنیہ نے اُسے

شاپ (بدُعا) دی کہ تو نے اپنی بدکلامی سے ایکشوا کو خاندان کی بے عزتی کی۔ اِس لئے میں تُجھے شاپ دیتا ہوں کہ مہاتما ایکشوا کو کے اِسی خاندان میں دَشرتھ نندن رام پیدا ہوگا۔ جو تُم کو ہلاک کردے گا۔ یہ کہہ کر راجا دَم توڑ بیٹھے۔

راون کے احمق پن میں کمی نہیں آئی۔ راکھشس یا اِنسان جسکو بھی وہ طاقتور پاتا اُسی کے ساتھ جا کر لڑائی کرتا۔ ایک بار اُس نے سُنا کہ کشکندھا پوری کا راجا بالی بڑا دَم خَم والا اور طاقتور ہے۔ تو وہ اُسکے پاس لڑائی کرنے کے لئے پہنچا۔

بالی کی بیوی تارا۔ تارا کے والد سیشن۔ یوراج انگد اور اُسکے بھائی سُگریو نے اُسے سمجھایا کہ اِسوقت بالی شہر سے باہر سندھیو اُپاسنا کے لئے گئے ہوئے ہیں۔ وہ ہی آپکے ساتھ لڑائی کرسکتے ہیں۔ دوسرا کوئی وانر اِتنا بہادر نہیں ہے۔ جو آپکے ساتھ لڑائی کرسکے۔ اِسلئے آپ تھوڑی دیر اُنکا اِنتظار کریں۔ پھر سُگریو نے کہا ''راکھشس راج! سامنے جو شنکھ جیسے ہڈیوں کے ڈھیر لگے ہیں۔ وہ بالی کے ساتھ لڑائی کی خواہش سے آئے آپ جیسے بہادُر ہی تھے۔ پر بالی نے ان سب کا خاتمہ کیا ہے۔ اگر آپ امرت پی کر آئے ہوں گے۔ تو بھی جس لمحہ آپ بالی سے ٹکر لیں گے وہ لمحہ آپکی زندگی کا آخری لمحہ ہوگا۔ اگر آپ کو مرنے کی بہت جلدی ہے تو آپ دکھشن ساگر کے کِنارے پر چلے جائیں وہاں آپکو بالی کے دیدار ہو جائیں گے۔

سُگریو کی یہ بات سُن کر راون وِمان پر سوار ہو کر فوراً دکھش ساگر میں اُس جگہ پر جا پہنچا جہاں پر بالی سندھیا کر رہا تھا۔ اُس نے سوچا کہ میں چُپ چاپ جا کر بالی پر حملہ کرونگا۔ بالی نے راون کو آتے دیکھ لیا لیکن وہ ذرا بھی اپنی جگہ سے نہ ہلا۔ اور ویدک منتروں کا اُچارن برابر کرتا رہا۔ جونہی اُسے پکڑنے کے لئے راون نے پیچھے سے ہاتھ بڑایا۔ تو ہوشیار بالی نے اُسے پکڑ کر اپنی کانکھ میں دبا لیا۔ اور آسمان میں اُڑ چلا۔

راوَن بار بار بالی کو اپنے نکھوں سے بکوٹتا رہا۔ لیکن اُس نے اُسکی کوئی فِکر نہ کی، تب اُسے چھُڑانے کے لئے راوَن کے وزیر اور چیلے چانٹے پیچھے شور مچاتے ہوئے دوڑے۔ لیکن وہ بالی کے پاس تک نہ پہنچ سکے۔ اِس طرح سے بالی راوَن کو لیکر پچھمی ساگر کے کِنارے پر پہنچا۔ وہاں اُس نے سندھیو پاسنا پُوری کی۔ پھر وہ دشانن (راوَن) کو لئے ہوئے کشکندھا پُوری لوٹا۔ اپنے باغیچہ میں ایک جگہ پر بیٹھ کر اُس نے راوَن کو اپنی کانکھ سے نِکال کر پوچھا۔

''اب کہئے! آپ کون ہیں اور کِس لئے آئے ہیں؟'' راوَن نے جواب دیا میں لنکا کا راجا راوَن ہوں۔ آپکے ساتھ جنگ کرنے کے لئے آیا تھا۔ وہ جنگ مُجھے مِل گیا۔ میں نے آپ کی بے مثال طاقت دیکھ لی۔ اب میں اگنی کو گواہ رکھ کر

آپ سے دوستی کرنا چاہتا ہوں۔ پھر دونوں نے اگنی ( آگ ) کو گواہ رکھ کر ایک دوسرے سے دوستی قائم کی۔

راون کا کِردار: راون رامائین کا اہم اداکار ہے۔ اور وہ بھی شری رام چندر جی کا مُخالف، خاص اداکار۔ راوَن رکس نکہتر کو شری رام سے جنگ کرنے کو چلا۔ اِسکا اِشارہ بالمیکی رامائین میں اِس طرح سے مِلتا ہے۔ ''راون سے وزیر لوگ کہتے ہیں۔ کہ آج کرشن پکھ چترد شی ہے آج تیاری کر کے کل اماوسیا کو پوری طاقت کے ساتھ فتح کے لئے نِکلنا۔ راوَن نے بھی کہا کہ ٹھیک ہے کل میں آپ لوگوں کی مَدد سے رام کو ہلاک کر دوں گا۔

راوَن کے دس سر تھے۔ اور وہ جنگ کے لئے کرشنہ پکھ اماوس کو چلا۔ اگلے دن سے روزانہ ایک ایک سر کاٹے جانے سے دسویں دن دسواں سر کٹ جانے پر شُکل پکھش کی دشمی کو راون کی ہلاکت مُکمل ہو جاتی ہے۔ راوَن کے دس سر ہونے کا ذِکر رامائین میں آتا ہے۔ ساتھ ہی رام جِس سر کو بان سے کاٹ دیتے تھے۔ پھر اُسکی جگہ پر دوسرا سر اُبھر آتا تھا یہ ذِکر بھی آتا ہے۔ اب یہاں سوال پیدا ہوتا ہے کہ پیدائشی انگ کٹ جانے پر پھر اُسکی جگہ دوُسرا پیدا ہونا کیا مُمکن ہے۔ مطلب نہیں۔ اِس سے ثابت ہوتا ہے کہ راون کے دس سر پیدائشی نہیں تھے۔ پیدائشی ہوتے تو اُنکے کٹ جانے پر دوبارہ پھر پیدا نہیں ہوتے۔ اِسلئے یہ کہنا دُرست ہو گا۔ کہ راوَن کے دس سر بناوُٹی تھے۔ کیونکہ راون وغیرہ مایاوی یعنی اندر جالک ( جادو گر ) تھے۔ یہ تو رامائین میں جگہ جگہ بتایا گیا ہے۔ ماریچ جادُو کا مرگ ( ہرن ) بنا تھا چاندی کے بندوں سے بھرا سُنہری جسم اُسکا بنایا گیا تھا۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ راون نے لنکا میں رام کا بناوٹی کٹا ہوا سر سیتا کے سامنے رکھا تھا۔ اُس نقلی سر کو مدھوجیو راکھشس نے بنایا تھا۔ میگھناد نے بناوٹی سیتا لڑائی میں رام کے سامنے ہی ہلاک کی تھی۔ اِسطرح سے راون کے دس سر بھی بناوٹی تھے۔ یہ مانا جا سکتا ہے کہ جنگ کے دوران دُشمن کو دھوکہ دینے کے لئے ایسا حربہ کیا ہو گا۔ تاکہ اصلی سر نہ کاٹا جا سکے۔ جو کہ اُن سروں کے نیچے چھُپا رہتا تھا۔ جِس کا راز وِبھیشن نے شری رام کو بتایا تھا۔ اور اُس راز کو جان لینے پر ہی راون کا اصلی سر کٹ جانے پر وہ ہلاک ہوا۔

راون جہاں کمینہ تھا۔ گُنہگار تھا۔ وہاں اُس میں بہت ساری خوبیاں اور اُونچے اصوُل بھی تھے۔ جیسے بہت دُکھی سیتا کے سامنے جا کر راون سر نیچے کر کے اور جھک کر کے بولا۔ کہ تُو مُجھے بہت اچھا مان لے۔ اِتنا ہی نہیں راون نے سیتا سے یہ بھی کہا۔ کہ '' ہے سیتے! اگر تُم میرے لئے جنسی جذبہ نہیں رکھتی ہو تو میں تُجھے نہیں چھُو سکتا ہوں۔

# شری رام استوتی

اوم

سوگریو مِترم ، پرمم پوِترم ۔ سیتا کلترم، نومیگھ گاترم ۔ کارونیہ پاترم، شتہ پتر نیترم ۔ شری رام چندرم، ستہ تم نمامی

سنسار سارم، نگمہ پرچارم ۔ دھرماوتارم، ہرتہ بھومی بھارم ۔ سداوِکارم، سکھ سِندھو سارم ۔ شری رام چندرم، ستہ تم نمامی

لکھشمی وِلاسم ، جگتام نواسم ۔ لنکا وناشم، بھُوونہ پرکاشم ۔ بھودیو واسم، شرت اینِدو تاسم ۔ شری رام چندرم، ستہ تم نمامی

مندار مالم ، وچنے رسالم ۔ گہ یُنر وشالم، ہتہ سپتہ تالم ۔ کرو یاد کالم، سُرلوکہ پالم ۔ شری رام چندرم، ستہ تم نمامی

ویدانت گانم ، سکلئے سمانم ، ہتارِ مانم ، تردشہ پردھانم ۔ گجیندر یانم ، وگتاو سانم ۔ شری رام چندرم، ستہ تم نمامی

شیا مابھِ رامم ، نہ نیابھِ رامم ۔ گومابھ رامم ، وچنابھِ رامم ، وِشو پرنامم ، کرتہ بھکتہ کامم ۔ شری رام چندرم، ستہ تم نمامی

لیلا شریرم ، رنہ رنگہ دھیرم ۔ وشویکہ سارم ۔ رگھو ونشہ ہارم ۔ گمنھبیر نادم ، ہِبتہ سروّوادم ۔ شری رام چندرم، ستہ تم نمامی

کھلے کرتانتم ، سوجنے ونی تم ۔ ساموپہ گیتم ، منساپرتی تم ۔ راگیے نہ گیتم ، وچہ نات اتی تم ۔ شری رام چندرم، ستہ تم نمامی

# رامائین پاٹھ

اوم

ہے راما پُرشوتما ئر ہرے نارانیا کیشوا۔ گوبندا گرُڈ دو جا گونہ نِدے دامُو درا ماد ہوا

ہے کرشنا کملاپتے یدوپتے سیتاپتے شری پتے۔ بکُینٹھادِپتے چراچر پتے لکشمی پتے پاہ مام

آدو رامہ تپوتا نادِ گمنم ہتوا مرگم کانچنم ۔ وَیدے ہی ہرنم جٹایو مرنم سگریوسم باشنم

بالی نِردلنم سُمدر ترنم لنکا پُوری داہنم۔ پشچات راون کومبھ کرن ہنم

چیئے تت ہی رامانیم سماپت

# پرارتھنا

اوم

توم ایو ماتا چہ پِتا توم ایو۔ توم ایو بندو سکھا توم ایوہ

توم ایو وِدھیا درونیم توم ایو۔ توم ایو سروم ممہ دیو دیوہ

منترہنیم کریا ہینم وِدھی ہنیم چہ یدگتم، تو یاتت کھیمہِ تام دیوہ کرپیا پرمیشورا

آواہنم نہ جانامی نیو جانامہِ پوجنیم۔ پوجا با گیم نہ جانامی کھیمہِ تام پرمیشورا

رکھیہ مام پرمیشورا۔ پاہی مام پرمیشورا۔ تراہِ مام پرمیشورا کھیمہ تام پرمیشورا

اوم شانتی شانتی شانتی اوم




ہرے رام ہرے رام رام رام ہرے ہرے

ہرے کرشن ہرے کرشن ، کرشن کرشن ہرے ہرے

اوم

دھرم شاستروں میں وِندھیا۔ رجسولا۔ آ کاما وغیرہ کو چھوُنا منع ہے۔ اِسلئے اپنے لئے آ کاما (جنسی جذبہ نہ رکھنے والی) عورت سیتا کو نہ چھوُنے کے اِس اصول کو راون نے زندہ رکھا ہے۔ اِس سے راون کا پابند اصول اور مہمان نوازی ظاہر ہوتی ہے۔

راون میں بہت سے صِفات تھے۔ صرف اَدھرم زور آور تھا۔ ایسا بالمیکی رامائین میں عیاں ہے۔ راون کو دیکھتے ہی رام پگل جاتے اور کہتے کہ ''شکل وصورت خوشنما۔ صبر تحمل کی مِثال، ساری خوبیوں سے بھَرا ہونے پر بھی اگر اِس راکھشسوں کے راجا میں ادھرم زور آور نہ ہوتا تو یہ دیولوک کا راجا بن جاتا۔'' راون کے اَدھرم کا ذِکر اُسکے ہلاک ہونے پر وِلاپ کرتی ہوئی منڈ ودری اِس طرح کرتی ہیں۔ ''بے شُمار ریگوں کا وِلاپ کرنے والے دھرم کی پابندیوں کو توڑنے والے۔ دیوتاؤں۔ راکھشسوں اور لوگوں کی بیٹیوں کا جہاں تہاں سے اغوا کرنے والے۔ آج تو اپنے گُناہوں کی وجہ سے ہی ہلاک ہو گیا ہے۔ ☆☆☆

پڑھنے والوں کا ہاتھ جوڑ کر پرنام کر کے شکریہ



مُترجم و مُصنف : ایڈوکیٹ مکھن لعل ٹھسو وِشنو پاد